UNIVERSAL LIBRARY
OU_224165
UNIVERSAL LIBRARY

THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تهذيب الاخلاق

بابت

ماه شوال

۱۳۱۰ نبي مطابق سنه ۱۲۹۶ هجري

تاريخ بحساب سال نبوي

حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

۱۳۱۰

عليگڈه

طبع عليگڈه انسٹيٹيوٹ ميں باهتمام لاله گلاب رائے چهپا

سنه ۱۸۷۹ ع

THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تہذیب الاخلاق

بابت

ماہ ذیقعدہ

سنہ ۱۳۱۰ نبوی مطابق سنہ ۱۲۹۶ ہجری

مادہ تاریخ بحساب سال نبوی

حَسْبِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ

۱۳۱۰

علیگڈھ

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ میں باہتمام لالہ گلاب رائے چھپا

سنہ ۱۸۷۹ ع

1879

مدرسة العلوم مسلمانان

هفتہ گذشتہ میں حسن اتفاق سے همکو علیگڈھ جانے کا موقع ملا ہم خوش قسمتی سے وهاں ایسی جگهہ تهرے تهے جهاں سے مدرسة العلوم کا احاطہ بہت قریب تها یهہ پہلا هی موقع مدرسة العلوم کے دیکهنے کا همکو ملا تها — اگرچہ تعطیل کے سبب مدرسہ بند تها اور بیماری کی وجهہ سے طلبہ کی حاضری میں بهی کمی تهی مگر جستقدر مدرسہ کی حالت هماری آنکهوں کے سامنے تهی اُس سے بهی جو اثر همارے دل پر پیدا هوا اُس کو هم کبهی فراموش نہیں کرسکتے — هم بڑے بڑے مقدس واعظوں کی مجلس وعظ میں حاضر هوئے هیں — همنے اونچے اونچے ممبروں پر نہایت فصیح و بلیغ خطبے بهی سنے هیں — هم حال و قال کی مجلسوں میں بهی شریک هوئے هیں — همنے ان طریقت کے گرد مریدوں اور طالبوں کے حلقے دیکهے هیں اور اُن کے دل هلا دینے والے نعرے سنے هیں مگر هم سچ کہتے هیں کہ جو قومی مسرت اور اسلامی حمیت اس مدرسہ کو دیکهہ کر خواه نخواه جوش میں آتی هی اور خاصکر ایک ایسے گنهگار مسلمان کے دل میں جیسے کہ هم هیں وه کسی دوسری جگهہ ابتک نہیں دیکهی گئی بلاشبهہ جو شعر نظیری نیشاپوری نے بیت الله کی زیارت کے وقت پڑها تها وه اس مدرسہ کو دیکهہ کر همیں بهی یاد آیا اور بہت دیر تک هم اُس کو اپنے دل هی دل میں پڑهکر گنگناتے رهے —

این کعبه را بنا نه بباطل نهاده اند • صد معنی و جمال درین گل نهاده اند

اُس کالج کی ادهوری دیویں اُسکے اسکول کے نامرتب کمرے اُس کے ڈائننگ هوس کی ناتمام لین اُس کے احاطہ کی چند سنگین جالیاں جو قوم کی بے پروائی یا تعصب یا ناعاقبت اندیشی کی وجهہ سے ابتک نامکمل نظر آتی هیں همارے دل میں تاج گنج کے روضہ اور اکبر کے مقبره سے زیاده عظمت اور شوکت رکهتے هیں کیونکہ اُن سے قوم کو نہ کچهہ فائده پہونچنے کی اُمید تهی اور نہ اب هی اور ان سب کی بنیاد محض قوم کی بہبودی اور عزت کی اُمید پر رکهی گئی تهی اُس کے چمن اور کیاریوں کے خاکے اور اُن کی روشوں کی حدبندی اُس کی سڑکوں کی داغ بیل اُس کے گرد چهوٹے چهوٹے پودوں کی باڑ اُس کی اونچی نیچی زمین اُس کی گهانس اور اُس کی مٹی همکو لاهور کے شالامار باغ اور لکهنو کے قیصر باغ سے زیاده دلکش اور دلکشا معلوم هوتی هیں کیونکہ وه صرف ایک ایک شخص کے دل کا ارمان نکالنے کے لیئے بنائے گئے تهے اور یهہ اس لیئے بنایا جاتا هی کہ تمام قوم کے ارمان اس سے نکلیں •

اگرچہ اُس کے مکانات کی تعمیر میں ابهی بہت کچهہ ر[illegible]ی لیکن جس قدر کام هو چکا هی اور هو رها هی اُس سے همکو کامیابی کا نہایت پخ[illegible] هوتا هی جس طرح

اشتہار

قیمت تہذیب الاخلاق

سالانہ قیمت تہذیب الاخلاق جو مجدداً جاری ہوا ہی مبلغ چھہ روپیہ پیشگی قرار پائی ہی *

جن صاحبوں کو خریدنا منظور ہو کامل سالانہ قیمت مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب انریری سکرٹری سین ٹیفک سوسئیٹی علیگڈہ کے پاس بھیجدیں *

بلاوصول سالانہ قیمت کے کوئی پرچہ کسی صاحب کی خدمت میں روانہ نہ کیا جاویگا *

ہر ایک خریدار کو ضرور ہوگا کہ پورے سال کے پرچے جو ماہ شوال سے شروع اور رمضان پر ختم ہوتا ہی خرید کرے *

جن صاحبوں سے دس روپیہ پیشگی بابت قیمت ڈیڑہ سال کے حسب اشتہار مندرجہ سابق وصول ہوئے ہیں اُنکا بھی حساب اسی قیمت تخفیف شدہ سے لگایا جاویگا اور زر زاید سال آیندہ کے حساب میں مجرا دیا جاویگا *

راقـــــــم

سید احمد

تہذیب الاخلاق

من ابتداے

ماہ شوال لغایت ماہ رمضان

سنہ ۱۳۱۰ نبوی مطابق سنہ ۹۷ و ۱۲۹۶ ہجری

مادہ تاریخ بحساب سال نبوی

حسبي الله عليه يتوكل المتوكلون

۱۳۱۰

علیگڈہ

مطبع علیگڈہ انسٹیٹیوٹ میں باہتمام لالہ گلاب رائے چھپا

سنہ ۱۸۸۰ ع

فهرست مضامین

نام مضمون	نام راقم	صفحه
نو روز نبوی یعنی مضمون شروع سال نبوی ...	منشی محمد ذکاءالله ...	۱ لغایت ۵
ہماری قوم کو کیا کرنا چاہئیے؟ ...	سید احمد ...	۶ — ۱۰
انسان کا عجیب کشمکش میں ہونا	محمد احسان الله ...	۱۰ — ۱۳
الدین یسر ...	مولوی الطاف حسین حالی ...	۱۳ — ۳۱
بدگمانی ...	مولوی الطاف حسین حالی ...	۳۱ — ۳۶
رنج و مصیبت ...	محمد احسان الله ...	۳۷ — ۴۱
الاسلام هو الفطرت و الفطرت هو الاسلام ...	سید احمد ...	۴۱ — ۴۵
ایک تدبیر مسلمانوں کے خاندانکو تباہی و بربادی سے بچانیکی معہ مسودہ قانون وقف خاندانی ...	سید احمد ...	۴۵ — ۷۱
مسدس حالی مسمی بہ مد و جزر اسلام ...	مولوی الطاف حسین حالی ...	۷۲ — ۱۰۱
النظر فی رسالة الامام حجة الاسلام ابو حامد محمد الغزالی المسمی به التفرقة بین الاسلام والزندقه ...	سید احمد ...	۱۰۲ — ۱۳۹
قانون قدرت ...	ایک نیچری مسلمان ...	۱۳۹ — ۱۴۲
کیسا غلط خیال هی که زمانه بسو تنزل هی ...	منشی محمد ذکاءالله ...	۱۴۲ — ۱۴۷
الوحی والالهام ...	سید احمد ...	۱۴۷ — ۱۵۹
تبصرہ یعنی ریویو مسدس مد و جزر اسلام ...	منشی محمد ذکاءالله ...	۱۶۰ — ۱۶۸
تدبیر ...	مولوی الطاف حسین حالی ...	۱۶۹ — ۱۸۵
هو الموجود ...	سید احمد ...	۱۸۶ — ۱۸۸
تمام برکتیں صرف سچی حکمت کی پیروی میں هیں ...	محمد احسان الله ...	۱۸۹ — ۱۹۴
مسلمان رفارمر ...	سید احمد ...	۱۹۴ — ۲۰۳
خواب تها جو کچهه که دیکها جو سنا افسانه تها ...	اودھ پنچ ...	۲۰۳ — ۲۰۴
تهذیب الاخلاق کی تصنیفات اور مصنف	منشی محمد ذکاءالله ...	۲۰۵ — ۲۱۲

نام مضمون		نام راقم		صفحہ
— صحیح اور غلط خیال	...	محمد احسان اللہ	...	۲۱۳ — ۲۲۱
مدرسۃالعلوم مسلمانان وانع علیگدہ		محمد احسان اللہ	...	۲۲۱ — ۲۲۵
— انسان و حیوان	...	سید احمد	...	۲۲۲ — ۲۲۵
— دہانت اور آزادی	...	منشي محمد ذکاءاللہ	...	۲۲۶ — ۲۳۱
— ایوبي نيم كلب	...	سيد احمد	...	۲۳۱ — ۲۳۶
— أنس و محبت	...	محمد احسان اللہ	...	۲۳۶ — ۲۴۱
رفارمر	...	محمد احسان اللہ	...	۲۴۲ — ۲۴۸
تركيب بند حالي بر مدرسۃالعلوم		مولوي الطاف حسين حالي	...	۲۴۹ — ۲۵۱
دعوت	...	منشي مشتاق حسين	...	۲۵۱ — ۲۵۷
مزاح	...	مولوي الطاف حسين حالي	...	۲۵۸ — ۲۶۶
✓ عزم جزم	...	سيد احمد	...	۲۶۷ — ۲۷۰

تہذیب الاخلاق

سنہ ۱۳۱۰ نبوي سنہ ۱۲۹۱ هجري

حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

۱۳۱۰

نوروز نبوي

شوال کا پہلا دن بھي کیا مبارک دن هی — سال نبوي کا نوروز هی اور تہذیب‌الاخلاق کا سال جدید — تمام عالم کے لیئے تہذیب کا آغاز هی اور مسلمانوں کے لیئے روز عید — اِس سے زیادہ کیا مبارک دن سال بھر میں هوسکتا هی جس میں اِتني خوشي کي باتیں جمع هوں — اِس سنہ کے نوروز کي قدر و منزلت کیا عالمگیر شہنشاہ هند نے کي تھي کہ وہ جشن نوروز جس میں بالکل آتش پرستوں کي تقلید سلاطین اسلامیہ کرتے تھے اور اس زردشتي نوروز میں عید سے بھي زیادہ مسرت و انبساط کا سامان کرتے تھے موتوف کردیا اور سارے جشن اپنے اِس سنہ کے هفتہ اول میں مقرر کیئے یا جناب سید احمد خاں صاحب کو اب سوجھي هی کہ اُنہوں نے اپنے دادا کي نبوت کے سنہ فراموش شدہ کو تہذیب‌الاخلاق کي پیشاني کا سرتاج بنایا — برخلاف جمہور سنہ هجري پر نہ اکتفا کرکے اِس سنہ کو تہذیب‌الاخلاق کے اوپر لکھنے میں یہہ رمز و کنایہ رکھا کہ انسان کي تہذیب اخلق کا آغاز اِس سنہ سے شروع هوا هی — جب نبوت و تہذیب دونوں میں یہہ مناسبت تھي تو وہ کیوں نہ آپس میں همپشت هوتے *

اِن باتوں کو سب جانتے هیں کہ جب جناب سید صاحب کے ذهن میں یہہ دُهن سمائي کہ انسان کا کوئي کام اور کوئي عبادت اور کوئي ریاضت قوم کي خدمت کرنے سے زیادہ نیک نہیں هی تو اُنہوں نے انگلستان کا سفر اختیار کیا — ضرور تھا کہ اِس خیال کا ایک عالي دماغ ایسے ملک میں جاوے جو دنیا میں قومي یگانگت — قومي عزت — قومي تعلیم — قومي ترقي کے واسطے عالم میں مشہور و نامور هو اور جس میں کوئي کام انسانیت کا

جب تک سمجھا هي نجاے که وہ قوم کي بهبودي پر اثر نه کرے — اُس ملک میں وہ قریب دو برس کے رهے — اپنی عالي دماغي اور روشن‌ضمیري کے سبب سے وہ تمام خدمات قومي کے اسرار و رموز سے ایسے ماهر هوگئے جیسے دنیا میں بڑے بڑے انسان دوست واقف هوئے تهے — پهر تو وہ یہاں هندوستان میں آئے اور اپني قوم کے واسطے یهه تهذیب‌الاخلاق کا ارمغاں لائے — دنیا میں کوئي کام خیر محض اور شر محض نهیں هوتا مگر هاں انسان کي نیت اور اُسکا ارادہ خیر محض اور شر محض هوسکتا هی — اُنهوں نے اُس نیت سے که خیر محض تهي اِس پرچه کو جاري کیا — یهه ایک اَوْر بات هی که وہ کسي کے نزدیک اسم با مسمی ٹهیرا اور کسي کے نزدیک وہ تخریب‌الاخلاق بنا — مگر اُسکے اجرا میں اُنکي نیت خیر محض تهي اِس میں کلام نهیں — وہ سنه ۱۳۰۱ نبوي سے سنه ۱۳۰۷ نبوي کے اخیر تک جاري رها اور پهر بند هوگیا — اِس سات سال کے عرصه میں جو کچهه اُسنے علم و نیکي اور نفع‌رساں کاموں کا شوق قوم میں پیدا کیا اُسکا حال میں اُسکے خاتمه میں لکهه چکا هوں — اُسکے اعادہ کي ضرورت نهیں سمجهتا — میرے نزدیک زمانه خود آیندہ اسلام کي تاریخ میں فیصله کریگا که اُسکا اور اُسکے سرپرست کي حُسن سعي کا کیا اثر قوم پر هوا — زمانه نیک شناسد طریق اولی را — یهي پرچه ایسا هندوستان میں جاري هوا تها که کوئي حرف تحسین زبان میں نهیں رها که جو اُسکي ستایش میں نه کہا گیا هو اور نه کوئي کلمه نفرین دهن میں باقي رها جو اُسکي شان میں نه بولا گیا هو — یهه تعریف اور مذمت هي اُسکے ذیشان هونے کي دلیل هی — جب وہ بند هوا تو سید صاحب سے بهت سے مهذب اور لایق مسلمانوں نے باصرار اور استبداد یهه کہا که آپ اُسکو بند نه کیجئے مگر کچهه روپیه کي دقت اور کچهه کاموں کي کثرت ایسي آن کے پڑي که کوئي چارہ سواے بند کرنے کے اَوْر نه تها —

اگر جاں طلبد سخن دراں نیست که هست
زر میطلبد سخن دریں است که نیست

جس وقت یهه لوگوں کا محبوب دلي روپوش هوا تو اُسکي مهجوري کا قلق روز بروز زیادہ هوتا گیا اور یہاں تک نوبت پهنچي که مولوي فضل‌الرّحمن صاحب رئیس پٹنه نے اپني دریا دلي سے ایک هزار روپیه سید صاحب کي نذر کیا که اگر روپیه کي دقت کے سبب سے یهه پرچه نهیں جاري هوتا تو یهه روپیه لیجئے اور اُسکو جاري کیجئے اور اُسکا نفع و نقصان میرے ذمه رکهئے — مگر جناب سید صاحب نے یهه روپیه اپني عالي همتي سے نهیں لیا اور اِس پرچه کو فقط اپنے هي قوت بازو کے بهروسه پر جاري کردیا — اب وہ پانچ مهینے سے جاري هوا هی اور ایک برس سات مهینے نیند لیکر اُٹها هی — بالکل تازہ دم هی — ابکي دفعه اُسکو دشمنوں سے بهي ایسي کُشتي لڑني نهیں پڑي جیسي که پهلي دفعه *

انسان میں کوئي قابلیت اور استعداد قدرتي ایسي نهیں هی که وه زمانه آینده کا حال جانے که کیا هوگا — مگر هاں زمانه گذشته کے تجربوں پر وه آینده زمانه کا قیاس کرسکتا هی — جب وه جانتا هی که اُن اسباب کے جمع هونے سے زمانه گذشته میں یهه نتیجه پیدا هوا تها تو اُسکو یقین هوتا هی که اگر وهي اسباب زمانه آینده میں جمع کروں تو وهي نتیجه پیدا هوگا جو پهلے پیدا هوچکا هی — مگر اُن اسباب کا جمع کرنا جن میں وه سب شرایط پائي جاویں جو زمانه ماضي کے اسباب میں پائي جاتي تهیں نهایت دشوار هی — جمع کرنا تو درکنار رها اُسکا سمجهنا بهي بڑے عاقل اور دانشمند اور عالي دماغ کا کام هی که وه یهه جان لے که وه اسباب جمع هوگئے — تاریخ تهذیب میں اِن اسباب کا دیکهنا اَوْر بهي زیاده دشوار هوتا هی — اُسکا قاعده اب تک انسان کو دریافت نهیں هوا — علم طب میں جو ظاهر جسماني هی اسباب کے شرایط کا دریافت کرنا مشکل هی — اُس میں کوئي امر یقیني نهیں هوتا تو تهذیب میں که عقلي اور روحاني هی اَوْر بهي زیاده دشوار تر هی جهاں اسباب پیچ درپیچ هوں تو اَوْر بهي زیاده دقت هی — یهه یقیني امر هی که بهوک پیاس لگے تو روٹي کهانے اور پاني پینے سے جاتي رهتي هی لیکن یهه امر که مرض هو تو وه جلّاب سے جاتا رهیگا یقیني نهیں - اِس سبب سے که اُسکے اسباب کي شرایط کا پورا هونا دشوار هی - شرایط جب پوري هوں که مرض کي صحیح تشخیص — دوا کي درست تجویز هو — دوائیں اچهي ملیں اُنکي آمیزش صحیح طور پر هو — یهه امور کیسي هي دشوار اور مشکل هوں مگر انسان ایسے اُمور میں ذهن لڑائے بغیر نهیں رهتا — علم کے لیئے تمثیل کا ایسا میدان فراخ هی که بےاختیار انسان کا جي چاهتا هی که اُس میں اپني عقل اور ذهن کے گهوڑے دوڑائے خواه اُسکو وه کهیں لیجاکر پٹک هي کیوں ندیں *

پس اگر هم تهذیب‌الاخلاق پر یهه قیاس کریں که دو سو برس پهلے انگلستان میں انگریزوں کي حالت بهي حال کے مسلمانوں سے زیاده وحشت‌ناک اور ناشایسته اور غیر مهذب تهي جب اُنکي قوم میں بعض شخص لایق اور قابل پیدا هوئے اور اُنهوں نے ایسے پرچے جو نیکي کو پهیلائیں اور بُرائي کو دور کریں اور معاشرت کے اسباب آرایش کے پیدا کرنے میں رغبت اور نفع‌رساں کاموں کي طرف توجهه دلائیں جاري کیئے تو اُنهوں نے قوم کو رذائل کي آلایش سے پاک صاف کردیا اور فضایل کے زیور سے آراسته کردیا — اُسي طرح یهه تهذیب‌الاخلاق بهي مسلمانوں کو شایسته اور مهذب بنانے کا اور قومي بهبودي کا سبب هوگا — تو اب یهه سوچنا چاهیئے که جو انگریزوں کے لیئے اسباب انگلستان میں تهے وه سامان مسلمانوں کے لیئے بهي هندوستان میں هیں یا نهیں جو هم یهه توقع کریں که وهي نتیجه قومي بهبودي کا یهاں پیدا هوگا جو وهاں پیدا هوا تها — اب اِن اسباب کے اتحاد اور افتراق کو سوچیں تو یهه معلوم هوگا که انگلستان میں انگریزوں کي ایک نیشن (قوم) تهي — مسلمانوں کي کوئي

نیشن نہیں هی اُنکے مختلف ترایب (فرقے یا گروہ) هیں گو اول اسي میں گفتگو هوسکتي هی که هم کہیں که مسلمانوں کي نیشن هی مگر قطع نظر اسکے هم کہتے هیں که ایک فرقه کي هي تہذیب و شایستگي کو هم چاهتے هیں — دوم انگلستان میں قومي گورنمنٹ تهي — هندوستان میں مسلمانوں کي گورنمنٹ نہیں تو اسکو هم یهه سمجهه سکتے هیں که مسلمانوں کي گورنمنٹ اب بهي هندوستان کے ایک حصه پر هی اور سواے اِسکے هم ایسي شایسته اور مہذب گورنمنٹ کے ماتحت هیں جس سے که شایستگي اور تہذیب کا سبق هم بےمحنت و مشقت تجربه سیکهه سکتے هیں — اور وہ همارے شایسته اور مہذب بنانے میں ایسي تائید کرتي هی جیسیکه همارے خود گورنمنٹ کرتي — یهه فرق تو ایسے نہیں هیں که جن سے همکو مسلمانوں کي قومي بہبودي سے مایوسي هو — لیکن بڑي نااُمیدي جو دلشکن هی وہ یهه هی که ایسي قوم کي بہبودي کا خیال شخصي هی که جس پر نیچر ادبار اور تنزل کا فتوی دیچکا هی — نیچر پر غالب هونا بڑي محنت اور حکمت کا کام هی — کوئي شخص ایسا درخت بناوے که وہ قدرتي درخت سے زیادہ خوبصورت معلوم هو نہایت صناعي کا کام هی — پس جو شخص مسلمانوں کي بہبودي میں کوشش کرتا هی وہ نہایت زبردست اور قوي هو که نیچر پر غالب هو — مگر یهه کام کیا ایک شخص سے خواہ وہ کیساهي زبردست هو همیشه کے لوئے نہیں هوسکتا — اُسکي بعینه تشبیهه یهه هی که جب تک لوہے میں بجلي کي رو پہنچے جاتي هی اُس میں خاصیت مقناطیسي کشش آهن کي موجود هی — جسوقت اُس رو کو بند کردیجیئے تو پهر وہ لوها لوها هی — خاصیت مقناطیسي اُسکي باطل هی — جب تک جناب سید صاحب کا کلام نوازش تقریر اور پر تاثیر آهنیں دلوں میں اثر کر رها هی وہ بهي قومي بہبودي کے خیالات کي کشش میں مقناطیس بن رہے هیں — جس وقت وہ سبب نہیں تو یهه اثر بهي نہیں — تہذیب و تہذیب قومي ایک ایسا شجر هی که بہت سہج سہج بڑهتا هی — دادا بوئے تو پرپوتا شاید پهل چکهے — گو سید صاحب کے خیال میں آیندہ صدي همیشه رهتي هی اور وہ ایسا هي شجر لگانا چاهتے هیں که جسکے برگ و بار سے آیندہ کي نسلیں متمتع هوں — مگر اُسکي آبیاري کے واسطے باغباني درکار هی — جس وقت باغبان نہیں تو پهر یهه شجر ایک ٹهنڈ هی نه سایه کے کام کا نه بڑهي کے کام کا — یهه درخت جو لگایا گیا هی قوم اُسکي باغباني کریگي یا نہیں — اس میں گفتگو هی — آیندہ کي خبر خدا جانے ظاهرا تو اُسکي کچهه توقع نہیں هی — مگر اِس آٹهه نو برس میں جو تہذیب‌الاخلاق کااثر قومي بہبودي پر هوا اگر اسي انداز سے آگے چلا جاے تو وہ بهي بہت غنیمت هی — وہ بهي ایک بےنظیر مثال تاریخ شایستگي میں هی — اس پرچه نے سیکڑوں آدمیوں کو جنکا سینه بالکل بےفروغ نه تها اور تاریکي جہالت سے معمور نه تها اور وہ عقل کے اندهے نه تهے اُنکو حقیقتوں کي تحقیقات کي وہ راہ جس میں چراغ عقل

رهنما هی دکهایا۔ تہذیب و شایستگي کے اُصول عامه سے متنبه کیا - تعلیم کو ازسرنو درست کرنے پر کسیقدر مستعد کیا — مذهبي و الهيات و رياضيات و طبيعات كي تعليم جو بگڑي هوئي تهي اُسکي بُرائي کو بتلاکر درستي کي طرف خيال دلايا — معاشرت کے اسباب آرايش کو دکهايا — غرض جو کچهه اُسنے کيا هم اُسکو غنيمت سمجهتے هيں اور سيد صاحب کو مبارکباد ديتے هيں که اُنکي خوش نيتي اور عالي دماغي نے اُنکو اپني محنت اور جانفشاني اور دردسري کا ثمره دکهايا — اب اِس دعا پر خاتمه کرتے هيں *

عمرت دراز باد بریں ختم شد سخن

بیروں نمی نهم زره اختصار پاے

راقـــــــــم

محمد ذکا الله

پروفیسر میور کالج

همارے مخدوم منشي محمد ذکا الله صاحب کو همیشه یهه خیال رهتا هی که همارے هي دم تک یهه سب دهندا هی پهر کون کرنے والا هی ' مگر یهه خیال ٹهیک نهیں هی ' دریا میں ایک سے ایک بڑي مچهلي هوتي هی ' مگر جو کانٹے میں لگ جاتي هی وهي دکهائي دیتي هی ' جب پهر کانٹا ڈالو تو اُس سے بهي بڑي هات آتي هی — همکو ضرور اُمید رکهني چاهیئے که همارے بعد هم سے بهي زیادہ سرگرم لوگ قومي بهلائي کے کاموں کے لیئے پیدا هونگے ' زمانه خود ایسے لوگوں کو پیدا کریگا ' زمانه حال کے اخباروں کو دیکهه کر تعجب آتا هی که اُردو لٹریچر کي کیسي کایا پلٹ هوگئي ' هر ایک اخبار میں کسي نه کسي مضمون پر آرٹکل هوتا هی ' اور نهیں سمجهه میں آتا که یهه آرٹکل لکهنے والے کهاں سے پیدا هوگئے ' ایک نوجوان هونهار سید ممتاز علي لاهوري کو دیکهو که کس دماغ اور سمجهه بوجهه کا شخص پیدا هوا هی ' میں نهیں جانتا که احسان‌الله الهآبادي کون بزرگ هیں ' اُنکے آرٹکلوں پر غور کرو جو علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ میں چهپے هیں اور جن میں سے ایک هم اِس پرچه میں بهي چهاپتے هیں ' کیا چند سال پهلے کسیکو توقع تهي که هم میں ایسے لوگ پیدا هونگے ؟ *

برس روز سے گویا میں علیگڈه سے جدا هوں ' مولوي خواجه محمد یوسف صاحب مدرسة‌العلوم کا اور سیدن ٹیفک سوسئیٹي کا سب کام کرتے هیں ' اور جس خوبي اور قومي همدردي سے وه کرتے هیں بیان سے باهر هی ' صرف ایک خطابه مثل خطبه شقشقیه پڑهنے کي کسر باقي هی ' مولوي محمد مشتاق حسین صاحب کو دیکهو که صرف قومي بهلائي کے جوش سے مدرسة‌العلوم کے بورڈنگ هوس میں طالب علموں کے ساتهه آن کر رهے هیں — مولوي سید فریدالدین احمد خاں بهادر نے مدرسة‌العلوم کے سالانه انعام کي تقسیم کے وقت جس جوش و خروش و دلسوزي سے قومي همدردي پر گفتگو کي ' جسنے اُسکو سنا هوگا وهي اُسکي

قدر جاننا هوگا، پس يهه لوگ کهاں سے پيدا هوگئے — هاں يهه سچ هی که هماري قوم ميں قومي همدردي نهيں هی، اُنکے دلوں کو مولويوں کے وعظ نے سياه اور پتهر سے بهي زياده سخت کرديا هی، اور بجز تمنائے حور و قصور و غلمان ايمان کا ايک ذره بهي اُنکے دل ميں باقي نهيں رکها، مگر يهه بات که کوئي بهي همارے بعد اِس قومي گهر کا بنانے والا اور قوم کي ٹوٹتي ناؤ کو کهينے والا نهيں هونے کا محض خيال نهيں هی، سمندر ميں سے بهت سي مچهلياں پکڑي جاوينگي، اور ايک سے ايک بڑي نکليگي، اور جس قومي محل کي بنياد همنے ڈالي هی اُسکو عرش کے کنگوره تک پهنچاوينگے، آمين، ان الله علی کل شی قدير *

راقـــــــم

سيد احمد

هماري قوم کو کيا کرنا چاهيئے

جو قوم کسي ملک ميں بستي هی اُسکي عزت اُس ملک ميں يا تو اِس وجهه سے هوسکتي هی که وهي قوم اُس ملک ميں حکمراں هو يا حکمراني ميں اُسکا بهي کچهه حصه هو، هم مسلمانوں کو کچهه حق هندوستان پر نه تها، جسطرح که هم سے پهلے آريا قوموں نے غريب اور وحشي هندوستان کے اصلي باشندوں کو فتح کرکے اپنے قدم هندوستان ميں جمائے اسيطرح همنے آريا قوموں کو فتح کيا هندوستان کو اپنا گهر بنايا، صرف اتنا فرق هی که آريا قوموں نے اصلي باشندوں کو نهايت ذليل اور ناتربيت يافته حالت ميں رکها اور گويا اُنکو معدوم کرديا، يا وه خود هي اس لائق نه تهے که تربيت پاتے اور لايق بنتے — هم مسلمانوں نے آريا قوموں کے ساتهه ايسا نهيں کيا، خواه تو اس سبب سے که وه قوميں تربيت يافته تهيں يا همکو اُسقدر غلبه و طاقت نه تهي جسقدر که آريا قوموں کو اپني مفتوح قوم پر حاصل هوئي تهي — جس زمانه ميں هماري حکومت هندوستان ميں تهي همنے کچهه نيکنامي سے حکومت نهيں کي، شايد اُس زمانه ميں تمام دنيا کا ايسا هي حال تها اور هر جگهه ظالمانه اور جابرانه طرز حکومت تها، ليکن حال کے زمانه تهذيب و شايستگي سے جب هم اپنے زمانه حکومت کي تاريخ کو ملاتے هيں تو بلا شبهه افسوس و ندامت هوتي هی، چند مغليه خاندان کے شهنشاه گذرے هيں جيسے اکبر، جهانگير، شاهجهاں، جنکا فخريه هم نام لے سکتے هيں ليکن جب ته سخن کو پهونچو تو وهاں بهي بجز ندامت کے اور کچهه هاتهه نهيں آتا، بهرحال پچهلا زمانه جيسا تها اچها يا بُرا گذر گيا — حال کے زمانه ميں قومي عزت صرف اسي امر پر منحصر هی که ملک کي حکومت ميں همارا بهي حصه هو *

انگريزي عملداري کو کئي قرن گذرگئے هماري جتني نسليں اب موجود هيں اُنهوں نے بجز انگريزي عملداري کے اَور کچهه نهيں ديکها، همارے وه باپ و دادا بهي نهيں رهے جو اگلے

زمانہ کي باتیں بطور افسانہ کے کہا کرتے تھے ' پس ھمکو اپني بھتري کے لیئے جو کچھہ نظر ڈالني چاھیئے وہ انگریزي ھي عملداري کے حالات اور واقعات پر نظر ڈالني ھی اور پچھلے زمانہ کے واقعات اور موجودہ زمانہ کے حالات اور آیندہ زمانہ کے توقعات پر نظر ڈالکر ھمکو سوچنا ھی کہ ھمکو اپنے اور اپني اولاد کے لیئے بلحاظ دنیوي عزت و حاجات کے کیا کرنا لازم ھی *

سب سے مقدم امر یہہ ھی کہ آپس میں حاکم و محکوم یا فاتح و مفتوح قوم کي طمانیت ھو یعني حاکم کو اپنے محکوم پر بلحاظ اُسکي وفاداري کے طمانیت ھو اور محکوم کو حاکم پر بلحاظ اپني بھتري و بھلائي کے بھروسا ھو ' اگر اِن دونوں باتوں میں سے کسي میں نقص ھی تو کسي بھلائي یا توقیر و عزت کي توقع رکھنا ایک فعل عبث ھی — یہہ دونوں باتیں اگرچہ دو طرف منسوب معلوم ھوتي ھیں یعني ایک حاکم کي طرف اور ایک محکوم کي طرف مگر درحقیقت صرف محکوم ھي کے افعال و اطوار پر منحصر ھیں ' کیونکہ خود محکوم کا یہہ کام ھی کہ اپنا طور طریقہ اور دلي ارادہ اور سچّي نیت اس طرح پر قایم رکھے جس سے حاکم کو اُسکي وفاداري پر طمانیت ھو ' اس سے ثابت ھوتا ھی کہ حاکم کو وفاداري پر مطمئن کرنا بھي درحقیقت محکوم کا کام ھی ' ھم مسلمان کم سے کم دو پشت سے انگریزي عملداري میں زندگي بسر کرتے ھیں جان کا مال کا امن ھمکو حاصل ھی' مذھبي آزادي ھمکو حاصل ھی' کسي قسم کي تجارت ترقي مال و دولت کي ھمکو روک نہیں ' کسي قسم کا علم حاصل کرنے سے ھمکو کوئي مانع نہیں ھی — پس ھمارا فرض ھی کہ ھم نہایت دلي خیر خواہ اور وفادار اپني گورنمنٹ کے ھوں اور نہ زبان سے اور مکرآمیز باتوں اور طریقوں سے جو محض بےاثر اور بےسود ھوتے ھیں' بلکہ سچے دل اور سچے ایمان سے اپنے حاکموں کو اپني وفاداري پر مطمئن کریں' مہرا یہہ مقصد نہیں ھی کہ ھماري گورنمنٹ مسلمانوں کي وفاداري پر مطمئن نہیں ' ھی بلکہ مہرا مطلب یہہ ھی کہ ھر شخص خود اپنے دلکو ٹٹولے اور ایمانداري سے دیکھے کہ اُسکا دل گورنمنٹ کي جانب کیسا ھی اور اُسي پر اسبات کا کہ گورنمنٹ کو اُسکي وفاداري پر کسقدر طمانیت ھی اندازہ کرلے — میں قبول کرتا ھوں کہ بعضي دفعہ لوگوں کو بعض انگریزوں یا انگریزي حکام کے ھاتھہ سے ناواجب رنج پہونچتے ھیں ' اور اُنکا دل گورنمنٹ سے رنجیدہ ھوتا ھی ' اور اُنکا خیال جاتا ھی کہ بسبب زور حکومت ایسا ھوا ' میں ایسي حالت میں بلا شبہہ اپنے ھموطنوں کے ساتھہ ھمدردي کرتا ھوں مگر یہہ بھي سمجھاتا ھوں ' کہ درحقیقت یہہ بھي ھمارا تصور ھی ھمنے اپني حالت بسبب نا تربیت ونالایق ھونے کے ایسي کر رکھي ھی جو بعض اوقات ایسے واقعات پیش آجاتے ھیں' با اینہمہ جہاں تک کہ ممکن ھی گورنمنٹ اُس سے چشمپوشي نہیں کرتي ' پس نہایت نا انصافي ھی کہ کسي نالایق شخص کي نالایق حرکت سے گورنمنٹ کي جانب سے جو محض بےقصور ھی اپنے دل میں کوئي رنج پیدا کریں *

هاں یهه بات سچ هی که همکو اپنے ملک کې حکومت میں بہت کم حصه هی' اور جو که میں اسبات کو تسلیم کرتا هوں که همارې قوم اور هندوستان کے تمام باشندے گورنمنٹ کے وفادار هیں' اور یهه بهې تسلیم کرتا هوں که گورنمنٹ کو اُنکې وفادارې پر طمانیت هی' اِس لیۓ اِس شکایت کو واجب قرار دیکر یهه ثابت کرنا چاهتا هوں که یهه شکایت بہت کچهه رفع هوتې جاتې هی اور جسقدر باقې هی وه کسکے قصور سے هی ایا همارے یاگورنمنٹ کے *

ابتداے زمانه پر خیال کرو که جب کوئې هندوستانې کسې معزز عهده پر نه تها سنه۱۸۲۳ع میں قاضیوں کو کچهه اختیار حکومت دیوانې کے ذلول مقدمات کے فیصله کے دیۓ گۓ تهے اور کمشنروں کے لقب سے ملقب تهے پهر سنه ۱۸۳۲ع و سنه ۱۸۳۳ع میں لارڈ ولیم کونڈش بینٹنگ نے هندوستانیوں کو ترقې دې جسکا زمانه هندوستان کې تاریخ میں گولڈن ایج کے نام سے یاد رهیگا ' شاید اُنکې قوم کے لوگ اُن سے کچهه ناراض هوۓ هوں کیونکه اُنهوں نے هندوستانیوں کے حق میں کچهه انصاف کیا تها ' مگر هندوستانې همیشه اُنکو یاد رکهینگے عهده منصفې و صدرامینې اور صدرالصدورې اور ڈپٹې کلکٹرې جو هندوستانیوں کے لیۓ معراج تهے اُنهې کے وقت میں ایجاد هوۓ تهے پهر سنه ۱۸۵۹ع میں آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنې کا خاتمه هوا اور شاهې حکومت نے هندوستان پر سایه ڈالا پهلا حق جو هندوستانیوں کو حاصل هوا وه یهه تها که اُنکو بهې لندن میں امتحان دینے اور سول سروس کے درجه میں داخل هونے کا ایسا هې استحقاق حاصل هوا جیسا که یوروپین کو تها ' یهه قاعده صرف براے نام هې نهیں تها بلکه هندوستان کې تربیت‌یافته اور اولوالعزم قوم نے ' نه متعصب و ناتربیت‌یافته مسلمانوں نے ' اِس میں کامیابې حاصل کې اور ایک درجن کے قریب هندوستانې سول سروس میں داخل هوۓ ' هائې کورٹ میں بهې هندوستانیوں کو جگهه ملې اوربعض هندوستانیوں نے اُس عهده میں بهې جیسیکه مسٹر جسٹس متر نے نهایت نام آورې پیدا کې' گورنمنٹ کې کونسل میں بهې هندوستانیوں نے جگهه پائې مگر جتنے هوۓ یا هیں ایک کا نام تو بتاؤ که درحقیقت اُس عهده کے لائق تها *

بڑې شکایت یهه تهې که سول سروس کا امتحان ولایت میں هی اور نهایت چهوٹې عمر میں امتحان دینا هوتا هی هندوستان سے لوگوں کا وهاں جانا کیا بلحاظ سفر دور و دراز اور کیا بلحاظ ذات اور کیا بلحاظ اخراجات نهایت مشکل و قریب ناممکن کے هی مگر اس زمانه میں هز اکسلنسې لارڈ لٹن نے اُن مشکلات کو بهې حل کردیا اور اپنے اشتهار مورخه ۲۲ اگست سنه ۱۸۷۹ع میں اسې ملک میں بلا امتحان سول سروس میں نامزد کرنے کا حکم جارې کردیا اور اب گورنمنٹ اُنکو سول سروس میں داخل کرنے کو آماده و موجود هی لیکن ظاهرا معلوم هوتا هی که جو لوگ اُس میں داخل هوں اُن میں یهه باتیں هونې چاهیئیں *

۱ — خانداني اور ذي عزت اور معتبر اشخاص هوں جنکي اور جنکے خاندان کي خود أنکے اهل وطن عزت کرتے هوں —

۲ — أنکي عمر بهي ایک مناسب حد کي یعني پچیس برس تک کي هو —

۳ — انگریزي زبان اور انگریزي علوم مروجه بخوبي پڑھے هوئے هوں اور کافي لیاقت أس زبان میں حاصل هو جس میں أن کو کام کرنا پڑیگا —

۴ — سول سروس کے امتحان کو جانے دو باقي قانوني امتحان جو هندوستان میں هوتے هیں أن میں کامیاب هونے اور قانون کے مطالب سمجھنے اور مقدمات کے فیصل کرنے کي أن میں لیاقت هو —

اب هم اپني قوم کے بزرگوں سے پوچھتے هیں که کس مسلمان خاندان میں اس لیاقت کے اشخاص موجود هیں میں تو پنجاب سے لیکر کلکته تک نگاه کرتا هوں کسي مسلمان خاندان میں ایک شخص بهي ایسا نهیں پاتا جو اس عزت کے حاصل کرنے اور اپنے ملک کي حکومت میں حصه لینے کے لایق هو پس مسلمانوں کي قسمت میں بجز اسکے که ذلیل رهو ذلیل رهو و ضربت علیهم الذلة والمسکنة وباؤا بغضب من الله کے مصداق بنو اور اپنے تعصب یا مغوي مولویوں کے تعصب کي لعنت میں گرفتار رهو اور کیا لکھا هوا هی هم یهه باتیں نهایت دلسوزي سے کرتے هیں اور أنکو جگاتے هیں که أٹھو اور هوشیار هو وقت جاتا هی اب بهي کچھه نهیں گیا پھر اس سے بهي زیاده پچھتاؤگے أس وقت رونا اور دانت پیسنا هوگا اور کچھه نهیں ٭

اے عزیز هموطنوں تمپر ضرور هی که اپني اولاد کي بدبختي کو جو تمهارے هي سبب سے أن پر هونے والي هی غور سے دیکھو اور أس وقت سے پهلے که وه لا علاج هوجاوے أسکا علاج کرو — اے دولتمند مسلمانوں تم یهه مت سمجھو که یهه تمهاري دولت بدستور تمهاري اولاد تک بهي رهیگي پچھلے خاندانوں کو دیکھو جو تم سے بهي زیاده دولت چھوڑ گئے تھے اور أنکي اولاد نان شبینه کو محتاج هی — اے تعلقدار رئیسوں یهه مت سمجھو که جسطرح تم دس بیس پچاس گانوں کے تعلقدار بنے هوئے هو اور اپني چوپال یا گڑھي میں بیٹھے هوئے نواب صاحب اور خانصاحب اور میرجي کهلاتے هو تمهاري اولاد بهي ایسي هي هوگي اگر تمهارے علاقے تمهاري اولاد برباد بهي نکرے تو تمهاري هڈیاں تمهاري قبروں میں گلنے بهي نه پاوینگي اور تمهاري آنکھیں تمهارے حدقه چشم میں نگراں هي هونگي که تمهارے علاقے تمهاري هي اولاد میں تقسیم در تقسیم هونے اور تمهاري اولاد کي نالایقي سے نیلام رهن هونے سے تمهاري اولاد کي وه حالت هو جاویگي جسکو دیکھکر تمهاري روح کو بهشت میں بهي دوزخ سے بدتر هو جاویگي پس میري دلسوز نصیحتوں پر غور کرو اور اپني اولاد کي تعلیم و تربیت پر متوجهه هو ٭

سن لو جب تک خود هماري قوم اپني اولاد کے لیئے ایک نهایت عالیشان گهر نه بناویگی جس میں وه اپني اولاد کو بهیجدے جهاں اُنکے رهنے کهانے تعلیم و تربیت کا کافي اعلی درجه تک بندوبست نهو اُس وقت تک اُنکي اولاد کا تعلیم و تربیت پانا محالات سے هی — اے میري قوم کے کمبخت لوگوں سمجهو میري بات کو مانو تعصب کو چهوڑو اور ان خود غرض شکم بنده مولویوں کے اغوا میں مت آؤ انهي خیالات سے اور انهي دور اندیشیوں سے اور اِس قومي همدردي سے مدرسةالعلوم قایم کیا هی سب متفق هو اور اپني اولاد کے اُس گهر کو پورا کرو اگر تم اس وقت دل سے متوجهه هوگے اور کمال کوشش کروگے تب بهي دس برس کا عرصه چاهیئے که تمهاري اولاد اس قابل هو که اپني عزت سنبهال سکے — کیا تم حقیقت میں اوچهالے هوئے پتهر هو که بغیر زمین پر گرے سنبهل هي نهیں سکنے کے کیا درحقیقت خدا نے مسلمانوں کي قسمت میں ذلت و ادبار لکهدیا هی که اپني بهلائي کي کوئي بات نهیں سننے کے کیا قرآن مجید میں صم بکم عمي فهم لایرجعون تمهارے هي حق میں نازل هوا هی — اگرچه بهتوں کو تمهاري طرف سے نا اُمیدي هی اور میں بهي اُن هي کے همزبان هوں لیکن پهر بهي دل نهیں مانتا اور بےاختیار وه باتیں کهتا هوں جنکو خود بےسود سمجهتا هوں صرف اس توقع پر که شاید تم سمجهو اپني بهلائي کو سوچو ورنه کسي شاعر کا یهه قول تو متحقق هی جس میں کسیکو کلام نهیں *

بآب زمزم و کوثر سفید نتواں کرد
گلیم بخت کسے را که بافتند سیاه

راقـــــم
سید احمد

انسان کا عجیب کشمکش میں هونا

انسان جیسیکه ایک اعلی اور برتر هستي هی ویسي هي ایسي کشمکشوں اور مصیبتوں میں گرفتار هی جسکے دیکهنے سے بدن پر رونگٹے کهڑے هوتے هیں — عالم بےخبري سے قدم باهر نکالتے هي ایک غول کے غول اُسکي جان کے لیئے آ موجود هوتے هیں — وقت — زمانه — مصلحت — مذهب — دستورات — رسم و رواج — کانشنس — نیچر — توهمات دنیا کے عجائبات کوئي کنچهه کهتا هی کوئي کنچهه وقت کهتا هی میري هی قدر شناسي سے دین دنیا کي کامیابي هی — زمانه پکارتا هی مجهکو چهوڑا اور کسیکے نهوئے — مصلحت چلاتي هی مصلحت اِس میں هی که مجهکو پهچانو — مذهب کهتا هی خیر دو چار روز جو جي چاهے کرلو انجام میں مجهي سے کام پڑتا هی — رسم و رواج بولتا هی میري برکتوں

کو تمهاري سوسئهتي اور خاندان نے مدت دراز سے تسلیم کیا هی — کانشنس آواز دیتا هی کهوتے کهرے کي پهچان میرے هي ذریعه سے کرنا ورنه پچهتاؤگے — نیچر پکارتا هی که تمام نفع مجهي میں هی مجهکو نجانا تو کچهه نجانا — توهمات کهتے هیں که تمهارے مصالح میں عقل کو کیا دخل هی اگر اپني بهتري چاهتے هو تو عقل کو طاق پر دهر دو اور همکو رهنما بناؤ — دنیا کے عجائبات فرماتے هیں جو کچهه هیں هم هي هیں دگر هیچ — هنوز اِن سے چُهتکارا نهوا تها که دنیا معه اپني تمام دلفریب سهیلیوں کے آ حاضر هوئي اور عجیب عجیب کرشموں سے اس بیچارہ کا دامن دل پکڑنا شروع کیا — دن کي گرمي بازار رات کا سنسار عالم — جاڑے کي جانفزا سردي — گرمي کي خوشنما گرمي — برسات کا چهم چهم برسنا سبزوں کي دلربائي — پهاڑوں کي خوشنمائي — دریاؤں کي روح‌افزا موجیں ان سب نے اپنے اپنے رنگ و روپ دکهاکر ایک عجیب کیفیت دل پر پیدا کي — یاروں کے جلسے — حسینوں کا حسن — نعماے دنیوي کے مزے نے تو اِس مصیبت‌زده کو تو اپناهي مملوک بنانا چاها *

یهه بیچارہ اِن سب کا هجوم اور شور و غوغا دیکهکر اگر ایسا هي صبر و استقلال کا پکا اور سمجهه بوجهه کا پورا هی تو خیر ورنه دم بخود هوجاتا هی — نه اسکے منهه سے کچهه نکلتا هی نه اسکا قدم آگے بڑهتا هی صرف زبان حال سے یهه کهتا هی نه یاراے گفتار نه طاقت رفتار ایک کي سنتا هی دوسرا خفا هوتا هی ایک کو پکڑتا هی دوسرا هاتهه سے جاتا هی — ایک سے ملتا هی دوسرا چُهتتا هی کهیں رسم و رواج کي بیڑي میں پیر ڈالدیا اور اُس میں کام تمام هوگیا کهیں باپ دادا کے دستورات میں پهنس گیا اور اُسي کا هوگیا — کهیں مذهب هي کا هورها — کهیں عجائب پرستي هي میں گذران ڈالي — کهیں گلشن کي سیر میں بسر هوگئي — کهیں صحرا گردي میں تمام هوگئي — کهیں یاروں هي کے هو لیئے — کهیں جلسوں هي میں مر مٹے — کهیں شعر و شاعري هي میں گذران دي — کهیں قصه کهانیوں هي میں بسر کردي — کهیں نمود و شهرت هي کي هوس میں تمام هوگئے — کهیں شادي بیاه کے ڈهکوسلوں هي میں ختم هوگئے *

نیوٹستن) اگر استقلال کا پکا هی اور سمجهه بوجهه کا پورا تو نهایت جوانمردي سے اِس کشمکش اور معرکه عظیم کا مقابله کرتا هی اور بالاخر سبهوں پر غالب آتا هی — اُس جوان کا اعلی اُصول یهه هی سبهوں کي سنتا هی لیکن اپني کرتا هي — سبهوں کو دوست بناتا هی لیکن وهیں تک که اُنکي دوستي سے نقصان نهو — سبهوں کو رفیق گردانتا هی لیکن وهیں تک که اُنکي رفاقت سے اُسکا اصلي مقصد فوت نهو — یهه مستقل — جوانمرد — اولوالعزم سبهوں سے کچهه عجیب طور سے تعلق رکهتا هی — سبهوں میں رهتا هی بر وقت سبهوں سے الگ هر ایک سے سروکار رکهتا هی اور پهر سب سے جدا وقت کي قدر شناسي کرتا هی —

أس میں عبادت کے طریقے ایسے عمدہ ہوں جن میں مشقت کم اور فائدہ بہت ہو أسکے أصول ایسے جامع ہوں کہ ایک ایک نیکی میں بہت بہت نیکیاں مندرج ہوں ۔ أس میں کوئی بلندش ایسی نہو جس سے انسان کو اپنی واجبی آزادی سے دستبردار ہونا پڑے أس میں کوئی مزاحمت ایسی نہو جس سے انسان پر ترقی کی راہیں مسدود ہوجائیں اور وہ خلافت رحمانی کا منصب حاصل کرنے سے محروم رہ جاے اور جس خوان یغما سے أسکے بنی نوع بہرہمند ہیں أس میں أنکا شریک نہوسکے جیسے ایک پرتل گھوڑا جو اپنے ہمجنسوں کو جنگل میں آزاد اور بےقید چرتا اور کلول کرتا دیکھتا ہی مگر خود اپنے مالک کے بس میں ایسا مجبور و ناچار ہی کہ أنکو حسرت بھری نگاہ سے دیکھتا ہی پر ہات پانؤں نہیں ہلا سکتا اور بوجھہ میں لدا ہوا چُپ چاپ چلا جاتا ہی ٭

دین اسلام بھی جب أسکی اصل ماہیت پر نظر کی جاتی ہی تو ایسا ہی پاک دین معلوم ہوتا ہی جو انسان کی آزادی کو قایم رکھتا ہی اور أسکو کسی دشوار بات کے ماننے پر مجبور نہیں کرتا ۔ نہ أس میں تثلیث اور کفارہ جیسی کوئی انوکھی بات تسلیم کرنی پڑتی ہی ؛ نہ رہبانیت جیسی کوئی سخت مشقت أٹھانے کی ضرورت ہی ۔ خدا تعالی نے إس دین کے أسان ہونے کو اپنے کلام پاک میں طرح طرح سے جتایا ہی وہ فرماتا ہی کہ " خدا تمہارے ساتھہ آسانی چاہتا ہی دشواری نہیں چاہتا ۔ خدا کسیکو أسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ۔ خدا نے دین میں تم پر کسیطرح کی تنگی نہیں کی " ہمارے ہادی اور رہنما نے بھی إس ضروری بات کو طرح طرح سے امت کے خاطرنشین کیا ہی أسنے کہا ہی کہ " یہہ دین آسان ہی اور جو کوئی إس دین میں سختی اختیار کریگا وہ آخر کو عاجز اور درماندہ ہوگا (یعنی اعمال شاقہ سے تھک کر ضروری فرایض بھی ترک کرنے لگیگا) یہہ بھی فرمایا کہ " میں وہ شریعت لایا ہوں جو آسان اور روشن ہی " یہہ بھی کہا کہ " وہ اعمال اختیار کرو جنکے متحمل ہوسکو یہہ بھی ارشاد کیا کہ (اے اسلام والو) " تم سہل‌گیر بھیجے گئے ہو نہ سخت‌گیر " أسنے نجات کا مدار صرف ایک نیکی یعنی توحید پر رکھا جو تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہی اور یہہ کہا کہ من شہد ان لا الہ الا اللہ صادقاً بہا دخل الجنة ۔ أسنے استحقاق رحمت سے صرف ایک بدی یعنی شرک کو مستثنی کیا جو تمام بدیوں کی جڑ

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (بقرہ) لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا (بقرہ) ماجعل علیکم فی الدین من حرج (الحج).

ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبہ (بخاری).

بعثت بالحنیفیة السمحة البیضاء (بخاری).

خذوا من الاعمال ما تطیقون

انما بعثتم میسرین و لم تبعثوا معسرین.

هی اور یهه کها که من مات لایشرک بالله شیأً حرمه الله علی النار . تعصب جو که انسان کي
ترقي کا سخت مانع هی اُسکے ناگوار بوجهه سے اسلام طرح طرح
سے سبکدوش کیا گیا . مسلمانوں کو اجازت دي گئي که " اگر
تم امم سالفه کا علم نهیں رکهتے تو اهل کتاب سے پوچهه لو "

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون .

زید بن ثابت کو سریاني سیکهنے کے لیئے ارشاد هوا . بني اسرائیل سے روایت کرنهکي صاف
صاف اجازت دي گئي . هر مسلمان کو آگاه کیا گیا که دانشمندي کي بات مومن کي گمشده
پونجي هی پس جهاں کهیں اُسکو ملے وه اُسکا زیاده حق دار
هی یهه بهي صاف صاف ارشاد هوا که " جسنے لوگوں کو
تعصب کي طرف بلایا ، یا تعصب کي حالت میں مرا ، یا
تعصب کي بِنا پر لڑا وه هم میں سے نهیں هی " اهل کتاب کا

من دعا الی عصبیة فلیس منا و من مات علی عصبیة فلیس منا و من قاتل علی عصبیة فلیس منا .

کهانا مسلمانوں کے لیئے اور مسلمانوں کا کهانا اهل کتاب کے لیئے حلال کیا گیا . یهه بهي
جتایا گیا که " جس باب میں کوئي نص صریح نهو اُس
میں موافقت اهل کتاب کي پسندیده هی " لونڈي غلاموں
کي اسقدر حمایت کي گئي که وه حقیقة یا حکماً همیشه کے
لیئے آزاد کیئے گئے راے انساني کو یهاں تک آزادي حاصل

کان یحب موافقة اهل الکتاب فیمالم یؤمرفیه بشيء (شمائل ترمذي) .

هوئي که نبي کے اُس حکم کي نسبت جو وه اپني راے سے دے لوگوں کو ماننے نه ماننے کا
اختیار دیا گیا . خود نبي کریم کو یهه حکم هوا که مسلمانوں سے مشوره لیا کرو . سفر اور
خوف اور مرض وغیره کي حالت میں عبادات مفروضه میں طرح طرح کي آسانیاں کي
گئیں . یهه بهي اجازت دي گئي که اگر کهیں قبله کي سمت متحقق نهو تو اٹکل سے کوئي
سي سمت مقرر کرکے اُسي طرف نماز پڑه لو . اگر چاند نظر نه آئے تو تیس روزے رکهکر
رمضان کو ختم کردو . اگر پاني نملے تو تیمم کرلو . اگر کپڑا نهو تو ننگے بدن نماز پڑه لو . الغرض
اِس پاک دین میں جب تک وه اپني اصلیت پر برقرار رها کوئي چیز انسان کي واجبي
اُمنگ اور خوشي اور آزادي کي روکنے والي نه تهي . مگر افسوس هی که وقتاً بعد وقت اور
حیناً بعد حین اُس پر حاشیے چڑهنے شروع هوئے اور رفته رفته اُنکي کثرت اِس درجه کو
پهنچي که متن اور حاشیوں میں تمیز کرني دشوار هوگئي بلکه وه متن متین بالکل نظروں
سے غایب هوگیا .

پهلا حاشیه جو اِس ملت بیضا پر چڑهایا گیا وه یهه تها که جو باتیں رسول خدا نے
محض اصلاح معاش کے لیئے تعلیم فرمائي تهیں اور جنکا مدار صرف مصالح دنیوي پر تها وه
بهي شریعت میں داخل کي گئیں ، اور اُنکو بهي ضروریات دین سے سمجها گیا . حالانکه یهه
ایک صریح مغالطه تها جسکو خود رسول کریم نے اپني زندگي میں حل کردیا تها .

اصل یہہ ہی کہ جس قوم میں رسول خدا (صلعم) مبعوث ہوئے تھے اُسکي اندروني اور بیروني دونوں حالتیں زمانہ جاهلیت کي امتداد سے معالجہ اور اصلاح کي محتاج تھیں . جسطرح اُنکے عقاید اور اخلاق بگڑ گئے تھے اسیطرح اُنکا طریق تمدن اور طرز معاشرت بہي حالت میں تھا . وہ جیسے مبدا و معاد سے غافل تھے ویسے هي کھانے پینے اور پہننے کے آداب سے ناواقف تھے . اُنکي مجلسیں تہذیب سے معرّا تھیں . اُنکے معاملات وحشیانہ تھے . اُنکا طریق معاش بےڈھنگا تھا . پس اُس دین کے هادي اور دنیا کے رهبر نے جیسا اپنے منصبي فرایض یعني تبلیغ احکام الهي کو ضروري سمجھا اور اُنکو مبدا و معاد کي حقیقت سے آگاہ کیا اور اُنکے عقاید باطلہ اور اخلاق رذیلہ کي اصلاح فرمائي اسیطرح وقت نوعیت اور قومي همدردي کے مقتضی سے اُنکے طریق معاش کو بھي درست کیا . اُنکي مجلسوں میں تہذیب پھیلائي . لباس اور طعام کے آداب سکھائے . نشست و برخاست کے قاعدے بتائے . سلام مصافحہ معانقہ تہنیت تعزیت مہماني ضیافت بیاہ شادي لین دین سفر اقامت کھیتي تجارت حفظ صحت دوا دارو غرض کہ جملہ اُمور دنیوي کے اُصول تعلیم فرمائے . مگر اُسیقدر جتنے کہ اُس زمانہ اور اُس ملک کے مناسب تھے . اِن دونوں میں سے پہلي تعلیم آپ کا منصبي فرض تھا جسکے لیئے آپ مبعوث ہوئے تھے اور جسکي نسبت کلام الهي میں آپ کو یہہ ارشاد ہوا کہ یا ایہاالرّسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور اُمت کو یہہ حکم ہوا کہ ما اتاکم الرّسول فخذوہ و مانہاکم عنہ فانتہوا . اِسکا نام شریعت رکھا گیا اور اِسکي مخالفت پر ضلالت کا اطلاق کیا گیا . دوسري تعلیم جو کہ معاش سے علاقہ رکھتي تھي وہ آپ کے منصبي فرض سے بالکل علحدہ تھي . نہ اُسکي تعمیل اُمت پر فرض کي گئي اور نہ اُسکے خلاف عملدرآمد کرنے کي ممانعت ہوئي ' اور اسي تعلیم کي نسبت آنحضرت نے یہہ ارشاد فرمایا کہ انما انابشر اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا بہ و اذا امرتکم بشیء من رائي فانما انابشر .

حضرت شاہ ولي‌الله محدث دهلوي (قدس سرہ) نے اپني کتاب حجة‌الله‌البالغہ کي ساتویں مبحث میں اسبات کا بیان کیا هی کہ احکام شرعیہ کو احادیث نبوي سے کیونکر استنباط کرنا چاهیئے اور اِس مبحث کے پہلے باب میں احادیث نبوي کو دو قسموں پر تقسیم کیا هی . ایک وہ قسم جو تبلیغ رسالت سے متعلق هی اور جسکي نسبت کتاب‌الله میں یہہ ارشاد ہوا هی کہ مااتاکم‌الرّسول فخذوہ و مانہاکم عنہ فانتہوا (جس بات کا رسول تمکو حکم دے اُسے مان لو اور جس بات سے وہ تمکو روکے اُس سے باز رہو) . اس قسم کو علم آخرت اور علم عجائب ملکوت اور علم شرایع و احکام اور علم اخلاق و فضایل اعمال میں منحصر کیا هی . پھر لکھا هی کہ اسي قسم سے هماري غرض متعلق هی اور اسي کو هم اس مبحث میں بیان کرینگے (یعني جو باتیں دنیوي تعلیم سے علاقہ رکھتي هیں وہ اِس کتاب کے مباحث سے خارج هیں) . پھر وہ لکھتے هیں کہ دوسري قسم وہ هی جو تبلیغ رسالت سے

تعلق نہیں رکھتي اور جسکي نسبت آپ نے فرمایا هی که میں صرف ایک آدمي هوں جب میں تمکو تمهارے دین کي کوئي بات بتاؤں تو اُسکو مان لو اور جب اپني راے سے کوئي بات کہوں تو (یهه جان لو که) میں صرف ایک آدمي هوں اور نیز قصه † تابیر نخل میں اِسي طرف اشاره فرمایا هی که میںنے ایک راے لگائي تهي سو تم مجهه سے اُس راے کي بابت مواخذه نه کرو لیکن جب میں کوئي بات خدا کي طرف سے کہوں تو اُسے مان لو کیونکه میں خدا پر جهوٹ نہیں باندهتا اِسکے بعد شاه صاحب نے دوسري قسم میں بهت سے ابواب داخل کیئے هیں ازانجمله وه بےشمار حدیثیں جو طب سے علاقه رکهتي هیں یا جو آپ نے اپنے ذاتي تجربه کي روسے ارشاد فرمائي هیں جیسے حدیث علیکم بالادهم الاقرح (یعني جس مشکي گهوڑے کي پیشاني پر سفید دهبا هو اُسے ڈهونڈکر لیا کرو) ازانجمله وه افعال جو آپ نے عبادت کي نظر سے نہیں بلکه عادت کي راه سے یا قصداً نہیں بلکه اتفاقاً کیئے هیں . ازانجمله وه اُمور جنکا ذکر آپ بهي اُسیطور پر کرتے تهے جسطرح آپ کي قوم کرتي تهي جیسے حدیث ام ذرع اور حدیث خرافه . ازانجمله وه حدیثیں جو خاص کسي وقت کي مصلحت کے لحاظ سے ارشاد هوئي هیں نه یهه که تمام اُمت کے لیئے همیشه کے واسطے ضروري هیں . اور اِس اخیر باب کي نسبت شاه صاحب لکهتے هیں که اِس پر بهت سے احکام محمول کیئے گئے هیں انتهیٰ ملخصاً .

صحابه کرام بهي جیساکه صحیح روایتوں سے ثابت هی احادیث نبوي کي نسبت ایسا هي اعتقاد رکهتے تهے جیساکه شاه صاحب نے بیان کیا هی اور آپ کي تمام تعلیمات کو تبلیغ رسالت سے متعلق نہیں جانتے تهے ایک بار کچهه لوگ زید بن ثابت رض کے پاس حدیث سننے کو آئے اُنهوں نے پہلے اس سے که اُنکے سامنے کچهه حدیثیں بیان کریں یهه کہا که میں آنحضرت کے همسایه میں رهتا تها سو جب آپ پر وحي نازل هوتي تهي آپ مجهے بلا بهیجتے تهے میں حاضر هوکر وحي لکهتا تها . پهر جب هم دنیا کي باتیں کرتے تهے تو آپ بهي همارے ساتهه ویسي هي باتیں کرنے لگتے تهے . اور جب هم آخرت کا ذکر کرتے تهے تو آپ بهي همارے ساتهه آخرت هي کا ذکر کرنے لگتے تهے . اور جب هم کهانے کا ذکر کرتے تهے تو آپ

---

† کهجوروں میں ایک درخت نر هوتا هی اور ایک ماده . نر کے پهول ماده پر جهاڑنیکو تابیر کہتے هیں . مسلم نے یهه قصه رافع بن خدیج سے اِس طرح پر نقل کیا هی که جب آنحضرت مدینه میں آئے تو اهل مدینه کو تابیر کرتے هوئے دیکها . پوچها کیا کرتے هو . لوگوں نے عرض کیا که هم اسیطرح کرتے رهے هیں آپ نے فرمایا شاید اگر تم نه کرو تو بهتر هو . اُنهوں نے چهوڑ دیا . اُس سال پهل کم آیا . اُنهوں نے آپ سے ذکر کیا . آپ نے فرمایا انما انا بشر الخ اور بعض روایتوں میں یهه هی که آپ نے یهه کہا انما ظننت ظناً ولا تواخذوني بالظن ولکن اذا حدثتکم عن الله شیأ فخذوا به فاني لم اکذب علی الله — شاه ولي الله نے یهي روایت نقل کي هی -

بھی ویسا ہی ذکر کرنے لگتے تھے ۔ سو میں اِن سب باتوں کو بطور حدیث نبوی کے تمہارے سامنے بیان کرونگا (حجۃاللہ) اس روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زید بن ثابت اُن لوگوں کو یہہ جتانا چاہتے تھے کہ میں بہت سی حدیثیں تمہارے سامنے ایسی بیان کرونگا جو امر دین سے علاقہ نہیں رکھتیں ۔

مسلم اور ترمذی میں ابن عمر اور جابر سے روایت ہی کہ آنحضرت نے طواف میں رمل † کیا اور اب تک اسکے موافق عملدرآمد ہی مگر حضرت عمر کے عہد خلافت میں جب حج کا موسم آیا تو اُنہوں نے طواف میں رمل کرنے سے منع کیا اور یہہ کہا کہ مالنا وللرمل کنا نترا یا به قوما قد اهلکهم‌الله (یعنی جس قوم کے دکھانے کو ہم رمل کرتے تھے اُسکو خدا نے ہلاک کیا) (حجۃاللہ) ۔

ابوداؤد میں ابوالطفیل سے روایت ہی کہ میںنے ابن عباس سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے رمل کیا اور یہہ سنت ہی ۔ ابن عباس نے جواب دیا کہ اِس میں کچھہ صحیح ہی کچھہ غلط ہی ۔ میںنے کہا صحیح کیا ہی اور غلط کیا ہی ۔ کہا رمل کرنا آنحضرت کا تو صحیح ہی مگر اُسکو سنت جاننا غلطی ہی ۔

اِن دونوں روایتوں سے ظاہر ہی کہ حضرت عمر رض رمل کے حکم کو مصالح دنیوی سے جانتے تھے اور عبداللہ ابن عباس رض آنحضرت کے ہر فعل کو سنت یا دین نہیں سمجھتے تھے ۔ اِسکے سوا اَوْر اکثر حدیثیں اسی مطلب پر دلالت کرتی ہیں طول کے خوف سے یہاں نقل نہیں کی گئیں ۔

غرض اِس میں شک نہیں کہ ایک بہت بڑا حصہ احادیث نبوی کا ایسا تھا جو تبلیغ رسالت سے کچھہ علاقہ نہ رکھتا تھا مگر غلطی سے وہ بھی اُس میں داخل سمجھا گیا اور جو طریقہ تمدن اور معاشرت کا اب سے تیرہ سو برس پہلے خاص عرب کو اُس زمانہ اور اُس ملک کی ضرورتوں کے موافق تعلیم کیا گیا تھا وہ ہر ملک اور ہر قوم کے لیئے الی‌یوم‌القیمہ واجب‌العمل اور واجب‌الاذعان ٹھہرایا گیا یہاں تک کہ جسطرح نماز روزہ حج زکوۃ کے مسائل میں علما کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت تھی اُسیطرح اِن باتوں کے دریافت کرنے کی بھی حاجت ہوئی کہ کھانا کس وضع پر کھائیں ۔ لباس کیسا پہنیں ۔ جوتا ٹھنڈا پہنیں یا نوکدار ۔ ٹوپی ہلکی پہنیں یا بھاری ۔ برتن چینی کے برتیں یا تانبے کے ۔ غیر قوموں کے علوم پڑھیں یا نہ پڑھیں ۔ غیر زبانوں میں سے کونسی زبان سیکھیں اور کونسی

---

† رمل بازو ہلاکر پہلوانوں کی طرح چلنے کو کہتے ہیں ۔ مدینہ کے بخار سے کفار مکہ مہاجرین کی نسبت یہہ خیال کرتے تھے کہ وہ ضعیف و کمزور یا ہلاک ہوجائینگے ۔ اُنکا گمان غلط کرنے کے لیئے آپ نے رمل کا حکم دیا تھا ۔ مـ

نه سیکھیں . غیر زبانوں کے الفاظ بحسب ضرورت اپني زبان میں استعمال کریں یا نه کریں . نئي وضع کا مکان جس میں ہر موسم کي آسایش ہو بنائیں یا نه بنائیں . تنباکو میں گڑ ڈالکر پیئیں یا خشک . چاے میں کچّا دودہ ملاکر پیئیں یا اونٹا ہوا . غرضکه انسان کے تمام قواے جسماني اور نفساني اور اُسکے تمام حرکات و سکنات اور اُسکے تمام اعضا اور جوارح پر قیدیں اور بندشیں لگائي گئیں ' اور اُسکے لیئے کوئي موقع ایسا نچھوڑا گیا جس میں وہ اپني بد نصیب عقل سے بھي کچھہ کام یا مشورہ لے سکے .

دوسرا حاشیہ یہہ چڑھا کہ اعمال بدني اور احکام ظاہري جو کہ بمنزله قالب کے تھے اُن میں اسقدر تعمق اور تدقیق کي گئي اور اُن پر اسقدر زور دیا گیا کہ اخلاق فاضله اور ملکات صالحه جو بمنزله روح کے تھے اور جنکے تر و تازہ رکھنے کے لیئے اعمال ظاہري مشروع ہوئے تھے اُنکي طرف اصلا توجهه باقي نه رہي اور دنیوي ترقیات جنکے بغیر دین کي شوکت قایم نہیں رہ سکتي مسدود ہوگئیں . خدا اور رسول کي نہیں بلکه فقہا کي تکلیفات نے عاجز بندوں کو ایسا شکنجه میں کھینچا کہ اُن میں دنیا کے بڑے بڑے کام کرنے کا دم باقي نه رہا .

انبیا کے بعثت کا خاص مقصد انسان کے نفس کي تکمیل اور اُسکے اخلاق کي تہذیب تھي اور اگرچه ہر نبي بحسب ظاہر ایک جداگانه شریعت کے ساتھه بھیجا گیا مگر نتیجه تمام شریعتوں کا واحد تھا . خدا تعالی قرآن میں فرماتا ہی کہ شرع لکم من الدین ما وصی به نوحاً والذي اوحینا الیک و ما وصینا به ابراهیم و موسی و عیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه (مقرر کیا تمہارے لیئے وہ دین جو تعلیم کیا تھا ہمنے نوح کو اور جسکي وحي بھیجي ہمنے تجھکو اور تعلیم کیا ابراہیم اور موسی اور عیسی کو (اور وہ یہه ہی) کہ برپا رکھو دین کو اور اُس میں تفرقه نه ڈالو) . اِس سے معلوم ہوا کہ اُمت محمدیه کو وہي دین تعلیم ہوا جو نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام کو تعلیم ہوا تھا . اور آنحضرت نے فرمایا ہی کہ انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (یعني میں صرف اِس لیئے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاق کي خوبیوں کو کمال کے درجه تک پہنچا دوں) . اس آیت اور اِس حدیث کا مضمون ملانے سے یہه نتیجه نکلتا ہی کہ تمام ادیان کا خاص مقصد تہذیب اخلاق انساني کے سوا اور کوئي شی نه تھي . ایک شخص آنحضرت کي خدمت میں آیا اور اُسنے چار بار آپ سے یہه پوچھا کہ دین کیا چیز ہی آپ نے ہر بار یہي فرمایا کہ حسن خلق (احیاء العلوم) . فضیل سے روایت ہی کہ ایک عورت کي نسبت آنحضرت کي خدمت میں یہه عرض کیا گیا کہ وہ ہمیشه روزے رکھتي ہی اور ہمیشه شب بیدار رہتي ہی مگر بدخلق ہی' ہمسایوں کو اپني بد زباني سے آزار پہنچاتي ہی . آپ نے فرمایا اُس میں کچھه خیر نہیں ہی وہ اہل دوزخ میں سے ہی (احیاء العلوم) . آپ فرماتے ہیں کہ مسلمان وہ ہی جسکي زبان

اور ھاتھہ سے لوگ سلامت رھیں اور مہاجر وہ ھی جو بُرائیوں کو چھوڑ دے (بخاري) . ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا کہ اسلام کي کونسي چیز سب سے بہتر ھی فرمایا کھانا کھلانا اور جان پہچان اور اَنجان دونوں سے صاحب سلامت کرني (بخاري) . آپ نے یہہ بھي فرمایا ھی کہ تم میں سے کوئي صاحب ایمان نہوگا جب تک اپنے بھائي کے لیئے بھي وھي نچاھے جو اپنے لیئے چاھتا ھی .

اِس سے ظاھر ھی کہ وضو اور غسل نماز اور روزہ حج اور زکوۃ اور اسیطرح تمام ظاھري احکام مقصود بالذات نہ تھے بلکہ محض تصفیہ باطن اور معالجہ نفس اور تہذیب اخلاق کے لیئے بمنزلہ آلات کے تھے چنانچہ نماز کي نسبت ارشاد ھوا کہ وہ فحشا اور منکر سے باز رکھتي ھی اور روزہ کي نسبت یہہ فرمایا کہ وہ اس لیئے فرض کیئے گئے ھیں کہ تم بُرائیوں سے بچو . اسي واسطے قرون اولیٰ — اور خاصکر قرن اول میں طہارت اور نجاست اور عبادات بدني اور اعمال ظاھري میں اُس مبالغہ اور تشدد کا کہیں نام نہ تھا جو اُسکے بعد عباد و زھاد و فقہا اور صوفیہ میں پیدا ھوا . امام غزالي احیاءالعلوم میں لکھتے ھیں کہ صحابہ کبار کسب معاش اور طلب علم اور اعلاے کلمۃاللہ اور اَوْر ضروري کاموں میں ایسے مصروف تھے کہ اُنکو اِن باتوں کي اصلا فرصت نہ تھي . وہ ننگے پانوں چلتے تھے . زمین پر نماز پڑھتے تھے خاک پر بیٹھتے تھے . گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کے پسینہ سے پرھیز نکرتے تھے . دل کي پاکي میں بہت کوشش کرتے تھے . ظاھري پاکي پر چنداں التفات نہ کرتے تھے . غیر مذھب والوں کے برتن کا پاني برابر استعمال کرتے تھے . جس برتن میں عام لوگوں کے ھات پڑیں اُس سے نفرت نہ کرتے تھے انتھی .

آنحضرت (صلعم) بھي ظاھري احکام کي چنداں پابندي نفرماتے تھے . اعضاے وضو کو کبھي ایک ایک بار کبھي دو دو بار کبھي تین تین بار دھوتے تھے . کبھي ایک ھي چُلو سے مضمضہ اور استنشاق دونوں کرلیتے تھے . کبھي ایک دو چُلو سے کبھي تین چلو سے . جس زمین پر نماز پڑھتے اُسي پر تیمم کرلیتے اور یہہ فرماتے کہ جہاں نماز کا وقت آجاے وھیں مسلمان کي مسجد ھی اور وھیں اُسکي طہارت ھی . ھمیشہ مقتدیوں کا خیال رکھتے تھے . اگر جماعت میں سے کسي بچّہ کے رونے کي آواز آتي تو نماز جلد ختم کردیتے . اگر نماز میں کوئي بچّہ آپ سے آن لپٹتا اُسے اُٹھاکر کندھے پر بٹھا لیتے . بارھا امام حسین ع سجدہ کي حالت میں آپ کي پشت مبارک پر چڑہ گئے اور آپ نے اُنکے خیال سے سجدہ کو طول دیا . کبھي آپ نماز میں ھوتے تھے اور حضرت عایشہ اپنے حجرہ کي کُنڈي کھٹکھٹاتیں آپ نماز ھی میں جاکر باھر کي کُنڈي کھول دیتے تھے — کبھي آپ سے نماز میں کوئي سلام کرتا آپ نماز ھي میں اشارہ سے اُسکو جواب دیتے — ایک بار بني عبدالمطلب کي دو لڑکیاں لڑتي ھوئي جب آپ کے قریب آئیں تو نماز ھي میں آپ نے دونوں ھاتھوں سے پکڑ کر اُنکو

چھوڑا دیا . کبھي جوتوں سمیت نماز پڑھتے تھے . اور کبھي ننگے پانؤں (سفرالسعادۃ) ابن عباس سے روایت هی که آپ نے ظهر کو عصر کے ساتھه اور مغرب کو عشا کے ساتھه اُس حالت میں جمع کیا که نه سفر تها نه کوئي خطرہ تها نه بارش تهي . لوگوں نے ابن عباس سے پوچها که آپ نے ایسا کیوں کیا . کها اسلیئے که اُمت پر تنگي نرهے (ترمذي) . موسم حج میں ایک شخص نے آکر آپ سے عرض کي که میں نے قرباني سے پہلے سرمُنڈوالیا هی. فرمایا کچھه حرج نهیں هی اب قرباني کرلے . پھر ایک اَوْر شخص نے آکر کها که میں نے کنکریاں پھینکنے سے پہلے قرباني کرلي هی . فرمایا کچھه حرج نهیں هی اب کنکریاں پھینک لے . اسیطرح جس کسینے ایسي بے ترتیبي کي بابت پوچها اُس سے یهي فرمایا که افعل ولاحرج (بخاري) . عمرو بن عاص ایک آیت سے یهه سمجھه گئے " که جنب کو ضرورت کي حالت میں تیمم کافي هی اور عمر بن خطاب ایک دوسري آیت سے یهه سمجھے که تیمم لمس نساء کے لیئے هی نه جنابت کے لیئے آنحضرت نے دونوں پر کچھه اعتراض نهیں فرمایا . طارق سے روایت هی که ایک شخص جنب تها اُسنے نماز نه پڑھي جب آپ سے ذکر کیا تو فرمایا که تو ٹھیک سمجها . پھر ایک دوسرے شخص نے جنابت کي حالت میں تیمم کرکے نماز پڑهلي اور جب آپ سے ذکر کیا تو آپ نے یهي اُسکو فرمایا که تو ٹھیک سمجها . (عقدالجید) . غرضکه تمام اعمال ظاهري اور عبادات بدني میں آپ کے برتاؤ ایسے تھے جنمیں اُمت کے لیئے آساني هو .

شاہ ولي الله صاحب حجت‌الله‌البالغه میں لکھتے هیں که آپ کے زمانه میں احکام کي بحث ایسي نه تهي جیسي فقها کے وقت میں هوئي که وہ کمال اهتمام سے هرشی کے ارکان اور شرایط اور آداب جدا جدا بیان کرتے هیں اور فرضي صورتوں پر گفتگو کرتے هیں . آنحضرت کے زمانه میں تو یهه حال تها که صحابه نے جسطرح آپ کو وضو کرتے دیکها اُسیطرح آپ بهي کرنے لگے نه آنحضرت نے کسي چیزکو رکن ٹھهرایا اور نه ادب ٹھهرایا . اسیطرح اُنهوں نے جیسے آنحضرت کو نماز پڑھتے اور حج کرتے دیکها ویساهي آپ بهي کرنے لگے . کبھي آپ نے یهه نهیں فرمایا که وضو کے چھه فرض هیں یا چار هیں اور کبھي آپ نے (فقها کیطرح) کوئي صورت فرض کرکے اُسپر کوئي حکم نهیں لگایا الا ماشاءالله اور صحابه بهي ایسے امور میں آپ سے کچھه سوال نه کرتے تھے انتهی .

عمر بن اسحاق سے منقول هی که اصحاب نبي میں جتنےصحابیوں کو میںنے دیکها هی وہ اُنکي نسبت زیادہ هیں جو مجھه سے پہلے گذرگئے . میں نے کوئي گروہ دین میں آساني کرنے والا اور سختي نه کرنے والا اُنسے زیادہ نهیں دیکها (دارمي) . عبادہ بن نُسَر کِندي سے لوگوں نے سوال کیا که اُس عورت کي بابت کیا حکم هی جو کسي ایسے قافله میں مر جاے جسمیں اُسکا کوئي ولي نهو عبادہ نے کها جن لوگوں کو میں نے دیکها هی نه وہ تمهاري سي نکته چینیاں کرتے تھے اور نه ایسے مسائل پوچھتے تھے (دارمي) .

هندوستان کے † ایک پرهیزگار اور ذي‌علم امیر نے شیخ عبدالله سراج مکي شیخ‌العلماء سے حقه کي اباحت و حرمت کي بابت سوال کیا شیخ نے مسکراکر یهه آیت پڑهي که ولا تقولوا لماتصف السنتکم الکذب هذا حلال و هذا حرام لتفتروا علی‌الله‌الکذب (یعني نه کهو تم اپني زبانوں کي بےاصل باتوں کو که یهه حلال هی اور یهه حرام هی خدا پر جهوٹ باندهنے کے لیئے). مگر افسوس هی که همارے علماء نے احکام ظاهري میں تعمق اور تدقیق کو اسقدر کام فرمایا که شریعت کا موضوع بالکل بدل گیا اور جس دین کي نسبت الدین یسر کها گیا تها وہ الدین عسر کهنے کا مستحق هوگیا . طهارت اور نجاست کي تحقیق میں اتنا کچهه لکها گیا که انسان کي تمام عمر اُسکے دیکهنے اور پڑهنے اور سمجهنے کے لیئے کفایت نهیں کرسکتي . اگر فقط آمین اور رفع یدین اور قرارت فاتحه کي تحقیقات میں کوئي شخص اپنا تمام وقت صرف کرے تو اُسکي عمر کا ایک بڑا حصه اسي میں تمام هوجائیگا . اگر کوئي شخص ایک سجدہ سهو کي تمام جزئیات کو ازبر کرنا چاهے اور اِس نالایق دنیا کي ضروریات بهي سرانجام کرتا رهے تو نهایت دشوار معلوم هوتا هی که وہ تمام جزئیات کو احاطه کرسکے . کلمات کفر جنکے زبان سے نکلتے هي ایمان باقي نهیں رهتا ایک غیر محدود باب هی جسکو کوئي عدد حصر نهیں کرسکتا . اسیطرح معاملات میں وہ تدقیقیں کي گئیں که کوئي بیع اور کوئي عقد فقها کے اُصول کے موافق صحیح نهیں تهہر سکتا . علماے دین کے سوا جنکي نسبت بدگماني نهیں کي جاسکتي شاید هي کسي اُمتي کا وضو غسل نماز روزہ حج زکوۃ بیع شرا نکاح طلاق وغیرها صحیح هوتا هوگا . امام شعراني نے میزان میں لکها هی که دین میں جتني آسانیاں هیں وہ خدا اور رسول کي طرف سے هیں اور جتني دشواریاں هیں وہ علماء کي طرف سے هیں . واقعي یهه قول نهایت صحیح هی کیونکه هم اپنے عهد کے علما کا حال ایسا هي دیکهتے هیں . اِنهیں دنوں میں ایک مولوي صاحب نے جو که عامل بالحدیث هیں دس مسئلوں کي نسبت یهه اشتهار دیا تها که اگر اُنکے ثبوت پر کوئي صاحب آیات قراني یا احادیث صحیحه جنکي صحت میں کسیکو کلام نهو اور جس مدعا کے لیئے وہ پیش کي جائیں اُسکے واسطے نص صریح قطعي الدلاله هوں پیش کرینگے تو في آیت اور في حدیث دس روپیه انعام دونگا . اُسکے جواب میں ایک دوسرے مولوي صاحب نے نهایت تعجب سے یهه لکها هی که اگر احتجاج کا مدار صرف آیت اور اُس حدیث صحیح پر هو جسکي صحت میں کسیکو کلام نهو اور اثبات دعوي کے لیئے نص صریح قطعي الدلالة هو تو دین اسلام کے ۳۲ حصوں میں سے ۳۱ حصے باطل هوجائینگے اور صرف ایک بتیسواں حصه باقي رہ جائیگا اور اسبات کو بهت عمدہ طور سے ثابت کیا هی .

---

† یهه سوال نواب مصطفی خاں مرحوم نے کیا تها اور راقم نے خود اُنکي زبان سے یهه روایت سني هی –

مجيب صاحب كي اس تقرير سے هر شخص سمجهه سكتا هى كه همارے علما كے نزديك دين كي عظمت اور بڑائي اسي ميں هى كه وه ايک ايسا دفتر طويل‌الذيل هو جو داستان امیرحمزه اور بوستان خيال كي طرح سمٹنا نه سمٹے اور نيز اُنكے نزديک ايسي تقرير كے بطلان ميں كچهه شبهه نهيں هى جس سے دين كا اختصار لازم آئے . مگر اس تعمق اور تشدد ميں علما كے ساتهه حضرات صوفيه كو بهي شامل كرنا ضرور هى جنهوں نے عبادات شاقه اور بےانتها اذكار و اشغال اور دائمي روزے اور اَوْر سخت سخت رياضتيں اختيار كركے آوْروں كو ريس دلائي اور اُمت كو اور بهي زياده بوجهل اور گرانبار كرديا اور تحريف دين كي ايک دوسري بنياد ڈالي .

صحابه نماز بهي پڑهتے تهے روزه بهي ركهتے تهے اور دنيا كے كام بهي سرانجام كرتے تهے حضرت عمر كا قول تها كه † احسب جزية البحرين و انا فى‌الصلوة و اُجهزالجيش و انا فى‌الصلوة . وه نكاح كرتے تهے بال بچوں كے لئے كمائي كركے لاتے تهے . مهمات خلافت كو سرانجام كرتے تهے . خليفهٔ وقت كي اعانت ميں مصروف رهتے تهے . لوگوں كے جهگڑے فيصله كرتے تهے . غرضكه دنيا كے تمام كام جنكے بغير دين كي شوكت هرگز نهيں ره سكتي سرانجام كرتے تهے . اگر وه بهي حضرات صوفيه كي طرح خانقاهوں ميں هو بيٹهتے اور نماز روزه اور ذكر و شغل كے سوا سارے كام چهوڑ ديتے تو آج بغداد ميں پيران پير كي درگاه اور اجمير ميں خواجهٔ خواجگان كے مزار كا كهيں نام و نشان نهوتا شايد وهاں كوئي عظيم‌الشان آتشكده اور يهاں كوئي عاليشان بتخانه نظر آتا جهاں مسلمان كي هوا تک نه پهنچ سكتي .

شاه ولي‌الله صاحب حجة‌الله‌البالغه ميں لكهتے هيں كه عبادت ميں سب سے زياده مضر چيز انسان كا عبادت سے اُكتا جانا هى كيونكه پهر اُس عبادت ميں خشوع كي صفت باقي نهيں رهتي اور اُسكي تمام مشقتيں جو وه عبادت ميں كرتا هى عبادت كي روحانيت سے محروم ره جاتي هيں . چنانچه آنحضرت ص نے فرمايا هى كه " هر چيز كي حرص هوتي هى اور هر حرص كے بعد سستي اور ماندگي ضرور هى . " اسيواسطے شارع نے عبادات كي مقدار ايسے طور پر معين كي هى جيسے دوا كي مقدار مريض كے لئے كه نه اُس سے زياده هوني چاهيئے نه كم . اور نيز اصل مقصود تهذيب نفس هى ايسے طور پر كه تدابير حسن معيشت اور حقوق عباد فروگذاشت نهونے پائيں . آنحضرت نے فرمايا هى كه " ميں روزه بهي ركهتا هوں افطار بهي كرتا هوں تهجد بهي پڑهتا هوں سوتا بهي هوں نكاح بهي كرتا هوں سو جسنے ميرے طريقه كو چهوڑا اُسكو مجهه سے علاقه نهيں هى " . اور نيز شريعت كا بڑا مقصد يهه هى كه دين كي باتوں ميں دقتيں پيدا كرنے كا رسته بند كيا جاے ايسا نهو كه

---

† يعني ميں بحرين كے خراج كا حساب لگاتا هوں اور نماز ميں بهي هوتا هوں اور ميں لشكر كي تياري كرتا هوں اور نماز ميں بهي هوتا هوں -

لوگ اُنکو لازم پکڑلیں اور جو اُنکے بعد پیدا ہوں وہ اُنکو عبادات مفروضہ خیال کرنے لگیں اور جو اُنکے بعد پیدا ہوں اُنکو اُن عبادات کي فرضیت کا یقین ہوجاے اور رفتہ رفتہ دین محرف ہوجاے ۔ اِنہیں مصلحتوں سے آنحضرت نے چاہا کہ لوگ اعمال میں میانہ‌روي اختیار کریں اور یہہ فرمایا کہ " خذوا من الاعمال ما تطیقون " انتہی ملخصاً ۔

الغرض یہہ دوسرا حاشیہ جو فقہا کے تعمق اور صوفیہ کے تشدد سے دین اسلام پر چڑھا اسنے بھي اہل اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ۔ مسلمانوں کي دنیوي ترقیات اِس سے مسدود ہي نہیں ہوگئیں بلکہ تنزل کے ساتھہ مبدل ہوگئیں ۔ دین اسلام جو ایک صاف اور ہموار اور نہایت نزدیک رستہ تھا وہ اُنکو ایسا پیچدار اُونچا نیچا دور و دراز نظر آیا جسکے طی کرنے میں انسان کو اِدھر اُدھر دیکھنے کي مہلت نہیں مل سکتي ۔ دوسرے اُنکي تمام ہمت اور توجہہ طہارت ظاہري اور احکام جسماني کي طرف مصروف ہوگئي اور طہارت باطني اور تہذیب روحاني جو کہ اصل مقصود تھي بالکل فراموش ہوگئي اور وہ سراسر عیسی علیہ السلام کے اُس قول کے مصداق ہوگئے جو اُنہوں نے یہودیوں کي طرف مخاطب ہوکر کہا تھا کہ تم اپنے برتنوں کو باہر سے دھوتے ہو پر اندر کي ناپاکي کو دور نہیں کرتے ۔ یہي سبب ہے کہ جسقدر بداخلاقیاں علماء اور عباد و زہاد و حجاج میں دیکھي جاتي ہیں وہ عام مسلمانوں میں بہت کم پائي جاتي ہیں ۔

تیسرا حاشیہ واعظوں کي ناداني اور صوفیوں کي سادہ لوحي یا خودغرضیوں کي بےدیانتي سے اس پاک دین پر چڑھا ۔ اُنہوں نے اعمال ظاہري کي ترغیب یا کسي مذہب کي تائید کے لیئے یا تعصب کے جوش میں یا کسي اَوْر دنیوي غرض کے پورا کرنے کو حدیثیں وضع کیں اور رفتہ رفتہ یہہ حدیثیں بھي دین کا ایک اصلي جزو قرار پاگئیں ۔ اگرچہ محققین نے اُنکي تحقیقات اور چھان‌بین کرنے میں کوتاہي نہیں کي اور اُنکے موضوعات اور مفتریات کو احادیث صحیحہ سے جہاں تک ہوسکا جدا کیا مگر اُنکي جرح و قدح صرف کتابوں ہي میں رہي اور واعظوں کے رنگین فقرے جو کم سے کم ہزار برس تک وعظ کي بھري مجلسوں میں وقتاً فوقتاً مسلمانوں پر چلتے رہے وہ مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک وبا کي طرح پھیل گئے ۔

علما کي ایک بڑي جماعت جیسا کہ جامع‌الاصول اور شرح نخبۃالفکر وغیرہ میں تصریح کي گئي ہے اسبات پر متفق ہوگئي تھي کہ ترغیب اور ترہیب کے لیئے حدیثیں وضع کرني یا ضعیف اور منکر حدیثوں کي روایت کرني جائز ہے ۔ اسي بنا پر بےشمار حدیثیں ترغیب اور ترہیب کے لیئے وضع کي گئیں ۔ مثلاً موذنوں کے فضائل میں ایسا مُبالغہ کیا گیا کہ اُنکے مراتب سے بڑھکر انسان کے لیئے ولوکان نبیاً او اماماً کوئي درجہ تصور میں نہیں آسکتا ۔ مثلاً یہہ حدیث کہ " موذن کے لیئے ہر شی جسکو اُسکي اذان کي آواز پہنچي

هی پتهر هو یا درخت یا ڈهیلا یا خشک یا تر سب گواهی دینگے اور اُس مسجد کے تمام نمازیوں کی برابر اُسکو حسنات ملینگی " یا یهه حدیث که " قیامت کے دن سونے کی کُرسیاں لائی جاوینگی جنمیں یاقوت اور مُوتی جڑے هونگے اور سندس و استبرق کے فرش پر بچهائی جاوینگی پهر اُنپر نور کے سائبان لگائے جاوینگے اور پکارا جائیگا که کہاں هیں موذن تاکه اُن پر آکر بیٹهیں . " یا مثلاً مسجد کی خدمت کرنے والوں کے فضائل میں جیسے که ۱ — جسنے مسجد میں چراغ روشن کیا جبتک وہ چراغ روشن هی اُسکے لیئے فرشتے اور حاملان عرش برابر استغفار کرتے رهتے هیں . ۲ — جسنے مسجد میں قندیل لٹکائی یا بوریا بچهایا اُس پر ستر فرشتے برابر درود بهیجتے هیں جبتک وہ قندیل نهیں بُجهتی یا وہ بُوریا نهیں ٹوٹتا . ۳ — جسنے خدا کے کسی گهر میں جهاڑو دی اُسنے گویا چارسو حج ادا کیئے اور چار سو بردے آزاد کیئے اور چار سو روزے رکهے اور چارسو جهاد کیئے . یا مثلاً حفظةالقرآن کے فضائل میں جیسے یهه حدیث که " حافظ قرآن کی فضیلت غیر حافظ پر ایسی هی جیسے خالق کی فضیلت مخلوق پر اسیطرح سینکڑوں روزے اور هزاروں نمازیں اور بے انتہا طواف اور بے شمار صدقے وضع کیئے گئے اور اُنکے اجر اور ثواب کے بیان کرنے میں حد سے زیادہ مبالغه کیا گیا .

ترهیب و تخویف کے لیئے بهی ایسے هی مبالغوں کے ساتهه حدیثیں وضع کی گئیں . مثلاً ۱ — جسنے دو نمازوں کو بغیر عذر کے جمع کیا وہ گناہ کبیرہ کا مُرتکب هوا . ۲ — مسجد کے همسایه کی نماز مسجد کے سوا کهیں نهیں هوتی . ۳ — جو شخص مسجد میں دنیا کی باتیں کرتا هی خدا اُسکے تمام اعمال حسنه کو ضایع کردیتا هی . ۴ — جسنے بے نماز کی مدد ایک لقمه سے کی اُسنے گویا تمام نبیوں کے قتل میں اعانت کی .

بہت سی حدیثیں اپنے اپنے مذهب کی تائید اور نصرت کے لیئے بنائی گئیں . مثلاً ۱ — جسنے نماز میں رفع یدین کیا اُسکی نماز باطل هی . ۲ — جسنے رکوع میں رفع یدین کیا اُسکی نماز باطل هی . ۳ — جب سورہ کوثر نازل هوئی تو آنحضرت نے جبرئیل سے پوچها که نحر سے کیا مراد هی کہا یهه مراد هی که جب نماز کی نیت باندهو تو پهلی تکبیر پر اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اُٹهاتے وقت رفع یدین کرو .

بہت سی حدیثیں تعصب یا تنفر کی وجهه سے بنائی گئیں جیسے امام شافعی اور امام اعظم کی مدح یا ذم میں . یا جیسے معاویه بن ابی سفیان کی مدح یا ذم میں مثلاً یهه حدیث که خدا کے نزدیک تین امین هیں میں اور جبرئیل اور معاویه . یا یهه حدیث که هر اُمت کے لیئے ایک فرعون هی اور اِس اُمت کا فرعون معاویه هی . یا مثلاً یهه حدیث که " ایک بار آنحضرت نے جبرئیل سے هاتهه ملانا چاها جبرئیل نے هاتهه ملانے سے اِنکار کیا آپ نے سبب پوچها کہا تمنے ایک یہودی کا هاتهه پکڑاتها سو جوهاتهه کافر کے هاتهه سے مس

کرے میں اُس سے ہاتھہ ملانا پسند نہیں کرتا " یایہہ کہ " جو شخص یہودی یا نصرانی سے معانقہ کرے اُسکو اپنا ہاتھہ دھونا اور وضو کرلینا چاھیئے ۔

امام ابن جوزي نے لکھا ھی کہ حدیثیں وضع کرنے والوں کا ایک بہت بڑا گروہ ھی جنکے راس و رئیس وھب بن وھب اور قاضي بحتري وغیرہ تیرہ آدمي ھیں انتہی ۔ انھیں تیرہ آدمیوں میں سے ایک محمد ابن عکاشہ کرماني ھی جسنے محمد بن تمیم فاریابي کي شرکت میں دس ھزار حدیثوں سے زیادہ وضع کي ھیں ۔

ابن جوزي کہتے ھیں کہ جنکي حدیثوں میں وضع اور کذب وغیرہ کے آثار پائے جاتے ھیں وہ کئي قسم کے لوگ ھیں ۔ بعضے تارک دنیا ھیں جنھوں نے حدیث کي نگہداشت سے غفلت کي ۔ بعضوں کي تحریریں ضائع ھوگئیں اور اُنھوں نے اپني یاد کے بھروسہ پر غلط روایتیں کردیں ۔ بعضے ثقات بھي ھیں جو بُڑھاپے میں آکر خرف ھوگئي ۔ بعضوں نے سہو سے غلط روایت کي اور جب اپني غلطي سے خبردار ھوئے تو اُنکو صحیح روایت کرنے سے شرم آئي ۔ اور بعضے زندیق اور ملحد ھیں جنھوں نے شریعت میں رخنہ ڈالنے کے لیئے حدیثیں وضع کیں ۔ حماد بن زید نے کہا ھی کہ " زنادقہ نے چار ھزار حدیثیں وضع کي ھیں بلکہ جسوقت ابن ابی‌العوجا کو وضع حدیث کے جرم میں قتل کرنے لگے تو اُسنے تنہا یہہ اقرار کیا کہ میں نے تمہارے دین میں چارھزار حدیثیں بنائیں ھیں جنمیں حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھیرایا ھی " بعضوں نے اپنے مذھب کي تائید کے لیئے بنائیں چنانچہ اھل بدعت میں سے ایک شخص تائب ھوا تو اُس نے کہا کہ حدیث کے لینے میں احتیاط کیا کرو اور دیکھا کرو کہ کس شخص سے حدیث لیتے ھو ھمارا مدت تک یہہ حال رھا کہ جس بات کو چاھا حدیث نبوي کے پیرایہ میں بیان کردیا ۔ بعضے ایسے بھي تھے جو ثواب و اجر کي اُمید پر ترغیب و ترھیب کے لیئے وضع کرتے تھے گویا اُنکے نزدیک شریعت ناقص تھي جسکي تکمیل کي ضرورت تھي — بعضوں نے یہہ ٹھیرالیا تھا کہ جس کسیکا کوئي عمدہ قول ھاتھہ لگے اُسمیں اسناد اپني طرف سے شامل کردیجیئے اور نبي تک اسناد کو پہونچا دیجیئے ۔ بعضوں نے سلاطین و ملوک کے خوش کرنے اور اُنکا تقرب حاصل کرنے کے لیئے یہہ شیوہ اختیار کیا تھا اور بعضے قصہ گو اور واعظ تھے جو لوگوں کو حسن بیان پر فریفتہ کرنے کے لیئے حدیثیں وضع کرتے تھے اور کتب صحاح میں اس قسم کي حدیثیں نقل کي گئي ھیں انتہی ۔ اس کے سوا اَوْر بھي اسباب وضع و افترا کے بیان کیئے ھیں من شاء فلیرجع الی الفوائد المجموعة لمحمد بن الشوکاني ۔

چوتھا حاشیہ یہہ چڑھا کہ مفسرین نے اپني تفسیر کي کتابوں میں ھزاروں موضوع اور ضعیف و منکر و متروک حدیثیں بھردیں ۔ اُنھوں نے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین و من بعدھم کے اقوال بلا ذکر اسناد بحسب ضرورت اپني اپني تفسیر کي تقویت کے لیئے حدیث

نبوی کے پیرایہ میں نقل کیئے ۔ اُنھوں نے یہودیوں سے سنے سنائے لا انتہا جھوٹے اور بے بنیاد قصے تفسیروں میں بھر دیئے ۔ اُنھوں نے بہت سے مسائل اصول اور فروع کے قرآن کی عبارات اور اشارات سے محض اپنی راے اور قیاس کے موافق استنباط کیئے نہ اُس کی تائید کے لیے کوئی حدیث صحیح نقل کی اور نہ کسی صحابی یا تابعی کا قول لکھا ۔ جن موجودات علوی و سفلی کا ذکر قرآن میں آیا ہی اُن کے حقایق کی تشریح ارسطو اور بطلیموس اور دیگر فلاسفہ یونان کی رایوں کے موافق کی گئی ۔ متکلمین نے مخالف فرقوں کے الزام دینے اور اپنا مدعا ثابت کرنے کے لیئے صدہا آیتوں کی تفسیریں اپنی مرضی کے موافق کیں اور آیات قرانی کو کھینچ تانکر کہیں سے کہیں لیگئے ۔ اور یہہ تمام کوڑا کرکٹ اصل دین میں داخل سمجھا گیا اور وحی سماوی کی طرح واجب‌التسلیم خیال کیا گیا ۔ شرح جامع صغیر میں علامہ ابن کمال سے نقل کیا گیا ہی کہ تفسیر کی کتابیں موضوع حدیثوں سے مالا مال ہیں ۔ اسیطرح مفسرین کے قصص و اخبار کی نسبت ابوالامداد ابراھیم نے قضاءالوطر حاشیہ ونخبۃالفکر میں اور ملا علی قاری نے شرح‌الشرح نخبۃالفکر میں اور علامہ سیوطی نے اتقان میں اور علامہ ذہبی نے میزان‌الاعتدال میں تصریح کی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ تقریباً یہہ تمام قصے اہل کتاب کے ھانسے لیئے گئے ھیں ۔ اصل یہہ ہی کہ فتح شام میں عبداللہ عمروبن عاص کو اہل کتاب کی بہت سی کتابیں بقدر ایک بار شتر کے ھاتھہ لگی تھیں سو جو باتیں اُن سے بہ کثرت منقول ھیں وہ صرف اخبار اور قصے بنی اسرائیل کے اور روایات اہل کتاب کی ھیں ۔ اور اسیطرح بہت سی روایتیں عبداللہ بن سلام سے بھی اسی قسم کی مروی ھیں ۔ پھر مفسرین کے دوسرے طبقہ میں مجاھد اور تیسرے طبقہ میں مقاتل بن سلیمان اور ان کے سوا اور لوگوں نے صدھا قصے اہل کتاب سے اخذ کیئے ھیں ۔ اس مطلب کو اگر تفصیل سے دیکھنا چاھو تو تہذیب‌الاخلاق کے ایک مضمون میں جو مولوی مہدی علی صاحب نے لکھا ھی دیکھو ۔

پانچواں حاشیہ متکلمین کے تفلسف اور حکیمانہ تدقیقات سے اس پاک دین پر چڑھا ۔ اور وہ بھی دین کا ایک اصلی جزو قرار دیا گیا ۔ خلفاے عباسیہ کے عہد میں جب مصر و شام و یونان و قبرس وغیرہ سے فلسفہ کی کتابیں مسلمانوں کے ھاتھہ لگیں اور اُنکے ترجمے عربی زبان میں ہونے شروع ہوئے اور فلاسفہ کے مختلف خیالات اور اُنکی مختلف رائیں جو باری تعالی کی ذات اور صفات اور عالم کی حقیقت سے علاقہ رکھتی تھیں علماے اسلام میں شائع ہوئیں تو فلسفہ کی چکنی چپڑی اور دلفریب دلیلوں کے آگے مذھب کی عظمت آھستہ آھستہ دلوںمیں کم ہونے لگی ۔ کیونکہ حکما کے مقالات بظاھر موجہہ و مدلل دکہائی دیتے تھے اور مذھبی تعلیمات محض حسن عقیدت یا وجدانی شہادت سے تسلیم کی گئی تھیں ۔ دوسرے اہل نفاق کے شبہے آنحضرت صلعم کے زمانہ

میں پیدا ہوچکے تھے اور اسلام میں شک اور تردد کا بیج بوچکے تھے تیسرے آپ کے مرض موت میں اور آپ کی وفات کے بعد کاغذ و دوات ، جیش اُسامه ، خلافت ، فدک ، شہادت عثمان بن عفان ، صفین ، جمل وغیرہ کے جھگڑے دین میں اختلاف ڈال چکے تھے ۔ پس دین کے ہوا خواہوں نے اِس بات کی ضرورت دیکھی که فلسفهٔ یونانیه کے مقابل میں ایک دوسرا فلسفه مرتب کیا جاے جس میں مذہبی تعلیمات کی تائید فلسفی دلیلوں سے کیجاے ۔ چنانچه ایسا ہی کیا گیا مگر رفته رفته جیسا که انسان کی طبیعت کا مقتضا ہی اُس جدید فلسفه میں صدہا مباحث ضرورت سے زیادہ بڑھادیئے گئے اور خوب دل کھولکر معرکه آرائیاں کی گئیں ۔ چونکه یہه کام کسی جماعت یا کمیٹی نے ملکر نہیں کیا تھا بلکه جدا جدا طبع آزمائیاں ہوتی تہیں اسلیئے ضرور تھا که اُنکی رایوں میں بےشمار اختلافات واقع ہوں ۔ پس اسطرح دین اسلام میں بےشمار فرقے پیدا ہوگئے ۔ مگر علما نے کھینچ تانکر اُن بےشمار فرقوں کو تہتر فرقوں میں محدود کردیا تاکه † حدیث " ستفترق اُمتي ثلثة وسبعين فرقة کلهم في النار الواحدة " کی سچائی میں کچھہ فرق نه آئے اگرچه اِن تہترفرقوں میں سے معدود فرقوں کے سوا (جیسے اشاعرہ یا شیعه یا اُنکی چند شاخیں) کوئی فرقه اب دنیا میں نہیں پایا جاتا مگر صدہا بلکه ہزارہا کتابیں انکے مناظروں اور مباحثوں سے بھری ہوئی اب تک موجود ہیں اور وہ تمام علم کلام کے نام سے مشہور ہیں اور جن مطالب کی تفصیل ان کتابوں میں درج ہی اُنکا جاننا اور سمجھنا اور یقین کرنا ایسا ضروری سمجھا گیا ہی که اُسکے بغیر اسلام معتبر اور صحیح نہیں ہوسکتا ۔ مثلاً اشاعرہ کے ہاں جو که آج کل اہل سنت و جماعت کے نام سے مشہور ہیں اِن باتوں کا انکار کرنا (که صفات باری تعالی نه عین ذات ہیں نه غیر ذات نه لاعین نه لاغیر ۔ یا یہه که خدا تعالی اگر تمام نیک بندوں کو ہمیشه کے لیئے دوزخ میں ڈالدے اور تمام شریروں کو ہمیشه کے لیئے جنت میں بھیجدے تو اُسکی طرف حیف و میل کی نسبت نہیں ہوسکتی ۔ یا یہه که خلفا کی فضیلت ایک دوسرے پر خلافت کی ترتیب کے موافق ہی یعنی ہر خلیفه سابق خلیفه لاحق سے افضل ہی) بالکل ایسا ہی ہی جیسے نبوت یا معاد کا اِنکار کرنا ۔ اگر کوئی شخص مثلاً رویت بصری کو محال قرار دے اور حدیث نبوی جو رویت بصری پر دلالت کرتی ہی اُسکی تاویل کرے یا علی مرتضی ع کو شیخین کے برابر یا اُن سے افضل سمجھے وہ فوراً اہل سنت کی جماعت سے باہر ہوجاتا ہی اور اُن فرقوں میں شمار کیا جاتا ہی جنکی نسبت کلهم في النار کہا گیا ہی ۔ شرح مواقف اور شرح مقاصد اور امام رازی کی اکثر مبسوط کتابیں جو علم کلام میں ہیں اور صواعق محرقه اور صواقع کابلی اور تحفه اور منتهی الکلام اور ازالة الغین اور اِس قسم کی ہر کتاب اور ہررساله

† علامه مجدالدین فیروز آبادی نے سفرالسعادة کے خاتمه میں لکھا ہی که اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی ۔

جو علم کلام میں اشاعرہ کي تائید کے لیئے لکھا گیا ہو یا لکھا جاے سب اول سے آخر تک واجب‌التسلیم سمجھے گئے ہیں اور جو شخص اُنکے خلاف ایک لفظ بھي کہتا ہی وہ مبتدع سمجھا جاتا ہی ۔

چھٹا حاشیہ تقلید اور بدعات و رسوم کا ایک طویل‌الذیل حاشیہ ہی جسکي نہ ابتدا ہی نہ انتہا ہی ۔ یہہ حاشیہ اصل دین سے بھي زیادہ عزیز ہوگیا ہی ۔ تقلید نے کتاب‌الله اور سنت رسول‌الله کو کتب سابقہ کي طرح منسوخ کردیا ہی ۔ کتاب‌الله سوا اسکے کسي کام کي چیز نہیں رھي کہ ذرا ذرا سے بچے اُسے مکتبوں میں طوطے کیطرح پڑھیں یا بڑے ہوکر اُسکي لفظي تلاوت کیا کریں یا ختموں اور عرسوں میں اُسکي چند آیتیں یا سورتیں مناقب کے ساتھہ پڑھي جائیں ۔ یا نئے مُردوں کي قبروں پر اُسکا ایک آدہ ختم کرایا جاے یا رمضان کي تراویح میں اُکتا اُکتا کر اور پچھتا پچھتا کر اُسکا ایک ختم وہ لوگ سنیں جو اُسکا ایک حرف نہیں سمجھتے ۔ سنت رسول‌الله کا بھي یہي حال ہی کہ اول تو اُسکے پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے والے روز بروز صفحہ هستي سے محو ہوتے جاتے ہیں اور اگر چند نفوس متبرکہ باقي ہیں اُنکا لے دیکر یہہ کام ہی کہ صحاح کے اول و آخر کے چند صفحے تبرکاً و تیمناً شاگرد کو سرسري طور پر پڑھا دیئے اور اُنکو علم حدیث کي سند لکھدي ۔ شاگرد اور اُستاد دونوں کو کبھي اسبات کا خیال بھي نہیں آتا کہ کبھي ضرورت کے وقت ہمکو اِن حدیثوں سے کچھہ کام پڑیگا کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ کوئي فتویٰ اور کسي مسئلہ کا جواب اُس وقت تک مقبول نہیں ہوسکتا جب تک قاضي خاں اور عالمگیري یا بحرالرّایق وغیرہ کي عبارت اُس میں درج نہ کیجاے ۔ گویا قرآن اور حدیث کے مخاطب صحیح تمام اُمت میں چند آدمي تھے جو اُنکا لب‌لباب نکالکر کتب فقہیہ میں درج کرگئے ۔ اب کتاب و سنت معاذالله بالکل اِس شعر کے مصداق ہیں ۔ (شعر)

من ز قرآں مغز را برداشتم * استخواں پیش سگاں انداختم

رسوم و بدعات کا بھي یہي حال ہی کہ وہ بھي اسلام کي رگ و پے میں پیٹھہ گئے ہیں ۔ اُنکا دین سے جدا کرنا اور گوشت کا ناخن سے جدا کرنا برابر ہی ۔ دوپلڑي ٹوپي ، پردہ‌دار انگرکھہ ، ڈھیلا یا تنگ مہري کا پاجامہ ، نوکدار جوتي ، زمین میں بیٹھہ‌کر کھانا ، اور اسي قسم کي سیکڑوں باتیں مسلمانوں نے قطعاً غیر قوموں سے سیکھي ہیں ۔ بیاہ شادي کي اکثر رسوم ہندوستان میں آکر اُنہوں نے تعلیم پائي ہیں ، مگر وہ اسقدر عزیز اور ضروري ہوگئي ہیں کہ اگر کوئي شخص اُنکے خلاف کرتا یا کہتا ہی وہ کرستان کا خطاب پاتا ہی ۔

یہاں ہمکو رسوم و بدعات اور تقلید کا مفصل بیان کرنا منظور نہیں ہی بلکہ مجمل طور پر یہہ جتانا ہی کہ دین اسلام پر جو فضول اور لغو حواشي چڑھے ہوئے ہیں اُن میں سب سے بڑا حاشیہ تقلید اور رسوم و بدعات کا ہی ۔ لیکن کسي اور موقع پر یہہ بحث کسي قدر تفصیل کے ساتھہ لکھي جائیگي ۔

یہہ تمام حواشي جو هم نے اُوپر بیان کیئے ان کے سوا اَور بھي بہت سے حاشیئے اس سیدھے سادے دین پر چڑھے ہوئے هیں' جو تھوڑي سي غور کرنے سے معلوم ھوسکتے هیں . پس نہایت افسوس کي بات هی که همارے علماے دین دوش اسلام کو اس ناگوار بوجهه سے هلکا کرنے میں کوشش نہیں کرتے ' بلکه اُس کي عظمت اور بزرگي اسي میں جانتے هیں که وہ روز بروز اور بھي زیادہ بوجھل اور گرانبار ھوتا چلا جاے . شاید پچھلي صدیوں میں کوئي زمانه ایسا بھي گذرا ھو' جسمیں اُمت کے لیئے شریعت کا دائرہ تنگ کرنا قرین مصلحت سمجھا گیا هو ' اور انسان کے حق میں خدا اور رسول کي تکلیفیں ناکافي خیال کي گئي هوں' اور اُسکي بہبودي اسي میں تصور کي گئي هو که وہ کسي حالت میں اپنے آپکو آزاد نه سمجھے ' مگر هم سچ کہتے هیں که یہه زمانه هرگز ایسا نہیں هی . آج همکو نه صرف دنیوي عزت حاصل کرنے کے لیئے بلکه زیادہتر اسلیئے که دین محمدي کي شان و شوکت دنیا میں قایم رهے ' اور اُمت محمدیه اپنے همعصروں کي نظر میں حد سے زیادہ حقیر و ذلیل نہوجاے' اسقدر کام درپیش هیں که خالص دین کے سوا اور تکلیفات کا تحمل هم میں باقي نہیں هی . اسلام پر حاشیئے چڑھتے چڑھتے جو صورت اُسکي اب هوگئي هی اگر اُسیکو اسلام سمجھا جاے تو عنقریب کسي مسلمان کو ضروریات دین سے اسقدر مہلت نه ملیگي که وہ نہایت ذلت و خواري سے دونوں وقت قوت لایموت بہم پہنچاکر بُري بھلي طرح اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ بھرلے' چه جائیکه وہ دنیا میں عزت سے رہ سکے یا دین کي کچھه شان و شوکت بڑھاسکے . جس عالم میں همکو اب اور آیندہ رهنا هی اُسمیں ادنی درجه کي عزت کے ساتهه زندگي بسر کرنے کے لیئے وہ تدبیریں درکار هیں جو پہلے شاید ملک اور سلطنت هي کے لیئے درکار تہیں . کیونکه ترقي انساني کا زمانه اُس قوم کے حق میں سخت مصیبت کا زمانه هوتا هی جو اُس زمانه کا ساتهه ندے بلکه اُسکے برخلاف اپنے لیئے ایک دوسرا رسته اختیار کرے .

همکو دین کي شان و شوکت قایم رکھنے کے لیئے بھي ضرور هی که صرف خالص اسلام کي حمایت کریں . اور اُسکو حشو و زوائد سے پاک کرکے تمام عالم کو دکہادیں که صرف اسلام هي دنیا میں ایسا دین هی جو انسان کي خوشي اور آزادي کو ترقي دینے والا هی . یوروپ کے بڑے بڑے محققوں نے جو اسلام کي نسبت نہایت عمدہ عمدہ رائیں لکھي هیں اُس سے اُنکي کمال تحقیق اور تنقیح معلوم هوتي هی' کیونکه اُنہوں نے جیسا که اُنکي تصنیفات سے ظاهر هی اُس سارے مجموعه کو اسلام نہیں سمجھا جسپر اب اسلام کا اطلاق کیا جاتا هی' بلکه اُنہوں نے اپني نہایت گہري نگاہ سے اُس تمام کوڑے کرکٹ کو دور کرکے ٹھیٹ اسلام کا کھوج لگایا هی' اور صرف اُسي پر اپني اپني رائیں لکھي هیں . اگر وہ اس تمام مجموعه کو جسکو همارے بھائي مسلمان اسلام سمجھتے هیں ٹھیٹ اسلام جانکر اُسي پر راے لکھه بیٹھتے تو اُنکي راستي اور انصاف هرگز ایسي رائیں لکھنے کي اجازت ندیتا .

جو مسلمان اِس زمانہ کے موافق تعلیم پارہے هیں یا آیندہ پائینگے وہ جبهي تک اسلام پر ثابت قدم رہ سکتے هیں کہ اِس تمام مجموعہ کو اسلام نہ سمجهیں ۔ اگر بدنصیبي سے اُنهوں نے بهي اسي کو دین اسلام سمجها تو عیاذا باللہ اُن غریبوں کي نوبت الحاد و ارتداد تک پهنچ جائیگي ' اور اُسکا مظلمہ اُن مولویوں اور عالموں کي گردن پر هوگا جو اسي مُهیب اور ترانی اور وحشت‌انگیز صورت پر اسلام کا رهنا پسند کرتے هیں ۔

هم جو دنیا کے تمام ادیان و ملل میں سے صرف دین اسلام هي کو واجب‌التسلیم سمجهتے هیں اور اُسکے سوا اور دینوں کو ایسا نهیں جانتے اسکے یهہ معني هرگز نهیں هیں کہ صرف اسلام خدا کا بهیجا هوا دین هی اور باقي ایسے نهیں ' کیونکہ کلام الهي میں وارد هوا هی کہ " ان من امة الا خلا فیها نذیر " (یعني کوئي قوم ایسي نهیں هی جس میں کوئي نبي نگذرا هو) ۔ اور یهہ بهي ارشاد هوا هی کہ " منهم من لم نقصص علیک " (یعني همنے بعض انبیا کا حال تجهہ پر اے نبي آخرالزماں ظاهر نهیں کیا) ۔ پس معلوم هوا کہ هم اسلام کو اُس وجهہ سے جو اُوپر مذکور هوئي اَور دینوں پر ترجیح نهیں دیتے ' بلکہ اِس سبب سے دیتے هیں کہ جس وقت دین اسلام کا ظهور هوا اُس وقت ادیان سابقہ میں سے کوئي دین اپني اصلیت پر باقي نرها تها ۔ انسان کي افراط و تفریط سے حق اور باطل مل جلکر ایک هوگئے تهے ۔ شرک اور بدعات نے توحید اور سنن راشدہ کو دبا لیا تها ' اور خود غرض عالموں کي تحریفات اور مقلد جاهلوں کي جهالت اور متعصب دینداروں کے غلو سے تمام شریعتوں کے موضوع بدل گئے تهے ۔ نبي آخرالزماں نے آکر حق کو باطل سے جدا کیا اور جو کهوٹ اور ملمّع اگلي شریعتوں میں مل گیا تها اُسکو دور کرکے ایک خالص کُندن نکالا اور اُسکا نام اسلام رکها ۔ اب اگر اسلام بهي شرایع سابقہ کي طرح اپني اصلیت پر باقي نرهے تو هم کس مُنهہ سے کهہ سکتے هیں کہ همارا دین حق هی اور باقي ادیان ایسے نهیں هیں ۔

راقـــــم

الطاف حسین حالي

از دهلي

بدگماني

بدگماني انسان کي ایک ایسي بدخصلت هی جس سے اکثر خود بدگماني کرنے والے کو اور نیز اُس شخص کو جس پر وہ بدگماني کرتا هی تهوڑا یا بهت نقصان ضرور پهنچتا هی۔ اسي واسطے کلام الهي میں یهہ ارشاد هوا هی کہ" یا ایهاالذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من‌الظن ان بعض‌الظن اثم " (یعني اے دیندارو بهت سے گمانوں سے بچو بےشک بعضے گمان گناہ هیں) ۔

بدگمانی کرنے کی عادت اکثر نکمی تعلیم اور ناقص سوسئیٹی سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہی ۔ مثلاً ایک سچا مسلمان محض انصاف کی روسے عیسائی پادریوں کے اخلاق کی تعریف تمہارے سامنے کرتا ہی اگر تم سدا سے ایسی صحبتوں میں رہے ہو جہاں غیر مذہب کے آدمیوں کا نام ہمیشہ حقارت سے لیا جاتا ہی تو تمکو غالباً یہہ گمان ہوگا کہ یہہ شخص عیسائی مذہب کی طرف میلان رکھتا ہی یا درپردہ عیسائی ہی یا ایک خالص شیعی اپنے ہم مذہبوں سے کہتا ہی کہ ائمہ علیہم السلام نے تبرّا کرنے سے منع کیا ہی اگر وہ لوگ ہمیشہ سے خود بھی تبرّا کرتے رہے ہیں اور اپنے مجتہدوں سے بھی سنتے رہے ہیں تو ضرور اُسکو شیعوں کا مخالف اور سنیوں کا طرفدار خیال کرینگے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ آدمی دوسرے شخص کو اپنے نفس پر قیاس کرکے اُس سے بدگمان ہوجاتا ہی ۔ مثلاً ایک شخص اپنے ملک یا قوم کی بھلائی میں بیغرضانہ کوشش کرتا ہی مگر اُس ملک یا اُس قوم کے وہ آدمی جو خودغرضی میں ڈوبے ہوئے ہیں اُسکی کوشش کو بھی خودغرضی ہی پر محمول کرتے ہیں ۔ یا ایک شخص اہل یورپ کو جو کہ حاکم وقت ہیں سچا اور راستباز اور خوش معاملہ سمجھکر اُن سے زیادہ میل جول رکھتا ہی مگر جو لوگ اُن سے اس حیثیت سے نہیں ملتے وہ اُسکو بھی اپنی طرح ایک خوشامدی اور گورگھرا اور گھاتیا سمجھتے ہیں ۔

بعض اوقات ناواقفیت اور بےعلمی سے بھی سخت بدگمانی پیدا ہوتی ہی مثلاً ایک شخص انگریزی طریقہ پر کھانے پہننے کو اِس لئے پسند کرتا ہی کہ اُسکے تجربہ میں وہ طریقہ صحت کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ہی مگر جنکو اُس طریقہ کا تجربہ نہیں ہوا وہ اُس شخص کی نسبت طرح طرح کی بدگمانیاں کرتے ہیں ۔ یا مثلاً ایک دانا گورنمنٹ جو مختلف قوم و مذہب کی رعایا پر حکمراں ہی اپنے مدارس میں کسی خاص مذہب کی تعلیم کو جایز نہیں رکھتی مگر جو لوگ اُس گورنمنٹ کے دانشمندانہ اُصول سے ناواقف ہیں وہ یہہ خیال کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہمارے مذہب کو نیست و نابود کرنا چاہتی ہی ۔

کبھی بدگمانی کا سبب یہہ ہوتا ہی کہ جن لوگوں کے اخلاق و عادات قوم کے عام اخلاق و عادات کے برخلاف ہوتے ہیں اُنکی نسبت سوء ظن پیدا ہوتا ہی مثلاً ایک قوم میں حد سے زیادہ بناوٹ تکلف ساختگی اور ظاہرداری کا دستور ہی اگر کوئی شخص اُس قوم میں روکھا پھیکا بےتکلف سادہ مزاج اور کھرا پایا جائیگا وہ ضرور ایک متکبر مغرور بدمزاج اور اکل کُھرا تصور کیا جائیگا ۔ یا مثلاً ایک خاندان کے آدمی اکثر مسرف فضول خرچ لہو و لعب میں زندگی بسر کرنے والے نام اور نمایش پر مرنے والے ہیں اگر اُن میں کوئی شخص اس روش کے خلاف پایا جائیگا گو وہ کیسا ہی فیاض جوانمرد با مروت اور کُنبہ‌پرور مگر کفایت شعار اور منتظم ہو خاندان کے تمام آدمی اُسکو خسیس دنی‌الطبع کنتک اور مکھی چوس خیال کرینگے ۔

بعضے لوگ اس دھوکه میں که همارا ذهن دور دور پہنچتا هی اور هم لوگوں کے دل کي بات سمجھه لیتے هیں اکثر بدگمانیاں کیا کرتے هیں . مثلاً ایک شخص گورنمنت کے کسي قانون یا پالسي کو رعایا کے حق میں مضر سمجھکر اُس پر آزادانه اعتراض اور نکته چیني کرتا هی مگر وہ دل کي بات سمجھنے والے لوگ یهه کہتے هیں که یهه شخص چونکه گورنمنٹ کو آزادي پسند جانتا هی لهذا اِس پردہ میں گورنمنٹ پر اپني لیاقت اور دانشمندي ظاهر کرني چاهتا هی . یا ایک شخص مذهب اور حکمت میں اس لیئے تطبیق کرتا هی که جب قوم میں حکمت شایع هوجاے تو قوم کے تعلیم یافته نوجوان مذهب کو عقل کے خلاف سمجھکر اُس سے تجاوز نه کریں مگر وہ لوگ یهه سمجھتے هیں که یهه شخص گورنمنٹ کے ایما سے یا گورنمنٹ کے خوش کرنے کے لیئے لوگوں کو لامذهب اور ملحد بنانا چاهتا هی تاکه سلطنت کو مذهبي مخالفت اور تعصبات کا کھٹکا نرهے +

اکثر بدگماني کا سبب یهه هوتا هی که کسي ایک بُرائي یا ایک غلطي کي وجهه سے جو که بشریت کا خاصه هی انسان کي تمام خوبیوں پر خاک ڈالي جاتي هی اور اُسکي کسي بات پر نیک گمان نهیں کیا جاتا مثلاً ایک سچّا اور راستباز اور دیانتدار آدمي کسّي معامله میں غلطي سے ایسي بات کر بیٹھا جو راستي کے خلاف معلوم هوتي هی تو پھر وہ کسي معامله میں راستباز نهیں سمجھا جاتا یا ایک لایق اور دانشمند آدمي سے کوئي ایسي لغزش هوگئي جو عقل کے خلاف معلوم هوتي هی تو پھر اُسکي کسي راے پر اعتماد نهیں کیا جاتا .

بعضے لوگ بات کا محل اور موقع نه سمجھنے سے بھي بدگمان هوجاتے هیں مثلاً ایک مسلمان سچّي محبت اور بےریا عشق کے جوش میں رسول کریم کو کبھي صرف محمد کبھي صرف ابوالقاسم کبھي آمنه کا اکلوتا بیٹا اور کبھي بني سعد کي بکریاں چَرانے والا اپني بےساخته تحریروں میں لکھه جاتا هی اور تعظیم کے رسمي اور عرفي الفاظ نهیں لکھتا تو وہ لوگ جو حسن بیان اور لطف تحریر کي گھاتوں سے واقف نهیں هیں اور تعظیم کو اُنهیں رسمي اور عرفي الفاظ میں منحصر جانتے هیں ضرور خیال کرینگے که اس شخص کے دل میں آنحضرت صلعم کي کچھه عظمت نهیں هی یا اسلام کا ایک ظریف رفارمر دوسرے رفارمر کو اپني پرایوٹ تحریر میں لکھتا هی که میںنے یہاں بہتیرے جال ڈالے مگر کوئي پنچھي دام میں نه آیا تو سادہ لوح مسلمان یا زاهد خشک اگر وہ خط دیکھه پائینگے تو اُنکو اسبات کا یقین پخته هوجائیگا که اِن لوگوں نے اسلام کے برخلاف سازش کر رکھي هی اور یهه مسلمانوں کو مرتد کرنا چاهتے هیں لیکن ایک سمجھدار آدمي صرف یهه کہکر خاموش هوجائیگا که ایسي ظرافت رفارمر کي شان سے بعید هی .

ابلہانہ حزم و احتیاط بھی اکثر بدگمانی کا باعث ہوتی ہی مثلاً ایک خوش معاملہ اور دانا گورنمنت ملکی معاملات کی صفائی کے لیئے ملک ہمسایہ میں اپنا مشن بھیجنا چاہتی ہی مگر اُس ملک کے ارکان سلطنت یہہ سمجھکر کہ مبادا اِس مشن کے آنے سے ہماری حکومت یا اقتدار میں کچھہ فرق آئے مشن کو اپنے ملک میں نہیں آنے دیتے ۔ یا ایک ہائی اسکول یا کالج سے اکثر طالب علم لایق اور نیک چلن اور صاحب علم ہوکر نکلتے ہیں مگر ایک وہمی مزاج رئیس اِس خیال سے کہ مبادا میری اولاد وہاں جاکر غیر جنس لڑکوں کی صحبت میں آوارہ ہوجاے اپنی اولاد کو وہاں نہیں بھیجتا ۔

یہہ تمام اسباب بدگمانی کے جو لکھے گئے سرسری نظر میں سب ایک دوسرے سے جدا معلوم ہوتے ہیں مگر غور کرنے کے بعد ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ سب ایک عام سبب سے پیدا ہوتے ہیں جسکو بدگمانی کا اصل اصول سمجھنا چاہیئے ۔ جس بدبخت قوم کا اخلاقی توام بگڑ جاتا ہی اور اُسکے تمام فرقوں میں ناراستی اور بےدیانتی شایع ہوجاتی ہی تو اُس قوم کے خاص و عام کو مجبوراً نہ صرف اپنی قوم سے بلکہ ساری دنیا سے بدگمان ہونا پڑتا ہی ۔ جب وہ متواتر دوستوں سے بیوفائی اور بھائی بندوں سے دغا اور بےمہری دیکھتے ہیں اور خود بھی اُنکے ساتھہ ایسے ہی برتاؤ برتتے ہیں تو اُنکو تمام جہان میں کوئی دوست صادق نظر نہیں آتا جب وہ علماء کی بےدیانتی اور مشایخوں کا مکر و فریب اور زاہدوں کی ریاکاری اور عابدوں کی جوفروشی و گندم‌نمائی دیکھتے ہیں تو اُنکو ساری دنیا مکر و زور سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہی اور فرشتہ پر بھی اُنکو نیک گمان مشکل سے ہوتا ہی وہ نہ صرف غیروں سے بلکہ خود اپنے سے بھی بدگمان ہوجاتے ہیں جسطرح وہ سب کو جھوٹا اور مکار اور عیار اور خود غرض سمجھتے ہیں اسیطرح وہ یہہ بھی جانتے ہیں کہ لوگ ہمکو جھوٹا اور مکار اور خود غرض سمجھتے ہیں اور اسی لیئے وہ کوئی وعدہ بغیر تاکید شدید کے زبان سے نہیں نکالتے اور کوئی روایت بغیر سوگند اور قسم کے نہیں بیان کرتے اور کوئی بات بغیر سند اور شہادت کے نہیں کہتے خواہ مخاطب کی طرف سے درخواست ہو خواہ نہو گویا وہ یہہ جتاتے ہیں کہ ہماری کوئی بات اعتبار کے قابل نہیں ہی ۔ اُنکو جابجا خوشامد اور تملق کرنا پڑتا ہی کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہماری خیرخواہی اور دوستی پر بغیر ایسی باتوں کے یقین نہیں آسکتا ۔ تمنے اکثر نمود اور شیخی کرنے والوں کو دیکھا ہوگا کہ ایک آدہ جھوٹا سچّا گواہ اُنکے ساتھہ ہر وقت لگا رہتا ہی ۔ جب وہ کوئی واقعہ بیان کرتے ہیں تو بات بات پر اُس گواہ کا حوالہ دیتے جاتے ہیں کہ یہہ بھی وہاں موجود تھے اِن سے پوچھیئے ۔ گویا وہ اپنے کو ایسا جھوٹا سمجھتے ہیں کہ اُنکی کوئی بات بغیر شہادت کے قابل تسلیم نہیں ۔ تمنے بعضے مصنفوں کو دیکھا ہوگا کہ وہ حد سے زیادہ بدیہی اور مسلم‌الثبوت دعووں پر بھی جب کسیکا قول سنداً نقل کرتے ہیں تو اُس مصنف کا نام ، اُسکی کتاب کا نام ، باب اور فصل کا پتا ،

صفحه اور سطر کا شمار ، چھپنے کے سن ، چھپنے کا مقام ، چھاپہ‌خانه کا نام اور سوا اِسکے اور پتے مفصل لکھتے هیں حالانکه اُن دعووں کے تسلیم کرنے میں جنکی تائید میں وہ یهه مفصل سندیں لکھتے هیں کسیکو بھی کلام نهیں هوتا مگر اُنکو اپنی بےاعتباری کا ایسا پخته یقین هوتا هی که اگر اُنکی کتاب ضروری مقدار سے دس گُنی زیاده هوجاے تو بھی وہ اس تفصیل سے باز نهیں آسکتے یهه اور ایسی هی اور بےشمار مثالیں اسبات کی هیں که جب کسی قوم کے عام اخلاق بگڑ جاتے هیں تو اُس قوم کے لوگ نه صرف اَوْروں سے بلکه اپنے نفس سے بھی بدگمان هوجاتے هیں .

هم اپنے ملک میں اور خاصکر اپنی قوم میں بھی بدگمانی کا حال ایسا هی دیکھتے هیں . گاهک سچے دوکانداروں کو بھی سچّا نهیں جانتے کیونکه اُنهوں نے بڑے بڑے یک‌سخنوں سے دهوکے کھائے هیں . دنیادار آپس میں ایک دوسرے کو خائن اور بےدیانت سمجھتے هیں کیونکه اُنهوں نے بڑے بڑے دینداروں کو ایسا هی پایا هی اگر کوئی دیانت‌دار کمیٹی قوم کی بهبودی اور اصلاح کے لیئے کھڑی هوتی هی تو قوم کی طرف سے بجاے اعانت و امداد کے اُسکی مخالفت اور مزاحمت هوتی هی کیونکه قوم کے سرگروهوں کی متواتر خیانتوں نے کسیکو اعتبار اور اعتماد کے لایق نهیں چھوڑا .

ایک شخص کی بدگمانی سے جو مضر نتیجے پیدا هوتے هیں وہ اکثر ایک یا چند آدمیوں سے زیاده کو نقصان نهیں پهنچاتے لیکن جب کسی ملک یا قوم کی عام طبیعتوں میں بدگمانی کا بیج بویا جاتا هی تو اُس سے تمام ملک یا تمام قوم کو مضرت پهنچتی هی . عام بدگمانی سے اکثر ایسا هوا هی که فوج اپنے بادشاه سے منحرف اور رعایا باغی هوگئی هی اور اُسکے بُرے ثمرے فوج اور رعایا دونوں کو سالها سال تک بُھگتنے پڑے هیں . افسوس هی اور نهایت افسوس هی که هماری قوم میں بھی یهی عام بدگمانی پھیلی هوئی هی جسکے سبب سے اُسکو طرح طرح کے نقصان اُٹھانے پڑے هیں اور اُٹھانے پڑتے هیں اور اُٹھانے پڑینگے . ابتدا میں وہ گورنمنٹ سے بدگمان تھی اُنکو یهه خیال تھا که سرکار همکو عیسائی بنانا چاهتی هی پادری لوگ جو جابجا منادی کرتے پھرتے هیں یهه سرکار هی کی طرف سے اِس کام پر مامور هیں اور انگریزی مدارس بھی اسی لیئے قایم کیئے گئے هیں که هملوگ رفته رفته اپنے دین سے بیخبر هوکر آخر کو دین عیسوی اختیار کرلیں . اِس بیهوده اور باطل خیال سے جو بےشمار نقصان اُنهوں نے اُٹھائے هیں اُنکا اندازہ کرنا مشکل هی . اگر یهه پوچھا جاے که کیوں سرکاری دفتر مسلمانوں سے خالی هیں ؟ کیوں تجارت اور صنعت کی فهرست میں مسلمانوں کا نام نهیں پایا جاتا ؟ کیوں اُنکی ناداری اور افلاس روز بروز بڑھتا جاتا هی ؟ کیوں اُنکے خاندان برابر مٹتے چلے جاتے هیں ؟ کیوں اُنکی اولاد میں نه

خصلتیں سب سے زیادہ پائي جاتي ھیں ؟ کیوں اُنکے رئیس اور امیر نالایق اور کُندہ‌ناتراش ھوتے ھیں ؟ تو شاید اِن سب سوالات کا جواب یہي ھوگا که اُنکي بدگماني ہے ۔

اب چند سال سے قوم کي ایک خیرخواہ جماعت نے قوم کي تعلیم و تربیت کا سامان مہیا کرنے پر کمر باندھي ھی اور علیگڈھ میں ایک ایسا قومي مدرسه قایم کیا ھی جسکي نظیر ایشیا کي تاریخ میں نہیں پائي جاتي ۔ اُسنے قوم کي بدگماني رفع کرنے میں بھي حتی‌الامکان کوشش کي ھی اور کوئي عقدہ اُنکي دلجمعي اور اطمینان کا فروگذاشت نہیں کیا مگر قوم کي بدگماني بدستور چلي جاتي ھی ۔ وہ برابر آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ھیں که ھر سال اِس مدرسه میں طالب علموں کي ایک معتدبه مقدار توقع سے زیادہ کامیاب ھوتي ھی (حالانکه اُسکے قیام کو کچھه بھي زمانه نہیں گذرا) وھاں تعلیم کے ساتھه تربیت میں بھي بہت زیادہ اهتمام کیا جاتا ھی جس سے مسلمانوں کي اولاد کے واسطے ھمیشه کے لیئے اخلاق کي جڑ قایم ھوتي ھی ۔ وھاں طالب علموں کي حفظ صحت کا خیال بھي جوکه نہایت ضروري چیز ھی حد سے زیادہ کیا جاتا ھی ۔ اُنکو مذھبي قواعد کا بھي کمال تدین کے ساتھه پابند کیا جاتا ھی اُنکو دنیوي تعلیم کے ساتھه دیني تعلیم بھي دیجاتي ھی ۔ غرض تعلیم و تربیت کا سامان وھاں اسقدر مہیا ھی که ھندوستان میں مسلمانوں کي اولاد کے لیئے اس سے بڑھکر ھرگز نہیں ھوسکتا لیکن باوجود اِن سب باتوں کے بہت سے بےپروائي سے اور بہت سے عناد سے اور سب سے زیادہ بدگماني سے اِس چشمهٔ فیض سے محروم ھیں اور اِس سے قوم کي ترقي کي طرف سے ایسي سخت مایوسي ھوتي ھی جسکا تدارک ناممکن معلوم ھوتا ھی ۔ بھوکے کو کھانا اور پیاسے کو پاني میسر نه آنے سے بھي سخت مایوسي ھوتي ھی لیکن یہه اُس مایوسي سے بہت کم ھی که کھانا اور پاني موجود ھو پر بیمار نه کھانا کھاسکے نه پاني پي سکے ۔ ایسا بیمار کوئي دم کا مہمان ھوتا ھی نه طبیب اُسکے کام آسکتا ھی نه بیماردار اُسکي مدد کرسکتا ھی ۔

ھم نہیں کہتے که ھمارے مسلمان بھائي اس باب میں کسیکے کہنے سننے پر التفات کریں بلکه اُنکو چاھیئے که انصاف اور بےتعصبي سے خود مدرسةالعلوم کا حال دیکھیں اور سمجھیں که جو کچھه ھم اُسکي نسبت کہتے ھیں وہ صحیح ھی یا غلط ھی —

آفتاب آمد دلیل آفتاب ٭ گر دلیلے بایدت زو رو متاب

راقـــــــم

الطاف حسین حالي

از پاني پت محله انصار

رنج و مصیبت

هم دریافت کیا چاهتے هیں که رنج و مصیبت کیا چیز هی — کیا یهه ایک ایسي چیز هی جو انسان کي فطرت میں ابتداهي سے رکهي گئي هی — کیا یهه ایک ایسي چیز هی جو انسان کي طبیعت میں ازل هي سے موجود هی — کیا یهه خود انسان کي کمائي هوئي چیز هی — کیا همکو رنج و مصیبت سے اس وجهه سے چارہ نهیں که انساني خواهشات کے رفع هونے کے وسایل اس وسیع دنیا میں بهت کمي کے ساتهه هیں — کیا رنج و مصیبت کسي سرزمین کي قوت پیداوار یا آب و هوا یا کسي طبقهٔاخلاق کے طریق تمدن کا ضروري نتیجه هی — کیا خود نیچر هي کا (جسکو هم قضا و قدر بهي کهه سکتے هیں) یهه منشا هی که انسان کي نهایت مسرت‌ناک حالت زار و دردناک هوجاے — کیا خود اُسي کي جسنے ایک پهولي پهلي دنیا اور بےانتها خوشي اور خوبي بهرے هوئے قوا سے انسان کو ایک عجیب و غیر محدود خوشي دي یهه مرضي هی که انسان مصیبتوں کا هدف اور تکلیفوں کا نشانه هو — کیا خود اُسي صانع کي جس نے اس پتلے کو نهایت هي محبت اور پیار کي نگاهوں سے دیکها اور اپنا نایب بنایا یهه خواهش هی که انسان دکهه درد سے مضطر هو — کیا وهي پیارے اور بن دیکهے هاتهه جنهوں نے همارے چهروں کو نهایت هي بشاش اور سڈول بنایا همارے چهروں کو رنج و مصیبتوں سے خون آلود کیا چاهتے هیں — کیا نیچر کا یهه ایک معین قاعده هی که کسي وقت بلا تصور هماري ساري خوشیاں همسے چهن جائیں — میري دانست میں رنج و مصیبت انسان کي فطرت میں رکهي هوئي چیز نهیں — رنج و مصیبت محض انسان کي کمائي هوئي چیز هی — رنج و مصیبت قواء خدا داد کے بیکار کرنے قواء خدا داد کے نامناسب استعمال — قانون قدرت کي خلاف ورزي — قانون قدرت کي غلط فهمي کا ضروري نتیجه هی — اُس خدا کا جسنے انسان کو ایک پهولي پهلي دنیا دي اور اُسکي تمام خواهشات روحاني اور جسماني رفع کرنے کے لیئے دنیا کو عجیب و غریب فائدوں اور نعمتوں سے بهرپور کیا هرگز یهه منشا نهیں هوسکتا که یهه پتلا جسکي دلجوئي وه هزاروں کرشمه اور ناز سے کرتا هی تکلیفیں سهے اور مصیبتیں اُتهائے — اُس فیاض ازل کي ایک محبت بهري نگاه نے اس پتلے کو کن کن نعمتوں اور خوشیوں سے مالا مال نهیں کیا — رهنے کو زمین سا مکان ' روشني کو آفتاب سا چراغ دیا — کمانے کو دن — استراحت کو رات بنائي — ایک نیند میں وه مزا رکها جو تمام کسلمندیوں کو زایل اور زندگي کو تازه کردے ' صرف رفع اشتها کے لیئے (جو ساگ پات سے بهي رفع هوسکتي تهي) کیسے کیسے غلے — کیسے کیسے پهل — کیسے کیسے میوے پیدا کیئے — صرف تفریح کے لیئے پهاڑوں — دریاؤں — سبزے — درختوں میں وه خوشنمائي

دي جسکے دیکھنے سے آنکھوں کو ایک عجیب فرحت حاصل ہوتي ہی — سواري کے لیئے کیسے کیسے جانور پیدا کیئے — انسان کي ایک ادنی ادنی خواهش کے لیئے ایک بے بہا ذخیرہ قدرتي چیزوں کا مہیا کیا — ان خارجي نعمتوں اور خوشیوں کو چھوڑ دو خود انسان بھي ایک مضغہ گوشت هي نہیں، بلکہ اُسکي گھڑت ایسي عجیب ہی کہ بے انتہا خوشیوں کے سامان خود اُسیکي ذات هي میں موجود هیں، چلنے کو پیر سي چیز جسمیں حرکت — سکون — قیام — قعود کي عجیب صلاحیت ہی — کرنے کو هاتھہ سي شی جسمیں درازي — تنگي — گرفت کي عجیب قابلیت ہی — خیالات میں وہ جلا کہ اگر هم اپنے اوهام باطلہ سے اُسکو زنگ آلود نکریں تو اُس چھپے کرشمہ باز کي سب قلعي کھول دیں — طبیعت میں وہ زرخیزي کہ اگر هم قدرتي خوبي پر اُسکو پهونچادیں تو وہ کونسا عقدہ ہی جسکو هم حل نکرسکیں — تفکر اور تعقل کي ایک ایسي قوت کہ اگر هم اُسکو کامل اور صحیح طور پر استعمال کریں تو دنیا میں — نیچر میں — وہ کونسا فائدہ ہی جو همکو حاصل نهوسکے — اسمیں کچھہ شک نہیں کہ قدرت نے هر قسم کي — ذاتي — خارجي — روحاني — جسماني خوشیوں سے اس پتلے کو نہال کیا ہی اور یہہ خطاوار وجود خود هي اپنے هاتھہ سے اپني تمام خوشیوں اور فائدوں کو چھوڑ کر مبتلاے رنج و مصیبت هوجاتا ہی — اسمیں کچھہ شبہہ نہیں کہ از ماست کہ بر ماست — اُس داناے جزو کل نے هماري خوشیوں — همارے فائدوں — هماري سلامت حالي کو چند ایسے مستحکم غیر مُبدل اصول کے تابع کیا ہی کہ اگر ذرا بھي اُسکي خلاف ورزي کي جاے تو رنج و مصیبت سے همکو کچھہ چارہ نہیں — انسان تمام خوشیوں اور تمام فائدوں سے متمتع هونے کا اُسي وقت مستحق ہی جب وہ اپنے قانون وجود کي جسکو بعبارت متعارف (خدا کا حکم کہتے هیں) پوري پوري تعمیل کرے، بیشک همارے تمام منافع — هماري تمام خوشیاں اُسي وقت تک قایم هیں اور اُسي وقت تک هم رنج و مصیبتوں سے محفوظ رہ سکتے هیں جب تک هم اُن قاعدوں کي پوري پوري پیروي کرتے رهیں جنکي هماري خوشیاں — همارے فائدے تابع هیں — همارے قانون وجود کا یا یوں کہو کہ همارے خدا کے حکم کا یہہ منشا ہی کہ اگر هم نیچر کي پیروي کریں اور اپنے قوا کو مناسب طور سے استعمال تو وہ تمام فائدے اور خوشیاں جو نیچر میں هیں سب همارے هي لیئے هیں، اور اگر هم اُسکي خلاف ورزي کریں تو بقدر خوشي اور فائدہ رنج و مصیبت سے بھي همکو چارہ نہیں — دنیا میں کوئي قوم کوئي شخص ایسا نہیں گذرا جسنے ایک مستحکم فلاح — ایک دیرپا خوشي بجز نیچر کے کسي آور کي پیروي میں پائي هو اور نیچر کي خلاف ورزي میں رنج و مصیبت کا ایک پہاڑ اُسکے سرپر نہ گرا هو — دنیا کے وہ تمام رو دار اور بڑے آدمي جنکو تمام انساني خوشیاں اور فائدے حاصل هوئے محض نیچر هي کے اتباع سے حاصل

ہوئے تھے ہمارے پاک مذہب نے بھی جسنے انسان کو اُسکی کامل خوشی اور فلاح کے تمام مستحکم اُصول کو نہایت تکمیل سے سکھلایا ہی یہہ کہکر " ولن تجد لسنتہاتبدیلا " انسان کے منافع اور خوشیوں کو نیچر ہی کا ماتحت بتلایا ہی — یہہ فرماکر " لیس للانسان الاماسعی " نیچر ہی سے فائدے کا متوقع کیا ہی — یہہ بتلاکر " ان‌الله لم یک مغیراً نعمة انعمها علیٰ قوم حتی یغیروا ما بانفسهم " تمام رنج و مصیبت کو خود انسان ہی کی کمائی ہوئی چیز بتلایا ہی — اب میں دیکھا چاہتا ہوں کہ ہماری قوم کی حالت جو بالفعل نہایت درد ناک ہورہی ہی کیا اسکی وجہہ سواے اُس کے کچھہ اور ہی کہ ہماری پیاری قوم نے اس سچے اور نہایت سچے مضمون کو " ولن تجد لسنتہا تبدیلا " یعنی خدا کے کاموں کے قاعدے نہیں بدلتے " لیس للانسان الا ما سعی " یعنی انسان کی کامیابی اُس کی کوشش ہی سے وابستہ ہی ' عملاً صحیح نہیں خیال کیا - ہماری قوم نے حبل متین (یعنی نیچر) کو جسکے مضبوط پکڑنے کی اُسکو سخت تاکید ہوئی ہی چھوڑ دیا ہی — ہماری قوم قدرت کے کاموں کو جو ہمیشہ مسلسل اور غیر مبدل اصول سے ہوتے ہیں بالکل بے قاعدہ اور بے تک خیال کرتی ہی — ہماری قوم توہمات اور خیالات باطلہ کی (جو ہمارے پاک ایمان کے لیئے بھی ویسے ہی مضر ہیں جیسے کامیابی کے لیئے) مرید ہو رہی ہی - میری دانست میں سواے اسکے اَور کوئی وجہہ نہیں — اے قوم کے دانشمندوں — اے قوم کے سمجھہ بوجھہ والوں — خوب سمجھو کہ یہہ ساری مصیبتیں جو ہمارے سر پر موجود ہیں اس میں کچھہ شک نہیں کہ‌واسطہ در واسطہ ہمارے ہی شامت اعمال کے نتیجے ہیں' اور ہمارے ہی ہاتہوں کی کمائیاں ہیں ' اُن میں سے بہت سی مصیبتیں ہمارے پر دادا صاحب کی کمائی ہوئی ہیں اور بہت سی ہمارے دادا صاحب کی — بہت سی باوا جان کی اور بہت سی ہماری - ان میں بہت سی مصیبتیں اُن پرخار علوم کے نتیجے ہیں جو ہمکو پڑھائے گئے ہیں — اُن میں بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں جو حضرات شملہ‌بند مقدسین کے وعظ و نصیحت سے پیدا ہوئی ہیں — انمیں سے بہت سی مصیبتوں کو ہمارے طریق تمدن نے پیدا کیا ہی اِنمیں بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں جو رسم و رواج کی پیروی سے ہمپر نازل ہوئی ہیں یہہ زخم ہمارے ہی ناخونوں کے ہیں — یہہ بیڑیاں ہمارے ہی ہاتھوں نے ڈالی ہیں — اس درد ناک حالت کے باعث ہمیں ہیں - یہہ مصیبتیں کچھہ آج سے نہیں بلکہ اُسی وقت سے ہمپر نازل ہونی شروع ہوئی ہیں جب سے ہمنے بہبودی کے نہایت سیدھے — سچے - مستحکم اصول - توکل — سعی — میں غلط فہمی کی اور اوہام و خیالات کے پیرو ہوئے — جبسے ہمنے حکمت سی بے‌بہا چیز کو کھودیا — جب‌سے ہمنے تفکر اور تعقل کی عادت چھوڑی — جب سے ہمنے بیجا تعصب اختیار کرکے آنکھوں کے اندھے - کانوں کے بہرے بنے - جب سے ہمارے دماغوں میں بہوچکی اور حیرت زدہ باتیں متمکن ہوئیں — جب

سے عجیب غریب باتوں کا همارے دلوں میں اثر هونے لگا — جب سے علمي ترقي همارے هاتھوں سے جاتي رهي - جب سے حب انساني هماري طبیعتوں سے نکل گئي - جب سے قوم کي محبت همارے دلوں سے رخصت هوگئي — جب سے نفاق — حسد — تکبر — خود بیني هماري طبیعتوں میں سمائي — جب سے خود غرضي - خود مطلبي همارے دلوں میں بس گئي - جب سے همارے کمالات علمي کا انحصار محض لفظوں هي میں رہ گیا - جب سے هم سے غور و فکر کي عادت چھٹي - جب سے همنے قدرت کے کاموں کو محض لڑکوں کا کھیل تصور کیا جسکا کچھہ اصول و قاعدہ نہیں - جب سے دعا — تعویذات نقش گنڈے وغیرہ کو رافع حاجت سمجھا — جب سے توکل کے معني هاتھہ پاؤں توڑکر مسجدوں میں بیٹھہ جانا خیال کیا - جب سے قواء خداداد کا بیکار کردینا (جو اکبر الکبایر) هی خدا پرستي سمجھي - جب سے رهبانیت کو (جو سخت ممنوع هی) کمال اتقا جانا - جب سے دلوں میں غلط معنوں سے یہہ سمائي که دنیا و ما فیها هیچ هی - جب سے طبیعتوں میں یہہ آیا که دنیا چند روزہ هی اور اسلیئے اصلاح حالت کي کچھہ ضرورت نہیں - جب سے یہہ سمجھے که همارے پیرصاحب بلا لحاظ همارے اعمال کے همکو بهشت میں پهونچا دینگے — جب سے همنے خدا کے دربار کو ایک ایسا دربار سمجھا جہاں رشوت سے کام چل سکتا هی اور سفارش کو دخل هی — جب سے همنے مولویوں کي جیب بھر دیني هي نجات کا ذریعہ خیال کیا — اے قوم کے تمام لوگو وہ مصیبتیں جو همارے هاتھوں نے کمائیں هیں اور جسکو هم اپنے سروں پر دیکھتے هیں اور جسکا آغاز ایک مدت دراز سے هی هنوز اپنے کمال کو نہیں پہونچیں تھوڑے هي دن باقي هیں که یہہ مصیبتیں اپنے کمال کو پہونچکر اس قومي جهاز کے تمام تختوں کو جسکے کیل کانٹے نہایت ڈھیلے هو رهے هیں پاش پاش کردینگي اور تھوڑے هي دن باقي هیں که یہہ قومي زخم ناسور هوجاوینگے - یہہ مت سمجھو که تمهاري کمائیاں تمهاري اولاد کے حق میں مضر نہونگي یا اُتني هي مضر هونگي جتني تمهارے لیئے — تمهاري کمائیاں اگر تمهارے لیئے بمنزله زخم هیں تو تبدیل وقت سے ضرور اُنکے لیئے بمنزله ناسور هونگي اگر تمکو شام تک ایک روٹي میسر هوتي هی تو اُنکو دوسرے فاقه پر بھي میسر نہوگي — اگر تم تعلقه دار کہلاتے هو تو شاید اُنکو کسي مہاجن کي سائیسي کا تمغه ملے - اے قوم کے روشن ضمیرو ' اے قوم کے عالي دماغو ' آنکھیں کھولو زمانه کي چال دیکھو — اُسکے همراهیوں — اُسکے بچھڑوں کا حال دیکھو — کیا تم خیال کرتے هو که بیٹھے بیٹھے منزل مقصود تک پہونچ جاؤگے — کیا تم خیال کرتے هو که زمانه اپني قدرتي چال کو تمهاري خاطر سے بدل دیگا — کیا تم خیال کرتے هو که تمهارے لیئے قدرت کے کاموں کے مستحکم اور غیر مبدل اصول ٹوٹ جائینگے — کیا تمنے خوب سمجھہ لیا هی که خدا کو — نیچر کو — زمانه کو تمهاري کچھہ پروا هی هرگز نہیں هرگز نہیں — زمانه کي چال نه بدلیگي اگر تم فلاح چاهتے

تمکو خود اپني چال بدلني چاهوئے — قدرت کے کاموں کے اصول نه توتهنگے اگر تم اپنا نفع چاهتے هو تو اُسکي پیروي اختیار کرو *

اے خداے کارساز جیسا تونے محض اپني عنایت کامله سے همکو لاکهوں نعمتوں هزاروں فائدوں سے نهال کیا هی ویسي هي توفیق بهي عطا کر که هم اپنے قوا کے مناسب استعمال — قانون قدرت کي پوري تعمیل — خدا کي خالص اطاعت — رسول کي سچي فرمانبرداري سے اِن تمام مصیبتوں کو جو همارے سرپر نازل هیں دور کریں اور وه تمام خوشهاں اور فائدے حاصل کرلیں جنکو تونے اس پتلے کے لئے اپنا عین مقصد گردانا هي آمین *

راقـــــــم

مسکین احسان الله

ساکن منذاره ضلع الهآباد

الاسلام هوالفطرت والفطرت هي الاسلام

کیا نیچري هونا شرع کي رو سے منع هی؟ یا مباح؟ جائز یا واجب؟ یهه مسئله اُس زمانه کے علوم کے مروج هونے سے زیر بحث هی *

اگر نیچري هونے میں بجز اسکے اَور کچهه نهیں هی که موجودات عالم اور اُنکے باهمي تعلقات پر اور اُن تعلقات سے جو نتایج حقه پیدا هوتے هیں اُن پر غور و فکر کي جاوے اور اُنکي دلالت اور هدایت سے اُنکے صانع کا یقین کیا جاوے ' کیونکه موجودات کي صنعت اُسکے صانع پر دلالت کرتي هی ' اور جسقدر زیاده اور کامل علم صنایع کا هوتا هی اُسي قدر صانع کي معرفت کامل هوتي هی ' تو تو شرع میں نیچري هونے کي هدایت هی — خدا نے قرآن مجید میں فرمایا هی که " اولم ینظروا في ملکوت السموات والارض وما خلق الله من شی " - اِس آیت سے صاف صاف نیچري هونے کا حکم پایا جاتا هی — پهر خدا تعالی نے ابراهیم کے نیچري هونے کي بزرگي کو بتایا جهاں فرمایا " وکذالک نري ابراهیم ملکوت السموات والارض " - پهر اس نیچري هونے کي بزرگي کے بیان هي پر بس نهیں کیا بلکه اُسکا حکم بهي دیا جهاں یوں کها که " افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض کیف سطحت " پهر ایک جگهه فرمایا " الذین یتفکرون في خلق السموات والارض " - علاوه اسکے اس قسم کي بهت سي آیتیں هیں جنمیں نیچري هونے کي هدایت هی - " نیچر " جسکو خدانے " فطرت " کها اسلام کا دوسرا نام هی ' - اسلام ایسا سادا سیدها بے کهسر وسیع مذهب هی که لامذهبي بهي جو لوگوں نے اپنے خیال میں سمجهه رکهي هی درحقیقت اسلام هي کا ایک نام هی ' عدم محض کا تو وجود نهیں هی پس

لامذهب بهي كوئي مذهب ركهتا هوگا اور وهي اسلام هی — مذهب أن رسوم و قیود سے ممیز هوتا هی جنسے هر ایک مذهب مقید و ممیز هی — أن قیود و ممیزات کو نه ماننا لامذهبي كہي جاتي هی — پهر اگر تمام جهان کے مذاهب کي أن قیود و ممیزات کو جنسے ایک مذهب دوسرے سے ممیز هوا هی نکال‌ڈالو ' تو بهي کوئي ایسي چیز باقي رهیگي جو بلا تخصیص هوگي ' یعني أسکي تخصیص مذهباً نون مذهب نهوگي ' اور وهي لا مذهبي هوگي ' اور وهي عین اسلام هی ' اور وهي عین نیچر اور عین فطرت *

اسلام کے اصلي اصولوں کے موافق نه أن اصولوں کے جنکو علما نے قرار دیا هی وه شخص جو نه کسي نبي کو مانتا هو نه کسي اوتار کو نه کسي کتاب الهامي کو اور نه کسي حکم کو جو مذاهب میں فرض و واجب سے تعبیر کیئے گئے هیں ' اور صرف خداے واحد پر یقین رکهتا هو ' کون هی ؟ هندو هی ؟ نهیں ' زردشتي هی ؟ نهیں ' موسائي هی ؟ نهیں ' عیسائي هی ؟ نهیں ' محمدي هی ؟ نهیں ' — پهر کون هی ؟ مسلمان — گو همنے ایسے شخص کے محمدي هونے سے انکار کیا مگر أسکا محمدي هونا ایسا هي لازم هی جیسے که أسکا مسلمان هونا ' کیونکه أنهي کي بدولت وه مسلمان کهلایا هی — پس وه بهي در حقیقت محمدي هی ' پر ناشکرا محمدي جیسے همارے زمانه میں بعض فرقے هیں جو غالباً توحید ذات باري پر بکماله یقین رکهتے هیں — اگر کهو که وه کافر هیں ' تو غلط هی ' کیونکه کافر تو نجات نهیں پانیکا ' مگر موحد سے تو خدانے نجات کا وعدہ کیا هی جہاں فرمایا هی " وقالوا لن یدخل الجنة الا من کان هوداً أو نصاری تلک امانیهم قل هاتوا برهانکم إن کنتم صادقین بلی من اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عند ربه ولا خوف علیهم ولاهم یحزنون " (سوره البقره آیت ۱۰۵ و ۱۰۶) — اور پهر ایک جگهه فرمایا " ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر مادون ذلک لمن یشاء ومن یشرک بالله فقد افتری اثماً عظیما " (سوره النساء آیت ۵۱) — اور محمد رسول الله صلعم نے فرمایا " من شهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه فدخل الجنة " — پس جو شخص اِس کلمه پر یقین رکهتا هی وه بلاشبهه مسلمان و محمدي هی *

جن لوگوں کي نسبت کهاجاتا هی که خدا کے وجود کے بهي قایل نهیں هیں میں تو أنکو بهي مسلمان جانتا هوں — اول تو یهه کهنا که وه خدا کے وجود کے قایل نهیں هیں غلط محض هی — خدا کے وجود پر یقین کرنا انسان کا امر طبعي هی — کوئي دل اس سے خالي نهیں — کیا سچ فرمایا هی أسنے جسنے انسان کا دل بنایا که " وله اسلم من فی السموات والارض طوعاً وکرهاً و الیه یرجعون " (سوره آل عمران آیت ۷۷) دوسرے یهه که خدا کے وجود کا انکار أنپر تهمت هی ' أنکا قول یهه نهیں هی که خدا نهیں هی ' بلکه یهه هی که همارے پاس کوئي دلیل أسکے ثبوت کي نهیں هی — پس یهه انکار انکار

وجود نہیں ھی بلکہ انکار علم دلیل سے ھی ' اور بلحاظ امر طبعي اُنکا دل وجود باري کا مصدق ھی ' اور شرک سے بري ھیں پھر اھل جنت ہونے میں کیا باقي رھا *

اگر ھمکو طعنہ دیا جاوے کہ ھم موحد کو ناجي سمجھتے ھیں ' یا زاني اور سارق کو بھي نجات سے محروم نہیں رکھتے ' تو یہہ طعنہ در حقیقت ھمپر نہیں ھی ' کیونکہ ھم تو دل سے اِن لفظوں پر اور اِن لفظوں کے کہنے والے پر کہ " وان زني وان سرق علی رغم انف ابي ذر " دل سے یقین رکھتے ھیں ' اور نہایت دل سے پکار کر کہتے ھیں کہ " من قال لااله الاالله فدخل الجنة وان زني و ان سرق علی رغم انف فلان و فلان *

ھماري اس گفتگو سے یہہ نتیجہ نکالنا کہ ھم زنا کو برا نہیں سمجھتے ' اور چوري کو جائز قرار دیتے ھیں ' اور لوگوں کو ھر قسم کے اعمال بد کي جرأت دلاتے ھیں ' یا کسي کام کو بد نہیں سمجھتے ' یہہ اُنھي لوگوں کے بد خیالات ھیں جو ایسا نتیجہ نکالتے ھیں — جبکہ ھماري سمجھہ میں اعمال قبیح فطرت کي رو سے قبیح ھیں اور اعمال حسنہ فطرت کي رو سے حسن ھیں تو کبھي قبیح حسن اور حسن قبیح نہیں ھوسکتے ' اور کسي سچے عامي کا حکم بھي اُنکے برخلاف نہیں ھوسکتا ' اور نہ کوئي اُنکو تبدیل کرسکتا ھی ' تو ھم تو قبیح کو حسن اور حسن کو قبیح سمجھہ ھي نہیں سکتے ' ھاں شاید وہ لوگ جو کسي کام کو صرف اس وجہہ سے کہ مامور بہ ھی حسن ' اور صرف اس وجہہ سے کہ ممنوع عنہ ھی قبیح سمجھتے ھیں اِس دھوکے میں پڑجاویں تو کچھہ تعجب نہیں *

خیر ھمارا قول صحیح ھو یا غلط جس حدیث پر ھمنے استدلال کیا ھی اور اُسکي صحت قرآن مجید کي آیتوں سے ھوسکتي ھی ' اُسکي نسبت کیا کہا جاویگا — اگر وہ فرمودہ رسول خدا صلعم ھی تو اُسکے انکار کي کیا وجہہ ھی — قبول کرو کہ حضرت عمر نے صلاح دي ھو کہ خدا کے اِس حکم کو مشہور کرنا مصلحت نہیں ھی ' خدا نے نا سمجھي سے جاري کردیا ھی ' لوگ اسي پر تکیہ کربیٹھینگے اور اعمال کو چھوڑ دینگے — اور نعوذبالله منہا آنحضرت صلعم نے تبلیغ رسالت کو چھوڑکر حضرت عمر کي صلاح کو مان لیا ھو ' تو بھي اُس سے جو حقیقت حکم الٰھي کي تھي وہ تبدیل نہیں ھوسکتي ' اور وہ حقیقت یہي ھی کہ " من قال لااله الاالله مستیقنابہا قلبہ فدخل الجنة " — اصل یہہ ھی کہ توحید ذات باري پر یقین کرنا اسلام ھی اور باعث نجات — نہ ھمارا یہہ مدعا ھی کہ لوگ انبیاء سے انکار کریں ' نہ ھمارا یہہ منشا ھی کہ لوگ کُتب الہامي کو نہ مانیں ' نہ ھمارا یہہ مقصد ھی کہ لوگ پابندي احکام شریعت کو چھوڑدیں ' بلکہ صرف ھمارا یہہ مطلب ھی کہ تمام موحد مسلم وناجي ھیں — پھر جو کوئي چاھے اپنے خیالات فاسد سے ھمارے اس قول کے اور کچھہ معني قرار دےلے *

همنے بہت سے اهل مذاهب اور شریعت پر چلنے والوں کو بھي دیکھا هی ' اور ایسے تعلیم و تربیت یافته لوگوں کو بھي دیکھا هی جنکو لامذهب عرفي اعتبار سے کہا جاسکتا هی — همنے ان پچھلوں کو اُن پہلوں سے هزار درجه زیاده نیک اور ایمان دار پایا هی — پہلے کو نه بُرائي کے بُرائي هونے کادلي یقین هوتا هی ' نه بھلائي کے بھلائي هونے کا - وہ سمجھتا هی که وہ چیز اسلیئے بري هی که بري کہي گئي هی ' اور یهه چیز اسلیئے اچھي هی که اچھي کہي گئي هی — اُسکے دل پر کوئي لازوال اثر اُسکا نہیں هوتا — برخلاف اسکے اس پچھلے شخص کو برائي کے برا هونے کا اور بھلائي کے بھلا هونے کا دل سے یقین هوتا هی جو کسي طرح زایل نہیں هوسکتا ' اور اسیلیئے اعمال اور برتاؤ میں اور نیکي میں یهه پچھلا شخص پہلے سے هزار درجه زیاده نیک هوتا هی *

پہلا شخص اُس برائي کو کسي حیله سے چھپاکر کرنے کي کوشش کرتا هی ' وہ ایک بے گناہ معصوم عورت کو حیله سے بھگا کر لے آتا هی ' لوگوں کا مال حیله سے کھا لیتا هی ' جن کاموں کو اُس نے اُوپري دل سے ناجائز سمجھه رکھا هی اُنکے جائز کرنے کے لیئے سینکڑوں حیلے پیدا کرتا هی ' اور کتب فقهه میں دفتر کے دفتر کتاب الحیل کے لکھه دیتا هی — یهي سبب هی که تمام مذاهب میں جو لوگ زیاده مقدس گنے جاتے هیں ' خواہ وہ یهودي مذهب کےربي توهيں هوں یا عیسائي مذهب کے پوپ ' یا هندو مذهب کے گرو یا مسلماني مذهب کے مولوي ' اکثر اُنمیں کے مکار و دغا باز و فریبي و ریاکار دکھائي دیتے هیں — بقولون مالا یفعلون اُنکا ٹھیٹ مذهب هوتا هی — خدا کو دهوکا دیتے هیں ' دنیا کو دهوکا دیتے هیں ' هر حیله سے هواے نفس کو پورا کرتے هیں ' اور اپنا دوزخ بھرتے هیں *

پچھلا شخص ایک سیدها سادها آدمي هوتا هی ' برائیوں کو دل سے برا جانتا هی ' حتی المقدور اُنسے بچنے کي کوشش کرتا هی — اس کامل یقین پر که وہ در حقیقت برے هیں اُنکو کسي حیله سے اچھا بنا لینا نہیں چاهتا — وہ کسي عورت کو حیله سے بھگا لانے کو بے گناہ نہیں سمجھتا وہ بد نظر کو آنکھه کا گناہ ' زبان سے فریبي باتیں کہکر بھگانیکو زبان کا گناہ ' هاتھه سے چھونے کو هاتھه کا گناہ ' ظاهر میں وعظ کے حیله سے مکر اور نیت سے کسي کے گھر جانے کو پاؤں کا گناہ سمجھتا هی — کسي برے کام کو کسي حیله سے اچھا هوجانے کا اُسکو یقین نہیں هوتا ' هاں وہ بھي برے کام کرتا هی مگر اُسکا دل همیشه رنجیدہ کرتا هی ' اور وہ یقین سمجھتا هی که میں نے برا کیا — مگر وہ پہلا شخص اپنے حیلوں کے بھروسه اُسکو برا نہیں سمجھتا اور اُسکي برائي اُسکے دل میں نہیں رهتي ' نه خدا سے شرم کرتا هی اور نه دنیا سے — مسجد کے غسلخانه میں نہاکر ڈاڑهي پھٹکار عمامه باندہ کرتا پہن چاندسا منهه لیکر ممبر پر وعظ کو آن بیٹھتا هی ' اور نہایت قرائت سے اعوذ بالله من الشیطان الرجیم پڑهتا هی اور بالکل خیال نہیں کرتا که جس سے پناہ مانگتا هی وہ تو ممبر هي پر هی *

نیچری کافر ہیں یا لامذہب یا بد مذہب مگر وہ ایسے مذہب کو جیسا کہ ممبر پر عوذباللہ پڑھنے والے کا ہی پسند نہیں کرتے ہیں — وہ یقین کرتے ہیں کہ فطرت اور اسلام ایک چیز ہی — جو چیز کہ بري ہی وہ فطرت کي رو سے بري ' اور جو اچھي ہی وہ فطرت کي رو سے اچھي ہی ' اور اسلیئے اسلام نے جن چیزوں کو اچھا یا برا بتایا ہی وہ وہي ہیں جو فطرت کي رو سے اچھي یا بري ہیں — پس وہ بري چیزوں سے بچنے کي اُنکو یقیني برا جانکر ' اور اچھي چیزوں کے حاصل کرنے کي اُنکو یقیني اچھا جانکر کوشش کرتے ہیں اور بہت مسلمان اور سچے تابعدار سچي شریعت کے ہوتے ہیں گناہ بھي کرتے ہیں اور گنہگار بھي ہوتے ہیں مگر دغاباز اور مکار اور ریا کار نہیں ہوتے ٭

حافظا می خورو رندي کن و خوش باش ولیک
دام تزویر مکن چوں دگراں قراں را

راقــــــم
سید احمد

ایک تدبیر

مسلمانوں کے خاندانوں کو تباہي اور بربادي سے بچانے کي

جو کہ مسلمان خاندانوں کي حالت روز بروز خراب ہوتي جاتي ہی اور جو امیر اور ذي مقدور خاندان تھے اُنکي اولاد نہایت غریب و مفلس ہوگئي ہی اور جو باقي ہیں دو پشت میں اُنکي جائدادیں اور ریاستیں بھي سب برباد اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہوکر قرضہ میں بک جاوینگي اسلیئے مجھکو اس بات کا خیال پیدا ہوا ہی کہ کوئي ایسي تدبیر کیجاوے جس سے مسلمانوں کي ریاستیں قایم رہیں اور مسلمانوں میں رئیس و ذي مقدور لوگ دکھائي دیں جنسے مسلمانوں کي قوم کي عزت اور امتیاز قایم رہے اور وہ تدبیر بھي ایسي ہوني چاہیئے کہ سني اور شیعہ دونوں فریق کے فقہ کے مطابق ہو اور دونوں فریق کے مسائل مسلمہ مذہب کے برخلاف نہو ٭

مسلمانوں کي ملکیت میں جو جائداد ہوتي ہی شرع کے بموجب اُسکي دو حالتیں ہوتي ہیں ایک زمانہ حیات مالک میں اور ایک بعد وفات مالک کے ٭

زمانہ حیات میں ہر مالک کو ازروے شرع کے جائداد کي نسبت اختیار کامل حاصل ہوتا ہی چاہے وہ اُسکو بیع کرڈالے چاہے کسیکو بخش دے چاہے وقف کرے چاہے ایک ثلث کي بپابندي قواعد شرع وصیت کردے ٭

بعد وفات کے اُسکی جائداد اُسکے وارثوں میں حسب فرایض تقسیم هوجاتي هی وراثت کا مسئله بموجب شرع کے ایسا مستحکم هی که کوئی مسلمان اُسکی بجاآوري سے اِنکار نهیں کرسکتا اور کوئی شخص اُسمیں دست اندازي کا مجاز نهیں هی ضرور هی که وہ اُسیطرح تسلیم کیا جاوے اور بجنسه بجا لایا جاوے جسطرح که قرآن مجید اور کتب فقه میں مندرج هی *

وصیت کا مسئله بھي قریب قریب وراثت کے مسئله کے هی یعني کسي شخص کو ثلث مال سے زیادہ وصیت کا اختیار نهیں هی اور نه ذوي‌الفروض کے حقمیں اُسکو وصیت کرنے کا اختیار هی اور یهه مسئله بھي مثل مسئله وراثت کے ایسا هی که نه کوئی اُسمیں دست اندازي کرسکتا هی اور نه اُس سے اِنکار کرسکتا هی *

مگر وقف کا مسئله جسکا اختیار مالک کو بموجب شرع کے اپني حیات میں حاصل هی غور کے قابل هی شیعه اور سني دونوں مذهب کي فقه کي کتابوں میں وقف دو قسم کا قرار دیا گیا هی ایک وقف واسطے امورات مذهبي کے اور دوسرا وقف واسطے اپنے اور اپنے اهل و عیال کي پرورش کے اس دوسري قسم کے وقف کے لیئے فقه کي کتابوں میں جداگانه ابواب اور جداگانه احکام مندرج هیں چنانچه فتاواے عالمگیري میں جو خاص باب اس پچھلي قسم کے وقف کے لیئے منعقد کیا گیا هی اُسکا یهه عنوان هی "باب فی‌الوقف علی نفسه و علی اولادہ و نسله" یعني یهه باب هی جائداد کو اپنے لیئے اور اپني اولاد کے لیئے اور اپني نسل کے لیئے وقف کرنے میں *

غرضکه شیعه و سني دونوں کے مذهب کي رو سے هر شخص کو اختیار هی که اپني جائداد کو اپنے لیئے اور اپني اولاد اور اپني نسل کے لیئے وقف کردے یهه ایک مسلمه مسئله دونوں مذهبوں کا هی — اسطرح پر جائداد کے وقف کردینے سے بموجب شرع کے یهه نتیجه پیدا هوتا هی که وہ جائداد نه بیع هوسکتي هی نه وراثت میں تقسیم هوسکتي همیشه قایم و برقرار رهتي هی اهل خاندان میں سے ایک شخص اُس قاعدہ اور اُس ترتیب سے جو مالک جائداد نے مقرر کیا هو یکے بعد دیگرے جائداد پر بطور جانشین یا متولي کے قابض هوتا هی اور اُسکي آمدني میں سے بموجب اُس طریقه و مقدار کے جو مالک نے قرار دیا هو خود بھي لیتا هی اور بقیه اُن لوگوں کو اُس طریقه و مقدار سے دیدیتا هی جو مالک جائداد نے بروقت وقف کے قرار دیا هو بڑي عمدگي اس میں یهه هی که مالک جائداد اپني زندگي تک جائداد کي آمدني لینے اور خرچ کرنے کا مجاز رهتا هی اور اُسکي وفات کے بعد جانشین یا متولي کے قبضه میں جاتي هی مگر وقف کرنے کے بعد خود واقف کو بھي اُس جائداد کے انتقال کردینے کا اختیار نهیں رهتا چنانچه اسباب میں جو روایتیں کتب فقه میں مندرج هیں ذیل میں مندرج کي جاتي هیں *

روایات فتاوای عالمگیری

(۱) رجل قال ارضي صدقة موقوفة علی نفسي يجوز هذا لوقف

ایک شخص نے کہا کہ میری زمین میرے لیئے وقف هی تو ایسا وقف جائز هی *

(۲) ولو قال وقفت علی نفسي ثم من بعدي علی فلان ثم علی الفقراء جاز

اگر ایک شخص نے کہا کہ مینے اپني زمین کو اپنے نفس کے لیئے اور میرے بعد فلاں شخص کے لیئے پھر محتاجوں کے لیئے وقف کیا تو یہہ وقف جائز هی *

(۳) ولو قال ارضي موقوفة علی فلان و من بعده علی او قال علی و علی فلان او علی عبدي وعلی فلان المختار انه يصح

اگر کوئي شخص کہے کہ میري زمین فلاں شخص کے لیئے وقف هی اور اُسکے بعد میرے لیئے یا میرے لیئے اور فلاں شخص کے لیئے یا میرے غلاموں اور فلاں شخص کے لیئے تو مذهب مختار یہہ هی کہ وقف صحیح هی *

(۴) و کذا لو قال علی ولدي و علی من يحدث لي من الولد فاذا نقرضوا فعلی المساكين

اور اسیطرح وقف صحیح هی اگر کوئي کہے کہ مینے اپني زمین اپنے بیٹے کے لیئے اور اُس بیٹے کے لیئے جو آیندہ پیدا هو وقف کي هی مگر جب وے نرهیں تو وہ وقف مساکین کے لیئے هوجائیگا *

(۵) ولو قال ارضي هذه صدقة موقوفة علی من يحدث لي من الولد وليس له ولد يصح

اگر کوئي شخص کہے کہ میري یہہ زمین اُس بیٹے کے لیئے وقف هی جو پیدا هوگا حالانکہ بالفعل اُسکے کوئي بیٹا نہیں هی تو یہہ وقف صحیح هی *

(۶) وان قال علی ولدي و ولد ولدي و ولد ولد ولدي ذكر البطن الثالث فانه يصرف الغلة الی اولاده ابدا ماتناسلوا ولا يصرف الی الفقراء مابقي احد يكون الوقف عليهم و علی من اسفل منهم الاقرب والا بعد فيه سواء الا ان يذكر الواقف في وقفه الاقرب فالاقرب او يقول علی ولدي ثم من بعدهم علی ولد ولدي او يقول بطنا بعد بطن فح يبدا بما بدا الواقف

اگر کوئي کہے کہ میري یہہ زمین وقف هی میرے بیٹے کے لیئے اور پوتے کے بیٹے کے لیئے اور بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کے لیئے یعني تین پشت تک اُسنے بیان کردیا تو اُسکي آمدني همیشہ اُسکي اولاد صرف کریگي جب تک کہ اولاد هوتي رهے اور اگر ایک بھي اُنمیں سے باقي رهے تو محتاجوں کو ندي جاویگي یہہ وقف اُنهي کے لیئے هوگا اور اُنکے لیئے جو اُنسے نیچے کي پشت میں هیں اور قریب و بعید اُسمیں برابر هونگے مگر اس صورت میں کہ وقف کرنے والے نے وقف کرتے وقت یہہ کہا هو کہ اول سب سے قریب پھر اُسکے بعد جو قریب هیں یا یہہ کہا هو کہ میرے بیٹوں کے لیئے اور پھر اُنکے بعد بیٹوں کے بیٹوں کے لیئے یا یہہ کہا هو کہ پہلي پشت کے لیئے اور پھر اُسکے بعد کي پشت کے لیئے تو ایسي حالت میں اُسیطرح پر شروع هوگا جسطرح کہ وقف کرنے والے نے شروع کیا هی *

(۷) و كذا لو قال على نسلي و ذريتي فهو جايز

اگر کسي شخص نے کہا کہ یہہ وقف هی میري نسل کے لیئے اور میري ذریت کے لیئے تو یہہ وقف جائز هی ٭

وقف کرنے کے بعد امام ابو حنیفه کے نزدیک وقف لازم نہیں هوتا جب تک که قضاے قاضي یعني حکم حاکم اُس کي نسبت نافذ نہو مگر صاحبین کے نزدیک وقف لازم هو جاتا هی جیسے که عالمگیري کي مندرجه ذیل روایت سے ثابت هوتا هی ٭

(۸) و عند هما حبس العين على حكم ملك الله على وجهه يعود منفعته الى العباد فيلزم ولا يباع ولايوهب ولايورث

یعني امام محمد اور قاضي ابو یوسف کے نزدیک وقف کے معني جائداد کو خدا کي ملکیت کے طور پر مقید کرنا هی اسطرح پر که اُس کي منفعت لوگوں کو پہونچے پس وقف لازم هو جاتا هی اور وہ جائداد نه بیع هوسکتي هی نه هبه هوسکتي هی اور نه اُسمیں وراثت جاري هوتي هی ٭

حنفي مذهب کي رو سے وقف مؤبد یعني همیشه کے لیئے هوتا هی صرف امام محمد کے نزدیک اُس کو دوامي کردینا ضرور هی اگر دوامي نہیں کیا تو وقف صحیح نہیں هی مگر قاضي ابو یوسف کے نزدیک دوامي کردینے کو بیان کرنا ضرور نہیں هی بلکه جب وقف کردیا تو وہ دوامي هوهي جاویگا جیسے که عالمگیري کي مندرجه ذیل روایت میں هی ٭

لو قال ارضي هذه موقوفة على فلان او على ولدي او فقراء قرابتي و هم يحصون او على اليتامي و لم يرد به جنسه لا يجوز وقفا عند محمد لانه وقف على شیء ينقطع و يفترض ولا يتابد و عند ابي يوسف يصح لان التابيد عنده ليس بشرط — ان قال ارضي او داري هذه صدقة موقوفة على فلان او على اولاد فلان فالغلة لهم ماداموا احياء وبعد الممات يصرف الى الفقراء

اگر کسي شخص نے کہا که میري یہہ زمین فلاں شخص کے لیئے یا میرے بیٹے کے لیئے یا فقیر محتاج میرے رشتهداروں کے لیئے جو محصور هیں یا یتیموں کے لیئے وقف هی اور اُس سے کوئي سي اولاد یا کوئي سا رشته دار یا کوئي سا یتیم مراد نهلي هو تو امام محمد کے نزدیک وہ وقف نہیں هی کیونکه اُس نے جائداد کو ایسي شی پر مقید کیا هی جسکا سلسله ٹوٹ جاتا هی اور ختم هوجاتا هی اور همیشه قایم نہیں رهتا - اور قاضي ابي یوسف کے نزدیک همیشگي کي قید شرط نہیں هی اس لیئے اُن کے نزدیک وقف صحیح هی ٭

اگر کسي شخص نے کہا که میري یہہ زمین یا میرا یہہ گھر فلاں شخص کے لیئے یا فلاں شخص کي اولاد کے لیئے وقف هی تو پیداوار اُن لوگوں کي هوگي جب تک وہ زنده هیں اور اُن کے مرنے کے بعد وہ محتاجوں پر خرچ هوگي ٭

روایات شرایع الاسلام فقه مذهب شیعه

شیعه مذهب کے مطابق بهي اپني اولاد اور نسل کے لیئے وقف کرنا جائز هی جیسے که شرایع الاسلام کي مندرجه ذیل روایت سے ثابت هوتا هی ٭

و اذا وقف علی اولاده و اخوته او ذي قرابة اقتضی الاطلاق اشتراک المذکر والاناث والادنی والابعد و التساوي في القسمة الاان يشترط ترتيبا او اختصاصاً او تفصيلاً و لو وقف علی اخواله و اعمامه تساووا جميعاً و اذا وقف علی اقرب الناس اليه فهم الابوان والولدون و ان سلفوا فلايکون لاحد من ذوي القرابة شی مالم يعدم المذکورون ثم الاجداد والاخوة و ان نزلوا ثم الاعمام والاخوال علی ترتيب الارث لاکن يتساوون في الاستحقاق الاان يعين التفصيل

جسوقت کہ وقف کیا کسي نے اپني اولاد کے لیئے اور اپنے بھائیوں کے لیئے اور اپنے رشتہداروں کے لیئے تو بلا قید ھونے کے سبب سے مرد اور عورت اور قریب اور بعید سب شریک ھونگے اور (محاصل) سب پر برابر بٹیگا مگر اُس صورت میں کہ وقف میں کسي قسم کي ترتیب یا خصوصیت یا تفصیل لگادي ھو اور اگر اپنے ماموں اور خالہ اور چچا اور پھوپھي کے لیئے وقف کیا ھی تو سب برابر ھونگے اور جب کہ اپنے قریب‌تر شخص کے لیئے وقف کیا ھو تو ماں باپ اور بیٹے اور جو اُن سے نیچے ھوں قریب ھیں تو اس صورت میں رشتہ داروں کو کچھہ نہ ملیگا جبتک کہ وہ رشتہ دار جنکا ذکر ھوا معدوم نہو جائیں پھر اجداد اور بھائیوں کو ملیگا اور جو اُن سے نیچے ھیں پھر چچا اور پھوپھي اور خالہ اور ماموں کو وراثت کي ترتیب پر ملیگا لیکن سب برابر پاوینگے مگر اُس صورت میں کہ تفصیل معین کردي ھو *

غرضکہ سني و شیعہ دونوں مذھبوں کي مذکورہ بالا روایتوں سے ظاھر ھوتا ھی کہ مسلمانوں کو اپنے مذھب کي رو سے علاوہ مسئلہ وراثت و وصیت وقف واسطے امورات مذھبي کے اپني جائداد اور اپني ریاست کو وقف خانداني کرنے کا بھي اختیار حاصل ھی جس سے مندرجہ ذیل نتیجے پیدا ھونگے *

اول یہہ کہ — وہ جائداد ھمیشہ کے لیئے قایم و موجود رھیگی کوئي شخص اُس کو تلف نہ کرسکیگا *

دوسرے یہہ کہ — جو جائداد اس طرح وقف ھوگي اُسمیں وراثت جاري نہوسکیگي یعني تقسیم نہوگي ھمیشہ بلا تقسیم بطور ریاست قایم و غیر منقسم رھیگي *

تیسرے یہہ کہ — جس ترتیب اور جس قاعدے سے مالک جائداد نے قرار دیا ھو اُسی قاعدہ اور ترتیب سے کوئي شخص مثلاً بڑا بیٹا بطور متولي جانشین ھوگا اور جائداد کي آمدني میں سے جن جن لوگوں کو مالک جائداد نے دینا تجویز کیا ھی اُسي طرح پر دیتا رھیگا *

چوتھے یہہ کہ — جانشیني کي ترتیب بالکلیہ مالک جائداد کي مرضي پر مقرر ھیؔ اور شرع کي رو سے اختیار ھی کہ مالک جائداد جو مناسب سمجھے اُسکے مطابق طریقہ جانشیني مقرر کرے کچھہ ممانعت شرع میں نہیں ھی *

پانچویں یہہ کہ — مالک جائداد کو اختیار ھی کہ جس جس مقدار سے کہ مناسب سمجھے اور جس جس کے لیئے مناسب سمجھے اُسکي آمدني میں سے سالانہ مقرر کرے کوئي قید اور کیچھہ ممانعت شرع کي روسے نہیں ھی *

شرع کي روسے صرف یہي ایک طریقہ ریاست کے محفوظ و قایم رکھنے کا ھی اور ھر شخص کے اختیار میں کہ چاھے کرے چاھے نکرے چنانچہ چند لوگوں نے جو اپني ریاست و جائداد کا ھمیشہ قایم رکھنا چاھا ھی اس طریقہ پر مگر بُري طرح و ناسمجھي سے عمل درآمد کیا ھی امروھہ ضلع مرادآباد میں علي مظفر خاں نے اور جونپور میں حاجي امام بخش نے اور آگرہ میں میر نیاز علي صاحب نے اور ڈھاکہ میں نواب خواجہ احسن اللہ خاں بہادر سي ایس آئي نے اور اسیطرح اَوْر لوگوں نے دیگر اضلاع میں اسي قسم یا اُس کے مشابہ طریقہ میں اپني ریاست کے ھمیشہ قایم رھنے کي تدبیریں کي ھیں مگر اسطرح خانگي طور پر بندوبست کرنے میں مندرجہ ذیل نقصانات پیش آتے ھیں *

اول یہہ کہ — نا سمجھي سے وقف ایسے طریقہ پر کیا ھی اور قاعدہ جانشیني ایسے خراب طور پر قرار دیا گیا ھی جسمیں ھزاروں خلشیں پیدا ھوسکتي ھیں وہ نہیں سمجھہ سکتے کہ کیسا قاعدہ کلیہ مقرر کیا جاوے جس سے دوام کے لیئے ایک مستحکم قاعدہ جانشیني قرار پاوے جو غیر مشتبہ ھو اور کبھي نزاع برپا نہو *

دوسرے یہہ کہ — اسطرح پر وقف کردینے سے کوئي حکم حاکم وقت کا اُسکي منظوري کي بابت نہیں ھوسکتا جو بموجب قول امام حنفیہ کے جسکا ذکر اوپر ھوا ھی ضروري ھی *

تیسرے یہہ کہ — ھمیشہ ایسے وقف کے فرضي و فریبي ھونے کا الزام لگاکر اُسکي منسوخي کے دعوے عدالت میں دائر کیئے جاتے ھیں اور ھزارھا روپیہ خرچ پڑجاتا ھی اور چونکہ درحقیقت یہہ معاملہ ایسا نازک ھوتا ھی جس میں اس بات کا تصفیہ کہ وہ وقف فی الواقع نیک نیتي سے کیا گیا ھی یا فریب سے مشکل ھوتا ھی اسلیئے اکثر وہ وقف باطل قرار پاتا ھی جیسےکہ بمبئي کے صوبہ میں بعض مقدمات کا حال ھوا ھی *

چوتھے یہہ کہ — چونکہ اکثر جائدادیں دیہات مالگذاري سرکار ھوتي ھیں اور جب کوئي نالایق جانشین زر مالگذاري سرکار نہ ادا کرے تو کوئي امر مذھبي یا قانوني اُس جائداد کے بعلت باقي مالگذاري نیلام ھوجانے کا مانع نہیں ھی پس اگر یہہ مسئلہ شرعي گورنمنٹ کي منظوري سے بذریعہ ایک قانون کے استحکام پا جاوے تو یہہ تمام خرابیاں رفع ھوسکتي ھیں *

میں صرف بنظر قومي بھلائي کے اس میں کوشش کرنا چاھتا ھوں اور اسي لیئے میں نے ارادہ کیا ھی کہ کونسل گورنمنٹ آف انڈیا میں ایک ایسے قانون کے پیش کرنے کي

تحریک کروں جس سے خاندانی وقف کا مسئلہ جو سني و شیعہ کے مذهب کے مطابق هی استحکام پا جارے *

جو که مجهے یقین کامل اسبات کا هی که گورنمنٹ دل سے مسلمانوں کي بہتري. اور مسلمانوں کي اسودگي اور اُن کے رفاه و فلاح کي ایسي هي خواهشمند هی جیسیکه اپني باقي رعایا کي هی اسلیئے مجهے اُمید هی که گورنمنٹ بهي غالباً اُس پر التفات فرمایگي — مگر یهه سمجهنا چاهیئے که خود گورنمنٹ ایسے قانون کي جیسا که خانداني وقف کا مجوزه قانون هوگا اپني طرف سے موجد نهیں هوسکتي اور نه خود اپنے پر اُس کي ذمهداري لے سکتي هی بلکه یهه بات صرف نبي عزت وصاحب وقعت نبي جائداد مسلمانوں کی خواهش پر منحصر هی اگر شریف وعالي خاندان مسلمان کثرت سے ایسے قانون کے موجود هونے پر اپني خواهش ظاهر کریں تو میں ایسے قانون کي پیشي کي اجازت کي تحریک کرسکتا هوں اور غالباً گورنمنٹ بهي بلحاظ خواهش و کثرت راے شریفوں کے اُس پر خیال کرے پس میں نے یهه تمام حالات اسلیئے چهاپے هیں که مسلمان رئوس و شریف اسپر بخوبي غور کریں اور اپني مرضي و خواهش سے مجهے مطلع فرماویں *

اُس قانون میں مندرجه ذیل مطالب هونگے

دفعه ۱ — اُس قانون کا نام قانون جائداد موقوفه خانداني اهل‌اسلام رکها جاویگا لیکن اُس قانون کا کوئي حکم ایسي جائداد کے کسي مسئله شرعي وراثت پر موثر نهوگا جو اس قانون کے ماتحت نه کي گئي هو *

اس دفعه کا مقصد یهه هی که جو مسایل شرعي نسبت وراثت جائداد کے مسلمانوں میں مقرر هیں اُن سے اس قانون سے کچهه علاقه نهیں هی اور اسیطرح نه وصیت کے مسئله سے اور نه وقف مذهبي کے مسئله سے تعلق رکهتا هی صرف اُس جائداد سے متعلق هوگا جو حسب مرضي مالک اس قانون سے متعلق کي جاویگي *

دفعه ۲ — لفظ مسلمان سے جو اس قانون میں مستعمل هوگا اس مذهب کے کل فرقے مراد هونگے *

دفعه ۳ — هر عاقل . بالغ مسلمان مجاز هوگا که اپني جائداد کو جو از قسم زمینداري یا معافي دوامي هو یا اس میں سے کسیقدر کو اس قانون کے ماتحت کردے بشرطیکه —

۱ — جائداد کلیة اور خالصتاً اُسي کي هو اور محض اُسي کے خالص قبضه مالکانه میں هو اور کلکٹري کے دفترمیں اُسي کے نام پر مندرج هو —

۲ — جائداد مذکور ایک یا زیاده محالات پر مشتمل هو —

۳ — جائداد مذکور پر کوئي مواخذه نهو —

۴ — جائداد مذکور کے ذمه سرکاري مالگذاري باقي نهو —

۵ — جائداد مذکور کي سالانه نکاسي دس هزار روپیه سے کم نهو —

اس دفعه سے صاف ظاهر هی که کوئي شخص خواه نخواه اس قانون کي تعمیل پر مجبور نهوگا بلکه جو شخص نه چاهے که اُس کي جائداد همیشه کو محفوظ رهے اُس کو اختیار هوگا نه اپني ریاست کو اس قانون کے متعلق کردے *

بلالحاظ اس قانون کے جو مسئله وقف خانداني کا مسلمانوں میں هی اُس کے مطابق بهي جائداد کے وقف کرنے کا کچهه امتناع اس قانون سے نهوگا مگر جو خاص رعایتیں اس قانون میں کي گئي هیں وه اُسي جائداد سے متعلق هونگي جو اس قانون کے ماتحت کي گئي هونگي *

یهه قانون جائداد منقوله اور جائداد سکني مثل مکانات و دوکانات وغیره سے متعلق نهیں هوسکنے کا کیونکه جو جائداد اِس قانون سے متعلق هوگي ضرور هی که وه ایسي هو جو همیشه کو قایم رهے *

اجزاء موضع مالگذاري بهي جب تک که اُن کا بٹواره مکمل نهولے اِس قانون کے ماتحت نهیں هوسکنے کي اِسلیئے که جو دیهات اِس قانون کے ماتحت هوجائینگے اُنکے وصول مالگذاري کے لیئے ایک خاص رعایت اِس قانون میں کي گئي هی اور اگر مالگذاري کي جوابدهي مشترکه رهے تو وه رعایت نهیں هوسکتي اسلیئے یهه شرط لگائي گئي هی که جو جائداد اس قانون کے ماتحت هو وه پورا مستقل هو *

جو که مقصد اِس قانون بنانے سے یهه هی که مسلمان خاندانوں میں همیشه ریاست قایم رهے اس لیئے ضرور هی که کوئي حد مقرر کي جائے که کسقدر آمدني کي جائداد بطور ریاست قایم هو اِسلیئے وه تعداد اختیار کي گئي هی جو اوده کے تعلقه داروں کي ریاست کے لیئے قرار دي گئي هی *

دفعه ۴ — جو شخص که اپني جائداد کو اس قانون کے ماتحت کرنا چاهیگا اُس کو صاحب کلکٹر کے سامنے درخواست دیني هوگي *

دفعه ۵ — صاحب کلکٹر اپنے دفتر سے اُس جائداد کي نسبت تحقیقات کرکے حسب ضابطه گورنمنٹ میں رپورٹ کریگا *

دفعه ۶ — اگر گورنمنٹ اُس درخواست میں کوئي قانوني اعتراض نه دیکهیگي تو ایک سند عطا کریگي جسکا مطلب یهه هوگا که وه جائداد بطور ریاست خانداني کے اُس قانون کے بموجب قرار دي گئي *

دفعه ۷ — بعد اسکے اگر کوئي شخص چاهیگا که کوئي اَوْر جائداد اُسي جائداد میں شامل کردي جاوے جو بموجب سند کے ریاست خانداني بنائي گئي هی تو اُس کو ایسا کرنے کا اختیار هوگا *

دفعه ۸ جب که گورنمنت سے سند مل جائے تو وہ جائداد اس قانون کے مطابق خاندانی ریاست متصور هوگی *

دفعه ۹ جب کوئی جائداد اس قانون کے ماتحت ایک دفعه هوجاویگی تو اس قانون کی تاثیر سے بجز اُن خاص صورتوں کے جو آگے مذکور هونگی بری نهوگی *

دفعه ۱۰ اس قانون کی مندرجه ذیل تاثیر جائداد کی نسبت هوگی *

(۱) وہ جائداد مطابق اُس مسئله شرعی کے جو مسئله هشتم مذکورہ بالا میں بیان هوا هی نه بیع هوسکیگی نه هبه هوسکیگی نه وراثت میں تقسیم هوسکیگی بلکه همیشه یکجائی و غیر منقسم رهیگی صرف ایک شخص بطور جانشین کے هوگا اور جانشین صرف حین حیات منافع پانے والا جائداد مذکور کا متصور هوگا یعنی جائداد کے منافع کو صرف اپنی حین حیات تصرف میں لانے کا مجاز هوگا اور اصل جائداد کو بذریعه بیع یا هبه یا وصیت کے یا کسی اَور طرح پر منتقل کرنے کا مجاز نهوگا اور نه اُس پر کوئی مواخذہ قایم کرنے یا کسی ایسے معاهدہ کے عمل میں لانے کا مجاز هوگا جو جائداد پر اُس کی حیات کے بعد کوئی قانونی اثر پیدا کرے البته ٹهیکه سادہ دینے کا اختیار هوگا بشرطیکه اُسکی میعاد سات برس سے زیادہ نهو *

(۲) جانشین کی وفات کے بعد جائداد اُس کے وارثوں میں تقسیم نهوگی بلکه جو قاعدے که اس قانون میں قرار دیئے گئے هیں اُن کے مطابق اُس کے وارثوں میں سے ایک شخص جانشین هوجائیگا *

(۳) کسی عدالت کی ڈگری قرضه سادہ کے اجرا میں جائداد مذکور مستوجب نیلام نهوگی اور باقی مال گذاری میں بهی نیلام نهوگی *

دفعه ۱۱ — اگر کوئی دوسرا شخص اپنی حقیت کی ڈگری اُس جائداد پر پالے جس سے معلوم هو که جائداد کل یا جزو اُس شخص کی ملکیت نه تهی جس نے جائداد کو بطور ریاست خاندانی بنایا تها تو اُس قدر جائداد جس پر ڈگری هوئی اس قانون کی تاثیر سے بری هوگی *

دفعه ۱۲ اسی طرح اگر کوئی ڈگری کفالت کے ماقبل کی هو اور اُس میں جائداد نیلام هوجاوے تو جائداد نیلام شدہ بهی اس قانون کی تاثیر سے بری هوجاویگی *

دفعه ۱۳ — اسی طرح اگر کوئی جزو موضع ڈگری حقیت یا ڈگری کفالت ما قبل کے سبب سے نکل جاوے تو وہ کل موضع اسلیئے که وہ غیر منقسمه رہ گیا اس قانون کی تاثیر سے بری هوجاویگا *

دفعه ۱۴ — ۲۰ ان دفعات میں جو ڈگریات قرضه ذات جانشین پر هوں اُن کی نسبت مندرجه ذیل قواعد بنائے گئے هیں که وہ ڈگری عدالت سے کلکٹری میں منتقل هوجاریگی *

کلکٹر جائداد کو قرق کریگا اور بعد اداے مالگذاري سرکار بقیه روپیه میں سے جانشین اور أسکے خاندان کي گذران کے واسطے کچهه تجویز کریگا اور بقیه آمدني ڈگریدار کو دیجاویگي *

ایسي حالت میں وہ جانشین بعلت اجراے ڈگري گرفتار نهوگا اورنه أسکي جائداد قرق هوگي *

یهه انتظام تا اداے ڈگري یا تا وفات جانشین موجوده قایم رهیگا *

بروقت اداے زرِ ڈگري یا وفات جانشین موجوده جائداد قرقي سے واگذاشت هوجاویگي اور ڈگریداروں کا کچهه مطالبه جائداد پر نهوگا *

دفعه ۲۱ و۲۲ — باقي مالگذاري کي علت میں ذات اور جایداد منقوله جانشین کي اور نیز منافع جائداد کا تا اداے باقي مواخذه دار رهیگا اور اگر جانشین موجوده مرجاوے تب بهي محاصل جایداد سے باقي وصول کیجائیگي صرف اسقدر رعایت کي جاویگي که جو جائداد اس قانون کے ماتحت کردي جائیگي وہ بعلت باقي مالگذاري نیلام نهوگي اور نه بهمنسوخي بندوبست أسکا انتقال عمل میں آویگا *

طریقه جانشیني

دفعه ۲۳ لغایت دفعه ۲۸ — جب که ایک مستحکم قانون بنایا جاتا هی تو قاعده جانشیني کا مهمل اور مجمل نهیں چهوڑا جاسکتا بلکه ضرور هی که أس کے لیئے قانون میں ایک مستحکم قاعده جانشینوں کے سلسله کا بنایا جاوے تاکه کوئي محل اشتباه اور نزاع باقي نرهے اسلیئے اس میں یهه قاعده بنایا گیا هی که جو شخص متوفی سے قرابت قریبه رکهتا هی اور عمر میں بڑا هی أس شخص کو استحقاق جانشیني کا هوگا *

پرورش رشته داران

دفعه ۲۹ لغایت ۳۳ — پرورش رشته داران کے لیئے بهي قاعدے بنائے گئے هیں صوبه اوده میں جو ریاستیں تعلقه داروں کي قایم کي گئي هیں أن کے رشته داروں کي پرورش کا طریقه جو قانوناً قرار دیا گیا هی وہ هي طریقه اس قانون میں بهي رکها گیا هی *

جوکه مقصد اس قانون سے یهه هی که مسلمان خاندانوں کي ریاستیں قایم رهیں اور رئیس اور ذي مقدور اور ذي عزت اشخاص مسلمانوں میں موجود رهیں اسواسطے پرورش خاندان کے لیئے اعتدال کے ساتهه قاعده مقرر کیا گیا هی تاکه جانشین کے پاس مناسب سرمایه ریاست قایم کرنے کے لیئے بچے *

فواید جو اس قانون سے مسلمانوں کو حاصل هونگے

سب سے بڑا فائده اس قانون سے یهه هوگا که مسلمان خاندانوں کي ریاستیں جو روز بروز برباد هوتي جاتي هیں وہ بربادي سے بچینگي اور همیشه کو قایم رهینگي *

مسلمان خاندانوں میں ایک یهه آفت هی که جب کوئي مورث صاحب جائداد مرجاتا هی اور أسکي متعدد اولاد رهتي هی تو جائداد أس کے بهتوں میں تقسیم هوجاتي هی اور

هر ایک کے پاس تهوڑي تهوڑي آمدني کي جائداد رہ جاتي هی مگر هر ایک بیٹا اپني خانداني عزت برقرار رکهنے کو ویسے هي اخراجات قایم رکهتا هی جیسے که اُس کےباپ کے زمانه میں تهے آمدني تو گهٹ جاتي هی اور اخراجات پورے رهتے هیں اور روز بروز قرضه بڑهتا جاتا هی اور جائداد تلف هوجاتي هی *

ایک اور آفت مسلمان خاندانوں میں یهه هی که نبي مقدور اور صاحب جائداد رئیسوں کي اولاد اس خیال سے که جب باپ مریگا تو کچهه جائداد اُنکے حصه میں آویگي کسي قسم کي لیاقت اور قابلیت جس سے وہ خود کمانے کے لایق هوں پیدا نهیں کرتے خود بهي نالایق رهتے هیں اور انجام کار جو جائداد بوراثت اُنکو ملتی هی اُسکو بهي تلف کربیٹهتے هیں اس قانون سے اگر جاري هو تو یهه سب خرابیاں رفع هوجاوینگي *

یهه تدبیر جو بیان کي گئي هی اُسمیں بڑي خوبي یهه هی که سني اور شیعه دونوں فریق کے مذهب کے بالکل مطابق هی اور جو مسئله شرعي اسوقت دونوں فریق کے فقه کي کتابوں میں مندرج هی اُسکو زیادہ استحکام هوجاتا هی اور باایںهمه] هر شخص کو اختیار رهتا هی که چاهے اس قانون کے مطابق عمل درآمد کرے چاهے نکرے *

جسطرح پر که میں نے اس قانون کا مسودہ بنایا هی اُسکو بعینه اس کے ساتهه چهاپا جاتا هی ممکن هی که رئیسوں اور مسلمانوں کي صلاح سے اس مسودہ میں مناسب مناسب اصلاحیں کیجاویں اس وقت صرف یهه مقصود هی که جو لوگ اس قسم کے قانون کو پسند کرتے هوں وہ اپني راے سے اُسکي پسندیدگي کي نسبت مجهکو اطلاع دیں جزئیات پر بحث اور جزئیات کي اصلاح بعد کو کثرت راے رئیسان سے هوا کریگي *

واضح هو که یهه مسودہ قانون کا ابهي میں نے بطور نمونه کے بنایا هی اور ابهي اُسکو کونسل میں پیش نهیں کیا اور یهه تمام تحریر جو میں نے لکهي هی ایک پرائیوٹ تحریر هی اور جب تک که مجهکو یهه نه معلوم هوجاوے که مسلمان رئیس اور اهل خاندان اس طرح کے قانون کو پسند کرتے هیں اُسوقت تک اس مسودہ کو کونسل میں پیش کرنیکا میرا ارادہ نهیں هی پس یهه تمام تحریر بطور پرائیوٹ تحریر کے تصور کیجاوے *

اب اخیر کو میري التماس تمام مسلمان رئیسوں اور اهل خاندان سے یهه هی که جو خرابیاں اُنکے خاندان پر آتي جاتي هیں اور جو خرابیاں که دو تین پشت بعد اُنکے خاندان پر نازل هونگي اُن سب کو غور کریں اور اُسکے بعد جو کچهه اُنکي راے نسبت اس تدبیر کے هو اُس سے مطلع فرماویں جو بزرگ که اپني راے اسکي نسبت تحریر فرما کر میرے پاس بهیجینگے میں اُنکا شکر گذار هونگا *

مقام علیگڈہ پانچویں نومبر سنه ۱۸۷۹ ع }　　راقم
سید احمد خاں

مسودہ

ایکٹ بمراد انضباط ایسے قواعد کے جنسے اهل اسلام کو اپني جائداد کے برقرار رکھنے کے واسطے شرعي وقف خانداني کرنے میں تسهیل هو

هرگاه که ایسے قواعد قانوني منضبط کرنے ضرور هیں جن سے اهل اسلام کو اپني جائداد کے برقرار رکھنے کے واسطے وقف خانداني کرنے میں آساني هو لهذا احکام ذیل صادر هوتے هیں *

حصه اول

مراتب ابتدائي

دفعه ۱ — جائز هی که یهه ایکٹ از نام " قانون جائداد وقف خانداني اهل اسلام " موسوم هو *

• یهه ایکٹ کل برٹش انڈیا سے متعلق هی اور تاریخ منظوري سے نافذ هوگا *

لیکن کوئي چیز مندرجه ایکٹ هذا ایسي جائداد کے کسي قاعدہ وراثت پر موثر نه خیال کي جائیگي جو باضابطه اس ایکٹ کے ماتحت نه کي گئي هو *

دفعه ۲ — ایکٹ هذا میں بشرطیکه مضمون یا سیاق کلام میں کوئي امر خلاف نهو لفظ مسلمان میں اس مذهب کے کل فرقے شامل هیں *

لفظ زمینداري سے هر ایسي زمین مراد هی جس پر سرکاري مالگذاري مقرر هو جسکے ادا کرنے کے واسطے مالک زمین کا سرکار سے معاهد هوا هو *

لفظ معافي سے هر ایسي زمین مراد هی جس کي مالگذاري دوام کے لیئے کُلًّا واگذاشت کي گئي هو یا کسي خاص معاهدہ سے چهوڑ دي گئي هو یا منتقطع کرا لي گئي هو یا عطا کي گئي هو † *

لفظ جائداد سے مراد وہ جائداد هی جو زمینداري یا معافي یا دونوں پر مشتمل هو *

لفظ موضع سے ‡ مراد *

(الف) — هر ایسي زمینداري هی جسپر مالگذاري اراضي کے ادا کرنے کے واسطے ایک جداگانه معاهدہ هوا هو *

(ب) — هر ایسي معافي هی جس پر مالگذاري اراضي کے ادا کرنے کے واسطے ایک جداگانه معاهدہ هوا هوتا اگر وہ اراضي زمینداري هوتي *

---

† ضمن ۱۰ دفعه ۳ ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ع —

‡ ضمن ۱ دفعه ۳ ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ ع —

لفظ مواخذه سے مراد اراضي پر ایسے مطالبه یا دعوی سے هی جو کسي باهمي معاهده کي بنا پر عائد هوا هو † *

لفظ مالیت سالانه سے دوچند تعداد مالگذاري مراد هی اور معافي کي صورت میں اُس تعداد مالگذاري کا دوچند جو اُس معافي پر مشخص هوتي اگر وه زمینداري هوتي ‡ *

لفظ کلکٹر ضلع سے ضلع کے انتظام مال کا اعلی عهده‌دار مهتمم مراد هی § *

لفظ کمشنر قسمت سے قسمت کے انتظام مال کا اعلی عهده دار مهتمم مراد هی || *

لفظ جانشین سے ایسي جائداد کا قابض مراد هی جو ایکٹ هذا کے ماتحت لائي گئي هو *

لفظ موت (یا وفات) سے طبعي موت اور سول موت دونوں مراد هیں *

لفظ ڈگري اور ڈگریدار اُسي معني میں استعمال کیئے گئے هیں جس معني میں که مجموعه ضابطه دیواني میں مستعمل هوئے هیں *

لفظ ڈگري قطعي سے وه ڈگري مراد هی جس کو عدالت مجوز ڈگري (بجز صیغه نظر ثاني کے) کسي فریق کي درخواست پر تبدیل یا اپني مرضي سے اُسپر نظر ثاني نه کرسکے اور جو بوجهه انقضاے میعاد یا کسي اَور قاعده قانون کے سبب سے قابل اپیل نهو ¶ *

لفظ قرابت سے ایسے اشخاص کا علاقه یا رشته مراد هی جو حسب شرع محمدي ایک هي اصل یا ایک هي مورث یا مورثه اعلی سے پیدا هوئے هوں * *

لفظ قرابت سلسله وار سے ایسے دو اشخاص کي قرابت باهمي مراد هی جن میں سے ایک شخص دوسرے شخص سے ذکور یا اناث کے سلسله مستقیم میں پیدا هوا هو خواه وه سلسله اعلی هو یا اسفل † *

لفظ قرابت متفرعه سے ایسے دو اشخاص کي قرابت باهمي مراد هی جو ایک هي اصل یا مورث اعلی سے پیدا هوئے هوں لیکن اُن میں سے کوئي سا دوسرے سے سلسله مستقیم میں نه پیدا هوا هو ‡ *

---

† ضمن ۷ دفعه ۳ ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ ع —
‡ ضمن ۶ دفعه ۳ ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ ع —
§ ضمن ۲ دفعه ۳ ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ ع —
|| ضمن ۳ دفعه ۳ ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ ع —
¶ دفعه ۱۳ تشریح ۴ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۷ ع —
* دفعه ۲۰ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ ع —
† دفعه ۲۱ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ ع —
‡ دفعه ۲۲ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ ع —

لفظ درجه قرابت سے هر اعلی یا اسفل پشت مراد هی مثلاً هر شخص کا باپ أس سے پہلے درجہ قرابت میں هی اور اسي طرح أس کا بیٹا ـ أس کا دادا اور پوتا دوسرے درجه میں هیں اور أس کا پردادا اور پرپوتا تیسرے درجه میں هیں † *

لفظ جانشیني سے کسي جانشین کي وفات پر اُسي حیثیت سے أس کي جگہہ قایم هونا اور أس کي جائداد پر قابض هوکر أس سے متمتع هونا مراد هی *

حصة دوم

جائداد کو ایکٹ هذا کے ماتحت کرنے اور أس پر قانوني نتائج کے بیان میں

دفعه ۳ — هر مسلمان جو قانوناً کسي معاهده کے کرنیکے قابل هی ‡ مجاز هوگا که حسب طریق مصرحه ایکٹ هذا اپني جائداد کو اس ایکٹ کے ماتحت کرے - بشرطیکه *

(۱) جائداد کلیة و خالصة أسي کي هو اور محض أسي کے خالص قبضه مالکانه میں اور سرکاري کتب مالگذاري میں اسیطرح سے درج هو *

(۲) جائداد مذکور ایک یازاید مواضعات پر مشتمل هو *

(۳) جائداد مذکور پر کوئي مواخذه نهو *

(۴) جائداد مذکور کے ذمه سرکاري مالگذاري کي باقي نهو *

(۵) جائداد مذکور کي سالانه مالیت دس هزار روپیه سے کم نهو *

دفعه ۴ — برعایت قیود دفعه ماسبق کے هر شخص کو جسکو اپني جائداد اِس ایکٹ کے ماتحت کرني منظور هو لازم هی که ایک تحریري درخواست حسب نمونه نقشه (الف) تتمه منسلکه ایکٹ هذا أس ضلع کے کلکٹر کو دے جسمیں وه کل جائداد یا أسکا ایک جزو اعظم واقع هو *

دفعه ۵ — درخواست متذکره دفعه ماسبق کے گذرنے پر کلکٹر اِس امر کي تحقیق کریگا که ایا کتب مالگذاري سرکاري سے بیانات مندرجه درخواست کي تصدیق هوتي هی یا نهیں اور اگر تصدیق هوتي هو تو کلکٹر درخواست مذکور کو معه کیفیت کے معمولي ذریعوں سے لوکل گورنمنٹ بالا دست کو ارسال کریگا اور اگر کلکٹر کو دریافت هو که بیانات مندرجه درخواست سرکاري کتب مالگذاري کي تحریرات کے مطابق نهیں هیں تو وه اِس درخواست کو نامنظور کریگا *

---

† دفعه ۲۱ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ ع -

‡ دفعات ۱۱ و ۱۲ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ ع -

تشریح — جبکه جائداد جسکي بابت درخواست دي گئي هو ایک سے زاید اضلاع میں واقع هو تو وہ کلکٹر جسکو درخواست دي گئي هو دفعه هذا کے اغراض کے بارہ میں اُس کلکٹر سے تحقیقات کریگا جسکے ضلع میں باقي جائداد واقع هو *

دفعه ٦ — اگر لوکل گورنمنٹ درخواست میں کوئي اعتراض قانوني نه پاے تو سائل کو ایک سند حسب نمونه نقشه (ج) تتمه منسلکه ایکٹ هذا عطا کریگي *

دفعه ۷ — هر شخص جسنے حسب دفعه ماسبق سند حاصل کرلي هوگي یا اُسکے جانشین بعد عطاے سند مذکور کے هر زمانه میں اِس امر کے مجاز هونگے که حسب نمونه نقشه (ب) تتمه منسلکه ایکٹ هذا ایک تحریري درخواست واسطے ازدیاد جائداد بماتحتي ایکٹ هذا دیں بشرطیکه جائداد مذکور دفعه ۳ کي قیود کو باستثناے اور بلالحاظ ضمن آخري کے پورا کرتي هو — اُس درخواست پر جو حسب دفعه هذا دیجائیگي بتبدیل ترمیمات ضروري اُسي طرحپر عملدرآمد هوگا جسطرح که درخواست گذرانیدہ حسب دفعه ۴ پر اور شرایط مندرجه دفعه ٦ بهي ایسي درخواست پر واجب الاطلاق خیال کیجائینگي *

دفعه ۸ — یوم عطاے سند کو اور اُسکے بعد سے جائداد مندرجه سند مذکور ایکٹ هذا کے ماتحت باضابطه لائي گئي متصور هوگي *

دفعه ۹ — جب کوئي جائداد ایکٹ هذا کے ماتحت ایک مرتبه لائي گئي هو تو وہ ایکٹ هذا کي تاثیر سے بجز اُس صورت کے جو آگے مذکور هوگي بري نهوگي *

دفعه ۱۰ — ایکٹ هذا کي تاثیر مفصله ذیل نتایج قانوني پیدا کریگي *

(۱) جانشین صرف حین حیات منافعه پانیوالا جائداد مذکور کا متصور هوگا یعني جائداد کے منافع کو صرف اپنے حین حیات تصرف میں لانیکا مجاز هوگا اور اصل جائداد کو بذریعه بیع یا هبه یا وصیت کے یا کسي اَور طرحپر منتقل کرنیکا مجاز نهوگا اور نه اُسپر کوئي مواخذہ قایم کرنے یا کسي ایسے معاهدہ کے عمل میں لانیکا مجاز هوگا جو جائداد پر اُسکي حیات کے بعد کوئي قانوني اثر پیدا کرے بدیں قید که کوئي امر مندرجه دفعه هذا کل یا جزو جائداد کے ایسے ٹهیکهپر (بشرطیکه وہ ٹهیکه بطور رهن نهو) جو سات سال سے متجاوز نهو موثر نهوگا *

(۲) جانشین کي وفات پر جائداد اُسکے وارثوں کو بطور وراثت کے نه پهونچیگي بلکه جانشیني اُن قواعد کے بموجب عمل میں آئیگي جو آگے مرقوم هونگے *

(۳) کسي عدالت کي ڈگري قرضه سادہ کے اجرا میں جائداد مذکور مستوجب نیلام نهوگي اور نه مالگذاري سرکاري کي باقي میں مستوجب نیلام هوگي ان دونوں صورتوں میں جائداد مذکور کے ساتهه اُس طور پر عملدرآمد هوگا جو آگے مذکور هوگا *

دفعہ ۱۱ — اگر کوئي شخص جانشین پر ایسي ڈگري حاصل کرے جو اُسکو کسي جائداد ماتحت ایکٹ ھذا کے کل یا جزو کا مستحق کردے تو ایسا ڈگریدار اُس ڈگري کے اجرا میں دخل اراضي کي درخواست کرنے کا اُسوقت تک مجاز نہوگا جب تک کہ وہ ڈگري قطعي نہ ہوجاوے اور اُس تاریخ پر اور اُسکے بعد سے جبکہ ڈگریدار نے بہ تعمیل ڈگري قبضہ حاصل کیا ھو جائداد مقبوضہ ایکٹ ھذا کي تاثیر سے خارج خیال کي جائیگي *

دفعہ ۱۲ — اگر کوئي شخص جانشین پر ایسي ڈگري حاصل کرے جس میں کسي جائداد ماتحت ایکٹ ھذا کے کل یا جزو نیلام کے ایک باھمي معاہدہ کي وجہہ سے جو بالخصوص جائداد مذکور پر موثر ھوتا ھو ھدایت ھو تو ایسا ڈگریدار اجراے ڈگري میں نیلام کي درخواست کا مجاز نہوگا تاوقتیکہ وہ ڈگري قطعي نہو اور اُس تاریخ پر اور اُسکے بعد سے جبکہ مشتري کو جائداد پر جو ایسي اجراے ڈگري کي علت میں نیلام ھوئي ھو قبضہ حاصل ھوا ھو جائداد مقبوضہ ایکٹ ھذا کي تاثیر سے خارج خیال کي جائیگي *

دفعہ ۱۳ — ھر موضع جو اس ایکٹ کے ماتحت ھو اور جو ایسي ڈگریوں کے اجرا کي وجہہ سے جو حسب شرایط ھر دو دفعات ماسبق عمل میں آیا ھو بحیثیت کلي جانشین کے پاس نرھے تو اُس تاریخ پر اور اُس تاریخ کے بعد سے جبسیکہ ڈگریدار یا مشتري نے (جیسي صورت ھو) بعلت اجراے ڈگري ایسے موضع کے ایک جزو پر قبضہ حاصل کیا ھو بحیثیت کلي اس ایکٹ کي تاثیر سے خارج متصور ھوگا *

دفعہ ۱۴ — اگر کوئي شخص جو جانشین پر ڈگري قرضہ سادہ رکھتا ھو کسي جائداد ماتحت ایکٹ ھذا پر اُس ڈگري کے جاري کرانے کا خواھاں ھو تو ایسے ڈگریدار کو لازم ھی کہ ڈگري مذکور کو بغرض اجرا اُس کلکٹر کے پاس جس کے ضلع میں وہ جائداد واقع ھو منتقل کرانے کي درخواست عدالت مجاز سے کرے اور اس درخواست کے گذرنے پر عدالت مذکور درخواست کو منظور کرکے ڈگري کو منتقل کردیگي *

دفعہ ۱۵ — جب کوئي ڈگري حسب دفعہ ماسبق منتقل ھوجاوے تو کلکٹر اپني راے کے بموجب بذات خود یا کسي دوسرے شخص کي معرفت جانشین کي کل جائداد یا جزو جائداد کا انتظام اُس طور پر کریگا جو آگے مذکور ھوگا *

دفعہ ۱۶ — جب کسي جائداد کو حسب دفعہ ماسبق کلکٹر اپنے انتظام میں لے لے تو کلکٹر یا کوئي آؤر آدمي جسکو وہ مقرر کرے اپنے ایام منتظمي میں جائداد مذکور کا تمام محاصل و منافع وصول و جمع کریگا اور اُس محاصل و منافع کي وصولي کي رسید بھي دیگا *

جمع وصول شدہ میں سے اُسکو یہہ اخراجات ادا کرنے ھونگے *

اول اگر مالگذاري سرکاري ھو تو وہ اور جملہ قرضے اور مواخذے جو جائداد مذکور پر اُسوقت بحق گورنمنٹ واجب ھوں *

دوم وہ جمع سالانہ جو اُسکي راے میں جانشین اور اُسکے خاندان کي گذران کے لیئے کافي ھو — اور جمع باقیماندہ اخراجات انتظام اور مطالبہ ڈگري کے ادا کرنے میں صرف ھوگي † *

دفعہ ۱۷ — جب تک یہہ انتظام جاري رھیگا جانشین بعلت مطالبہ ڈگري جو حسب دفعہ ۱۴ کلکٹر کے ھاں منتقل ھوگئي ھو مستوجب گرفتاري نہوگا اور نہ ایسے جانشین کي جائداد منقولہ بعلت اجراے ڈگري مذکور مستوجب قرقي یا نیلام ھوگي *

ایسا جانشین اُس کل جائداد کي نسبت جو کلکٹر کے انتظام میں ھو یا اُسکے جزو کي بابت ٹھیکہ دینے کے قابل نہوگا اور اُس جائداد کے محاصل یا منافع کے واسطے جائز رسیدیں دینے کے بھي قابل نہوگا لیکن یہہ دونوں اختیارات کلکٹر کو یا اُس شخص کو جس کو کلکٹر نے جائداد کے انتظام کے واسطے مقرر کیا ھو اُسي طرحپر حاصل ھونگے جسطرح کہ جانشین کو ایسے انتظام کے شروع ھونے سے قبل حاصل تھے ‡ *

دفعہ ۱۸ — یہہ انتظام تا بیباقي مطالبہ ڈگري جاري رھیگا بشرطیکہ وہ جانشین جسپر ڈگري صادر ھوئي ھو قبل بیباقي مطالبہ ڈگري فوت نہوجاے —

دفعہ ۱۹ — مطالبہ ڈگري کي بیباقي پر کل جائداد یا جزو جائداد (جیسي صورت ھو) جسکا انتظام کلکٹر نے اپنے ذمہ لیا ھو جانشین کے حوالہ کیجائیگي — مگر اُن ٹھیکوں کي (اگر ایسے ٹھیکے ھوں) ماتحت ھوگي جو حسب دفعہ ۱۷ دیئے گئے ھوں § *

دفعہ ۲۰ — جانشین کي وفات پر جسپر کہ ڈگري صادر ھوئي ھو کل جائداد یا جزو جائداد (جیسي صورت ھو) جسکا انتظام کلکٹر نے اپنے ذمہ لیا ھو اس انتظام سے واگذاشت کیجائیگي اور جانشین متوفی کے جانشین کے قبضہ میں دیدیجائیگي خواہ مطالبہ ڈگري بیباق ھوا ھو یا نہ ھوا ھو اور پھر کبھي وہ جائداد مستوجب اداے مطالبہ ڈگري مذکور کے نہوگي *

دفعہ ۲۱ — اگر کسي وقت بعد اُس تاریخ کے جبکہ کوئي موضع اس ایکٹ کے ماتحت کیا گیا ھو موضع مذکور پر مالگذاري سرکاري کي بابت باقي رھجاے تو کلکٹر اس بات کا مجاز ھی کہ مالگذاري کي باقي کے وصول کرنیکے واسطے اپنے اُن اختیارات کو جو از روے

---

† دفعہ ۵ — ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۷۰ع —
‡ دفعہ ۴ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۷۰ع —
§ دفعہ ۱۲ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۷۰ ع —

قانون رایج الوقت اُسکو حاصل هوں کلاً یا جزواً عمل میں لاے بدیں قید کہ بندوبست منسوخ نہوگا اور موضع بذریعہ نیلام کے یا کسي اَوْر طرحپر منتقل نہ کیا جائیگا *

دفعہ ۲۲ — جانشین کي وفات کسي مطالبہ مالگذاري سرکاري پر جو اُسکے زمانہ حیات میں باقي رہ گئي هو موثر نہوگي *

حصہ سوم

جانشیني اور طریقۂ شمار درجات قرابت کے بیان میں

دفعہ ۲۳ — اِس بات کے دریافت کرنے کے واسطے کہ کوئي شخص جو سلسلہ وار قرابت میں متوفي سے رشتہ رکھتا هو اُس سے کونسا درجہ قرابت کا رکھتا هی یہہ مناسب هی کہ متوفي سے شخص مذکور تک اعلی یا اسفل جانب میں (جیسي صورت هو) شمار کریں اور هر شخص کے واسطے ایک ایک درجہ مقرر کرتے جائیں — مثلاً هر شخص کا باپ اُس سے اول درجہ قرابت کا رکھتا هی اور اسیطرح سے اُسکا بیتا — اُسکا دادا اور پوتا دوسرے درجہ میں هیں اور اُسکا پردادا اور پر پوتا تیسرے میں † *

دفعہ ۲۴ — اِس بات کے دریافت کرنیکے واسطے کہ کوئي شخص جو قرابت متفرعہ میں متوفي سے رشتہ رکھتا هو اُس سے کونسا درجہ قرابت کا رکھتا هی یہہ مناسب هی کہ متوفي سے اعلی جانب میں مورث مشترک تک شمار کریں اور پھر اسفل جانب میں اُس شخص تک جو قرابت متفرعہ رکھتا هو شمار کریں اور شمار اعلی اور اسفل دونوں میں هر شخص کے واسطے ایک ایک درجہ مقرر کریں ‡ *

دفعہ ۲۵ — شجرہ منسلکہ میں چھہ درجہ § تک شمار هوئے هیں اور اُنپر هند سے لکھے گئے هیں *

جس شخص کا درجہ قرابت شمار کیا جاے وہ اور اُسکا برادر عمزاد شجرہ کي روسے چوتھے درجہ قرابت میں هیں کیونکہ جانب اعلی میں ایک درجہ باپ تک هی اور دوسرا درجہ مورث مشترک یعني دادا تک اور دادا سے جانب اسفل میں ایک درجہ چچا تک اور دوسرا درجہ برادر عمزاد تک هی اس حساب سے کل چار درجے هوئے *

بھائي کا پوتا اور چچا کا بیتا یعني پوت بھتیجا اور برادر عمزاد برابر درجہ میں هیں کیونکہ چار چار درجہ کا فصل رکھتے هیں *

---

† دفعہ ۲۱ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ ع —

‡ دفعہ ۲۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ ع —

§ یہہ شجرہ چھہ درجہ کا بطور تمثیل کے لکھا هی اسیطرح بے انتہا درجات قرابت محسوب هونگے جس میں تمام رشتہ دار کسي درجہ کے هونگے سب آ جاوینگے —

برادر عمزاد کا پوتا وھي درجہ رکھتا ھی جو دادا کے بھائي کا پوتا رکھتا ھی کیونکہ یہہ دونوں چھٹا درجہ قرابت کا رکھتے ھیں † *

دفعہ ۲۶ — قاعدہ جانشیني میں اُن اشخاص میں جو جانشین متوفی کے ایام حیات میں واقعي پیدا ھوئے ھوں اور اُن میں جو وقت وفات جانشین مذکور کے صرف حمل کے اندر ھوں اور بعد کو زندہ پیدا ھوئے ھوں کچھہ تمیز نہیں ھی ‡ *

دفعہ ۲۷ — ھر جانشین کي وفات پر جائداد اُس شخص کو پہونچیگي جو متوفی سے درجہ قرابت میں اقرب ھو بدیں قید کہ یہہ جانشیني قواعد مفصلہ ذیل کے بموجب عمل میں آئیگي *

(۱) جائداد وقت واحد میں صرف ایک شخص کو ملیگی *

(۲) برعایت قاعدہ ماسبق ذکور کو اناث پر ترجیح ھوگي خواہ ایک ھي درجہ قرابت کا رکھتے ھوں یا مختلف باستثناے اُس صورت کے جبکہ شخص قسم ذکور کي ماں متحد ھو مگر باپ مختلف اس صورت میں ایسا شخص بزمرہ اناث متصور ھوگا *

(۳) برعایت قواعد ماسبق وہ اشخاص جو کسي شخص قسم ذکور کي وساطت سے رشتہ رکھتے ھوں اُن اشخاص پر ترجیح پائینگے جو کسي شخص قسم اناث کي وساطت سے رشتہ رکھتے ھوں خواہ ایک ھي درجہ قرابت کا رکھتے ھوں یا مختلف *

(۴) برعایت قواعد ما سبق وہ اشخاص جو نسب اعلی یا اسفل کے سلسلہ مستقیم میں ھوں اُن اشخاص پر ترجیح پائینگے جو قرابت متفرعہ رکھتے ھوں *

(۵) برعایت قواعد ماسبق وہ اشخاص جو نسب اسفل کے سلسلہ مستقیم میں ھوں اُن اشخاص پر ترجیح پائینگے جو نسب اعلی کے سلسلہ مستقیم میں ھوں *

(۶) برعایت قواعد ماسبق ایک ھي درجہ قرابت کے حقیقي رشتہ‌دار کو سوتیلے رشتہ دار پر ترجیح ھوگي *

(۷) برعایت قواعد ماسبق کبیرالسن کو صغیرالسن پر ترجیح ھوگي *

(۸) برعایت چھہ قواعد اولی کے اور بلا لحاظ قاعدہ ۷ کے کبیرالسن کي اولاد کو صغیرالسن کي اولاد پر ترجیح ھوگي *

(۹) برعایت قواعد ماسبق باستثناے و بلا لحاظ قاعدہ ۷ جب دو یا زاید اشخاص کا باپ متحد لیکن مائیں مختلف ھوں تو وہ شخص ترجیح پائیگا جسکي ماں کا

---

† دفعہ ۲۴ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ ع —

‡ دفعہ ۲۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۸۶۵ اع —

نکاح اُس کے باپ کے ساتھہ دوسرے کی ماں کے نکاح سے پیشتر اُسی باپ کے ساتھہ ہوا ہو *

(۱۰) در صورت عدم موجودگی رشتہ داران نسبی کے جائداد شوہر یا زوجہ کو (جیسی صورت ہو) ملیگی — لیکن اگر مرد متوفی کے ایک سے زاید زوجات ہوں تو اُس زوجہ کو ترجیح دی جائیگی جسکا نکاح اُسکے ساتھہ پہلے ہوا ہو *

(۱۱) در صورت عدم موجودگی اُن تمام اشخاص کے جو از روے قواعد ماسبق جانشینی کے مستحق ہوں جائداد گورنمنٹ کے پاس بطور امانت کے اس واسطے چلی جائیگی کہ اُس کو بطرز مناسب کسی ایسے کار خیر میں صرف کرے جس سے اہل اسلام کی تعلیمی اخلاقی اور تمدنی ترقی مترتب ہو *

دفعہ ۲۸ — جب کوئی موضع جو ایک مرتبہ ایکٹ ہذا کے ماتحت لایا گیا ہو بعد کو حسب منشاء دفعہ ۱۱ یا ۱۲ یا ۱۳ کے اس ایکٹ کی ماتحتی سے خارج ہو جاے تو ایسی جائداد حسب شرح محمدی اُس شخص کے ورثاء کو بطور ترکہ کے پہونچیگی جس نے جائداد مذکور کو ایکٹ ہذا کے ماتحت کیا تھا *

حصہ چہارم

پرورش رشتہ داران کا بیان

دفعہ ۲۹ — جب کسی جانشین کے مرنے کے بعد ایسے رشتہ دار اُس کے باقی رہیں جو آگے مذکور ہونگے تو جانشین وقت کو ایسے ہر رشتہ دار کو اپنے ایام حیات میں یا اُس میعاد تک جو آگے مذکور ہوگی بذریعہ بارہ اقساط مساوی ماہواری کے رواج ملک کے مطابق ایک مواجب سالانہ ادا کرنا ہوگا جو اُس مقدار سے متجاوز نہوگا جس کا ذکر آگے آئیگا بشرطیکہ رشتہدار مذکور بروز وفات جانشین متوفی کے اُس کے ساتھہ سکونت اور خور و نوش رکھتا ہو اور نیز بدیں شرطکہ یہہ رشتہ دار اور کوئی کافی ذریعہ پرورش کا نہ رکھتا ہو اور نہ رکھنے والا ہو † *

دفعہ ۳۰ — متوفی کے جدین و والدین و بیوگان کبیرہ کی حالت میں غایت تعداد مواجب سالانہ کی حسب شرح ذیل ہوگی *

(ا) جب جائداد کی مالیت سالانہ تین لاکھہ روپیہ یا تین لاکھہ روپیہ سے زاید ہو تو تعداد چھہ ہزار روپیہ سے زیادہ نہوگی *

(ب) جب مالیت سالانہ دو لاکھہ روپیہ یا اُس سے زاید ہو مگر تین لاکھہ سے کم ہو تو تعداد دو ہزار چار سو روپیہ سے زیادہ نہوگی *

---

† دفعہ ۲۴ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۹ ع —

[ج] جب مالیت سالانہ ایک لاکھہ روپیہ یا اس سے زاید ہو مگر دو لاکھہ سے کم ہو تو تعداد ایک ہزار دو سو روپیہ سے زیادہ نہوگي *

[د] جب مالیت سالانہ پچاس ہزار روپیہ یا أس سے زاید ہو مگر ایک لاکھہ سے کم ہو تو تعداد چھہ سو روپیہ سے زیادہ نہوگي *

[ہ] جب مالیت سالانہ تیس ہزار روپیہ یا أس سے زاید ہو لیکن پچاس ہزار سے کم ہو تو تعداد تین سو ساٹھہ روپیہ سے زیادہ نہوگي *

[و] جب مالیت سالانہ چودہ ہزار روپیہ یا أس سے زاید ہو لیکن تیس ہزار سے کم ہو تو تعداد دوسو چالیس روپیہ سے زیادہ نہوگي *

[ز] جب مالیت سالانہ چودہ ہزار روپیہ سے کم ہو تو تعداد ایک سو اسي روپیہ سے زیادہ نہوگي † *

جانشین متوفی کي بیوہ صغیرہ کي حالت میں غایت تعداد مواجب سالانہ کي أس غایت تعداد سے نصف ہوگي جس کي بیوہ کبیرہ بموجب جزو ماسبق دفعہ ہذا کے مستحق ہوتي *

دفعہ ۳۱ — جانشین متوفی کے برادران اور پسران نابالغ کي حالت میں غایت تعداد مواجب سالانہ کي ایک ہزار دوسو روپیہ سے زیادہ نہوگي *

جانشین متوفی کے بھتیجوں کي حالت میں جو یتیم اور نابالغ ہوں غایت تعداد مواجب سالانہ کي چھہ سو روپیہ سے زیادہ نہوگي ‡ *

دفعہ ۳۲ — جانشین متوفی کي دختران ناکتخدا اور پسران اور برادران کي بیوگان کي حالت میں غایت تعداد مواجب سالانہ کي تین سو ساٹھہ روپیہ سے زیادہ نہوگي § *

دفعہ ۳۳ — بہ پابندي شرایط متذکرہ بالا کے مواجب سالانہ مذکورہ عرصہ مندرجہ ذیل تک جاري رہینگے *

[ا] نابالغ بیٹے یا نابالغ بھتیجے کي حالت میں أسکے سن بلوغ تک *

[ب] دختر یا بیوہ کي حالت میں 'تاوقتیکہ متوفی کے جانشین کے گھر سے بخوشي نہ نکل جاویں یا تاوقتیکہ بموجب رسم ملک کے مستحق پرورش کے نرهیں —

[ج] اور باقي حالتوں میں تا وفات یابندہ مواجب مذکور کے ‖ *

---

† دفعہ ۲۵ ایکٹ ا سنہ ۱۸۶۹ ع —

‡ دفعہ ۲۶ ایکٹ ا سنہ ۱۸۶۹ ع —

§ دفعہ ۲۷ ایکٹ ا سنہ ۱۸۶۹ ع —

‖ دفعہ ۲۸ ایکٹ ا سنہ ۱۸۶۹ ع —

حصہ پنجم

متفرقات

دفعہ ۳۴ — جملہ احکامات جو کوئی کلکٹر ضلع اس ایکٹ کے بموجب صادر کرے أس قسمت کے کمشنر کے ہاں جس میں وہ ضلع واقع ہو قابل اپیل ہونگے *

دفعہ ۳۵ — جملہ احکامات جو اپیل متدایرہ حسب دفعہ ماسبق میں کمشنر قسمت صادر کرے حکام مال بالا دست کے ہاں جنکے ماتحت وہ کمشنر ہو قابل اپیل ہونگے *

دفعہ ۳۶ — جملہ احکام جو کسی اجراء ڈگری کی تعمیل میں عدالت نافذ کنندہ ڈگری سے کسی ایسی جائداد پر یا أسکی بابت جو اس ایکٹ کے ماتحت کی گئی ہو أسی طور پر اور أن ہی حکام کے ہاں قابل اپیل ہونگے جس طرح کہ عدالت مذکور اور احکامات اپنی اجراء ڈگریوں کی تعمیل میں صادر کرتی ہی *

دفعہ ۳۷ — جب بوجہہ تعمیل اجراء ڈگری متذکرہ دفعہ ۱۱ یا ۱۲، کوئی شخص کسی موضع ماتحت ایکٹ هذا پر قبضہ حاصل کرے یا أس موضع کے جزو پر قبضہ حاصل کرے تو عدالت نافذ کنندہ ڈگری پر واجب ہوگا کہ اس امر کی اطلاع أس ضلع کے کلکٹر کو جس میں وہ موضع واقع ہو جسقدر جلد ممکن ہو کردے *

دفعہ ۳۸ — ہر ضلع کے جس میں کوئی موضع ماتحت ایکٹ هذا واقع ہو دفتر کلکٹری میں ایک رجسٹر رہا کریگا جو از نام " رجسٹر جائداد وقف خاندانی اہل اسلام " موسوم ہوگا اور جس میں ہر موضع متذکرہ صدر کی ایک یاد داشت لکھی جایا کریگی † *

اس یاد داشت میں امور مفصلہ ذیل درج ہونگے —

۱ — نام موضع —

۲ — نام پرگنہ جس میں وہ موضع واقع ہو —

۳ — نام مالک مندرجہ دفاتر سرکاری —

۴ — وہ تاریخ جس میں کہ موضع ایکٹ هذا کے ماتحت کیا گیا ہو —

۵ — وہ تاریخ جس میں کہ موضع ایکٹ هذا کی ماتحتی سے خارج ہوگیا ہو (اگر ایسا امر ہوا ہو) —

۶ — أس ڈگریدار کا نام اور تاریخ جسکے اجرا کی تعمیل کی وجہہ سے موضع ایکٹ هذا کی ماتحتی سے خارج ہوگیا ہو —

۷ — نام عدالت نافذ کنندہ ڈگری —

۸ — أس شخص کا نام جسکو کل یا جزو موضع کا قبضہ دلایا گیا ہو —

---

† دفعہ ۱۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ ع —

۹ — وہ تاریخ جس میں کہ ایسے شخص کو کل یا جزو موضع پر واقعي قبضہ حاصل ہوا ہو —

اِس قسم کي یادداشت ہر موضع کي بابت جو ایکت ھذا کے ماتحت کیا جاے ماتحتي کے بعد اور اُس ماتحتي سے خارج ہونے کے بعد (اگر ایسي صورت ہو) جستدر جلد ممکن ہوگا قلمبند ہوگي اور ہر نئے اندراج پر کلکٹر خود اپنے ہاتھہ اور اپنے دستخط سے اُس کي تصدیق کریگا *

دفعہ ۳۹ — وہ یادداشتیں جو ہر سہماھي میں رجسٹر متذکرہ صدر میں مندرج ہونگي گورنمنت گزت مختص المقام میں بعد اختتام سہماھي مذکور جستدر جلد ممکن ہوگا مشتہر ہونگي † *

دفعہ ۴۰ — رجسٹر جائداد وقف خانداني اہل اسلام کے معائنہ کي کلکٹر سے درخواست کرنے پر ہر شخص کو ہر معقول وقت میں اجازت ہوگي اور جب کسي کو کسي اندراج کي نقل لیني منظور ہوگي تو تحریري درخواست دینے پر کلکٹر سایل کو نقل مطلوبہ اپنے ہاتھہ کي مصدقہ اور دستخطي حوالہ کریگا ‡ *

دفعہ ۴۱ — ہر درخواست پر جو حسب منشاء دفعہ ۴ دي جاے ایک کورت فیس استامپ قیمتي پانسو روپیہ کا چسپان ہونا چاھیئے *

دفعہ ۴۲ — ہر درخواست پر جو حسب منشاء دفعہ ۷ دي جاے ایک کورت فیس استامپ قیمتي دو سو روپیہ کا چسپان ہونا چاھیئے *

دفعہ ۴۳ — ہر عرضي اپیل پر جو حسب منشاء دفعہ ۳۴ یا ۳۵ دي جاے ایک کورت فیس استامپ قیمتي دس روپیہ کا چسپان ہونا چاھیئے *

دفعہ ۴۴ — دربارہ تعین استامپ کورت فیس عرضي اپیل جو حسب منشاے دفعہ ۳۶ دي جاے وھي قواعد واجب الاطلاق ہونگے جن پر اُس عدالت کے جس کے حکم کي ناراضي سے اپیل دائر کیا گیا ہو اور احکامات کي ناراضي کے اپیلوں کا مدار ھی *

دفعہ ۴۵ — درخواست متذکرہ دفعہ ۴۰ میں وہ اندراجات مذکور ہونے چاھیئیں جن کے واسطے سایل رجسٹر دیکھنا چاھتا ہو اور ایسي درخواست پر ایک کورت فیس استامپ بحساب ایک روپیہ في اندراج مطلوب المعائنہ کے چسپان ہونا چاھیئے *

دفعہ ۴۶ — ہر درخواست حسب دفعہ ۴۰ واسطے حصول نقل اندراج پر ایک کورت فیس استامپ قیمتي دو روپیہ کا چسپان ہونا چاھیئے *

---

† دفعہ ۱۹ ایکت ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ ع —
‡ دفعہ ۳ ایکت ۲۰ سنہ ۱۸۳۷ ع —

دفعه ۲۷ — لوکل گورنمنٹ اس بات کي مجاز هی که وقتاً فوقتاً ایسے قواعد منضبط کرے جو جمله امور میں جو اس ایکٹ کے نفاذ سے متعلق هوں ایکٹ هذا سے مطابقت رکهتے هوں *

اس قسم کے قواعد نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي منظوري اور سرکاري گزٹ مختص المقام میں مشتهر هونے کے بعد نفاذ قانوني حاصل کرینگے *

ضمیمه

نقشة (الف)

بعدالت (بیان عهدهدار) (نام ضلع)

درخواست (نام درخواست دهنده) حسب دفعه ۴ قانون جائداد وقف خانداني اهل اسلام —

میں مذکورالصدر (نام درخواست دهنده) مظهر هوں که —

(۱) جائداد مفصله ذیل ایک ایسي جائداد هی جسکي تعریف دفعه ۲ قانون جائداد وقف خانداني اهل اسلام میں کي گئي هی —

(۲) جائداد مذکور کلیة اور خالصة میري هی اور محض میرے هي خالص قبضه مالکانه میں هی اور سرکاري کتب مالگذاري میں اسیطرح درج هی —

(۳) جائداد مذکور ایسے مسلم مواضعات (یا موضع) پر جنکي تعریف دفعه ۲ قانون جائداد وقف خانداني اهل اسلام میں کي گئي هی مشتمل هی —

(۴) جائداد مذکور پر کوئي مواخذه نهیں هی —

(۵) جائداد مذکور پر سرکاري مالگذاري کي باقي نهیں هی اور نه کوئي ایسا مطالبه هی جو مثل باقي مالگذاري سرکاري کے قابل وصول هو —

(۶) جائداد مذکور کي مالیت سالانه جسکي تعریف دفعه ۲ قانون جائداد وقف خانداني اهل اسلام میں کي گئي هی دس هزار روپیه سے کم نهیں هی —

میں مذکورالصدر (نام درخواست دهنده) ملتجي هوں که جائداد مفصله ذیل وقف خانداني کیجاے اور اس باب میں ایک سند حسب دفعه ۶ قانون جائداد وقف خانداني اهل اسلام مجهکو عطا هو *

تفصیل جائداد

نام موضع	نام پرگنه	نام ضلع	نوعیت حق

دستخط درخواست دہندہ

مورخہ سنه ۱۸ ع

نقشۂ (ب)

بعدالت (بیان عہدہ دار) (نام ضلع)

درخواست (نام درخواست دہندہ) حسب دفعہ ۷ قانون جائداد وقف خاندانی اهل اسلام *

میں مذکور الصدر (نام درخواست دہندہ) جو جانشین حال اُس جائداد وقف خاندانی کا ہوں جسکی بابت سند نمبری فلاں مورخہ تاریخ فلاں عطا کی گئی تھی مظہر ہوں کہ —

(۱) جائداد مفصلہ ذیل ایک ایسی جائداد ھی جسکی تعریف دفعہ ۲ قانون جائداد وقف خاندانی اهل اسلام میں کی گئی ھی —

(۲) جائداد مذکور کلیۃ اور خالصۃ میری ھی اور محض میرے ھی خالص قبضہ مالکانہ میں ھی اور سرکاری کتب مالگذاری میں اسیطرح درج ھی —

(۳) جائداد مذکور ایسے مسلم مواضعات (یا موضع) پر جنکی تعریف دفعہ ۲ قانون جائداد وقف خاندانی اهل اسلام میں کی گئی ھی مشتمل ھی —

(۴) جائداد مذکور پر کوئی مواخذہ نہیں ھی —

(۵) جائداد مذکور پر سرکاری مالگذاری کی باقی نہیں ھی اور نہ کوئی ایسا مطالبہ ھی جو مثل باقی مالگذاری سرکاری کے قابل وصول ھو —

میں مذکور الصدر (نام درخواست دہندہ) ملتجی ہوں کہ جائداد مفصلہ ذیل اُس جائداد وقف خاندانی میں شامل کیجاے جسکی بابت سند متذکرہ صدر نمبری فلاں

مورخہ تاریخ نقل عطا کي گئي تهي اور حسب دفعہ ۲ قانون جائداد وقف خانداني اهل اسلام مجهکو ایک اور سند عطا هو •

تفصیل جائداد

نام موضع	نام پرگنہ	نام ضلع	نوعیت حق

دستخط درخواست دهندہ

مورخہ سنہ ۱۸ ع

نقشہ (ج)

سند نمبري عطیہ گورنمنٹ حسب قانون جائداد وقف خانداني اهل اسلام — (نام درخواست دهندہ) کي درخواست مورخہ سنہ ۱۸ ع پر موضع (یاموضعات) مفصلہ ذیل حسب ایکٹ - سنہ — ۱۸ ع جائداد وقف خانداني اهل اسلام کیا گیا هی —

تفصیل جائداد

نام موضع	نام پرگنہ	نام ضلع	نوعیت حق

دستخط

تاریخ سنہ ۱۸ ع

شجرہ قرابت

(دفعہ ۲۵ ملاحظہ کرو)

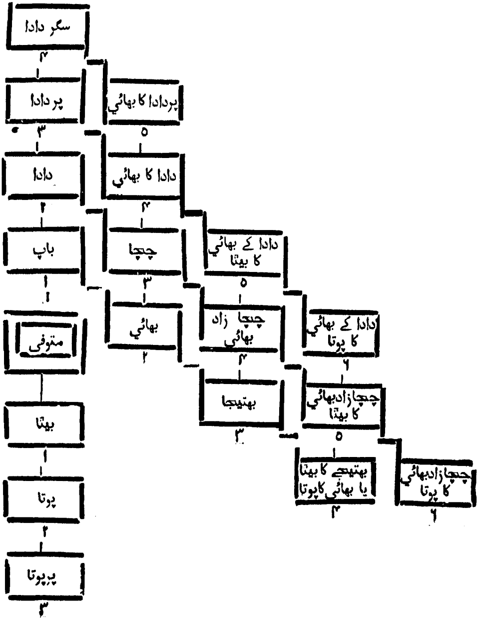

مسدس حالي

مسمی به

مد و جزر اسلام

کسي نے يهه بقراط سے جاکے پوچها	مرض تيرے نزديک مهلک هيں کيا کيا
کها دکهه جهاں ميں نهيں کوئي ايسا	که جسکي دوا حق نے کي هو نه پيدا
مگر وه مرض جسکو آسان سمجهيں	کهے جو طبيب اُس کو هذياں سمجهيں
سبب يا علامت گر اُنکو سوجهائيں	تو تشخيص ميں سو نکاليں خطائيں
دوا اور پرهيز سے جي چورائيں	يونهيں رفته رفته مرض کو برهائيں
طبيبوں سے هرگز نه مانوس هوں وه	يهانتک که جينے سے مايوس هوں وه
يهي حال دنيا ميں اُس قوم کا هي	بهنور ميں جهاز آکے جسکا گهرا هي
کنارا هي دور اور طوفاں بپا هي	گماں هي يهه هردم که اب ڈوبتا هي
نهيں ليتے کروٹ مگر اهل کشتي	پڑے سوتے هيں بےخبر اهل کشتي
گهٹا سر په ادبار کي چها رهي هي	فلاکت سماں اپنا دکهلا رهي هي
نحوست پس و پيش منڈلا رهي هي	چپ و راس سے يهه صدا آرهي هي
که کل کون تهے آج کيا هوگئے تم	ابهي جاگتے تهے ابهي سوگئے تم
پر اُس قوم غافل کي غفلت وهي هي	مذلت په اپنے قناعت وهي هي
ملے خاک ميں پر رعونت وهي هي	هوئي صبح اور خواب راحت وهي هي
نه افسوس اُنهيں اپني ذلت په هي کچهه	نه رشک اور قوموں کي عزت په هي کچهه
بهائم کي اور اُنکي حالت هي يکساں	که جس حال ميں هيں اُسيميں هيں شاداں
نه ذلت سے نفرت نه عزت کا ارماں	نه دوزخ سے ترساں نه جنت کے خواهاں
ليا عقل و ديں سے نه کچهه کام اُنهوں نے	کيا دين برحق کو بد نام اُنهوں نے
وه دين جسنے اعدا کو اخواں بنايا	وحوش اور بهائم کو انساں بنايا
درندوں کو غمخوار دوراں بنايا	گڈريوں کو عالم کا سلطاں بنايا
وه خطه جو تها ايک ڈهوروں کا گله	گراں کرديا اُس کا عالم سے پله
عرب کچهه نه تها ايک جزيره نما تها	که پيوند ملکوں سے جسکا جدا تها
نه وه غير قوموں په چڑهکر گيا تها	نه اُس پر کوئي غير فرماں روا تها
تمدن کا اُس پر پڑا تها نه سايه	ترقي کا تها وهاں قدم تک نه آيا
نه آب و هوا ايسي تهي روح پرور	که قابل هي پيدا هوں خود جس سے جوهر
نه کچهه ايسے ساماں تهے وهاں ميسر	کنول جس سے کهل جائيں دل کے سراسر
نه سبزه تها صحرا ميں پيدا نه پاني	فقط آب باران په تهي زندگاني

زمیں سنگلاخ اور ہوا آتش افشاں
لوؤں کی لپٹ باد صرصر کے طوفاں
پہاڑ اور ٹیلے سراب اور بیاباں
کھجوروں کے جھنڈ اور خار مغیلاں
نہ کھیتوں میں غلہ نہ جنگل میں کھیتی
عرب اور کُل کائنات اُسکی یہہ تھی

نہ واں مصر کی روشنی جلوہ‌گر تھی
نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی
وہی اپنی فطرت پہ طبع بشر تھی
خدا کی زمیں بن جتی سر بسر تھی
پہاڑ اور صحرا میں ڈیرا تھا سب کا
تلے آسمان کے بسیرا تھا سب کا

کہیں آگ پجتی تھی واں بےمحابا
کہیں تھا کواکب پرستی کا چرچا
بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا
بتوں کا عمل سو بسو جا بجا تھا
کرشموں کا راہب کے تھا صید کوئی
طلسموں میں کاہن کے تھا قید کوئی

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل میں مشیت نے تھا جسکو تاکا
کہ اِس گھر سے اُبلیگا چشمہ ہدیٰ کا
وہ اک بت پرستوں کا تیرتھ بنا تھا
جہاں تین سو ساٹھہ بت پج رہا تھا

قبیلہ قبیلہ کا بت اک جدا تھا
کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا
یہہ عزیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر

چلن اُنکے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا اُنکا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند ایک ہوتا تھا گر واں شرارا
تو اُس سے بھڑک اُٹھتا تھا ملک سارا

وہ بکر اور تغلب کی باہمی لڑائی
صدی جسمیں آدھی اُنہوں نے گنوائی
قبیلوں کی کردی تھی جسنے صفائی
تھی اک آگ ہر سو عرب میں لگائی
نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ اک اُنکی جہالت کا تھا وہ

اسیطرح ایک اور خوں ریز جھگڑا
عرب میں لقب حرب‌داحس ہے جسکا
رہا ایک مدت تک آپسمیں برپا
بہا خون کا ہرطرف جسمیں دریا
سبب اِس کا لکھا ہے یہہ اصمعی نے
کہ گھوڑ دوڑ میں چیند کی تھی کسینے

کہیں تھا مویشی چرانے پر جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لب جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہیں روز ہوتی تھی تکرار اُن میں
یونہیں چلتی رہتی تھی تلوار اُن میں

جو هوتي تهي پيدا كسي گهر ميں دختر
تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پهرے ديكهتي جب تهي شوهر كے تيور
كهيں زنده گاڑ آتي تهي اُسكو جاكر
وه گود ايسي نفرت سے كرتي تهي خالي
جنے سانپ جيسے كوئي جننے والي

جوا اُنكي دن رات كي دل لگي تهي
شراب اُنكي گُهٹي ميں گويا پڑي تهي
تعيش تها غفلت تهي ديوانگي تهي
غرض هر طرح اُنكي حالت بُري تهي
بس اسطرح دس اُنكو گذري تهيں صدياں
كه چهائي هوئي نيكيوں پر تهيں بدياں

يكايك هوئي غيرت حق كو حركت
بڑها جانب بوقبيس ابر رحمت
ادا خاك بطحا نے كي وه وديعت
چلے آتے تهے جسكي ديتے شهادت
هوئي پهلوئے آمنه سے هويدا
دعائے خليل اور نويد مسيحا

هوئے محو عالم سے آثار ظلمت
كه طالع هوا ماه برج سعادت
نه چٹكي مگر چاندني ايك مدت
كه تها ابر ميں ماهتاب رسالت
يه چاليسويں سال لطف خدا سے
كيا چاند نے كهيت غار حرا سے

وه نبيوں ميں رحمت لقب پانيوالا
مراديں غريبوں كي بر لانيوالا
مصيبت ميں غيروں كے كام آنيوالا
وه اپنے پرائے كا غم كهانيوالا
فقيروں كا ملجا ضعيفوں كا ماوے
يتيموں كا والي غلاموں كا مولے

خطا كار سے در گذر كرنے والا
بد انديش كے دل ميں گهر كرنے والا
مفاسد كا زير و زبر كرنے والا
قبائل كو شير و شكر كرنے والا
اُتر كر حرا سے سوئے قوم آيا
اور اك نسخهٔ كيميا ساتهه لايا

مس خام كو جسنے كندن بنايا
كهرا اور كهوٹا الگ كر دكها يا
عرب جسپه قرنوں سے تها جهل چها يا
پلٹ دي بس اك آن ميں اُسكي كايا
رها ڈر نه بيڑے كو موج بلا كا
ادهر سے اُدهر پهر گيا رخ هوا كا

پڑي كان ميں دهات تهي اك نكمي
نكچهه قدر تهي اور نه قيمت تهي جسكي
طبيعت ميں جو اُسكي جوهر تهے اصلي
هوئے سب تهے مٹي ميں ملكر وه مٹي
يه تها ثبت علم قضا و قدر ميں
كه بن جائيگي وه طلا اك نظر ميں

وه فخر عرب زيب محراب و منبر
تمام اهل مكه كو همراه ليكر
گيا ايك دن حسب فرمان داور
سوے دشت اور چڑه كے كوه صفا پر
يه فرمايا سب سے كه اے آل غالب
سمجهتے هو تم مجهكو صادق كه كاذب

كها سب نے قول آجتك كوئي تيرا
كبهي همنے جهوٹا سنا اور نه ديكها
كها گر سمجهتے هو تم مجهكو ايسا
تو باور كروگے اگر ميں كهوں گا
كه فوج گراں پشت كوه صفا پر
پڑي هے كه لوٹے تمهيں گهات پاكر

کہا تیري هر بات کا یہاں یقیں هی　　کہ بچپن سے صادق هی تو اور امیں هی
کہا گر میري بات یهه دلنشیں هی　　تو سن لو خلاف اِسمیں اصلا نهیں هی
کہ سب قافله یہاں سے هی جانے والا　　ڈرو اُس سے جو وقت هی آنے والا
وہ بجلي کا کڑکا تها یا صوت هادي　　عرب کي زمیں جسنے ساري هلادي
نئي اک لگن دل میں سبکے لگادي　　اک آواز میں سوتي بستي جگادي
پڑا هر طرف غل یهه پیغام حق سے　　کہ گونج اُٹهے دشت و جبل نام حق سے

سبق پهر شریعت کا اُنکو پڑهایا　　حقیقت کا گُر اُن کو ایک اک بتایا
زمانه کے بگڑے هوؤں کو بنایا　　بهت دن کے سوتے هوؤں کو جگایا
کُهلے تهے نه جو راز ابتک جہاں پر　　وہ دکهلا دیئے ایک پردہ اُٹهاکر
کسیکو ازل کا نه تها یاد پیماں　　بُهلائے تهے بندوں نے مالک کے فرماں
زمانه میں تها دَور صهباے بطلاں　　مئے حق سے محرم نه تهي بزم دوراں
اچهوتا تها توحید کا جام اب تک　　خم معرفت کا تها منهه خام اب تک

نه واقف تهے انسان قضا اور جزا سے　　نه آگاہ تهے مبدء و منتهی سے
لگائي تهي ایک اک نے لو ماسوا سے　　پڑے تهے بهت دور بندے خدا سے
یه سنتے هي تهرا گیا گله سارا　　یهه راعي نے للکار کر جب پکارا
کہ هی ذات واحد عبادت کے لایق　　زبان اور دل کي شهادت کے لایق
اُسیکے هیں فرماں اطاعت کے لایق　　اُسیکي هی سرکار خدمت کے لایق
لگاؤ تو لو اُس سے اپني لگاؤ　　جهکاؤ تو سر اُسیکے آگے جهکاؤ

اُسي پر همیشه بهروسه کرو تم　　اُسیکے سدا عشق کا دم بهرو تم
اُسي کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم　　اُسیکے طلب میں مرو جب مرو تم
مُبرّا هی شرکت سے اُسکي خدائي　　نهیں اُس کے آگے کسي کو بڑائي
خرد اور ادراک رنجور هیں وهاں　　مه و مهر ادنی سے مزدور هیں وهاں
جهاندار مغلوب و مقهور هیں وهاں　　نبي اور صدیق مجبور هیں وهاں
نه پرسش هی رهبان و احبار کي وهاں　　نه پروا هی ابرار و احرار کي وهاں

نصاری نے جس طرح کهایا هی دهوکا　　کہ سمجهے وہ عیسی کو بیٹا خدا کا
مجهے تم سمجهنا نه زنهار ایسا　　مهري حد سے رتبه بڑهانا نه میرا
سب انساں هیں جسطرح وهاں سرفگنده　　اسیطرح هوں میں بهي اک اُسکا بنده
بنانا نه تربت کو میري صنم تم　　نه کرنا میري قبر پر سر کو خم تم
نهیں بنده هونے میں کچهه مجهسے کم تم　　کہ بیچارگي میں برابر هیں هم تم
مجهے دي هی حق نے بس اتني بزرگي　　کہ بنده بهي هوں اُسکا اور ایلچي بهي

اسیطرح دل اُنکا ایک اک سے توڑا
هر اک قبلهٔ کج سے منهه اُنکا موڑا
کهیں ماسوے کا علاقه نچهوڑا
خداوند سے رشته بندوں کا جوڑا
کبهی کے جو پهرتے تهے مالک سے بهاگے
دیئے سر جهکا اُنکے مالک کے آگے

پتا اصل مقصود کا پاگیا جب
نشاں گنج دولت کا هاتهه آگیا جب
محبت سے دل اُنکا گرما گیا جب
سماں اُنپه توحید کا چها گیا جب
سکهائے معیشت کے آداب اُن کو
پڑهائے تمدن کے سب باب اُن کو

جتائي اُنهیں وقت کي قدروقیمت
دلائي اُنهیں کام کي حرص و رغبت
کها چهوڑ دینگے سب آخر رفاقت
هوں فرزند و زن اسمیں یا مال‌ودولت
نچهوڑے گا پر ساتهه هرگز تمهارا
بهلائي میں جو وقت تمنے گذارا

غنیمت هی صحت علالت سے پهلے
فراغت مشاغل کي کثرت سے پهلے
جواني بُڑهاپے کي زحمت سے پهلے
اقامت مسافر کي رحلت سے پهلے
فقیري سے پهلے غنیمت هی دولت
جو کرنا هی کرلو که تهوڑي هی مهلت

یهه کهکر کیا علم پر اُن کو شیدا
که هیں دور رحمت سے سب اهل دنیا
مگر دهیان هی جنکو هر دم خدا کا
هی تعلیم کا یا سدا جن میں چرچا
اُنهیں کے لیئے یهاں هی نعمت خدا کي
اُنهیں پرهی وهاں جاکے رحمت خدا کي

سکهائي اُنهیں نوع انساں په شفقت
کها هی یهه اسلامیوں کي علامت
که همسایه سے رکهتے هیں وه محبت
شب و روز پهنچاتے هیں اُسکو راحت
وه جو حق سے اپنے لیئے چاهتے هیں
وهي هر بشر کے لیئے چاهتے هیں

خدا رحم کرتا نهیں اُس بشر پر
نهو درد کي چوٹ جس کے جگر پر
کسیکے گر آفت گذر جاے سر پر
پڑے غم کا سایه نه اُس بےاثر پر
کرو مهرباني تم اهل زمیں پر
خدا مهرباں هوگا عرش بریں پر

ڈرایا تعصب سے اُنکو یهه کهکر
که زنده رها اور مرا جو اسي پر
هوا وه هماري جماعت سے باهر
وه ساتهي همارا نه هم اُسکے یاور
نهیں حق سے کچهه اُس محبت کو بهرا
که جو تمکو اندها کرے اور بهرا

بچایا برائي سے اُنکو یهه کهکر
که طاعت سے ترک معاصي هی بهتر
تورع کا هی ذات میں جن کي جوهر
نهونگے کبهي عابد اُن کے برابر
کرو ذکر اهل ورع کا جهاں تم
نه لو عابدوں کا کبهي نام وهاں تم

غریبوں کو محنت کي رغبت دلائي
که بازو سے اپنے کرو تم کمائي
خبر تاکه لو اُس سے اپني پرائي
نه کرني پڑے تمکو در در گدائي
طلب سے هی دنیا کي گر یهاں یهه نیت
تو چمکوگے وهاں ماه کامل کي صورت

امیروں کو تنبیہہ کی اسطرح پر
کہ ہیں تم میں جو اغنیا اور تونگر
اگر اپنے طبقہ میں ہوں سب سے بہتر
بنی نوع کے ہوں مددگار و یاور
نہ کرتے ہوں بے مشورت کام ہرگز
اوٹھاتے نہوں بے دھڑک گام ہرگز
تو مُردوں سے آسودہ تر ھی وہ طبقہ
زمانہ مبارک ملے جس کو ایسا
یہ جب اہل دولت ہوں اشرار دنیا
نہو عیش میں جن کو اورونکی پروا
نہیں اُس زمانہ میں کچھہ خیر و برکت
اقامت سے بہتر ھی اُسوقت رحلت

دیئے پھیر دل اُن کے مکر و ریا سے
بھرا اُن کے سینہ کو صدق و صفا سے
بچایا اُنہیں کذب سے افترا سے
کیا سرخرو خلق سے اور خدا سے
رہا قول حق میں نہ کچھہ باک اُنکو
بس اک شوب میں کردیا پاک اُنکو

کہیں حفظ صحت کے آئیں سکہائے
سفر کے کہیں شوق اُن کو دلائے
مفاد اُن کو سوداگری کے سوجھائے
اُصول اُن کو فرماں‌دہی کے بتائے
نشاں راہ و منزل کا ایک اک دکھایا
بنی نوع کا اُن کو رہبر بنایا

ہوئی ایسی عادت یہ تعلیم غالب
کہ باطل کے شیدا ہوئے حق کے طالب
مناقب سے بدلے گئے سب مثالب
ہوئے روح سے بہرہ ور اُن کے قالب
جسے راج رد کرچکے تھے وہ پتھر
ہوا جاکے آخر کو قائم سرے پر

جب اُمت کوسب ملچکی حقکی نعمت
ادا کرچکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندونکی حجت
نبی نے کیا خلق سے قصد رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی
کہ دنیا میں جسکی مثالیں ہیں تھوڑی

سب اسلام کے حکم بردار بندے
سب اسلامیوں کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے
یتیموں کے بیووں کے غمخوار بندے
رہ کفر و باطل سے بیزار سارے
نشہ میں مئے حق کے سرشار سارے

جہالت کی رسموں مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکام دیں پر جھکا دینے والے
خدا کے لیئے گھر لٹا دینے والے
ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

اگر اختلاف اُن میں باھمدگر تھا
تو بالکل مدار اُس کا اخلاص پر تہا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آیندہ تر تھا
یہہ تھی موج پہلے اُس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

نہ کھانوں میں تھی وہاں تکلف کی کلفت
نہ پوشش سے مقصود تھی زیب و زینت
امیر اور لشکر کی تھی ایک صورت
فقیر اور غنی سب کی تھی ایک حالت
لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا
نہ تھا جس میں چھوٹا بڑا کوئی پودا

خليفه تهے أمت كے ايسے نگهباں هو گله كا جيسے نگهبان چرواں
مسلمان و ذمي كے سب حق تهے يكساں نه تها عبد و حر ميں تفاوت نماياں
كنيز اور بانو تهيں آپس ميں ايسي زمانه ميں ما جائي بهنيں هوں جيسي
ره حق ميں تهي دوڑ اور بهاگ أنكي فقط حق په تهي جس سے تهي لاگ أنكي
بهڑكتي نه تهي خود بخود آگ أنكي شريعت كے قبضه ميں تهي باگ أنكي
جهاں كرديا نرم نرما گئے وه جهاں كرديا گرم گرما گئے وه
كنايت جهاں چاهئے وهاں كنايت سخاوت جهاں چاهئے وهاں سخاوت
جنچي اور تلي دشمني اور محبت نه بےوجهه الفت نه بے وجهه نفرت
جهكا حق سے جو جهك گئے اُس سے وه بهي ركا حق سے جو رك گئے اُس سے وه بهي
ترقي كا جسدم خيال أن كو آيا اك اندهير تها ربع مسكون ميں چهايا
هر ايك قوم پر تها تنزل كا سايه بلندي سے تها جس نے سب كو گرايا
وه نهشن جو هيں آج گردوں كے تارے دهندلكے ميں پستي كے پنهاں تهے سارے
نه هنگامه تها گرم عبرانيوں كا نه اقبال ياور تها نصرانيوں كا
پراگنده دفتر تها يونانيوں كا پريشاں تها شيرازه ساسانيوں كا
جهاز اهل روما كا تها ڈگمگاتا چراغ اهل ايران كا تها تمتماتا
ادهر هند ميں هر طرف تها اندهيرا كه تها گيان گن كا لدا يهاں سے ڈيرا
اودهر تها جهالت نے فارس كو گهيرا كه دل سب نے كيش و كنش سے تها پهيرا
نه بهگوان كا دهيان تها گيانيوں ميں نه يزدان پرستي تهي يزدانيوں ميں
هوا هر طرف موج زن تهي بلا كي گلوں پر چهري چل رهي تهي جفا كي
عقوبت كي حد تهي نه پرسش خطا كي پڑي لٹ رهي تهي وديعت خدا كي
زميں پر تها ابر ستم كا دڑيڑا تباهي ميں تها نوع انسان كا بيڑا
وه قوميں جو هيں آج غمخوار انساں درندوں كي اور أنكي طينت تهي يكساں
جهاں عدل كے آج جاري هيں فرماں بهت دور پهنچا تها وهاں ظلم و طغياں
بنے آج جو گله باں هيں همارے وه تهے بهيڑئے آدمي خوار سارے
هنر كا جهاں گرم بازار هي اب جهاں عقل و دانش كا بهوار هي اب
جهاں علم و حكمت كي بهر مار هي اب جهاں هن برستا لگاتا رهي اب
تمدن كا پيدا نه تها وهاں نشان تك سمندر كي آئي نه تهي موج وهاں تك
نه رسته ترقي كا اب تك كهلا تها نه زينه بلندي په كوئي لگا تها
وه صحرا انهيں قطع كرنا پڑا تها جهاں نقش پا تها نه شور درا تها
جوهيں كان ميں حق كي آواز آئي لگا كرنے خود أنكا دل رهنمائي

گھٹا اک پہاڑوں سے بطحا کے أٹھي
پڑي چار سو یک بیک دھوم جسکي
کڑک اور دمک دور دور أسکي پہنچي
جو ٹیگس پہ گرجي تو گنگا پہ برسي
رہے أس سے محروم آبي نہ خاکي
ہري ہوگئی ساري کھیتي خدا کي

کیا اُمیوں نے جہاں میں اُجالا
ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتونکو عرب اور عجم سے نکالا
ہر اک ڈوبتي ناو کو جا سنبھالا
زمانہ میں پھیلائي توحید مطلق
لگي آنے گھر گھر سے آواز حق حق

ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں
پڑي کھل بلي کفر کي سرحدوں میں
ہوئي آتش افسردہ آتش کدوں میں
لگي خاک سي أڑنے سب معبدوں میں
ہوا کعبہ آباد سب گھر أجڑ کر
جمے ایک جا سارے دنگل بچھڑ کر

لیئے علم و فن أن سے نصرانیوں نے
کیا کسب اخلاق روحانیوں نے
ادب أن سے سیکھا صفا ہانیوں نے
کہا بڑھکے لبیک یزدانیوں نے
ہراک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا
کوئي گھر نہ دنیا میں تاریک چھوڑا

ارسطو کے مردہ فنوں کو جلایا
فلاطوں کو پھر زندہ کرکے دکھایا
ہرایک شہر و قریہ کو یوناں بنایا
مزا علم و حکمت کا سب کو چکھایا
کیا بر طرف پردہ چشم جہاں سے
جگایا زمانہ کو خواب گراں سے

ہر اک میکدہ سے بھرا جاکے ساغر
ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہوکر
گرے مثل پروانہ ہر روشني پر
گرہ میں لیا باندہ حکم پیمبر
کہ حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا أسے مال سمجھو

ہر اک علم کے فن کے جویا ہوئے وہ
ہر اک کام میں سب سے بالا ہوئے وہ
فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ
زراعت میں مشہور دنیا ہوئے وہ
ہر اک ملک میں أنکي پھیلي عمارت
ہر اک قوم نے أن سے سیکھي تجارت

کیا جاکے آباد ہر ملک ویراں
مہیا کیئے سب کے راحت کے ساماں
خطرناک تھے جو پہاڑ اور بیاباں
أنھیں کردیا رشک صحن گلستاں
بہار اب جو دنیا میں آئي ہوئي ہے
یہہ سب پود أنھیں کي لگائي ہوئي ہے

یہہ ہموار سڑکیں یہہ راہیں مصفا
دو طرفہ برابر درختوں کا سایہ
نشاں جابجا میل و فرسنگ کے برپا
سر رہ کوئیں اور سرائیں مہیا
أنھیں کے ہیں سب نے یہہ چربے أتارے
أسي قافلہ کے نشاں ہیں یہہ سارے

سدا أنکو مرغوب سیر و سفر تھا
ہر اک برّ اعظم میں أنکا گذر تھا
کھنگالا ہوا أنکا سب بحر و بر تھا
جو لنکا میں تھے أنکا بربر میں گھر تھا
وہ گنتے تھے یکساں وطن اور سفر کو
گھر اپنا سمجھتے تھے ہر دشت و در کو

جہاں کو ہی یاد اُنکی رفتار ابتک — کہ نقش قدم ہیں نمودار ابتک
ہیں سہلون میں اُنکے آثار ابتک — اُنہیں رو رہا ہی ملیبار ابتک

ہمالہ کو ہیں واقعات اُنکے ازبر — نشاں اُنکے باقی ہیں جبرالٹر پر
نہیں اس طبق پر کوئی برّ اعظم — نہیں جسمیں اُنکی عمارات محکم
عرب ہند مصر اندلس شام دیلم — بلاؤں سے ہی اُنکی معمور عالم

تمہیں کوہ آدم سے تا کوہ بیضا — ملیگا جہاں جاؤگے کھوج اُنکا
وہ سنگیں محل اور وہ اُنکی صفائی — جمی جنکے کھنڈروں پہ ہی آج کائی
وہ مرقد کہ گنبد تھے جنکے طلائی — وہ معبد جہاں جلوہ گر تھی خدائی

زمانہ نے گو اُنکی برکت اُٹھالی — نہیں کوئی ویرانہ پر اُنسے خالی
ہوا اندلس اُنسے گلزار یکسر — جہاں اُنکے آثار باقی ہیں اکثر
جو چاہے کوئی دیکھ لے آج جاکر — یہ ہی بیت حمرا کی گویا زبانپر

کہ تھے آل عدنان سے میرے بانی — میں ہوں اس زمین پر عرب کی نشانی
ہویدا ہی غرناطہ سے شوکت اُنکی — عیاں ہی بلنسیہ سے قدرت اُنکی
بطلیوس کو یاد ہی عظمت اُنکی — ٹپکتی ہی قادس میں سر حسرت اُنکی

نصیب اُنکا اشبیلیہ میں ہی سوتا — شب و روز ہی قرطبہ اُن کو روتا
کوئی قرطبہ کے کھنڈر جاکے دیکھے — مساجد کی محراب و در جاکے دیکھے
حجازی امیروں کے گھر جاکے دیکھے — وہ اُجڑا ہوا کرّ و فر جاکے دیکھے

جلال اُنکا کھنڈروں میں ہی یوں چمکتا — کہ ہو خاک میں جیسے کندن دمکتا
وہ مشہور پا تخت عباسیوں کا — لب دجلہ اُڑتا تھا جسکا پھریرا
ترو خشک پر جسکا پڑتا تھا سایہ — عراق عرب جسپہ تھا فخر کرتا

ہوئی سرنگوں جسکی مدت سے جھنڈی — ہی جو آج کل اک تجارت کی منڈی
سنے گوش عبرت سے گر جاکے انساں — تو وہاں ذرہ ذرہ یہ کرتا ہی اعلاں
کہ تھا جن دنوں مہر اسلام تاباں — ہوا یہاں کی تھی زندگی بخش دوراں

پڑی خاک ایتھنز میں جاں یہیں سے — ہوا زندہ پھر نام یوناں یہیں سے
وہ لقمان و سقراط کے دُر مکنوں — وہ اسرار بقراط و درس فلاطوں
ارسطو کی تعلیم سولن کے قانوں — پڑے تھے کسی قبر کہنہ میں مدفوں

یہیں آکے مہر سکوت اُنکی ٹوٹی — اسی باغ رعنا سے بو اُنکی پھوٹی
یہ تھا علم پر وہاں توجہ کا عالم — کہ ہو جیسے مجروح جویاے مرہم
کسیطرح پیاس اُنکی ہوتی نہ تھی کم — بُجھاتا تھا آگ اُنکی باراں نہ شبنم

حریم خلافت میں اُونٹوں پہ لد کر — چلے آتے تھے مصر و یوناں کے دفتر

وہ تارے جو تھے شرق میں لمعہ افگن
یہ تھا انکي کرنوں سے تاغرب روشن
نوشتوں سے ھیں جنکے ابتک مزین
کتب خانۂ پیرس و روم و لندن
پڑا غلغلہ جنکا تھا کشوروں میں
وہ سوتے ھیں بغداد کے مقبروں میں

وہ سنجار کا اور کوفہ کا میداں
فراھم ھوئے جسمیں مساح دوراں
کُرہ کي مساحت کے پھیلائے ساماں
ھوئي جزو سے قدر کل کي نمایاں
زمانہ وھاں آجتک نوحہ گر ھی
کہ عباسیوں کي سبھا وہ کدھر ھی

سمرقند سے اندلس تک سراسر
اُنھیں کي رصدگاھیں تھیں جلوہ گستر
سواد مراغہ میں اور قاسیوں پر
زمیں سے صدا آرھي ھی برابر
کہ جنکي رصد کے یہہ باقي نشاں ھیں
وہ اسلامیوں کے منجم کہاں ھیں

مورخ ھیں جو آج تحقیق والے
تفحص کے ھیں جنکے آئیں نرالے
جنھوں نے ھیں عالم کے دفتر کھنگالے
زمیں کے طبق سربسر چھان ڈالے
عرب ھي نے دل اُنکے جاکر اُبھارے
عرب ھي سے وہ بھرنے سیکھے ترارے

اندھیرا تواریخ پر چھارھا تھا
ستارہ روایت کا گھنا رھا تھا
درایت کے سورج پہ ابر آرھا تھا
شھادت کا میدان دُھندلا رھا تھا
سر رہ چراغ اک عرب نے جلایا
ھر اک قافلہ کا نشاں جس سے پایا

گروہ ایک جویا تھا علم نبي کا
لگایا پتا جسنے ھر مفتري کا
نچھوڑا کوئي رخنہ کذب خفي کا
کیا قافیہ تنگ ھر مدعي کا
کیئے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئي باطل کا افسوں

اسي دُھن میں آساں کیا ھر سفر کو
اسي شوق میں طی کیا بحرو بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اُس سے جاکر خبر اور اثر کو
پھر آپ اُسکو پرکھا کسوٹي پہ رکھکر
دیا اور کو خود مزا اُسکا چکھکر

کیا فاش راوي میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشایخ میں جو قبح نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ھر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفي کو چھوڑا

رجال اور اسانید کے جو ھیں دفتر
گواہ اُن کي آزادگي کے ھیں یکسر
نہ تھا اُنکا احسان یہہ اک اھل دیں پر
وہ تھے اسمیں ھرقوم و ملت کے رھبر
لبرٹي میں جو آج فایق ھیں سب سے
بتائیں کہ لبرل بنے ھیں وہ کب سے

فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤ خوردہ
بلاغت کے رستے تھے سب نا سپردہ
اُدھر روم کي شمع انشا تھي مُردہ
ادھر آتش پارسي تھي فسردہ
یکایک جو برق آکے چمکي عرب کي
کُھلي کي کُھلي رھگئي آنکھہ سب کي

عرب کی جو دیکھی وہ آتش زبانی سنی برمحل اُنکی شعرا بیانی
وہ اشعار کی دلمیں ریشہ دوانی وہ خطبوں کی مانند دریا روانی
وہ جادو کے جملے وہ فقرے فسوں کے تو سمجھے که گویا هم ابتک تھے گونگے

سلیقہ کسیکو نه تھا مدح و ذم کا نه مذهب یاد تھا شرح شادی و غم کا
نه انداز تلقین وعظ و حکم کا خزانه تھا مدفون زباں اور قلم کا
نواسنجہاں اُنسے سیکھیں یہه سب نے زباں کھولدی سبکی نطق عرب نے

زمانه میں پھیلی طب اُنکی بدولت هوئی بهرہ ور جس سے هرقوم وملت
نه صرف ایک مشرق میں تھی اُنکی شهرت مُسلم تھی مغرب تک اُنکی حذاقت
سلرنو میں جو ایک نامی مطب تھا وہ مغرب میں عطار مُشک عرب تھا

ابو بکر رازی علی ابن عیسیٰ حکیم گرامی حسین ابن سینا
حُنین ابن اسحق قسیس دانا ضیاء ابن بیطار راس الاطبا
• اِنهی کے هیں مشرق میں سب نام‌لیوا اِنهی سے هوا پار مغرب کا کھیوا

غرض فن هیں جو مایۂ دین و دولت طبیعی الهی ریاضی و حکمت
طب اور کیمیا هندسه اور هیئت سیاست تجارت عمارت فلاحت
ـس لگاؤ گے کھوج اُنکا جاکر جهاں تم نشان اُنکے قدموں کے پاؤگے وهاں تم

هوا گو که پامال بُستاں عرب کا مگر ایک جهاں هی غزلخواں عرب کا
هرا کرگیا سبکو باراں عرب کا سپید و سیه پر هی احساں عرب کا
وہ قومیں جو هیں آج سرتاج سبکی کنوندی رهینگی همیشه عرب کی

رهے جبتک ارکان اسلم برپا چلن اهل دیں کا رها سیدها سادہ
رها میل سے شهد صافی مصفا رهی کھوٹ سے سیم خالص مُبرّا
نه تھا کوئی اسلم کا مرد میداں علم ایک تھا شش جهت میں دُر افشاں

پہ گدلا هوا جبکه چشمه صفا کا گیا چھوٹ سر رشته دین هدی کا
رها سر پہ باقی نه سایه هما کا تو پورا هوا عهد تھا جو خدا کا
که همنے بگاڑا نهیں کوئی ابتک وہ بگڑا نهیں آپ دنیا میں جبتک

بُرے اُنپہ وقت آکے پڑنے لگے اب وہ دنیا میں بسکر اُجڑنے لگے اب
بھرے اُن کے میلے بچھڑنے لگے اب بنے تھے وہ جیسے بگڑنے لگے اب
هری کھیتیاں جل گئیں لهلها کر گھٹا کھل گئی سارے عالم میں چھاکر

نه ثروت رهی اُن کی قایم نه عزت گئے چھوڑ ساتھه اُن کا اقبال و دولت
هوئے علم‌وفن اُنسے ایک‌ایک رخصت مٹیں خوبیاں ساری نوبت بنوبت
ـس رها دین باقی نه اسلام باقی اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

ملے کوئی ٹیلا اگر ایسا اونچا
که آتی هو وهاں سے نظر ساری دنیا
چڑھے اُسپہ پھر ایک خردمند دانا
که قدرت کے دنگل کا دیکھے تماشا
تو قوموں میں فرق اس قدر پائیگا وہ
که عالم کو زیر و زبر پائیگا وہ

وہ دیکھیگا هر سو هزاروں چمن وهاں
بہت تازہ تر صورت باغ رضواں
بہت اُنسے کمتر په سرسبز و خنداں
بہت خشک اور بے طراوت مگر هاں
نہیں لائے گو برگ و بار اُن کے پودے
نظر آتے هیں هونہار اُن کے پودے

پھر ایک باغ دیکھیگا اُجڑا سراسر
جہاں خاک اُڑتی هی هر سو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر
هری ٹہنیاں جھڑ گئیں جسکی جلکر
نہیں پھول پھل جسمیں آنے کے قابل
هوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل

جہاں زهر کا کام کرتا هی باراں
جہاں آکے دیتا هی رو ابرنیساں
تردد سے جو اور هوتا هی ویراں
نہیں راس جسکو خزاں اور بہاراں
یہہ آواز پیہم وهاں آرهی هی
که اسلام کا باغ ویراں یہی هی

وہ دین حجازی کا بیباک بیڑا
نشاں جسکا اقصاے عالم میں پہنچا
مزاحم هوا کوئی خطرہ نہ جسکا
نہ عماں میں ٹھٹکا نہ قلزم میں جھجکا
کیئے پے سپر جسنے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دهانہ میں گنگا کے آکر

اگر کان دهرکر سنیں اهل عبرت
تو سیلون سے تا بہ کشمیر و تبت
زمین پر وکہہ بن پھول پھل ریت پربت
یہہ فریاد سب کر رهے هیں بہ حسرت
که کل فخر تھا جنسے هندوستاں کو
هوئے آج سب ننگ هندوستاں کو

حکومت نے تمسے کیا گو کنارہ
تو اسمیں نہ تھا کچھہ تمہارا اجارہ
زمانه کی گردش سے هی کسکو چارہ
کبھی یہاں هی بہمن کبھی یہاں هی دارا
نہیں بادشاهی کچھہ آخر خدائی
جو هی آج اپنی تو کل هی پرائی

هوئی مقتضی جبکه حکمت خدا کی
که تعلیم جاری هو خیرالوری کی
پڑی دهوم عالم میں دین هدی کی
تو عالم کی تمکو حکومت عطا کی
که پھیلاؤ دنیا میں حکم شریعت
کرو ختم بندوں په مالک کی حجت

ادا کرچکی جب حق اپنا حکومت
رهی اب نہ اسلام کو اُسکی حاجت
مگر حیف اے فخر آدم کی اُمت
هوئی آدمیت بھی ساتھہ اُسکے رخصت
حکومت تھی گویا که ایک جھول تمپر
که اڑتے هی اُسکے نکل آئے جوهر

زمانه میں هیں ایسی قومیں بہتسی
نہیں جنمیں تخصیص فرماندهی کی
پر آفت کہیں ایسی آئی نہوگی
که گھر گھر په یہاں چھاگئی آکے پستی
خروس اور شہباز سب اوج پر هیں
مگر ایک هم هیں که بے بال و پر هیں

وہ ملت کہ گردوں پہ جسکا قدم تھا   ہر ایک کھونٹ میں جسکا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق میں محترم تھا   وہ اُمت لقب جسکا خیر الامم تھا
نشاں اُسکا باقي هی صرف اسقدر یہاں   کہ گنتے هیں اپنے کو هم بهي مسلماں
وگرنہ هماري رگوں میں لہو میں   همارے ارادوں میں اور جستجو میں
دلوں میں زبانوں میں اور گفتگو میں   طبیعت میں فطرت میں عادتمیں خو میں
نہیں کوئي ذرہ نجابت کا باقي   اگر هو کسي میں تو هی اتفاقي
هماري هر ایک بات میں سفلہ پن هی   کمینوں سے بدتر همارا چلن هی
لگا نام آبا کو هم سے گہن هی   همارا قدم ننگ اهل وطن هی
بزرگوں کي توقیر کهوئي هی همنے   عرب کي شرافت ڈبوئي هی همنے
نہ قوموں میں عزت نہ جلسوں میں وقعت   نہ اپنوں سے الفت نہ غیروں سے ملت
مزاجوں میں سستي دماغوں میں نخوت   خیالوں میں پستي کمالوں سے نفرت
عداوت نہاں دوستي آشکارا   غرض کي تواضع غرض کي مدارا
نہ اهل حکومت کے همراز هیں هم   نہ درباریوں میں سرافراز هیں هم
نہ علموں میں شایان اعزاز هیں هم   نہ صنعت میں حرفت میں ممتاز هیں هم
نہ رکهتے هیں کچهہ منزلت نوکري میں   نہ حصہ همارا هی سوداگري میں
تنزل نے کي هی بُري گت هماري   بہت دور پہنچي هی نکبت هماري
گئي گذري دنیا سے عزت هماري   نہیں کچهہ اُبهرنے کي صورت هماري
پڑے هیں اک اُمید کے هم سہارے   توقع پہ جنت کے جیتے هیں سارے
سیاحت کي گوں هیں نہ مرد سفر هیں   خدا کي خدائي سے هم بے خبر هیں
یہہ دیواریں گهر کي جو پیش نظر هیں   یهي اپنے نزدیک حد بشر هیں
هیں تالاب میں مچهلیاں کچهہ فراهم   وهي اُن کي دنیا وهي اُن کا عالم
بہشت اور ارم سلسبیل اور کوثر   پہاڑ اور جنگل جزیرے سمندر
اسي طرح کے اور بهي نام اکثر   کتابوں میں پڑهتے رهے هیں برابر
پہ جبتک نہ دیکهیں کہیں کس یقیں پر   کہ یہہ آسماں پر هیں یا هیں زمیں پر
وہ بے مول پونجي کہ هی اصل دولت   وہ شایستہ ملکوں کا گنج سعادت
وہ آسودہ قوموں کا راس البضاعت   وہ دولت کہ هی وقت جس سے عبارت
نہیں اُس کي وقعت نظر میں هماري   یونہیں مفت جاتي هی برباد ساري
اگر همسے مانگے کوئي ایک پیسا   تو هوگا کم و بیش بار اُس کا دینا
مگر هلی وہ سرمایۂ دین و دنیا   کہ ایک ایک لمحہ هی انمول جسکا
نہیں کرتے خست اڑانے میں اُس کے   بہت هم سخي هیں لٹانے میں اُسکے

اگر سانس دن راتکے سب گنیں هم — تو نکلینگے انفاس ایسے بہت کم
که هو جنمیں کل کے لیئے کچهه فراهم — یونهیں گذرے جاتے هیں دن رات پیهم
نهیں کوئي گویا خبردار هم میں — که یهه سانس آخر هیں اب کوئي دم میں
گذریے کا وه حکم بردار کتا — که بهیڑوں کي هر دم هی رکهوالي کرتا
جو ریوڑ میں هوتا هی پٹے کا کبرکا — تو وه شیر کي طرح پهرتا هی بپهرا
گر انصاف کیجیے تو هی همسے بہتر — که غافل نهیں فرض سے اپنے دم بهر
وه قومیں جو سب راهیں طےکرچکي هیں — ذخیرے هر اک جنس کے بهر چکي هیں
هراک بوجهه بار اپنے سر دهر چکي هیں — هوئیں تب هیں زنده که جب مر چکي هیں
اُسي طرح راه طلب میں هیں پویا — بہت دور ابهي اُن کو جانا هی گویا
کسي وقت جي بهرکے سوتے نهیں وه — کبهي سیر محنت سے هوتے نهیں وه
بضاعت کو اپني ڈبو تے نهیں وه — کوئي لمحه بیکار کهوتے نهیں وه
نه چلنے سے تهکتے نه اوکتاتے هیں وه — بہت بڑه گئے اور بڑهے جاتے هیں وه
مگر هم که ابتک جهاں تهے وهیں هیں — جمادات کي طرح بار زمیں هیں
هیں دنیا میں ایسے که گویا نهیں هیں — زمانه سے کچهه ایسے فارغ نشیں هیں
که گویا ضروري تها جو کام کرنا — وه سب کرچکے ایک باقي هی مرنا
یهاں اور هیں جتني قومیں گرامي — خود اقبال هی آج اُنکا سلامي
تجارت میں ممتاز دولت میں نامي — زمانه کي ساتهي ترقي کي حامي
نه فارغ هیں تعلیم اولاد سے وه — نه غافل هیں سستي بنیاد سے وه
دکان اُنکي هی اور بازار اُنکا — بنج اُنکا هی اور بیوپار اُنکا
زمانه میں پهیلا هی بیوپار اُنکا — هی پیرو جواں بر سر کار اُنکا
مدار اهلکاري کا هی اب اُنهیں پر — اُنهیں کے هیں اوفس اُنهیں کے هیں دفتر
معزز هیں هر ایک دربار میں وه — گرامي هیں هرایک سرکار میں وه
نه رسوا هیں عادات و اطوار میں وه — نه بدنام گفتار و کردار میں وه
نه پیشه سے حرفه سے انکار اُنکو — نه محنت مشقت سے کچهه عار اُنکو
طبیعت میں ایک اک کے هی خاکساري — بُرا سنکے کرتے هیں وه بُردباري
تواضع هی سبکي رگ و پے میں ساري — دماغ اُنکے هیں کبرو نخوت سے عاري
نه باتوں میں اُنکي حقارت کسیکي — نه جلسوں میں اُنکے مذمت کسیکي
جو گرتے هیں گر کر سنبهل جاتے هیں وه — پڑے زد تو بچکر نکل جاتے هیں وه
هر اک سانچه میں جا کے ڈهلجاتے هیں وه — جہاں رنگ بدلا بدلجاتے هیں وه
هر اک وقت کا مقتضی جانتے هیں — زمانه کے تیور وه پهچان تے هیں

مگر هی هماري نظر اتني اونچي   که یکساں هی وهاں سب بلندي و پستي
نهیں ابتک اصلا خبر همکو یهه بهي   که هی کون مردار کتنا ترقي
جدهر کهولکر آنکهه هم دیکهتے هیں   زمانه کو اپنے سے کم دیکهتے هیں

زمانه کا دن رات هی یهه اشاره   که هی آشتي میں مهرے یهاں گذارا
نهیں پیروي جنکو میري گوارا   سمجهه اُنسے کرنا پڑے گا کناره
سدا ایک هي رخ نهیں ناؤ چلتي   چلو تم اودهر کو هوا هو جدهر کي

چمن میں هوا آچکي هی خزاں کي   پهري هی نظر دیر سے باغباں کي
صدا اور هی بلبل نغمه خواں کي   کوئي دم میں رحلت هی اب گلستاں کي
تباهي کے خواب آرهے هیں نظر سب   مصیبت کي هی آنیوالي سحر اب

فلاکت جسے کهیئے اُم الجرائم   نهیں رهتے ایمان په دل جس سے قایم
بناتي هی انسان کو جو بهایم   مصلي هیں دلجمع جس سے نه صائم
وه یوں اهل اسلام پر چهارهي هی   که مسلم کي گویا نشاني یهي هی

کهیں مکر کے گُر سکهاتي هی همکو   کهیں جهوٹ کي لو لگاتي هی همکو
خیانت کي چالیں سوجهاتي هی همکو   خوشامد کي گهاتیں بتاتي هی همکو
فسوں جب یهه پاتي نهیں کارگر وه   تو کرتي هی آخر کو دریوزه گر وه

یهاں جتني قومیں همارے سوا هیں   هزار اُنمیں خوش هیں تو دو بینوا هیں
یهاں لاکهه میں دو اگر اغنیا هیں   تو سو نیم بسمل هیں باقي گدا هیں
ذرا کام غیرت کو فرمائیں گر هم   تو سمجهیں که هیں مبتذل کسقدر هم

بگاڑے هیں گردش نے جو خانداني   نهیں جانتے بسکه روٹي کماني
دلوں میں هی یهه یکقلم سب نے ٹهاني   که کهیجیئے بسر مانگ کر زندگاني
جهاں قدر دانوں کا هیں کهوج پاتے   پهونچتے هیں وهاں مانگتے اور کهاتے

کهیں باپ دادا کا هیں نام لیتے   کهیں روشناسي سے هیں کام لیتے
کهیں جهوٹے وعدوں په هیں وام لیتے   یونهیں سبکو دم دیکے هیں دام لیتے
بزرگوں کے نازاں هیں جس نام پر وه   اُسے بیچتے پهرتے هیں در بدر وه

یهه هیں ڈهنگ اُن تازه آفت زدونکے   بهت کم زمانه هوا جن کو بگڑے
ابهي ایک عالم هی آگاه جنسے   که هیں کسکے بیٹے وه اور کسکے پوتے
جنهیں دیس پردیس سب جانتے هیں   حسب اور نسب جنکا پهچانتے هیں

مگر مٹ چکا جنکا نام و نشاں هی   پراني هوئي جنکي اب داستاں هی
فسانوں میں قصوں میں جنکا بیاں هی   بهت نسل پرتنگ اُنکے جهاں هی
نهیں اُنکي قدر اور پرسش کهیں اب   اُنهیں بهیک تک کوئي دیتا نهیں اب

بہت آگ چلموں کی سلگانے والے — بہت گھانس کی گٹھڑیاں لانیوالے
بہت در بدر مانگ کر کھانے والے — بہت فاقہ کر کرکے مر جانے والے
جو پوچھو کہ کس کان کے ہیں وہ جوہر — تو نکلیں گے نسل ملوک اُنمیں اکثر

انہیں کے بزرگ ایکدن حکمران تھے — انہیں کے پرستار پیرو جواں تھے
یہی مامن عاجز و نا تواں تھے — یہی مرجع دیلم و اصفہاں تھے
یہی کرتے تھے ملک کی گلہ بانی — انہیں کے گھروں میں تھی صاحبقرانی

یہاے قوم اسلام عبرت کی جاہی — کہ شاہوں کی اولاد در در گدا ہی
جسے سایۂ افلاس میں مبتلا ہی — جسے دیکھیئے مفلس و بینوا ہی
نہیں کوئی اُن میں کمانے کے قابل — اگر ہیں تو ہیں مانگ کھانے کے قابل

نہیں مانگنے کا طریق ایک ہی یہاں — گدائی کی ہیں صورتیں نت نئی یہاں
نہیں حصر کنگلوں پہ گدیہ گری یہاں — کوئی دے تو سنگتوں کی ہی کیا کمی یہاں
بہت ہاتھ پھیلائے زیر ردا ہیں — چھپے اُجلے کپڑوں میں اکثر گدا ہیں

بہت آپ کو کہکے مسجد کے بانی — بہت بنکے خود سید خاندانی
بہت سیکھکر نوحہ و سوز خوانی — بہت مدح میں کرکے رنگیں بیانی
بہت آستانوں کے خدام بنکر — پڑے مانگتے کھاتے پھرتے ہیں در در

مشقت کو محنت کو جو عار سمجھیں — ہنر اور پیشہ کو جو خوار سمجھیں
تجارت کو کھیتی کو دشوار سمجھیں — فرنگی کے پیسے کو مردار سمجھیں
تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی — وہ قوم آج ڈوبیگی گر کل نہ ڈوبی

کریں نوکری بھی تو بے عزتی کی — جو روٹی کمائیں تو بے حُرمتی کی
کہیں پائیں خدمت تو بے غیرتی کی — قسم کھائیے انکی خوش قسمتی کی
امیروں کے بنتے ہیں جب یہہ مصاحب — تو جاتے ہیں ہوکر جمعیت سے تائب

کہیں اُنکی صحبت میں گانا بجانا — کہیں مسخرہ بنکے ہنسنا ہنسانا
کہیں پھبتیاں کہکے انعام پانا — کہیں چھیڑ کر گالیاں سب سے کھانا
یہہ کام اور بھی کرتے ہیں پر نہ ایسے — مسلمان بھائی سے بن آئیں جیسے

امیروں کا عالم نہ پوچھو کہ کیا ہی — خمیر اُنکا اور اُنکی طینت جدا ہی
سزاوار ہی اُنکو جو نا سزا ہی — روا ہی اُنہیں سبکو جو نا روا ہی
شریعت ہوئی ہی نکو نام اُنسے — بہت فخر کرتا ہی اِسلام اُنسے

ہر اک بول پر اُنکی مجلس فدا ہی — ہر اک بات پر وہاں درست اور بجا ہی
نہ گفتار میں اُنکے کوئی خطا ہی — نہ کردار اُنکا کوئی نا سزا ہی
وہ جو کچھہ کہ ہیں کہہ سکے کون اُنکو — بنایا ندیموں نے فرعون اُنکو

وہ دولت کہ ھیٔ مایۂ دین و دنیا — وہ دولت کہ ھی توشۂ راہ عقبی
سلیماں نے کي جسکي حق سے تمنا — بڑھا جس سے آفاق میں نام کسری
کیا جسنے حاتم کو مشہور دوراں — کیا جسنے یوسف کو مسجود اخواں
ملا ھی یہہ فخر اُسکو انکي بدولت — کہ سمجھي گئي ھی وہ اصل شقاوت
کہیں ھی وہ سرمایۂ جہل وغفلت — کہیں نشۂ بادۂ کبر و نخوت
جہاں کے لیئے جو کہ آب بقا ھی — وہ اِس قوم کے حق میں سمي ھوا ھی

اُدھر مال ودولت نے یہاں منہہ دکہایا — اُدھر ساتھہ ساتھہ اُسکے ادبار آیا
پڑا آکے جس گھر پہ ثروت کا سایا — عمل وھانسے برکت نے اپنا اُٹھایا
نہیں راس یہاں چار پیسے کسیکو — مبارک نہیں جیسے پر چیونٹي کو
سمجھتے ھیں سب عیب جن عادتوں کو — بہائم سے نسبت ھی جن سیرتوں کو
چھپاتے ھیں اوباش جن خصلتوں کو — نہیں کرتے اجلاف جن حرکتوں کو
وہ یہاں اھل دولت کو ھیں شیر مادر — نہ خوف خدا ھی نہ شرم پیمبر

طبیعت اگر لہو و بازي پہ آئے — تو دولت بہت سي اسي میں لٹا ئے
جو کي حضرت عشق نے رھنمائي — تو کردي بھرے گھر کي دم میں صفائي
پہر آخر لگے مانگنے اور کہانے — یونہیں مٹ گئے یہاں ہزاروں گھرانے
نہ آغاز پر اپنے غور اُنکو اصلا — نہ انجام کا اپنے کچہہ اُنکو کھٹکا
نہ فکر اُنکو اولاد کي تربیت کا — نہ کچہہ ذلت قوم کي اُنکو پروا
نہ حق کوئي دنیا پہ اُنکا نہ دیں پر — خدا کو وہ کیا منہہ دکھائینگے جاکر

کسي قوم کا جب اُلٹتا ھی دفتر — تو ھوتے ھیں مسخ اُنمیں پہلے تونگر
کمال اُنمیں رہتے ھیں باقي نہ جوھر — نہ عقل اُنکي ھادي نہ دیں اُنکا رھبر
نہ دنیا میں ذلت نہ عزت کي پروا — نہ عقبی میں دوزخ نہ جنت کی پروا
نہ مظلوم کي آہ و زاري سے ڈرنا — نہ مفلوک کے حال پر رحم کرنا
ھوا و ھوس میں خودي سے گذرنا — تعیش میں جینا نمایش پہ مرنا
سدا خواب غفلت میں بیہوش رھنا — دم نزع تک خود فراموش رھنا

پریشاں اگر قحط سے اک جہاں ھی — تو بے فکر ھیں کیونکہ گھر میں سماں ھی
اگر باغ اُمت میں فصل خزاں ھی — تو خوش ھیں کہ اپنا چمن گلفشاں ھی
بني نوع انساں کا حق اُنپہ کیا ھی — وہ اک نوع نوع بشر سے جدا ھی
کہاں بندگان ذلیل اور کہاں وہ — بسر کرتے ھیں بے غم قوت و ناں وہ
پہنتے نہیں جز سمور و کتاں وہ — مکاں رکھتے ھیں رشک خلد و جناں وہ
نہیں چلتے وہ بے سواري قدم بھر — نہیں رہتے بے نغمۂ و ساز دم بھر

کمر بستہ ہیں لوگ خدمت میں انکی
گل و لالہ رہتے ہیں صحبت میں انکی
نفاست بھی ہے طبیعت میں انکی
نزاکت سو داخل ہے عادت میں انکی
دواؤں میں مشک انکی اٹھتا ہے تھیروں
وہ پوشاک میں عطر ملتے ہیں سیروں
یہہ ہوسکتے ہیں انکے ہمجنس کیونکر
نہیں چین جنکو زمانہ سے دم بھر
سواری کو گھوڑا نہ خدمت کو نوکر
نہ رہنے کو گھر اور نہ سونے کو بستر
پہننے کو کپڑا نہ کھانے کو روٹی
جو تدبیر الٹی تو تقدیر کھوٹی

یہہ پہلا سبق تھا کتاب ہدی کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبا خدا کا
وہی دوست ہے خالق دو سرا کا
خلائق سے ہے جسکو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیامیں انساں کے انساں

عمل جنکا تھا اس کلام متیں پر
وہ سرسبز ہیں آج روے زمیں پر
تفوق ہے انکو کہین و مہیں پر
مدار آدمیت کا ہے اب انہیں پر
شریعت کے جو ہمنے پیمان توڑے
وہ لیجا کے سب اہل مغرب نے جوڑے

سمجھتے ہیں گمراہ جنکو مسلماں
نہیں جنکو عقبی میں امید غفراں
نہ حصہ میں فردوس جنکے نہ رضواں
نہ تقدیر میں حور جنکی نہ غلماں
پس از مرگ دوزخ ٹھکانا ہے جنکا
حمیم آب و زقوم کھانا ہے جنکا

وہ ملک اور ملت پہ اپنی فدا ہیں
سب آپسمیں ایک اک کے حاجت روا ہیں
اولوالعلم ہیں انمیں یا اغنیا ہیں
طلبگار بہبود خلق خدا ہیں
یہہ تمغا تھا گویا کہ حصہ انہیں کا
کہ حب الوطن ہے نشاں مومنیں کا

امیروں کی دولت غریبوں کی ہمت
ادیبوں کی انشا حکیموں کی حکمت
فصیحوں کے خطبے شجاعوں کی جرأت
سپاہی کے ہتیار شاہوں کی طاقت
دلوں کی اومنگیں امیدوں کی خوشیاں
سب اہل وطن اور وطن پر ہیں قرباں

عروج انکا جو تم عیاں دیکھتے ہو
جہاں میں انہیں کامراں دیکھتے ہو
مطیع انکا سارا جہاں دیکھتے ہو
انہیں برتر از آسماں دیکھتے ہو
یہہ ثمرے ہیں ان کی جوانمردیوں کے
نتیجے ہیں آپس کی ہمدردیوں کے

غنی ہم میں ہیں جو کہ ارباب ہمت
مسلم ہے عالم میں جنکی سخاوت
اگر ہے مشایخ سے انکو عقیدت
تو ہے پیرزادوں پہ وقف انکی دولت
تکیے ہیں دن رات وہاں عیش کرتے
یہ نوکر ہیں جنکے وہ بھوکے ہیں مرتے

عمل واعظوں کے اگر قول پر ہے
تو بخشش کی امید بے صرف زر ہے
نماز اور روزہ کی عادت اگر ہے
تو روز حساب انکو پھر کسکا ڈر ہے
اگر شہر میں کوئی مسجد بنادی
تو فردوس میں نیو اپنی جمادی

عمارت کي بنياد ايسي اُٹھائي — نه نکلے کہيں ملک ميں جسکا ثاني
نمائشوں ميں ثروت بڑوں کي اُڑائي — نمايش ميں دولت خدا کي لٹائي
جہني بنياد ميں کرنے لاکھوں کے ساماں — يہه هيں اُنکے ارماں يہه هيں اُنکي خوشياں

مگر دن بدن هے کا بوسيده ايواں — تزلزل ميں مدت سے هيں جسکے ارکاں
زمانه ميں هے جو کوئي دنکا مهماں — نه پائوںگے ڈهونڈا جسے پهر مسلماں
عزيزوں نے اُس سے توجهه اوٹهالي — عمارت کا هي اُسکي الله والي

پڑي هيں سب اُجڑي هوئي خانقاهيں — وه درويش و سلطاں کي اُميد گاهيں
کهلي تهيں جہاں علم باطن کي راهيں — فرشتوں کي پڑتي تهيں جن پر نگاهيں
کہاں هيں وه جذب الهي کے پهندے — کہاں هيں وه الله کے پاک بندے

وه علم شريعت کے ماهر کدهر هيں — وه اخبار دين کے مبصر کدهر هيں
اصولي کدهر هيں مناظر کدهر هيں — محدث کہاں هيں مفسر کدهر هيں
وه مجلس جو کل سر بسر تهي چراغاں — چراغ اب کہيں ٹمٹماتا نهيں واں

مدارس وه تعليم دين کے کہاں هيں — مراحل وه علم و يقين کے کہاں هيں
وه ارکان شرع متين کے کہاں هيں — وه وارث رسول امين کے کہاں هيں
رها کوئي اُمت کا ملجا نه ماوے — نه قاضي نه مفتي نه صوفي نه ملا

کہاں هيں وه ديني کتابوں کے دفتر — کہاں هيں وه علم الهي کے مختصر
چلي ايسي اس بزم ميں باد صر صر — بُجهيں مشعليں نور حق کي سراسر
رها کوئي ساماں نه مجلس ميں باقي — صراحي نه طنبور مطرب نه ساقي

بهت لوگ بنکر هوا خواه اُمت — سفيهوں سے منوا کے اپني فضيلت
سدا کانوں در کانوں نوبت بنوبت — پهرے پهرتے هيں کرتے تحصيل دولت
يهه ٹهيرے هيں اسلام کے رهنما اب — لقب ان کا هي وارث انبيا اب

بهت لوگ پيروں کي اولاد بنکر — نهيں ذات والا ميں کچهه جنکي جوهر
بڑا فخر هي جنکو لے دے کے اسپر — که تهے اُنکے اسلاف مقبول داور
کرشمے هيں جا جا کے جهوٹے دکهاتے — مريدوں کو هيں لوٹتے اور کهاتے

يهه هيں جانه پيماے راه طريقت — مقام انکا هي ماوراے شريعت
انهيں پر هي ختم آج کشف وکرامت — انهيں کے هي قبضه ميں بندوں کي قسمت
يهي هيں مراد اور يهي هيں مريداب — يهي هيں جنيد اور يهي بايزيد اب

بڑهے جس سے نفرت وه تحرير کرني — جگر جس سے شق هوں وه تقرير کرني
گنهگار بندوں کي تحقير کرني — مسلمان بهائي کي تکفير کرني
يهه هي عالموں کا همارے طريقه — يهه هي هاديوں کا همارے سليقه

کوئي مسئلہ پوچھنے اُنسے جاے   تو گردن پہ بار گراں لیکے آئے
اگر بد نصیبي سے شک اُسمیں لاے   تو قطعي خطاب اهل دوزخ کا پاے
گر اعتراض اُس کے نکلا زباں سے   تو آنا سلامت هی دشوار وهاں سے

کبھي وہ گلے کي رگیں هیں پھلاتے   کبھي جھاگ پر جھاگ هیں منھہ پہ لاتے
کبھي خوک اور سگ هیں اُسکو بتاتے   کبھي مارنے کو عصا هیں اُٹھاتے
ستوں چشم بددور هیں آپ دیں کے   نمونہ هیں خلق رسول امیں کے

جو چاهے کہ خوش اُنسے ملکر هو انساں   تو هی شرط وہ قوم کا هو مسلماں
نشاں سجدہ کا هو جبیں پر نمایاں   تشرع میں اُسکے نہو کوئي نقصاں
لبیں بڑہ رهي هوں نہ ڈاڑهي چڑهي هو   اِزار اپني حد سے نہ آگے بڑهي هو

عقاید میں حضرت کا همداستاں هو   هر اک اصل میں فرع میں همزباں هو
حریفوں سے اُن کے بہت بدگماں هو   مریدوں کا اُن کے بڑا مدح خواں هو
گر ایسا نہیں هی تو مردود دیں هی   بزرگوں سے ملنے کے قابل نہیں هی •

شریعت کے احکام تھے وہ گوارا   کہ شیدا تھے اُن پر یہود اور نصارئ
گواہ اُن کي نرمي کا قرآں هی سارا   خود الدین یسر نبي نے پکارا
مگر یہاں کیا ایسا دشوار اُن کو   کہ مومن سمجھنے لگے بار اُن کو

نہ کي اُن کي اخلاق میں رهنمائي   نہ باطن میں کي اُنکے پیدا صفائي
پہ احکام ظاهر کي لے یہہ بڑهائي   کہ هوتي نہیں اُن سے دم بھر رهائي
وہ دیں جو کہ چشمہ تھا خلق نکو کا   کیا قلتین اُس کو غسل و وضو کا

سدا اهل تحقیق سے دل میں بل هی   حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا خلل هی
فتاووں پہ بالکل مدار عمل هی   هر اک راے قرآں کا نعم البدل هی
کتاب اور سنت کا هی نام باقي   خدا اور نبي سے نہیں کام باقي

جہاں مختلف هوں روایات باهم   نہوں سیدهي سادي روایت سے خوش هم
جسے عقل رکھے نہ هرگز مسلم   اُسے هر روایت سے سمجھیں مقدم
سب اسمیں گرفتار چھوٹے بڑے هیں   سمجھہ پر هماري یہہ پتھر پڑے هیں

کرے غیر گر بت کي پوجا تو کافر   جو ٹھیراے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر   کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ هیں راهیں   پرستش کریں شوق سے جسکي چاهیں

نبي کو جو چاهیں خدا کر دکھائیں   اماموں کا رتبہ نبي سے بڑهائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑهائیں   شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھہ خلل اِس سے آئے   نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

وہ دین جس سے توحید پہیلی جہانمیں ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں وہ بدلا گیا آکے ہندوستان میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جسپہ نازاں وہ دولت بہي کہو بیٹہے آخر مسلماں
تعصب کہ ہی دشمن نوع انساں بھرے گھر کیئے سیکڑوں جسنے ویراں
ہوئي بزم نمرود جس سے پریشاں کیا جس نے فرعون کو نذر طوفاں
گیا جوش میں بولہب جسکے کہویا ابوجہل کا جس نے بیڑا ڈبویا
وہ یہاں اک عجب بہیس میں جلوہ گر ہی چہپا جس کے پردہ میں اُسکا ضرر ہی
بھرا زہر جس جام میں سر بسر ہی وہ آب بقا ہمکو آتا نظر ہی
تعصب کو ایک جزو دین سمجہے ہیں ہم جہلم کو خلد برین سمجہے ہیں ہم
ہمیں واعظوں نے یہہ تعلیم دي ہی کہ جو کام دیني ہی یا دنیوي ہی
مخالف کي ریس اُس میں کرني بُري ہی نشاں غیرت دین حق کا یہي ہی
نہ ٹہیک اُسکي ہرگز کوئي بات سمجھو وہ دن کو کہے دن تو تم رات سمجھو
قدم گر رہ راست پر اُس کا پاؤ تو تم سیدہے رستہ سے کترا کے جاؤ
پڑیں اس میں جو دقتیں وہ اُٹہاؤ لگیں جس قدر ٹہوکریں اس میں کہاؤ
جو نکلے جہاز اُس کا بچکر بہنور سے تو تم ڈالدو ناؤ اندر بہنور کے
اگر مسخ ہوجاے صورت تمھاري بہائم میں مل جاے سیرت تمھاري
بدل جاے بالکل طبیعت تمھاري سراسر بگڑ جاے حالت تمھاري
تو سمجھو کہ ہی حق کي اک شان یہہ بہي ہی اک جلوہ نور ایمان یہہ بہي
نہ اوضاع میں تمسے نسبت کسي کو نہ اخلاق میں تم پہ سبقت کسي کو
نہ حاصل یہہ کہانوں میں لذت کسیکو نہ پیدا یہہ پوشش یہہ زینت کسي کو
تمہیں فضل ہر علم میں برملا ہی تمھاري جہالت میں بہي اک ادا ہی
کوئي چیز سمجہو نہ اپني بُري تم رہو بات کو اپني کرتے بڑي تم
حمایت میں ہو جبکہ اسلام کي تم تو ہو ہر بدي اور گنہ سے بري تم
بدي سے نہیں مومنوں کو مضرت تمھارے گناہ اور نہ اوروں کي طاعت
مخالف کا اپنے اگر نام لیجے تو ذکر اُسکا ذلت سے خواري سے کیجے
کبہي بہولکر طرح اُس میں نہ دیجے قیامت کو دیکھوگے اس کے نتیجے
گناہوں سے ہوتے ہو گویا مبرّا مخالف پہ کرتے ہو جب تم تبرّا
نہ سني میں اور جعفري میں ہو الفت نہ نعماني و شافعي میں ہو ملت
وہابي سے صوفي کي کم ہو نہ نفرت مقلد کرے نا مقلد پہ لعنت
رہے اہل قبلہ میں جنگ ایسي باہم کہ دین خدا پر ہنسے سارا عالم

کرے کوئی اصلاح کا گر ارادہ — تو شیطان سے اُس کو سمجھو زیادہ
جسے ایسے مفسد سے ہی استفادہ — رہ حق سے ہی برطرف اُسکا جادہ
شریعت کو کرتے ہیں برباد دونوں — ہیں مردود شاگرد و اُستاد دونوں

وہ دیں جسنے الفت کی بنیاد ڈالی — کیا طبع دوراں کو نفرت سے خالی
بنایا اجانب کو جسنے موالی — ہراک قوم کے دل سے وحشت نکالی
عرب اور حبش ترک و تاجیک و دیلم — ہوئے سارے شیر و شکر ملکے باہم

تعصب نے اُس صاف چشمہ کو آکر — کیا بغض کے خار و خس سے مکدر
بنے خصم جو تھے عزیز اور برادر — نفاق اہل قبلہ میں پھیلا سراسر
نہیں دستیاب ایسے اب دو مسلماں — کہ ہو ایک کو دیکھہ کر ایک شاداں

ہمارا یہہ حق تھا کہ سب یار ہوتے — مصیبت میں یاروں کے غمخوار ہوتے
سب ایک اک کے باہم مددگار ہوتے — غم قوم میں سینہ افگار ہوتے
جب الفت میں یوں ہوتے ثابت قدم ہم — تو کہہ سکتے اپنے کو خیرالامم ہم

اگر بھولتے ہم نہ قول پیمبر — کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہی جبتک برادر کا یاور — معین اُسکا ہی خود خداوند داور
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی — فقیری میں بھی کرتے ہم بادشاہی

وہ گھر جسمیں ہوں دل ملے سبکے باہم — خوشی نا خوشی میں ہوں سب یار ہمدم
اگر ایک خوشدل تو گھر سارا خرم — اگر ایک غمگیں تو دل سب کے پر غم
مبارک ہی اُس قصر شاہنشہی سے — جہاں ایک دل ہو مکدر کسی سے

اگر ہو مدار اسپہ تحقیق دیں کا — کہ ہی دین والوں کا برتاؤ کیسا
ہی بازار اُنکا کھرا یا کہ کھوٹا — ہی قول و قرار اُنکا جھوٹا کہ سچا
تو ایسے نمونے بہت شاذ ہیں یہاں — کہ اسلام پر جنسے قایم ہو برہاں

مجالس میں غیبت کا زور اسقدر ہی — کہ آلودہ اس خوں میں ہر بشر ہی
نہ بھائی کو بھائی سے یہاں درگذر ہی — نہ ملا نہ صوفی کو اس سے حذر ہی
اگر نشہ می ہو غیبت میں پنہاں — تو ہشیار پائے نہ کوئی مسلماں

جنہیں چار پیسے کا مقدور ہی یہاں — سمجھتے نہیں ہیں وہ انساں کو انساں
موافق نہیں جن سے ایام دوراں — نہیں دیکھہ سکتے کسی کو وہ شاداں
نشہ میں تکبر کے ہی چور کوئی — حسد کے مرض میں ہی رنجور کوئی

اگر مرجع خلق ہی ایک بھائی — نہیں ظاہرا جس میں کوئی برائی
بھلا جسکو کہتی ہی ساری خدائی — ہراک دل میں عظمت ہی جسکی سمائی
تو پڑتی ہیں اُس پر نگاہیں غضب کی — کھٹکتا ہی کانٹا سا آنکھوں میں سبکی

بگڑتا ہی جب قوم میں کوئی بتکر
ابھی گردنیں جھکتی تھیں جسکے در پر
تو ظاہر میں کڑھتے ہیں پر خوش ہیں جی میں
اگر اک جوانمرد ہمدرد انساں
تو خود قوم اُسپر لگائے یہہ بہتاں
وگرنہ پڑی کیا کسیکو کسیکی
نکالے کر اُنکی بھلائی کی صورت
سلیں کامیابی میں جب اُسکی شہرت
مُنہہ اپنا ہو گو دین و دنیا میں کالا
اگر پاتے ہیں دو دلوں میں صفائی
ٹھنی دو گروہوں میں جس دم لڑائی
بس اس سے نہیں مشغلہ خوب کوئی
تغلب میں بدنیتی میں دغا میں
سعایت میں بہتان میں افترا میں
نہ پاؤگے رسوا و بدنام ہمسے
خوشامد میں ہمکو وہ قدرت ہی حاصل
کہیں احمقوں کو بناتے ہیں عاقل
کسی کو اُتارا کسی کو چڑھایا
روایات پر حاشیہ اک چڑھانا
اگر مدح کرنا تو حد سے بڑھانا
یہہ ہی روز مرہ کا یہاں اُن کے عنواں
اُسے جانتے ہیں بڑا اپنا دشمن
نصیحت سے نفرت ہی ناصح سے اَن بن
یہی عیب ہی سب کو کھویا ہی جسنے
وہ عہد ہمایوں جو خیرالقروں تھا
نبوت کا سایہ ابھی رہنموں تھا
عدالت کے زیور سے تھے سب مزین
سعادت بڑی اُس زمانہ کی یہہ تھی
نہ کرتے تھے خود قول حق سے خموشی
غلاموں سے ہو جاتے تھے بند آنا

ابھی بخت و اقبال تھے جس کے یاور
مگر کردیا اب زمانہ نے بے پر
کہ ہمدرد ہاتھہ آیا اک مفلسی میں
کرے قوم پر دل سے جاں اپنی قرباں
کہ ہی اُسکی کوئی غرض اس میں پنہاں
یہہ چالیں سراسر ہیں خود مطلبی کی
تو ڈالیں جہانتک بنے اُس میں کھنڈت
تو دل سے تراشیں کوئی تازہ تہمت
نہو ایک بھائی کا پر بول بالا
تو ہیں ڈالتے اُن میں طرح جدائی
تو گویا تمنا ہماری بر آئی
تماشا نہیں ایسا مرغوب کوئی
نمود اور بناوٹ فریب اور ریا میں
کسی بزم بیگانہ و آشنا میں
بڑھے پھر نہ کیوں شان اسلام ہمسے
کہ انساں کو ہر طرح کرتے ہیں مایل
کہیں ہوشیاروں کو کرتے ہیں غافل
یونہیں سینکڑوں کو اسامی بنایا
قسم جھوٹے وعدوں پہ سو بار کھانا
مذمت پہ آنا تو طوفاں اُٹھانا
فصاحت میں بے مثل ہیں جو مسلماں
ہمارے کرے عیب جو ہم پہ روشن
سمجھتے ہیں ہم رہنماؤں کو رہزن
ہمیں ناؤ بھر کر ڈبویا ہی جس نے
خلافت کا جب تک کہ قایم ستوں تھا
سماں خیر و برکت کا ہردم فزوں تھا
پھلا اور پھولا تھا احمد کا گلشن
کہ جھکتی تھی گردن نصیحت پہ سبکی
نہ لگتی تھی حق کی اُنہیں بات کڑوی
خلیفوں سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا

نبي نے کہا تھا جنہیں فخر اُمت
جنہیں خلد کي مل چکي تھي بشارت
مسلم تھي عالم میں جنکي عدالت
رها منتظر جن سے تخت خلافت
وہ پھرتے تھے راتوں کو چھپ چھپ کے دردر
که شرمائیں اپنا کہیں عیب سنکر

مگر هم که هیں دام و دد همسے بهتر
نه ظاهر کہیں هم میں خوبي نه مضمر
نه اقران و امثال میں هم موقر
نه اجداد و اسلاف کے هم میں جوهر
نصیحت سے ایسا بُرا مانتے هیں
که گویا هم اپنے کو پہچانتے هیں

نبوت نه گر ختم هوتي عرب پر
کوئي هم په مبعوث هوتا پیمبر
تو هي جیسے مذکور قرآں کے اندر
ضلالت یہود اور نصاری کي اکثر
یونهیں جو کتاب اُس پیمبر په آتي
وہ گمراهیاں سب هماري جتاتي

هنر هم میں جو هیں وہ معلوم هیں سب
علوم اور کمالات معدوم هیں سب
چلن اور اطوار مذموم هیں سب
فراغت سے دولت سے محروم هیں سب
جہالت نہیں چھوڑتي ساتھہ دم بھر
تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر

وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر
عفونت میں سنڈاس سے جو هی بدتر
زمیں جس سے هی زلزله میں برابر
مَلک جس سے شرماتے هیں آسماں پر
هوا علم و دیں جس سے تاراج سارا
وہ علموں میں علم ادب هی همارا

بُرا شعر کہنے کي گر کچهه سزا هی
عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا هی
تو وہ محکمه جسکا قاضي خدا هی
مقرر جہاں نیک و بد کي جزا هی
گنہگار وهاں چھوٹ جائینگے سارے
جہنم کو بھر دینگے شاعر همارے

سخن جو هی یہاں آج حصه همارا
نہیں قوم کو ظاهرا جس سے چارہ
هراک کذب و بہتاں هی جسمیں گوارا
مجسم هو اُسکا اگر جھوٹ سارا
بنے هند میں اُس سے اور اک همالا
همالا سے هو جسکي چوٹي دوبالا

زمانه میں جتنے قلي اور نفر هیں
کمائي سے اپني وہ سب بہرہ ور هیں
گویئے [امیروں کے نور نظر هیں
ڈفالي بھي لے آتے کچهه مانگ کر هیں
مگر اس تپ دق میں جو مبتلا هیں
خدا جانے وہ کس مرض کي دوا هیں

جوسقے نہیں جي سے جائیں گذر سب
هو میلا جہاں گم هوں دھوبي اگر سب
بنے دم په گر شہر چھوڑیں نفر سب
جو تھڑجائیں مہتر تو گندے هوں گھر سب
په کرجائیں هجرت جو شاعر همارے
کہیں ملکے خس کم جہاں پاک سارے

عرب جو تھے دنیا میں اس فن کے باني
نه تھا کوئي آفاق میں جنکا ثاني
زمانه نے جنکي فصاحت تھي ماني
مٹا دي عزیزوں نے اُنکي نشاني
سب اُنکے هنر اور کمالات کھو کر
رهے شاعري کو بھي آخر ڈبو کر

ادب میں پڑی جان اُنکی زباں سے
چلا دین نے پائی اُنکے بیاں سے
سناں کے لئے کام اُنھوں نے لساں سے
زبانوں کے کوچے تھے بڑھکر سناں سے
ہوئے اُنکی شعروں سے اخلاق صیقل
پڑی اُنکے خطبوں سے عالم میں ہل چل

خلف اُنکے یہاں جو کہ جادو بیاں ہیں
فصاحت میں مقبول پیر و جواں ہیں
بلاغت میں مشہور ہندوستاں ہیں
وہ کچھ ہیں تو لے دے کے اس گوں یہاں ہیں
کہ جب شعر میں عمر ساری گوائیں
تو بہانڈ اُنکی غزلیں مجالس میں گائیں

طوائف کو ازبر ہیں دیوان اُنکے
گویوں پہ بے حد ہیں احسان اُنکے
نکلتے ہیں تکیوں میں ارمان اُنکے
ثناخواں ہیں ابلیس و شیطان اُنکے
کہ عقلوں پہ پردے دیئے ڈال انھوں نے
ہمیں کردیا فارغ البال انھوں نے

وہ طب جسپہ غش ہیں ہمارے اطبا
سمجھتے ہیں جس کو بوعلی مسیحا
بتانے میں ہی بخل جس کے بہت سا
جسے عیب کی طرح کرتے ہیں اخفا
• فقط چند نسخوں کا ہی وہ سفینہ
چلے آئے ہیں جو کہ سینہ بسینہ

نہ اُن کو نباتات سے آگہی ہی
نہ اصلا خبر معدنیات کی ہی
نہ تشریح کی لے کسی پر کُھلی ہی
نہ علم طبیعی نہ کیمسٹری ہی
نہ پانی کا علم اور نہ علم ہوا ہی
مریضوں کا ان کے نگہباں خدا ہی

نہ قانون میں اُن کے کوئی خطا ہی
نہ مخزن میں انگشت رکھنے کی جا ہی
سدیدی میں لکھا ہی جو کچھ بجا ہی
نفیسی کے ہر قول پر جاں فدا ہی
سلف لکھ گئے جو قیاس اور گماں سے
صحیفے ہیں اُترے ہوئے آسماں سے

وہ تقویم پارینہ یونانیوں کی
وہ حکمت کہ ہی ایک دھوکے کی ٹٹی
یقیں جسکو ٹھیرا چکا ہی نکمی
عمل نے جسے کردیا آکے ردی
اُسے وحی سے سمجھے ہیں ہم زیادہ
کوئی بات اُس میں نہیں کم زیادہ

زبور اور توریت و انجیل و قرآں
بالاجماع ہیں قابل نسخ و نسیاں
مگر لکھ گئے جو اصول اہل یوناں
نہیں نسخ و تبدیل کا اُن میں امکاں
نہیں مٹتے جب تک کہ آثار دنیا
مٹیگا کبھی کوئی شوشہ نہ اُن کا

نتائج ہیں جو مغربی علم و فن کے
وہ ہیں ہند میں جلوہ گر سو برس سے
تعصب نے لیکن وہ ڈالے ہیں پردے
کہ ہم حق کا جلوہ نہیں دیکھ سکتے
جمی ہیں دلوں میں ارسطو کی رائیں
جو اب وحی اُترے تو ایماں نہ لائیں

اب اس فلسفہ پر ہیں جو مرنے والے
شفا کے ہیں سب جن کو ازبر مقالے
جنھوں نے مجسطی پہ ڈیرے ہیں ڈالے
حواشی ہیں تجرید کے سب کھنگالے
وہ تیلی کے کچھ بیل سے کم نہیں ہیں
پھرے عمر بھر اور جہاں تھے وہیں ہیں

وہ جب کر چکے ختم تحصیل حکمت
بندھی سر پہ دستار علم و فضیلت
اگر رکھتے ہیں کچھہ طبیعت میں جودت
تو ہی اُنکی سب سے بڑی یہہ لیاقت
کہ گر دن کو وہ رات کہدیں زباں سے
تو منوا کے چھوڑیں اُسے اک جہاں سے

سوا اسکے جو آئے اُسکو پڑھا دیں
اُنہیں جو کچھہ آتا ہی اُسکو بتا دیں
وہ سیکھی ہیں جو بولیاں سب سکہا دیں
میاں مٹھو اپناسا اُسکو بنا دیں
یہہ لے دے کے ہی علم کا اُنکے حاصل
اسی پر ہی فخر اُنکو بین الاماثل

نہ سرکار میں کام پانے کے قابل
نہ دربار میں لب ہلانے کے قابل
نہ جنگل میں ریوڑ چرانے کے قابل
نہ بازار میں بوجہہ اُٹھانے کے قابل
نہ پڑھتے تو سو طرح کہاتے کماکر
وہ کھوئے گئے اور تعلیم پاکر

جو پوچھو کہ حضرت نے جو کچھہ پڑھا ہی
مراد آپکی اسکے پڑھنے سے کیا ہی
مفاد اُسمیں دنیا کا یا دین کا ہی
نتیجہ کوئی یاکہ اُسکے سوا ہی
تو مجذوب کی طرح سب کچھہ بکینگے
جواب اسکا لیکن نہ کچھہ دے سکینگے

نہ حجت رسالت پہ لاسکتے ہیں وہ
نہ اسلام کا حق جتا سکتے ہیں وہ
نہ قرآں کی عظمت دکہا سکتے ہیں وہ
نہ حق کی حقیقت بتا سکتے ہیں وہ
دلیلیں ہیں سب آج بیکار اُنکی
نہیں چلتی توپوں میں تلوار اُنکی

پڑے اُس مشقت میں ہیں وہ سرا پا
نتیجہ نہیں اُنکو معلوم جسکا
گئیں بھول آگے کی بھیڑیں جو بتیا
اُسی راہ پر پڑلیا گلہ سارا
نہیں جانتے یہہ کہ جاتے کدھر ہیں
گئے بھول رستہ وہ یا راہ پر ہیں

مثال اُنکی کوشش کی ہی صاف ایسی
کہ کہائی کہیں بندروں نے جو سردی
ادھر اور اُدھر دیر تک آگ ڈھونڈی
کہیں روشنی اُنکو پائی نہ اُسکی
مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اُسے آگ کا سبنے سمجھا

لیا جاکے تھام اور سبنے اُسیدم
کیا کھانس پھونس اُسپہ لاکر فراہم
لگے اُسکو سلگانے سب ملکے پیہم
نہ کچھہ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم
یونہی رات ساری اُنہوں نے گنوائی
مگر اپنی محنت کی راحت نہ پائی

گذرتے تھے جو جانور اُس طرف سے
جب اِس کشمکش میں اُنہیں دیکھتے تھے
ملامت بہت سخت تھے اُنکو کرتے
نہ شرمائیں وہ زعم باطل سے اپنے
مگر اپنی کد سے نہ باز آتے تھے وہ
ملامت پہ اور اُلٹے غراتے تھے وہ

نہ سمجھے وہ جبتک ہوا دن نہ روشن
اسیطرح جو ہیں حقیقت کے دشمن
نہ جھاڑینگے گرد توہم سے دامن
پہ جب ہوگا نور سحر لمعہ افگن
بہت جلد ہو جائیگا آشکارا
کہ جگنو کو سمجھے تھے وہ ایک شرارا

شریفوں کی اولاد بے تربیت ہے تباہ انکی حالت بری انکی گت ہے
کسیکو کبوتر اڑانے کی لت ہے کسیکو بٹیریں لڑانے کی دھت ہے
چرس اور گانجے پہ شیدا ہے کوئی مدک اور چنڈو کا رسیا ہے کوئی

سدا گرم انشار سے انکی صحبت ہر اک رند و اوباش سے انکی ملت
پڑھے لکھوں کے سایہ سے انکو وحشت مدارس سے تعلیم سے ان کو نفرت
کمینوں کے چرگہ میں عمریں گنوانی انہیں گالیاں دینی اور آپ کھانی

نہ علمی مدارس میں ہیں انکو پاتے نہ شایستہ جلسونمیں ہیں آتے جاتے
پہ میلوں کی رونق ہیں جاکر بڑھاتے پڑے پھرتے ہیں دیکھتے اور دکھاتے
کتاب اور معلم سے پھرتے ہیں بھاگے مگر ناچ گانے میں ہیں سب سے آگے

اگر کیجئے ان پاک شہدوں کی گنتی ہوا جنکے پہلو سے بچکر ہی چلتی
ملی خاک میں جن سے عزت بڑونکی ملی خاندانوں کی جنسے بزرگی
تو یہہ جسقدر خانہ برباد ہونگے وہ سب ان شریفوں کی اولاد ہونگے

ہوئی انکی بچپن میں یوں پاسبانی کہ تھدی کی جیسے کٹے زندگانی
لگی ہونے جب کچھہ سمجھہ بوجھہ سیانی چڑھی بھوت کی طرح سر پر جوانی
بس اب گھر میں دشوار تھمنا ہے انکا اکھاڑوں میں تکیوں میں رمنا ہے انکا

نشہ میں مئی عشق کے چور ہیں وہ صف فوج مژگاں میں محصور ہیں وہ
غم چشم و ابرو میں رنجور ہیں وہ بہت ہاتھہ سے دل کے مجبور ہیں وہ
کریں کیا کہ ہے عشق طینت میں انکے حرارت بھری ہے طبیعت میں انکے

اگر شش جہت میں کوئی دلربا ہے تو دل انکا نادیدہ اس پر فدا ہے
اگر خواب میں کچھہ نظر آگیا ہے تو یاد اسکی دن رات نام خدا ہے
بری سبکی وحشت سے روداد ہے یہاں جسے دیکھئے قیس و فرہاد ہے یہاں

اگر ماں ہے دکھیا تو انکی بلا سے اپاہج ہے باوا تو ان کی بلا سے
جو ہے گھر میں فاقہ تو انکی بلا سے جو مرتا ہے کنبا تو ان کی بلا سے
جنہوں نے لگا لی ہو لو دلربا سے غرض پھر انہیں کیا رہی ما سوی سے

نہ گالی سے دشنام سے جی چورائیں نہ جوتی سے پیزار سے ہچکچائیں
جو میلوں میں جائیں تو لچپن دکھائیں جو محفل میں بیٹھیں تو فتنے اوٹھائیں
لرزتے ہیں اوباش انکی ہنسی سے گریزاں ہیں رند انکی ہمسایگی سے

سپوتوں کو اپنے اگر بیاہ دیجے تو بہوونکا بوجھہ اپنی گردن پہ لیجے
جو بیٹی کے پیوند کی فکر کیجے تو بد راہ ہیں بھانجے اور بھتیجے
یہی چھیلدنا کو بکو گھر بہ گھر ہے بہو کو ٹھکانا نہ بیٹی کو بر ہے

نہ مطلب نگاري کا ان کو سليقه
نہ دربار داري کا ان کو سليقه
نہ اُميد واري کا ان کو سليقه
نہ خدمت گذاري کا انکو سليقه
قلي يا نفر هو تو کچهه کام آئے
مگر انکو کس مَد ميں کوئي کهپائے

نهيں ملتي روٹي جنهيں پيٹ بهر کے
وہ گذران کرتے هيں سو عيب کرکے
جو هيں اُنميں دو چار آسودہ گهر کے
وہ دن رات خواهاں هيں مرگ پدر کے
نمونے يهہ اعيان و اشراف کے هيں
سلف انکے وہ تهے خلف اُن کے يہ هيں

وہ اسلام کي پود شايد يهي هي
کہ جسکي طرف آنکهہ سب کي لگي هي
بهت جس سے آيندہ چشم بهي هي
بقا منحصر جسپہ اسلام کي هي
يهي جان ڈاليگي باغ کهن ميں
اسي سے بهار آئيگي اس چمن ميں

يهي هيں وہ نسليں مبارک هماري
کہ بخشيں گي جو دين کو استواري
کرينگي يهي قوم کي غمگساري
انهيں پر اُميديں هيں موقوف ساري
يهي شمع اسلام روشن کرينگي
بڑونکا يهي نام روشن کرينگي

خلف اُنکے الحق اگر يهاں يهي هيں
سلف کے اگر فاتحہ خواں يهي هيں
اگر ياد گار عزيزاں يهي هيں
اگر نسل اشراف و اعياں يهي هيں
تو ياد اسقدر اُنکي رہ جائيگي يهاں
کہ اک قوم رهتي تهي اس نام کي يهاں

سمجهتے هيں شايستہ جو آپکو يهاں
هيں آزادي راے پر جو کہ نازاں
چلن پر هيں جو قوم کے اپنے خنداں
مسلماں هيں سب جنکے نزديک ناداں
جو ڈهونڈو گے ياروں کے همدرد اُنميں
تو نکليں گے تهوڑے جوانمرد اُنميں

نہ رنج اُنکي افلاس کا انکو اصلا
نہ فکر اُنکي تعليم اور تربيت کا
نہ کوشش کي همت نہ دينے کو پيسا
اوڑانا مگر مفت ايک اک کا خاکا
کهيں اُنکي پوشاک پر طعن کرنا
کهيں اُنکي خوراک کو نام دهرنا

عزيزوں کي جس بات ميں عيب پانا
نشانہ اُسے پهبتيوں کا بنانا
شماتت سے دل بهائيونکا دکهانا
يگانوں کو بيگانہ بلکر چڑانا
نہ کچهہ درد کي چوٹ اُنکے جگر ميں
نہ قطرہ کوئي خون کا چشم تر ميں

جهاز ايک گرداب ميں پهنس رها هي
پڑا جس سے جو کهيں ميں چهوٹا بڑا هي
نکلنے کا رستہ نہ بچنے کي جا هي
کوئي اُنميں سوتا کوئي جاگتا هي
جو سوتے هيں وہ مست خواب گراں هيں
جو بيدار هيں اُنپہ خندہ زناں هيں

کوئي اُنسے پوچهے کہ اے هوش والو
کس اُميد پر تم کهڑے هنس رهے هو
بُرا وقت بيڑے پہ آنے کو هي جو
نہ چهوڑيگا سوتوں کو اور جاگتوں کو
بچو گے نہ تم اور نہ ساتهي تمهارے
اگر ناؤ ڈوبي تو ڈوبينگے سارے

غرض عیب کیجے بیاں اپنے کیا کیا — کہ بگڑا ہوا یہاں ہی آوے کا آوا
فقیہہ اور جاہل ضعیف اور توانا — تاسف کے قابل ہی احوال سب کا
مریض ایسي مایوس دنیا میں کم ہیں — بگڑ کر کبھي جو نہ سنبھلیں وہ ہم ہیں

کسي نے یہہ اک مرد دانا سے پوچھا — کہ نعمت ہی دنیا میں سب سے بڑي کیا
کہا عقل جس سے ملے دین و دنیا — کہا گر نہو اُس سے انسان کو بہرہ
کہا پھر اہم سب سے علم و ہنر ہی — کہ جو باعث افتخار بشر ہی
کہا گر نہو یہہ بھي اُس کو میسر — کہا مال و دولت ہی پھر سب سے بڑھکر
کہا در ہو یہہ بھي اگر بند اُسپر — کہا اُسپہ بجلي کا گرنا ہی بہتر
وہ ننگ بشر تا کہ ذلت سے چھوٹے — خلایق سب اُسکي نحوست سے چھوٹے

مجھے ڈر ہی اے میرے ہمقوم یارو — مبادا کہ وہ ننگ عالم تمہیں ہو
کر اسلام کي کچھہ حمیت ہی تمکو — تو جلدي سے اُٹھو اور اپني خبر لو
وگرنہ یہہ قول آئیگا راست تمپر — کہ ہونے سے انکا نہونا ہی بہتر

رہو گے یونہیں فارغ البال کب تک — نہ بدلوگے یہہ چال اور ڈھال کب تک
رہیگي نئي پود پامال کب تک — نہ چھوڑو گے تم بھیڑیا چال کب تک
بس اگلے فسانے فراموش کردو — تعصب کے شعلہ کو خاموش کردو

حکومت نے آزادیاں تمکو دي ہیں — ترقي کي راہیں سراسر کھلي ہیں
صدائیں یہہ ہر سمت سے آرہي ہیں — کہ راجا سے پرجا تلک سب سکھي ہیں
تسلط ہی ملکوں میں امن و اماں کا — نہیں بند رستہ کسي کاروان کا

نہ بد خواہ ہی دین و ایماں کا کوئي — نہ دشمن حدیث اور قرآں کا کوئي
نہ ناقض ہی ملت کے ارکاں کا کوئي — نہ مانع شریعت کے فرماں کا کوئي
نمازیں پڑھو بیخطر معبدوں میں — اذانیں دھڑلے سے دو مسجدوں میں

کُھلي ہیں سفر اور تجارت کي راہیں — نہیں بند صنعت کي حرفت کي راہیں
جو روشن ہیں تحصیل حکمت کي راہیں — تو ہموار ہیں کسب دولت کي راہیں
نہ گھر میں غنیم اور دشمن کا کھٹکا — نہ رستوں میں قزاق و رہزن کا کھٹکا

مہینوں کے کٹتے ہیں رستے پلوں میں — گھروں سے سوا چین ہی منزلوں میں
ہر اک گوشہ گلزار ہی جنگلوں میں — شب و روز ہی ایمني قافلوں میں
سفر جو کبھي تھا نمونہ سقر کا — وسیلہ ہی وہ اب سراسر ظفر کا

پہنچتي ہیں ملکوں سے دم دم کي خبریں — چلي آتي ہیں شادي و غم کي خبریں
عیاں ہیں ہر اک بر اعظم کي خبریں — کھلي ہیں زمانہ پہ عالم کي خبریں
نہیں واقعہ کوئي پنہاں کہیں کا — ہی آئینہ احوال روے زمیں کا

کرو قدر اس امن و آزاد گي کي   که هی صاف هرسمت راه ترقي
هراک راه رو کا زمانه هی ساتهي   يهه هرسو سے آواز پيهم هی آتي
که دشمن کا کهٹکا نه رهزن کا ڈر هی   نکلجاؤ رسته ابهي بے خطر هی
بهت قافلے دير سے جارهے هيں   بهت بوجهه بار اپنے لدوا رهے هيں
بهت چل چلاؤ ميں گهبرا رهے هيں   بهت سے نه چلنے سے پچتا رهے هيں
مگر اک تمهيں هو که سوتے هو غافل   مبادا که غفلت ميں کهوتي هو منزل

نه بد خواه سمجهو بس اب ياوروں کو   لٹيرے نه ٹهيراؤ تم رهبروں کو
دو الزام پيچهے نصيحت گروں کو   ٹٹولو ذرا پهلے اپنے گهروں کو
که خالي هيں يا پر ذخيرے تمهارے   برے هيں که اچهے وتيرے تمهارے
اميروں کي تم سن چکے داستاں سب   چلن هوچکے عالموں کے بياں سب
شريفونکي حالت هی تم پر عياں سب   بگڑ نے کو تيار بيٹهے هيں يهاں سب
يهه بوسيده گهر اب گرا کا گرا هی   ستوں مرکز ثقل سے هٹ چکا هی

يهه جو کچهه هوا ايک شمه هی اُسکا   که جو وقت ياروں په هی آنے والا
زمانه نے اونچے سے جسکو گرايا   وه آخر کو مٹي ميں ملکر رهے گا
نهيں گرچه کچهه قوم ميں حال باقي   ابهي اور هونا هی پامال باقي
يهاں هر ترقي کي غايت يهي هی   سرانجام هر قوم و ملت يهي هی
سدا سے زمانه کي عادت يهي هی   طلسم جهاں کي حقيقت يهي هی
بهت يهاں هوئے خشک چشمے اُبلکر   بهت باغ چهانٹے گئے پهول پهل کر

کهاں هيں وه اهرام مصري کے باني   کهاں هيں وه گُرداں زابلستاني
گئے پيشدادي کدهر اور کياني   مٹاکر رهي سبکو دنياے فاني
لگاؤ کهيں کهوج کلدانيوں کا   بتاؤ نشاں کوئي ساسانيوں کا
وهي ايک هی جسکو دايم بقا هی   جهاں کي وراثت اُسي کو سزا هی
سوا اُسکے انجام سبکا فنا هی   نه کوئي رهيگا نه کوئي رها هی
مُسافر يهاں هيں فقير اور غني سب   غلام اور آزاد هيں رفتني سب

رباعي

از نتائج طبع وقاد عالي جناب نواب ضياء الدين احمد خاں بهادر رئيس لوهارو متخلص به نير •

در تبصرهٔ که گفته حالي حالي   بنوشت زخوب وزشت حالي حالي
پرسند اگر که کيست غمخوارهٔ قوم   نير حالي بگو که حالي حالي

النظر

في رسالة الامام حجة الاسلام ابوحامد محمد الغزالي

المسمی به

التفرقة بين الاسلام والزندقة

جو لوگ که تقلید کي ادھاڈھندي سے نکلے اور تحقیق کے میدان میں بہادرانه قدم رکھا اُنمیں سے ایک امام غزالي بھي ھیں ، عام خیالات سے علاحدہ ھونا ، اور آنکھیں کھولکر رسته چلنا ، ھمیشه اُن لوگوں کے طعن و تشنیع کا باعث ھوا ھی جو کولھو کے بیل کي مانند آنکھوں پر پٹي باندھے چکر کھاتے رھتے ھیں ، رات دن پھرے جاتے ھیں مگر جب دیکھو تو وھیں کے وھیں ھیں ، اسیطرح امام غزالي پر بھي عام خیالات کے لوگوں نے بہت کچھه لعن و طعن کیا ھی ، اُنکے کُفر کے فتوے دیئے گئے ، اُنکا قتل مباح کہا گیا ، اُنکي کتابوں کے جلانیکا حکم دیا گیا ، گوکه ایک زمانه کے بعد وہ مقبول ھوئے ، اور مقبول ھوئیں *

جس زمانه میں که اُن پر کفر کي بوچھار ھورھي تھي ، اور ھر طرف سے لعنت لعنت کي آواز آرھي تھي ، اُنکے مخلصین کا دل جلتا تھا ، اور تڑپ تڑپ کر رہ جاتے تھے ، مگر کسي ایک مخلص نے جو کسیقدر جرأت رکھتا تھا امام سے اپنا سوز دل کہا ، اور اُسکي دوا چاھي ، اُسپر امام نے یہه مختصر رساله لکھا ھی جو درحقیقت حرز جان کے قابل ھی ، اور ھم اُسکا ریویو لکھنا چاھتے ھیں *

انسان کا دماغ کیسا ھي روشن ھوجاوے ، اور وہ کیسي ھي دلي قوت اور نڈر جرأت اور بےخوف ملامت اُن تعلیمي اور تقلیدي اور تربیتي بندشوں کو توڑنا چاھے جنسے وہ اپنے چھٹپن سے بندھا ھوا ھی ، پھر بھي کوئي نه کوئي بندش اُسکو باندھے رھتي ھی — ھمارے ھاں کے علماء کا بھي جنھوں نے اُن بندشوں کو توڑا اور میدان تحقیق میں بہادرانه قدم رکھا ، اور جنکا سلسله حجةالله حضرت شاہ ولي‌الله پر ختم ھوتا ھی ، یہي حال ھوا ھی ، اُنکي تصانیف میں اُن سخت بندشوں کے جابجا گھرے نشان پائے جاتے ھیں ، نہایت عالي دماغي سے ایک عمدہ مضمون لکھتے چلے جاتے ھیں ، جو مثل ایک شفاف اور خوشگوار دریا کے بہتا چلاجاتا ھی ، پھر جاکر اُسي بند میں بند ھوجاتا ھی ، اور سڑا ھوا پاني معلوم ھوتا ھی ، اُنکي تصانیف کے ایک صفحه کو دیکھو تو الہام رباني معلوم ھوتا ھی ، اور دوسرے صفحه پر ایسا مضمون آ جاتا ھی جسکو دیکھکر تعجب ھوتا ھی — اگرچه یہه رساله امام غزالي کا جسکا ھم ریویو لکھنا چاھتے ھیں بہت چھوٹا ھی ، مگر اُس میں نہایت عالي مضامین بھرے ھوئے ھیں جو بڑي بڑي کتابوں میں بھي نہیں ھیں ، بااینهمه شتر گُربه سے

خالي نهيں ' اُسپر نظر ڈالنے اور اُسکا ريويو لکهنے سے ميرا مقصد يهه هی كه جهاں تک ممكن هو سكے اُن دونوں قسم كے مضامين ميں تميز كروں ' اور اُنكے رساله كا ماحصل بهي اس ريويو ميں لكهوں *

يهه رساله درحقيقت ايک خط هی ' امام صاحب نے اُسكو اسطرح پر شروع كيا هی كه " اے بهائي اور اے ميرے دوست جب تم حاسدوں كے طعنے ميري بعض كتابوں كي نسبت سنو جو ميں نے اسرار علامات دين ميں لكهي هيں ' اور جنكي نسبت طعنه كرنے والے سمجهتے هيں كه اُنميں متقدمين علماء علم كلام كے مخالف باتيں هيں ' اور وه مذهب اشاعره سے الگ هونے كو گو كه وه بالشت هي بهر كيوں نهو ' اور اُنكے خلاف كرنے كو گو كه وه ايک ذره سي چيز هي ميں كيوں نهو' گمراهي جانتے هيں' تو اے ميرے دوست دل تنگ مت هو؛' اور ايسے لوگوں كي باتوں پر صبر كرو ' اور پوه پوه كركے چهوڑدو ' اے ميرے دوست جس شخص پر لوگ حسد نكريں اُسكو حقير جان ' اور جسكو كافر و گمراه نكهيں اُسكو ناچيز سمجهه ' سيدالمرسلين سے زياده كون شخص هوگا ' اُنكي باتوں كو بهي لوگوں نے اگلے زمانه كے زٹل قافيئے بتايا ' پهر اُنكے جهگڑے ميں مت پڑو اور اُنكو راه پر لانے كي توقع مت ركهو ' كيا تمنے نهيں سنا ' —

كل العداوة ترجي سلامتها * الاالعداوة من اعداک عن حسد

اگر كوئي بهي ايسے لوگوں كو راه پر لاسكتا تو اُنسے بهي بڑوں كے حق ميں خدا ايسي سخت آيتيں كيوں نازل فرماتا ' كيا تمنے قران كي وه آيت نهيں سني جسميں خدا نے فرمايا هی " اگرچه اُنكا آنا كاني دينا تجهكو گراں گذرتا هو پهر اگر تجهسے هوسكے كه زمين ميں ايک سرنگ اور آسمان پر ايک سيڑهي ڈهونڈ نكالے اور اُنكے لئے كوئي نشاني لے آوے " (توبهي وه راه پر نهيں آئينگے) ' اور ايک جگهه يهه فرمايا هی كه " اگر هم اُنكے لئے ايک دروازه آسمان ميں كهولديں اور وه اُسميں چڑهنے لگيں تو كهيں گے كه هماري آنكهوں پر ڈهت بندي هوگئي هی اور هم لوگوں پر جادو كيا گيا هی " اور ايک جگه فرمايا هی كه " اگر هم تجهپر كاغذ پر لكهي هوئي ايک كتاب اُتاريں اور وه اپنے هاتهوں سے اُسكو چهو ليں تو جو لوگ منكر هيں وه كهينگے كه يهه تو كهلا هوا جادو هی " اور ايک جگهه فرمايا هی كه " اگر هم اُنپر فرشتے بهيجتے اور مردے اُنسے باتيں كرتے اور اُنكے پاس هرايک شے كو اكهٹا كرديتے تو بهي وه ايمان نه لاتے " *

سمجهو كه كفر اور ايمان كي حقيقت اور اُنكي حد اور حق و ناحق كا بهيد اُن دلوں پر نهيں كهلتا جو جاه و منزلت كي تلاش سے اور مال كي محبت سے ميلے كچيلے اور ناپاک هوگئے هيں' بلكه وه ايسے دلوں پر كهلتا هی جو اول تو دنيا كے ميل كچيل سے پاک صاف هوگئے هيں' پهر كامل رياضت سے اُنكو جلا هوگئي هی' پهر خدا كي ياد سے منور هوگئے هيں'

پھر غور سوچ سمجھہ سے اُنمیں حلاوت آگئي ہی' پھر شرع کي پابندي سے مزین ہوگئے ہیں' اور مشکواۃ نبوت سے اُنپر نور کي شعاعیں پڑنے لگي ہیں' اور جلا دار آئینہ کي مانند ہوگئے ہیں' اور اُنکے ایمان کا چراغ بلور کي ہانڈیوں میں ہی' اور اُنکے دل سے نور کے چمکارے نکلتے ہیں' بغیر آگ کے چھوئے اُنکے دل کا چراغ روشن ہی — یہہ اسرار ملکوت کسطرح ایسے لوگوں پر کہل سکتے ہیں جنکي خواہشیں اُنکا خدا اور جنکے معبود سلاطین ہیں اور درہم و دنانیر اُنکا قبلہ اور جاہ ومنزلت اُنکي شریعت اور ارادت ہی ' دولت مندوں کي خدمت کرنا اُنکي عبادت اور تمام وسواس اُنکا ذکر اور حیلوں کا ڈھونڈ نا اُنکي حشمت ہی — پھر ایسے لوگ کسطرح کفر کي ظلمت اور ایمان کي روشني کو تمیز کرسکتے ہیں ' کیا الہام رباني سے ؟ اُنکا دل تو دنیا کي آلایش سے پاک ہوا ہي نہیں ' اور کیا کمال علمي سے ؟ اُنکي پونجي علم کي تو صرف یہہ ہی کہ نجاست دور کرنے کو زعفران کا لیپ بتاتے ہیں — ان باتوں کا جاننا بہت دور ہی' پھر اے میرے دوست تو اپنے کم میں لگا رہ اور اپني اوقات اُن لوگوں کي باتوں میں خراب مت کر ' جو لوگ ہمکو بُرا کہتے ہیں اُنکا کچھہ خیال مت کر دنیا کي زندگي ہي کو وہ جانتے ہیں یہي اُنکا علم ہی — خدا اُنکو بھي خوب جانتا ہی جو گمراہ ہیں اور اُنکو بھي خوب جانتا ہی جو راہ پر ہیں" *

اِس مقام پر امام غزالي صاحب نے اُن لوگوں کي نسبت جو اُنکو کافر و مرتد و گمراہ بتاتے تھے خوب دل کے پھپولے پھوڑے ہیں اور اپنے مخلصین کو نہایت عمدہ نصیحت کي ہی اور بلاشبہہ ایسے شخص کے احباب کو ایسا ہي کرنا چاہیئے' ایسے شخص کے مخالفوں سے تکرار و مباحثہ محض بےسود ہی' ایسے مباحثوں سے مخالفین میں ناداني و ناسمجھي پر ضد و نفسانیت کي بیماري زیادہ بڑہ جاتي ہی اور جو مرض علاج کے قابل ہوتا ہی وہ لاعلاج ہوجاتا ہی' پس ایسے شخص کے مخلصین کو ضرور ہی کہ وہ معاندین کي باتوں پر صبر کریں اور یقین کریں کہ الحق یعلو ولا یعلی' اور اسوقت کے آنیکے منتظر رہیں *

مگر اس مقام پر امام غزالي صاحب نے دو قسم کے دلوں کا حال لکھا ہی ایک اُنکا جو اسرار ملکوت اور کفر و ایمان کي حقیقت کے سمجھنے کے قابل ہیں اور دوسرے وہ جو ناقابل ہیں' اور اُن دونوں دلوں کے اوصاف بیان کیئے ہیں' مگر وہ مقام کسیقدر زیادہ تشریح کے قابل ہی *

اِس میں کچھہ شبہہ نہیں ہوسکتا کہ اس مقام پر امام صاحب نے جن لوگوں کے حال سے بحث کي ہی اُنمیں وہ لوگ جو علانیہ اہل دنیا کہلاتے ہیں داخل نہیں ہیں' اہل دنیا سے میري مراد اُن دنیاداروں سے نہیں ہی جنکو اہل دنیا بھي " الدالخصام " سمجھتے ہیں بلکہ اُن سے مراد ہی جنھوں نے دنیا کو بغیر کسي بےایماني اور دغابازي کے اختیار کیا ہی' دنیا میں بحیثیت دنیاداري اپني عزت' اپنا نام' اپني شہرت' اپنا آرام' اپني حشمت

چاہتے ہیں ' زہد و تقوی ' علم وافتا صبر و قناعت کے ذریعہ سے دنیا و آخرت میں تفوق کي خواہش اُنہوں نے ظاہر نہیں کي ٭

اُنہوں نے ایمان میں سے لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین کیا ہی وہ خدا کي ذات کو بےنقص اور رسول اللہ کو بےعیب سمجھتے ہیں ' وہ کسي ایسي بات کو جس میں اُنکي دانست میں خدا پر کوئي نقص آتا ہو اور رسول پر کوئي عیب لگتا ہو نہیں مانتے ' گو وہ کسي نے کہي ہو اور کسي نے لکھي ہو ' اور گو کہنے والے اور لکھنے والے کے نزدیک اُس سے کوئي نقص نہ آتا ہو ' اور عیب نہ لگتا ہو ' اور گو بالفرض درحقیقت وہ بات کوئي نقص یا عیب کي نہو مگر اس وجہہ سے کہ وہ اُسکے ناقص اور معیوب ہونے پر یقین رکھتے ہیں ' گو کہ وہ غلطي پر ہوں خدا اور رسول کي شان سے اُسکو بعید سمجھتے ہیں ' اور اسلیئے اُسپر یقین نہیں کرتے — غرضکہ اُنکو خدا کے تقدس اور رسول کي منزلت پر ایسا یقین ہی کہ کسي دوسرے کي اُسکے سامنے کچھہ حقیقت نہیں سمجھتے ' پھر وہ کوئي کیوں نہو ٭

اعمال میں سے فرایض کو حق سمجھنا ' اور جس طرح پر ہوسکیں اُنکو ٹوٹا پھوٹا مسلسل یا گنڈےدار ادا کرنا ' اور اُس میں کوتاہي کو اپني شامت اعمال سمجھنا ' اور اُس پر تاسف کرنا ' دلکو بدي اور بدنیتي کینہ و فساد و بغض و حسد سے پاک رکھنا ' کسي کے ساتھہ دغابازي نکرنا ' کسي کا مال نہ مار رکھنا ' کسي کو ایذا و تکلیف نہ پہنچاني ' ہر ایک کے ساتھہ سچّي محبت سچّي دوستي سے پیش آنا ' سب کي بھلائي چاہنا ' سب کے ساتھہ ایمانداري سے معاملہ کرنا اور رکھنا اختیار کیا ہی ٭

دنیا تو گویا اُنکا مقصد ہي ہی ' اُن باتوں کے سوا اُنہوں نے دنیا ہي دنیا کو پکڑا ہی ' روپیہ کے ایمانداري سے پیدا کرنے میں اپني محنت و مشقت سے روٹي کمانے میں بے انتہا کوشش کرتے ہیں ' روپیہ کماتے ہیں ' عمدہ عمدہ مکانات بناتے ہیں ' دنیا میں عزت و ترقي حشمت حاصل کرتے ہیں ' باغ بناتے ہیں ' اور اُسکے پھولوں اور پھلوں کي سیر سے خوش ہوتے ہیں ' میوے کہاتے ہیں ' گھوڑوں پر چڑھتے ہیں ' عمدہ سے عمدہ کپڑا پہنتے ہیں ' اور اچھے سے اچھہ کہانے کہاتے ہیں ' قالینوں کے فرش کو جوتیوں کے تلے بچھاتے ہیں ' تمام عیش و آرام جو کہ انسان عمدہ اخلاق اور شایستگي کے ساتھہ کرسکتا ہی کرتے ہیں ' خدا کي پیدا کي ہوئي چیزوں کو جسلیئے اُسنے پیدا کیا ہی برتتے ہیں ' اور کام میں لاتے ہیں ' اور کہتے ہیں کہ خدا نے ہمکو دیا ہی ہم کیوں نہ برتیں اور کیوں مصیبت بھگتیں ' اگر خدا کو انسے ہمارا عیش و آرام مقصود نہ تہا تو اُنکو پیدا ہي کیوں کیا تہا ' پس ہمارا فرض ہی کہ ہم اُنکو برتیں اور عیش اُڑاویں مگر زیادتي نکریں کیوں کہ جسطرح کے استعمال کے لیئے وہ بنائي گئي ہیں اگر اُسطرح پر استعمال نہ کریں تو نمک حرام اور چور ہونگے نہ شریف دنیادار — وہ نہ دعوي دینداري کرتے ہیں ' نہ کسي کے پیشوا بنا چاہتے ہیں ' نہ اپنے تئیں تابع سنت کہرانا پسند

کرتے هیں، نه پیر مُرشد نه ممبر پر واعظ بننا چاهتے هیں، نه استفتا کے مُفتي، سیدهي طرح سے خدا کے بندے رسول کي اُمت خدا کے دیئے هوئے عیش و آرام میں مَست رهتے هیں — پس ایسے لوگ تو امام صاحب کي بحث سے خارج هیں *

هاں جو کچهه اس مقام میں امام صاحب نے لکها هی وہ اُن لوگوں کي نسبت لکها هی جو جبه و عمامه دار هیں ، دنیا چهوڑ دین کي راہ پر چلتے هیں ، دن رات قال‌الله و قال‌الرسول میں بسر کرتے هیں ، دین هي دین پکارتے هیں ، دین هي کا اوڑهنا دین هي کا بچهونا بناتے هیں ، دنیا داروں نے جسقدر مختصر انچهر دین کے اختیار کیئے تهے، اُن دینداروں نے اُسیقدر مختصر باتیں دنیا کي اختیار کي هیں ، اور جسقدر وہ دنیا کے حاصل کرنے میں مشغول تهے اُسیقدر وہ دین کے حاصل کرنے میں مشغول هیں ، گویا پہلے فرقے کے بالکل برعکس هیں ، اسي مقدس فرقے کا (خدا اُنسے پناہ میں رکهے) امام غزالي صاحب نے ذکر کیا هی — بیشک جب یهه فرقه کریلا اور نیم چڑها هوجاوے ، یعني هواے نفس کو اپنا خدا ، اور سلاطین کو اپنا معبود ، اور درهم و دنانیر کو اپنا قبله ، اور حب جاہ کو اپني شریعت ، اور اهل دول کي خدمت کو اپني عبادت ، قرار دے تو وہ کبهي کفر کي ظلمت اور ایمان کي روشني کو تمیز نهیں کرسکتا فماقاله الغزالي فهو حق لاریب فیه *

مگر وہ دوسرا فرقه بهي نهایت هي خوفناک هی جنکي نسبت خیال کیا جاتا هی که اُنکا دل دنیا کے مَیل کچیل سے پاک هی ، کامل ریاضت سے مُجلاً هی ، خدا کي یاد سے منور هی ، فکر کي شیریني سے شیرین هی ، شریعت کي پابندي سے مزین هی ، مشکواۃ نبوت سے روشني لیتے هیں ، چلدار آئینه کي مانند هیں ، اُنکا نور ایمان سهشه کي هانڈي میں بےآگ کے سلگتا هی ، نور کے چمکارے اُنکے دل سے نکلتے هیں — هلں یهه سچ هی که اس فرقه نے هواے نفس کو اپنا خدا اور سلاطین کو اپنا معبود اور درهم و دنانیر کو اپنا قبله نهیں بنایا ، مگر خود هواے نفس نے اُنکو اپنا خدا اور خود سلاطین نے اُنکو اپنا معبود اور درهم و دنانیر نے اُنکو اپنا قبله بنایا هی پهر اُنکو بنانے کي کیا حاجت تهي *

جسوقت که پیر صاحب یا مولوي صاحب کے گرد اُنکے معتقدین کا حلقه هوتا هی اور حجر اسود کي مانند اُنکے دست مبارک کے بوسه دینے کو لوگ دوڑتے هیں تو اُنکا دست مبارک یمین‌الرحمن اِسے بهي بالا دست هوجاتا هی ، مولوي صاحب حضرت صاحب کي آواز کا چاروں طرف سے اُنکے کان میں آنا چاوشان کسرا و کیقباد کي آواز سے بهي قوي اثر اُنکے دل پر ڈالتا هی ، مسکیني اور انکسار اُنکو آسمان پر چڑهاتي جاتي هی اسلیئے وہ اَور زیادہ مسکین اور منکسر هوتے جاتے هیں ، سادہ وضعي پر لوگ فریفته هوتے هیں اسلیئے وہ اَور سادہ بنتے جاتے هیں ، دنیا سے نفرت اُنکو دنیا دلاتي هی اور اسلیئے دنیا سے زیادہ نفرت کرتے جاتے هیں ، بےطمعي حاجت سے زیادہ بنہر محنت کے درهم و دنانیر دلادیتي هی اور اُس لیئے وہ زیادہ

بے طمع ہوتے جاتے ہیں - اُنکي هر ایک بات پر لوگ امنا و صدقنا کہتے ہیں اسلیئے دوسرے کي بات کي حقارت جمتي جاتي هی - هاتوں کو چُھواتے چُھواتے' پاؤں کو چُھواتے چُھواتے' هر ایک مشکل کے حل کو دعائیں منگواتے منگواتے' هرایک مسئله کا فتوی دیتے دیتے' ایک اَوْر بےمعلوم چیز اُنمیں پیدا هوجاتي هی جسکے' سبب بهلائي بُرائي 'دوزخ و بهشت ' کفر و ایمان کي کنجي وہ اپنے هاتهه میں سمجهنے لگتے هیں' کسیکو کافر بنادیتے هیں اور کسیکو مُرتد' کسیکو جهنم دیتے هیں اور کسیکو بهشت' کبهي خازن جنت هیں اور کبهي مالک جهنم ' خدا کے نور کے دل میں بهڑکنے کے خیال سے ظلمت پر ظلمت میں پڑتے جاتے هیں — یهه تمام باتیں مل ملاکر حضرت کو ایک ایسا شخص بنا دیتي هیں جو پهول پهلاکر کُپا هوجاتا هی' نه کان رهتے هیں جو کنچهه سنیں' نه آنکهیں رهتي هیں جو کنچهه دیکهیں' نه منهه رهتا هی که حق بات کهیں' جو سرور اور دلي آسایش' اور دلکے پهوللے سے جو مزہ اس فرقه کو آتا هی نه کسي دنیا دار کو میسر هوتا هی نه کسي دولتمند کو' اور نه کسي صاحب تخت و سلطنت کو' پس اس فرقه سے بهي کفر کي ظلمت اور ایمان کي روشني کو تمیز کرنے' کي توقع نهیں هی الا ماشاالله — کوئي آفت انسان کے لیئے اس سے زیادہ نهیں هی جبکه وہ سمجهتا هی که میں نیک هوں — کوئي گمراهي انسان کے لیئے اس سے زیادہ نهیں هی جب وہ جانتا هی که میں پابند شریعت هوں' وہ زبان سے اپنے تئیں گُنهگار کهتا هی مگر اُسکا دل اُسکو جهٹلاتا رهتا هی ' اس کهنے کو بهي وہ ایک نیکي اور تعلي سمجهتا هی ' اپني چال ڈهال شریعت کے موافق بناتاهی ' مگر اُسکا دل روز بروز سیاہ هوتا جاتا هی — ازار کے دو انگل نیچے هونے ڈاڑهي کے لنبي یا یکمشت دو انگشت هونے ' کپڑے کو نجاست سے پاک کرنے ' پاني کے پاک ناپاک هونے پر دن رات بحث کرتا هی لنبے لنبے فتوے لکهتا هی ' مگر دل کو نجاستوں سے پاک کرنے کا خیال بهي نهیں کرتا ' اکل حلال و صدق مقال پر لنبے لنبے وعظ کرتا هی ' مگر جب کوئي لقمه تر آجاوے تو جهپ نگل جاتا هی ' اور اگر کبهي اُگل دیتا هی تو اس اُمید پر که اس سے بهي زیادہ لقمه تر بتر آویگا — یهي باتیں تهیں جنکے سبب حضرت عیسی نے فروسیوں اور صدوقیوں کو یعني شریعت پر چلنے والے یهودیوں کو ملامت کي ' یهي لوگ اسکے مصداق هیں که یلعنهم الله ویلعنهم اللاعنون ' عمدہ زندگي وهي هی جو سیدهي سادي ایک دنیا دار کیسي هو' پهر خواہ وہ دوزخ میں جائے یا بهشت میں قال رسول الله صلعم " لااعلم ما یفعل بي ولا بکم " ٭

اس کے بعد امام صاحب اپنے دوست کو مُخاطب کرکے فرماتے هیں که " اگر تو اپنے دلکا اور اُنکے دل کا کانٹا نکالنا چاهتا هی جنکو حاسدوں کے بهکانے نے نهیں اُبهارا اور تقلید نے اُنکو تهہ نهیں کیا' بلکه وہ اصل حقیقت کو جاننا چاهتے هیں اور اُسیکے پیاسے هیں' تو خود اپنے آپ سے اور اُنسے پوچهه که کفر کي حد کیا هی ؟ پهر اگر وہ یهه کهیں که مذاهب

مشہورہ سے مخالفت کرنی کفر هی ' ایسے شخص کو تو محض کودن سمجھے' که اُسکو تقلید نے قید کر رکھا هی ' اور نہت اندھا هی ' اُسکے راہ پر لانے کو اپني اوقات مت ضایع کر ' اُسکے لیئے تو یہي کافي هی که اُسي کیسي بات سے جو اُسکا مخالف کہتا هی اُسکو قایل کیا جاوے' کیونکه وہ اپنے میں اور دیگر مذاهب کے مُقلدوں میں جو اُسکے مذهب کے برخلاف هیں کُچھ فضیلت نہیں پاتا — ایک شخص تمام مَذهبوں میں سے اشعري کے مذهب کو مانتا هی اور سمجھتا هی که جو باتیں اشعري کے مَذهب میں هیں اُنکي مُخالفت کُفر هی' اُس سے پوچھو که تونے کیونکر جانا که اشعري هي کامذهب حق هی جسکي مُخالفت کے سبب باقلاني کو کافر بتاتا هی' جسنے الله تعالیٰ کي صفت بقا کي نسبت اشعري کي مُخالفت کي هی اور یہہ سمجھا هی که صفت بقا ذات باري سے کُچھ علاحدہ نہیں بلکه عین ذات هی ' اور کیوں اُسنے اشعري کي مُخالفت سے باقلاني کو کافر بتایا اور اشعري کو باقلاني کي مُخالفت سے کیوں نه کافر سمجھا اور کسلیئے اُسنے اُنمیں سے ایک کو مذهب حق پر اور دوسرے کو باطل پر مانا ' اگر اسلیئے که اشعري باقلاني سے پہلے تھا تو اشعري سے پہلے معتزلي اور اَوْر لوگ تھے تو چاهیئے که وهي حق پر هوں ' اور اگر علم اور سمجھه کي زیادتي سے' تو کس ترازو اور کس پیمانه سے اُسنے اُنکے علم کے درجوں کو تولا اور ناپا هی جس سے اُسکو معلوم هوا که جسکا وہ مُقلد هی اُس سے بڑھکر کوئي نہیں هی ' اور اگر وہ باقلاني کو مُخالفت کرنے کي اِجازت دیتا هی تو اوروں کو کیوں منع کرتا هی اور باقلاني اور کرابیسي اور قلانسي اور اَوْر لوگوں میں کیا فرق نکالتا هی' اور اس تخصیص کي کیا وجهه بتاتا هی' اور اگر وہ یہه گُمان کرتا هی جیسے که بعض مُتعصبوں نے کہا هی که باقلاني اور اشعري میں صرف لفظي اِختلاف هی اور دوام وجود میں دونوں موافق هیں' اور یہه بات که صفت بقا عین ذات هی یا ذات میں قایم هی قریب قریب هی' اور اِس اختلاف پر تشدد کي ضرورت نہیں هی' تو وہ مُعتزلي پر یقین صفات باري میں کیوں تشدد کرتا هی' کیونکه وہ بھي تو اِس بات کے مُعترف هیں که خدا عالم اور محیط جمیع معلومات پر هی' جمیع ممکنات پر قادر هی' اور اشعري سے صرف اسي بات میں اختلاف هی که وہ عالم بالذات هی یا بالصفت قایمة في الذات' پھر ان اختلافوں میں کیا فرق هی — اگر وہ یہه کہے که هم معتزلي کو اسلیئے کافر بتاتے هیں که وہ یہه کہتا هی که خدا ذات واحد هی اور اُسي ذات واحد سے علم و قدرت و حیات هی' اور یہه مختلف معنیں مختلف الحقایق هیں' اور حقایق مختلفه کو ذات واحد کہنا یا سبکو ذات واحد ٹھہرانا ناممکن هی' تو وہ کیوں اشعري کے اس قول کو مستبعد نہیں سمجھتا جب که وہ کہتا هی که کلام ایک صفت هی جو ذات باري میں قایم هی' باوجودیکه ذات باري واحد هی اور کلام مختلف هیں جیسیکه توریت و انجیل و قرآن' اور امر و نہي' خبر دینا اور خبر چاهنا' اور یہه سب حقایق مختلفه هیں خبر کسطرح حقیقت واحدہ هوسکتي هی ' جب که اُسپر صادق

اور کاذب ہونے کا اطلاق کیا جاتا ہی ' اور امر و نہي پر نہیں کیا جاتا ' پس جسپر صادق و کاذب کا اطلاق ہوسکے اور جسپر نہوسکے وہ کیونکر حقیقت واحدہ ہوسکتي ہیں ' پھر وہ نفي و اثبات دونوں کو ذات واحد میں جمع کرتا ہی — پھر اگر وہ اُسکا جواب ات کا سٹ دینے لگے اور اُسکي حقیقت نہ بتا سکے تو جانلے کہ وہ محقق نہیں ہی نرا مقلد ہی ' اُسکو چپ رہنا اور اُسکے جواب میں بھي خاموش رہنا چاہیئے کیونکہ مقلد کے سامنے دلیل کا لانا اور اُسکو سمجھانا بے فائدہ آہن سرد کوفتن ہی " *

یہہ تقریر امام صاحب کي نہایت عمدہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہی ' مگر اُنہوں نے اُسکو نہایت محدود خیال کیا ہی ' یہہ تو ایک بڑا مضمون ہی صرف اشعري و باقلاني اور معتزلي هي پر محدود نہیں ہی بلکہ ادیان مختلفہ سےبھي متعلق ہی ' یہودي و عیسائي اور مسلمان مجوسي و برہمي سب کي نسبت یہي بحث ہی' ایک مسلمان کیوں صرف اپنے مذہب کو حق اور اپنے ہي کو ناجي اور سب مذہبوں کو باطل اور اُنکے پیروں کو کافر بتاتا ہی ' اُسکا سبب بجز اسکے اورکچھہ نہیں کہ وہ اپنے متبوع پر اور اُسکے کلام پر پورا اعتقاد رکھتا ہی ' مگر یہودي و عیسائي مجوسي و برہمي بھي اسیطرح اپنے متبوع پر اعتقاد رکھتا ہی ' جو دلیلیں ایک مذہب والا اپنے متبوع کے قابل اتباع ہونیکي اپنے ہي گروہ کي سند پر پیش کرتا ہی ' وہي دلیلیں دوسرے مذہب والا اپنے ہي گروہ کي سند پر اپنے متبوع کے واجب الاتباع ہونیکي لاتا ہی ' خواہ وہ دلیلیں اُس متبوع کي ذاتي عمدگي اور اعلی سے اعلی درجہ رکھنے سے متعلق ہوں یا ذات باري سے تعلق خاص ثابت کرنے سے علاقہ رکھتي ہوں ' خواہ ظہور معجزات و خرق عادات اور اظہار عجایبات پر مبني ہوں — یہي سب سے بڑا مرحلہ ہی جو ہرایک مذہب والیکو جو صرف اپنے ہي مذہب کے حق ہونیکا دعویدار ہی طے کرنا ہی — امام صاحب کو اس رسالہ میں صرف مذہب معین ہي کے فرق متعددہ سے بحث کرني تھي اسلیئے اُنہوں نے اس بحث کو وسعت نہیں دي' ہماري کوشش اسمیں ہی کہ ادیان مختلفہ میں سے مذہب حق کي تمیز کرنیکا طریقہ ظاہر کریں ' اور اسپر جو کچھہ ہمنے لکہا اُسکو لوگ نہیں سمجھے اور سمجھے تو کفر وارتداد اور نیچریت بمعني دہریت سمجھے ' اگرچہ موقع تہا کہ ہم بھي وہي کہیں جو امام صاحب نے کہا مگر ہمکو ایسي جرأت نہیں ہی اور ہم صرف اسي پر اکتفا کرتے ہیں کہ ان ربی هو اعلم بمن ضل عن سبیله و هو اعلم بمن اهتدی *

اسکے بعد ایک نہایت عمدہ اور سچا فقرہ امام صاحب نے لکہا ہی ' فرماتے ہیں کہ " جو شخص صرف کسي ایک ہي محقق پر راہ حق کو منحصر کرتا ہی وہي کفر اور تناقض کے قریب ہوتا ہی - کفر کے قریب تو اسلیئے ہوتا ہی کہ اُسنے اُس محقق کو ایسے نبي معصوم کا درجہ دیدیا ہی جسکي اتباع پر اسلام منحصر ہی اور جسکي مخالفت سے

کفر لازم آتا هی ' (اسي مطلب کو همنے اپني تحریروں میں شرک في النبوۃ سے تعبیر کیا هی)
اور تناقض کے قریب اسلیئے هوتا هی که هرایک مُحقق کو تحقیق لازم هی اور تقلید اُسپر
حرام هی پہر کیونکر تحقیق و تقلید ساتهه هوسکتي هی ' یهه تو ایسي بات هی جیسےکه
کوئي کہی نه تجهکو دیکهنا واجب هی مگر جو بتایا گیا هی اُسکے سوا کچهه مت دیکهه اور اُسکو
تحقیق سمجهه ' اور جو چیز تجهکو مشتبه بتائي گئي هی اُسکو مشتبه یقین کر پهرکیا فرق
هی اُس شخص میں جو کہتا هی که صرف میرے مذهب کي پیروي کرو اور اُس شخص
میں جو کہتا هی که میرے مذهب اور میري دلیل دونوں کي پیروي کرو ' اور یهه تناقض نهیں
هی تو اَور کیا هی " *

اسکے بعد امام صاحب اپنے دوست کو مخاطب کرکے فرماتے هیں که " اگر تو کفر کي حد
جاننی چاهے تو میں تجهکو اُسکي صحیح نشاني جو سب جگهه اور هرطرح ٹهیک آرے بتادوں
تا نه تو لوگونکو جب تک که وہ لااله‌الاالله محمد رسول الله پر یقین رکهتے هیں ناحق کافر نه کہے '
اور اهل اسلام کے حق میں زبان درازي نکرے ' گو که اُنکے طریقے کیسے هي مختلف هوں —
پس سمجهه لے نه ' کفر ' رسول الله صلعم کي تکذیب هی اور جو کچهه اُنپر نازل هوا هی
اُسکو جهٹلانا هی ' یهودي اور عیسائیونکو کافر اسلیئے کہتے هیں که وہ رسول الله کي تکذیب
کرتے هیں ' اور براهمي اسلیئے کافر که تمام رسولونکو جهٹلا تے هیں ' اور دهریه بهي کافر هیں نه
رسولونکو نهیں مانتے ' کفر ایک حکم شرعي هی جسکا مطلب خلودفي النار هی 'اور اُسکي
پهچان بهي شرعي هی که نص صریح یا قیاس سے جو نص پر مبني هو پهچانا جاتا هی ' یهود
و نصاری کے حق میں نص موجود هی ' براهمه وبت پرست اور زندیق اور دهریه اُنهي کے
ساتهه هیں ' کیونکه وہ رسول کي تکذیب کرتے هیں اور جو رسول کي تکذیب کرتا هی وہ کافر هے '
یهي عام علامت هی جوالٹ پلٹ کر سب طرح ٹهیک آتي هی " *

اسمقام پر امام صاحب نے بات کو خلط ملط کردیا هی ' یهه ٹهیک هی که کفر ایک
شرعي حکم هی اور منکر یا مکذب رسول کافر هی ' مگر شرعي کافر ' پس ایک موحد
جو پورا پورا ٹهیک طور پر کامل موحد هی ' مگر وہ نفس رسالت هي کا منکر هی اور اسلیئے
کسي رسول کو نهیں مانتا اُسکا کفر بهي شرعي کفر هی 'مگر اُسپر خلود في النار کا حکم دینا جیسا که
اسمقام پر امام صاحب نے بیان کیا هی صحیح نهیں — موحد کے کفر پر کوئي نص وارد نهیں
هی ' بلکه برخلاف اُسکے نص آئي هی ' قیاس بهي جو نص پر مبني هو بلکه مطلق قیاس بهي
موجود نهیں هی ' انبیاء صرف خدا کي وحدانیت پر یقین دلانیکو اور اُسکي عبادت کي هدایت
کرنیکو مبعوث هوئے هیں ' اور موحد اُسپر کامل یقین رکهتا هی ' پهر اُسکے کفر مطلق پر قیاس
بهي موجود نهیں هی ' کفر شرعي اور کفر مطلق دو علاحده علاحده چیزیں هیں جنمیں عموم
خصوص من وجهه کي نسبت هی ' اور خلود في النار صرف کفر مطلق کا نتیجه هی ' اور وہ کفر

صرف شرک حقیقي سے خواہ ذات میں ہو خواہ صفات میں خواہ عبادت میں متحقق هوتا هی نہ کسي دوسري چيز سے لانه يغفر مادون ذلک ' فافهم ●

اسکے بعد امام صاحب نے جو کچھہ لکھا هی درحقیقت الهام رباني معلوم هوتا هی ' اور تحقیق کا ایک دریاے عمیق و شفاف دکھائي دیتا هی ' جو نہایت دلفریبي سے بہتا چلا آتا هی ' وہ فرماتے هیں که " جو بات همنے بیان کي وہ نہایت غور کے لایق هی ' هرایک فرقه دوسرے فرقه کي تکفیر کرتا هی ' اور اُسپر رسول کي تکذیب کي تہمت دھرتا هی ' حنبلي اشعري کو کافر کہتا هی ' اور یهہ خیال کرتا هی که اُسنے جو خدا کے لیئے اُوپر کي جهة ثابت کي هی اور عرش پر خدا کا بیتھنا مانا هی تو اُسنے رسول کي تکذیب کي هی ' اور اشعري حنبلي کو کافر کہتا هی ' اور خیال کرتا هی که وہ خدا کي تشبیهه کا قایل هی ' اور رسول نے تو کہا هی لیس کمثله شئي اسلیئے وہ رسول کي تکذیب کرتا هی ' اور اشعري معتزلي کو اس خیال سے کافر بتاتا هی ' که اُسنے خدا کے دیدار هونے اور خدا میں علم اور قدرت اور دیگر صفات کے قایم في الذات هونے سے انکار کرنے میں رسول کي تکذیب کي هی ' اور معتزلي اشعري کو اس خیال سے کافر بتاتا هی ' که صفات کو عین ذات نه ماننا تکثیر في الذات هی ' اور توحید ذات باري میں تکذیب رسول کي هی — پس ان جھگڑوں سے نکلنا جب تک که تکذیب و تصدیق کي حقیقت نه سمجھي جاوے مشکل هی " ●

اسکے بعد امام صاحب تکذیب و تصدیق کي حقیقت اسطرح پر بتلاتے هیں که کسي خبر کي تصدیق صرف اُس خبرھي تک نہیں تہرتي بلکه مخبر تک پہونچتي هی ' اور اُسکي حقیقت اُس چیز کے وجود کو تسلیم کرنا هی جسکے وجود کي خبر رسول نے دي هی ' لیکن وجود کے پانچ درجے هیں اور اُنهي کے نه جاننے سے ایک فرقه دوسرے فرقه کو کافر بتاتا هی ' اور وجود کے پانچ درجے یهہ هیں (۱) وجود ذاتي (۲) وجود حسي (۳) وجود خیالي (۴) وجود عقلي (۵) وجود شبهي (شین اور بے کے فتح یعني زبر سے) - پس جس چیز کے وجود کي رسول نے خبر دي هی ' اور جس نے اُسکے وجود کو ان پانچوں قسموں میں سے کسي قسم کے وجود سے تسلیم کیا هی تو وہ اُسکي تصدیق کرتا هی نه تکذیب ' اور اُسکي تشریح مثالوں میں بتائي جاویگي ●

وجود ذاتي — حقیقي وجود هوتا هی جو خارج میں موجود هو اور حس اور عقل اُس سے اُسکو سمجھے ' جیسے که آسمان اور زمین اور جانور اور نباتات کا وجود هی جو حقیقتا موجود هی اور سب جانتے هیں بلکه اکثر اُنسے بجز اُنکے وجود کے اور کوئي معني هي نہیں سمجھتے ●

وجود حسي — ایسا وجود هوتا هی جو آنکھہ میں محسوس هوتا هی مگر خارج میں اُسکا وجود نہیں هوتا اُسکا وجود صرف حس هي میں هوتا هی اور حِس کرنے والا هي اُسکو

دیکھتا ھی اور کوئي دوسرا شخص اُسکو نہیں دیکھتا ' جیسے کہ مریض جاگتے میں بعضي دفعہ طرح بطرح کي صورتوں کو اسیطرح دیکھتا ھی جیسیکہ وہ اور تمام موجودات خارجي کو جو وجود حقیقي رکھتے ھیں دیکھتا ھی ' حالانکہ اُنکا وجود خارج میں کچھہ نہیں ھوتا — بلکہ کبھي انبیاء اور اولیا اللہ کو صحت کي حالت میں اور جاگتے میں ایک خوبصورت شکل جو فرشتہ کي خیال کي جاتي ھی دکھائي دیتي ھی' اور اُسکے ذریعہ سے اُن تک وحي و الہام پہونچتا ھی' جیسیکہ حضرت مریم کو ایک آدمي کي صورت دکھائي دي تھي جسکي نسبت خدا نے فرمایا ھی " فتمثل لہا بشرا سویا " اور جیسیکہ آنحضرت صلعم نے جبریل کو بہت طرح کي صورتوں میں دیکھا ھی اور اصلي صورت میں صرف دوھي دفعہ دیکھا ھی' اور جبکہ مختلف صورتوں میں دیکھا تھا تو صرف مثالي صورت تھي - اور جیسیکہ کوئي آنحضرت صلعم کو خواب میں دیکھتا ھی ' آنحضرت نے فرمایا ھی کہ جسنے مجھے خواب میں دیکھا تو اُسنے مجھي کو دیکھا کیونکہ شیطان میري شبیہہ نہیں بنتا - اور آنحضرت کے دیکھنے کا یہہ مطلب نہیں ھی کہ آپکا جسم مطہر روضہ مبارک سے نکلکر خواب دیکھنے والے پاس جاتا ھی اور اُسکو دکھائي دیتا ھی ' بلکہ وہ دیکھنا اُس صورت کا ھی جو خواب دیکھنے والے کي حس میں ھی' باقي تحقیق اس حدیث کي اور کتابوں میں لکھي گئي ھی — اور اگر تجھکو ان باتوں پر یقین نہو تو خود اپني آنکھہ پر تجربہ کرکے یقین کرلے ' آگ کي ایک چنگاري ایک نقطہ کي برابر لے اور زور سے ھلا وہ تجھکو ایک آتشیں لنبا خط دکھائي دیگي ' اُسکو چکر دے تو وہ ایک گول آتشیں دائرہ معلوم ھوگي حالانکہ نہ خط موجود فی الخارج ھی نہ دائرہ بلکہ صرف تیرے حس میں ھی ' اور موجود فی الخارج تو صرف وہ نقطہ ھی •

وجود خیالي — ان محسوس چیزوں کي صورت ھی جو ھمکو دکھائي دیتي ھیں جبکہ وہ ھمارے سامنے موجود نہوں' تم آنکھیں بند کیئے ھي ھاتي اور گھوڑے کي صورت اپنے خیال میں پیدا کرسکتے ھو گویا کہ تم اُسکو دیکھہ رھے ھو اور وہ ھو بہو پوري صورت و شکل کا تمہارے سامنے موجود ھی ' مگر موجود فی الخارج کچھہ بھي نہیں •

وجود عقلي — ھرایک چیز کي ایک حقیقت اور اُسکے لیئے کوئي معني یعني غایت ھی' پس جبکہ عقل اُس شے کي غایت و مقصد کیطرف بلا لحاظ اُسکي صورت ذاتي یا خیالي یا حسي کے منتقل ھوتي ھی تو اُس شے کا وجود وجود عقلي ھوتا ھی ' مثلاً ھاتھہ ' اُسکي ایک تو صورت موجودہ فی الخارج ھی جو اُسکا وجود ذاتي ھی ' اور ایک اُسکا وجود حسي ھی' اور ایک وجود خیالي ھی جسکي تفصیل اُوپر بیان ھوئي ' مگر اُسکے سوا ھاتھہ کے لیئے ایک معني بھي ھیں جو در اصل اُسکي حقیقت ھی' اور وہ کیا ھی پکڑنے کي قدرت ' اور یہي عقلي ھاتھہ ھی ' اور مثلاً قلم' اُسکي ایک صورت ھی مگر اُسکے لیئے ایک معني بھي ھیں' اور وہ کیا ھیں علوم کو نقش کردینا ' اور اس امر کو بغیر اسکے کہ قلم کو لکڑي یا نیزہ

یا پر یا اسٹیل کي صورت پر خیال کیا جاوے عقل تسلیم کرلیتي هی ' اور یهي أسکا وجود عقلي هی *

وجود شبهي (بفتح شین و باے موحدہ) — وہ هی که نفس شی موجود نهو' نه حقیقت میں اور نه في الخارج اور نه في الحس' اور نه في الخیال اور نه في العقل' بلکه ایک ایسي چیز موجود هو جو أسکي کسي خاصیت یا صفت میں مشابه هو — یهه ذرا دقیق بات هی آینده مثال میں بخوبي سمجهه میں آویگي *

ان پانچوں اقسام وجود کے بیان کے بعد امام صاحب أنکي مثالیں بیان کرتے هیں اور فرماتے هیں که وجود ذاتي تو کچهه تاویل کا محتاج نهیں هی أس سے تو یهي ظاهري وجود مراد هوتا هی' اور أسکي مثال میں فرماتے هیں جیسے عرش واکرسي وسبع سماوات' جنکي خبر رسول صلعم نے دي هی اور أنکے وجود سے أنکا ظاهري وجود مراد هی اسلیئے کهیه چیزیں في نفسه موجود هیں خواہ وہ حس سے اور خیال سے جاني جاویں یا نه جاني جاویں *

یهہ اخیر فقرہ امام صاحب کا اور جو تمثیل که امام صاحب نے اسمقام پر دي هی یهه وهي تعلیمي و تربیتي بندش هی جو توت نهیں سکي' تعلیم نے جو ابتدا سے أنکے دل پر آسمان کے جسم کا ایسا هي یقین بٹهلادیا تها جیسیکه زمین کا اسلیئے أنهوں نے مثال دینے میں آسمان و زمین میں کچهه امتیاز نهیں کیا — یونانیوں کي هیئت نے أنکے سات عدد هونیکا اور آٹهویں فلک ثوابت اور نویں فلک اطلس کا ایسا یقین دلا رکها تها که أنکي تعداد کا بهي أنکو ایسا هي یقین تها جیسیکه زمین کا ' اور جو که یهه غلط یقین کي هوئي چیزیں نه أنکو دکهائي دیتي تهیں نه محسوس هوتي تهیں اسلیئے کهدیا که " أدرکت بالحس والخیال اولم تدرک" اور یهه نه سمجهے که جو چیز نه ظاهرا دکهائي دیتي هو نه حس و خیال سے معلوم هوتي هو تو أسکا وجود ذاتي مع التشخص کیونکر مانا جاسکتا هی' اور وہ شی کیونکر وجود ذاتي کي أن معنوں میں جو خود أنهوں نے بیان کیئے هیں مثال هوسکتي هی *

وجود ذاتي کي نسبت زمین کي مثال بالکل صحیح هی — سموات کے لفظ سے اگر یهي نیلا نیلا گنبد جو همکو دکهائي دیتا هی مراد هو گو أسکي ماهیت کچهه هي هو تو بهي وجود ذاتي کي مثال دینے میں چنداں مقام تامل نهیں هی ' لیکن اگر أس سے آگے بڑهو اور آسمان کا جسم یا جرم ایسا مانو جیسا که حکماء یوناني نے مانا هی' اور علماء اسلام نے بهي أسکو تسلیم کر کر غلطي سے وهي مطلب قرآن کا بهي قرار دیا هی تو احمق کلام هی' اور پهر کسیطرح سموات وجود ذاتي کي مثال نهیں هوسکتي ' اور أنکے ساتهه عدد کو بهي وجود ذاتي کي مثال میں داخل کرنا تعجب پر تعجب هوتا هی *

عرش وکرسي کي تعریف یا أنکي صورت یا أنکے جسم کي حالت یا أنکي ماهیت خدا نے نهیں بتائي اور کوئي وجهه نهیں هی که أنکے وجود کو وجود عقلي سے خارج کرکے وجود

ذاتي كي مثال ميں داخل كيا جاوے' پس يهه وهي گندا پاني هى جو اس شفاف دريا ميں مل گيا هى *

وجود حسي كي امام صاحب نے دو عمده مثاليں دي هيں - پهلي مثال رسول خدا صلعم كا موت كي نسبت يهه فرمانا هى كه قيامت كے دن ابلق مينڈهے كي صورت ميں موت لائي جاويگي اور دوزخ و بهشت كے بيچ ميں ذبح كرڈالي جاويگي' اسپر امام صاحب فرماتے هيں كه جو يهه دليل لاتا هى كه موت عرض هى' يا عدم عرض هى' يعني يا تو خود علاحده موجود نهيں هى بلكه مرده ميں پائي جاتي هى يا زنده ميں جو حيات موجود هوتي هى اُسكے نهونيكا نام موت هى' پس جبكه وه علاحده كوئي چيز نهيں هى تو اُسكا مينڈهے كي صورت ميں لايا جانا محال هى ' تو وه شخص اس حديث كا مطلب يهه قرار ديتا هى كه قيامت ميں لوگ ايسا هوتا ديكهينگے' اور اُس مينڈهے كي صورت كو جو وه ديكهينگے موت سمجهينگے ' اور يهه صرف اُنكي حس ميں موجود هوگا نه موجود في الخارج — اور جو شخص اُس دليل كو تسليم نهيں كرتا وه سمجهتا هى كه درحقيقت موت هي مينڈهے كي صورت بن جاويگي اور وهي ذبح كي جاويگي *

دوسري مثال وجود حسي كي رسول خدا صلعم كا جنت كي نسبت يهه فرمانا هى كه مجهكو اس چار ديواري كے چوزان كے اندر جنت دكهلائي گئي ' پس جو شخص يهه دليل لاتا هى كه تداخل اجسام محال هى اور چهوٹي چيز كے اندر بڑي چيز نهيں سماسكتي' وه اسكے معني يهه كهتا هى كه خود جنت اُس چار ديواري ميں نهيں چلي آئي تهي ليكن حس ميں جنت كي صورت بن گئي تهي گويا كه وه دكهائي ديتي هى' اور بڑي چيز كا چهوٹي چيز ميں دكهائي دينا غير ممكن نهيں هى جسطرح آسمان چهوٹے سے آئينه ميں دكهائي ديتا هى اور اسطرح كا دكهلانا صرف خيال ميں آنے سے بالكل جدا چيز هى اور يهه تفرقه اُس وقت سمجهه ميں آجاتا هى جبكه آسمان كو آئينه ميں ديكهو اور جبكه آنكهه بند كركے اُسكا خيال كرو تو آئينه ميں آسمان كي صورت تخئيل كي صورت سے دوسري طرح پاؤگے *

وجود خيالي كي مثال امام صاحب نے رسول خدا صلعم كے اس قول سے دي هى كه حضرت نے فرمايا كه " گويا ميں يونس ابن متى كو ديكهتا هوں اُسپر دو قطواني عبائيں هيں وه لبيك كهتا هى اور پهاڑ اُسكو جواب ديتے هيں اور خدا كهتا هى لبيك اے يونس" آنحضرت صلعم كا ايسا فرمانا اسي پر مبني هى كه حضرت كے خيال ميں يهه صورت بندهگئي تهي اسليئے كه اس حالت كا وجود آنحضرت صلعم كے وجود سے پهلے تها اور وه معدوم هوگيا تها اور اُس وقت موجود نه تها *

اور يهه بهي هوسكتا هى كه حضرت كي حس ميں يهه حالت اسطرح پر آئي تهي كه اُسكو ديكهتے تهے جيسے كه خواب ديكهنے والا صورتيں ديكهتا هى ليكن يهه فرمانا كه گويا ميں

دیکھتا هوں اس بات کا اشارہ که حقیقت میں دیکھنا نه تھا اور اس سے غرض صرف مثال سے مطلب کا سمجھانا هی نه خاص اس صورت کا هونا ' بہرحال جو چیز خیال میں بندہجاتي هی وہ دیکھنے هي کي چیکھه هوجاتي هی اور اسلیئے وہ دیکھنا هي هوجاتا هی •

وجود عقلي کي امام صاحب نے دو مثالیں دي هیں — پہلي مثال رسول خدا صلعم کا یہه فرمانا هی که جو شخص سب سے اخیر کو دوزخ میں سے نکالا جاویگا اُسکو دنیا سے دس گني جنت ملیگي — ظاهر میں تو اس سے معلوم هوتا هی که دنیا کے عرض و طول سے دس گني جنت ملیگي اور یہه تفاوت حسي و خیالي هی اور جب اسبات کا تعجب هوتا هی که کیونکر دنیا سے باعتبار مساحت کے دس گني هوسکتي هی' کیونکه جنت تو آسمان پر هی جیسیکه روایتوں سے ظاهر هوتا هی' پھر آسمان میں دس گني دنیا سے کیونکر جنت سماسکتي هی اسلیئے که آسمان بھي تو دنیا هي میں داخل هی تو تاویل کرنے والا اس تعجب کواسطرح دور کرتا هی که اس تفاوت سے تفاوت معنوي اور عقلي مراد هی نه حسي و خیالي ' جیسیکه کہتے هیں که یہه موتي تو گھوڑے سے دس گنا هی یعني مالیت و قیمت میں جو عقلي تفاوت هی نه گھوڑے کے قد و قامت سے جو حسي و خیالي تفاوت هی' •

اس مثال میں تو امام صاحب نے صرف ملّانا پن هي برتا هی' اُنھوں نے بلا تنقیح اسبات کے که فرق کے اور آسمان کے اور جنت کے اور دوزخ کے وجود سے منجمله اقسام وجود کے جو اُنھوں نے بیان کیئے هیں کونسا وجود متحقق هی اس حدیث کو مثال میں پیش کردیا هی ' اور اُسي تعلیمي و تربیتي بندش سے بہشت اور دوزخ کے وجود کو منوا مالي کے باغ اور کلوا لوهار کي بھٹي کي مانند تسلیم کرلیا هی ' فلیتعجب کل العجب ' •

دوسري مثال رسول خدا صلعم کا یہه فرمانا هی که چالیس دن تک خدا نے اپنے هاتھه سے آدم کي مٹي کو گوندھا هی جس سے خدا کے هاتھه هونا معلوم هوتا هی — پس جس شخص کے نزدیک دلیل سے ثابت هوا هی که خدا تعالی کے هاتھه هونا محال هی جو ایک عضو محسوسه اور متخیله هی تو وہ شخص الله کے لیئے عقلي هاتھه ثابت کرتا هی یعني جو حقیقت اور غایت هاتھه کي هی وہ خدا میں ثابت کرتا هی نه هاتھه کي صورت' اور هاتھه کي حقیقت کیا هی ? پکڑنا ' اُس سے کام کرنا ' دینا' چھین لینا ' جو بواسطه ملائکه هوتے هیں ' رسول خدا صلعم نے فرمایا هی که خدا نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا اور کہا که تیرے واسطے سے دونگا اور نه دونگا ' اور اس سے عقل کا عرض هونا یعني نہ عقل میں قایم هونا نہیں پایا جاتا جیسا که متکلمین نے خیال کیا هی کیونکه ممکن نہیں هی که عرض یعني وہ چیز جو ایک دوسري چیز میں قایم هو سب سے اول مخلوق هو بلکه اُس سے

فرشتوں میں سے ایک فرشتہ مراد ہوسکتا ہی جسکا نام عقل ہی اس حیثیت سے کہ وہ اشیاء کي ذاتي باتوں کو بغیر سکھاے جانتا ہی - اور اُسیکا نام قلم ہی اس حیثیت سے کہ وہ انبیاء اور اولیا اللہ اورتمام ملائکہ کے لوح دل پر حقایق علوم کو وحي والہام سے نقش کردیتا ہی - ایک اؔور حدیث میں آیا ہی کہ سب سے پہلے قلم کو خدا نے پیدا کیا ' پس اگر عقل و قلم کو ایک نہ مانا جاوے تو دونوں حدیثوں میں تناقض ہوتا ہی - ایک شی کے مختلف حیثیتوں سے متعدد نام ہوسکتے ہیں ' عقل کا نام عقل باعتبار اُسکي ذات کے ' اور ملک بلحاظ اُس نسبت کے جو اُسکو خدا کے ساتھہ ہی اور خدا میں اور خلق میں واسطہ ہی ' اور قلم اس لحاظ سے کہ اُسکے سبب الہام اور وحي سے علوم کا دلوں پر نقش ہوتا ہی نام رکھا جاسکتا ہی ' اور یہہ ایک ہي شی کے تین نام مختلف حیثیتوں کے لحاظ سے ہوئے ' جیسیکہ جبرئیل کا نام باعتبار اُسکي ذات کے روح ' اور بلحاظ اُن اسرار کے جو اُسکے سپرد کیئے جاتے ہیں امین ' اور بلحاظ اُسکي قدرت کے ذومرۃ ' اور باعتبار اُسکي قوت کے شدیدالقوی ' اور باعتبار قربت الی اللہ کے مکین عند ذی العرش ' اور مطاع اس لحاظ سے کہ بعض ملایکہ کا متبوع ہی کہا جاتا ہی — جو شخص کہ اسطرح پر قایل ہی اُسنے قلم اور ہاتھہ کا عقلي وجود ثابت کیا ہی نہ حسي وخیالي — اسیطرح جو شخص اس بات کا قایل ہی کہ ہاتھہ سے مراد صفات باري کي صفتوں میں سے ایک صفت ہی خواہ اُس سے اُسنے صفت قدرت مراد لي ہو یا اؔور کوئي وہ بھي عقلي ہاتھہ کا مثبت ہی *

وجود شبہي (بہ فتح الشین والباء الموحدہ) کي مثال امام صاحب نے خدا کي طرف غصہ اور شوق اور خوشي اور صبر اور اسیطرح کي باتوں کي نسبت کرنیکي دي ہی ' وہ فرماتے ہیں کہ مثلاً غضب اُسکي حقیقت دلمیں خون کا جوش مارنا ہی اس مقصد سے کہ غصہ کرکے تسکین حاصل ہو ' اور یہہ بات نقصان اور رنج سے خالي نہیں ' پھر جس شخص کے نزدیک خدا کي نسبت ذاتي یا خیالي یا حسي یا عقلي طور پر غضب کو منسوب کرنا دلیل سے محال ثابت ہوا ہی تو وہ اُس سے ایک اور صفت کو مراد لیتا ہی جو 'غضب پر مبني ہوتي جیسے ارادہ عقاب ' اور ارادہ عقاب اؔور چیز ہی اور غضب اور چیز ہی ' لیکن اُسکي صفات میں سے ایک صفت کے قریب قریب ہی اور ایک اثر ہی جو غضب سے صادر ہوتا ہی ' اور وہ خداکي شان کے نامناسب نہیں ہی *

ان پانچوں قسم کے وجود کے بیان کرنے کے بعد امام صاحب فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شارع کے اقوال کو ان قسموں میں سے کسي قسم پر تسلیم کیا تو وہ شارع کے قول کا تصدیق کرنے والا ہی نہ تکذیب کرنے والا ' تکذیب جب ہي ہوگي جب وہ ان سب قسم کے معاني و مراد سے انکار کرے اور یہہ گمان رکھے کہ جو کہا ہی اُسکے کچھہ معني نہیں ہیں اور وہ

کذب محض هی اور قایل کي غرض دهوکه دینا هی یا دنیاوي مصلحت ' اور یهه محض کفر اور زندقه هی --- اور تاویل کرنے والوں کو جبتک که قانون تاویل کو پکڑے هوئے هیں جسکا هم آگے بیان کرینگے کفر لازم نهیں هوتا *

اب هم پوچهتے هیں که بموجب اس تشریح کے جو امام صاحب نے بیان کي کیا وجهه هی که جولوگ اس بات کا اقرار کرتے هیں که" الاخبار من‌الجنة والنار حق" مگر أنکے نزدیک دلیل سے ثابت هوا هی که جنت و دوزخ مثوا مالي کا سا باغ اور کلوا لوهار کیسي بهٹي نهیں هوسکتي اور اسلیئے وه أسکا وجود شبهي قرار دیتے هیں' پهر وه کیوں کافر هیں ؟ *

وه لوگ جنکے نزدیک کسي دوسرے جسم غیر مرئي و غیر محسوس کا مُغوي للانسان یا هادي للانسان هونا محال ثابت هوا هی' اور اسلیئے وه شیطان یا ملایک کے وجود خارجي کے منکر هوکر أسکا وجود في نفس‌الانسان تسلیم کرتے هیں' اور بعوض اسکے که عورت کے رحم میں ایک مصور فرشته گهسا هوا سمجهیں قوت مصوره هي پر ملک کا اطلاق کرتے هیں کیوں کافر هیں ؟ *

جو لوگ که لوح محفوظ کو لڑکوں کیسي تختي اور قلم کو نیزه یا ٹهٹهرے کا قلم نهیں سمجهتے بلکه أسکا وجود عقلي تسلیم کرتے هیں ' وه کیوں کافر هیں ؟ *

جو لوگ که وحي من‌الله میں کسي دوسرے کے واسطے کو بدلایل محال سمجهتے هیں اور وه أسي قوت کو جو انبیاء میں هی' جسکے سبب أنپر نزول وحي هوتا هی اور جسکو ملکه نبوت سے بهي تعبیر کیا جاتا هی' جبرئیل امین تسلیم کرتے هوں' اور کهتے هیں که الجبریل حق وه کیوں کافر هیں ؟ --- علاوه اسکے بے انتها دریا اسي قسم کي مثالوں کا اس چشمه سے جسکو امام صاحب نے کهولا هی بهه سکتا هی *

مگر اخیر کے دو لفظ امام صاحب کے سخت گرفت کے قابل هیں' اور صرف گرفت هي کے قابل نهیں هیں بلکه غلط بهي هیں - وه اسطرح پر معني قرار دینے کو جسطرح پر بیان هوا تاویل کهتے هیں' تاویل کے معني أنهوں نے نهیں بیان کیئے' مگر أنکے سیاق کلام سے معلوم هوتا هی که جن الفاظ کے ظاهري معني بدلیل مستحکم درست نه ٹهر سکتے هوں تو أسکے دوسرے معني لیئے جاویں اور تاویل کي جاوے تاکه قول قایل صحیح هوجاوے' جسکا منشاء یهه نکلتاهی که بغرض تصحیح قول قایل وه تاویل کي گئي هی' اگر یهي مطلب امام صاحب کاهو تو یقیني غلط هی اور خدا و خدا کے رسول کے کلام کو ایسا سمجهنا مساوي تکذیب کے هی جسکو أنهوں نے کفر اور همنے کفر شرعي قرار دیا هی--- تاویل کے معني اگر صرف صرف عن‌الظاهر کے لیئے جاویں تو میں أسکو تسلیم کرتا هوں' اور اگر أسکے معني صرف عما قاله‌القایل کے لیئے جاویں تو میں أسکو کفر شرعي سمجهتا هوں --- ایک شخص نے کها که زید اسد ' اور لفظ اسد سے قایل کي

مراد تھي کہ زید شجاع ھی' تو اب هم جو اسد کے معني شجاع کے لیتے هیں وہ در حقیقت تاویل نہیں ھی' کیونکہ ھملے وھي معني لیئے ھیں جسکے لیئے قایل نے یہہ لفظ بولا تھا ' اور اسطرح پر معني لینے کو تاویل کہنا حماقت میں داخل ھی' کیا فرق ھی اِسمیں کہ ایک شخص نے شجاع کے لیئے اسد کا لفظ اختیار' کیا ھی اور ایک شخص نے شمس کا اپنے بیٹے کے لیئے' شمس سے تو حیوان ناطق مع ھذالتشخص مراد لینا تاویل نہو اور اسد سے شجاع مراد لینا تاویل ھو — هم جو خدا اور خدا کے رسول کے کلام کے معني بیان کرتے ھیں یقین کامل رکھتے ھیں کہ خدا و خدا کے رسول نے انہی معنوں میں وہ الفاظ بولے ھیں' اور موافق اور مخالف دونوں کو دلیل سے اُسکا ثبوت دیتے ھیں — موافق یعني اھل اسلام سے صرف اسیقدر کہتے ھیں کہ تم خدا و رسول کو برحق اور اُنکے کلام کو سچ اور غلطي سے پاک یقین کرتے ھو ' پس اگر ان الفاظ کے یہہ معني و مراد نہیں اور خدا و رسول نے اُن معني و مراد میں اُنکا استعمال نکیا ھو تو دلیل مستحکم سے اُنکا غلط اور جھوٹ ھونا ثابت ھوتا ھی جو تمھاري تسلیم کے برخلاف ھی' اسلیئے ضرور ھی کہ وھي معني اور مراد خدا او رسول کي ھی جو صحیح اور سچ ھی — مخالف کو یعني اُسکو جو مذھب اسلام کو تسلیم نہیں کرتا دلیل سے' اور مقتضاے کلام انساني سے' اور خود خدا وخدا کے رسول کے کلام کے سیاق سے' یا اُسیکي مثل دوسرے کلام سے ثابت کرتے ھیں کہ ان الفاظ کے یہي معني خدا و خدا کے رسول نے لیئے ھیں' هم اُسکي تاویل نہیں کرتے' بلکہ انہي معنوں و مراد میں خدا و رسول نے اُن الفاظ کو استعمال کیا ھی — جب وہ کہتا ھی کہ تیرہ سو برس تک اَوْر کسي نے بھي یہہ معني سمجھے ھیں تو هم اُسکو " غر بلید " کہتے ھیں' کیونکہ بالفرض ھزاروں برس تک کسي کلام کے صحیح معنوں پر کسي اسباب سے لوگونکا غور نکرنا یا پے نہ لیجانا دوسري چیز ھی اور کلام کا في نفسہ صحیح ھونا دوسري چیز ھی — اس کے لیئے سیدھي راہ یہہ ھی کہ اُن لوگوں کے پے نہ لیجانے کے اسباب کو تفتیش کرے نہ یہہ کہ کلام کے صحیح معنوں کو تسلیم نکرے ' ولا ینتجي احد من ھذہ الظلمات الا من شرح اللہ صدرہ للکمالات ٭

دوسرا لفظ وہ ھی جس سے امام صاحب نے قانون تاویل کي طرف اشارہ کیا ھی اور اُس قانون کو آگے بیان کیا ھی' هم اُس قانون‌تاویل کے صحیح نہونے پر بحث نہیں کرتے' بلکہ‌امام صاحب نے جو شرط عدم کفر کو اُس قانون پر مشروط کیا ھی اُس پر بحث کرتے ھیں' هم پوچھتے ھیں کہ وہ قانون تاویل بنانے والا کون ھی؟ امام صاحب؟ اگر وھي ھیں یا اور کوئي انسان تو اسبات کے کہنے میں کہ جبتک تاویل کرنے والا ھمارے قانون تاویل کا پابند رھیگا اُس وقت تک اُس پر کفر لازم نہیں ھوگا ' اور اس بات کے کہنے میں کہ جو شخص جبتک

همارے مسائل کا یا همارے مذهب کا پابند رهیگا اُس وقت تک اُسپر کفر لازم نهوگا ' کیا فرق هی اشعري و معتزلي و حنبلي کي مخالفت کو گو که وه ذات و صفات خداهي میں کیوں نهو جب کفر قرار نهیں دیا تو امام صاحب کے بنائے هوئے قانون تاویل کي مخالفت سے کیوں کفر لازم آویگا ' پس یهه وهي مثال هوئي که فرمن المطر و وقع تحت المیزاب - کوئي شخص جسکو امام صاحب نے مؤول کہا هی جب تک که وه تاویل کرتا هی اور تکذیب نهیں کرتا کافر نهیں کہلایا جاسکتا گو که اُسکي تاویل کیسي هي غلط هو — کیا کهوگے حضرت امام محي الدین ابن عربي کو جنکي تفسیر ایسي رکیک تاویلوں سے بهري هوئي هی جس کے لیئے کوئي قانون هي نهیں ' هل هو کافر نعوذ بالله منها ' ٭

اس کے بعد امام صاحب فرماتے هیں که مؤول کي تکفیر کیونکر هوسکتي اهل اسلام کا کوئي فرقه بهي ایسا نهیں هی جو تاویل کا محتاج نهوا هو ' سب سے زیاده تاویل سے پرهیز کرنے والے امام احمد بن حنبل هیں ' اور اقسام تاویل سے سب سے بعید تاویل جس سے کلام اپني حقیقت سے خارج هوکر صرف مجاز و استعاره هي ره جاتا هی وه وجود عقلي و شبهي سے تاویل کرنا هی - امام احمد بن حنبل ایسي بعید تاویل کرنے پر بهي مجبور هوئے هیں ' میں نے بغداد میں نهایت معتبر علماء حنبلي سے سنا هی که امام احمد حنبل نے بالتصریح تین حدیثوں کي تاویل کي هی — پهلي حدیث یهه هی " الحجر الاسود یمین الله في الارض " اور دوسري یهه هی " اني لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن " (اور تیسري حدیث یهه هی " قلب المومن في اصبعین من اصابع الرحمن ") اب دیکهو که امام احمد حنبل نے اُنهیں کیسي تاویل کي هی ' جب اُن کے نزدیک ان حدیثوں کے ظاهري معنوں کے محال هونے پر دلیل قایم هوئي تو اُنهوں نے فرمایا که بزرگوں کا عادتاً داهنا هاتهه چوما جاتا هی اور حجر اسود کا بهي تقربا الی الله بوسه لیا جاتا هی ' تو وه داهنے هاتهه کي مانند هوا نه که حقیقت میں داهنا هاتهه هی ' اور اسي مناسبت سے اُس کو خدا کا داهنا هاتهه کہا گیا ' اور یهه تاویل وهي هی جسکو هم نے وجود شبهي بتایا هی اور جو تاویلوں میں بعید سے بعید تاویل هی ' اب دیکهو که جو شخص سب سے زیاده تاویل سے پرهیز کرتا تها کیسي بعید سے بعید تاویل پر مجبور هوا — اسي طرح جب اُنکے نزدیک خدا کے لیئے حسي دو اُنگلیوں کا هونا محال ثابت هوا تو اُن کو اُنگلیوں کے مقصد سے تاویل کیا ' اور یهه وهي تاویل هی جسکو وجود عقلي بتایا هی ' اُنگلیوں سے وه چیز مقصود هی جس سے اشیاء کا اولٹ پلٹ کردینا هوسکے انسان کا دل جس سے اُلٹ پلٹ هوجاتا هی اُس کو کنایتاً خدا کي اُنگلیوں سے تعبیر کیا - اب دیکهو که امام احمد حنبل نے کس طرح ان تین حدیثوں کي تاویل کي ' اُنکے نزدیک اِن تین حدیثوں کے سوا اور کسي حدیث میں استحاله لازم نهیں آتا وه کچهه زیاده غور

کرنے" والے نہ تھے اگر زیادہ غور کرتے تو اُنکو معلوم ہوجاتا کہ خدا کو فوق کے ساتھہ مخصوص کرنے اور اوُر چیزوں میں بھي جن کي وہ تاویل نہیں کرتے استحالہ لازم آتا ہی ٭

جو کتاب ہمارے پاس موجود ہی اس مقام پر اُس میں غالبا کچھہ عبارت ساقط ہوگئي ہی اس لیئے کہ اُس میں صرف دوھي حدیثیں ہیں تیسري حدیث نہیں ہی اور جس کو دوسري حدیث لکہا ہی اُسکي تاویل کا بیان نہیں ہي پس یقیني اس مقام سے کچہہ عبارت ساقط ہوگئي ہی دوسرا نسخہ ہمارے پاس نہیں ہی جس سے مقابلہ کریں ٭

اس کے بعد امام صاحب لکہتے ہیں کہ قیامت سے متعلق امور میں اشعري تاویل کرنے میں حنبلي کے قریب قریب ہیں ' اُنہوں نے سواے چند کے اور سب امور قیامت کو اُسکے ظاہري معنوں میں قرار دیا ہی مگر معتزلہ سب زیادہ تاویل کرنے والوں میں ہیں ' باوجود اسکے اشعري بہي قیامت کے امور میں تاویل کے محتاج ہوئے ہیں جیسیکہ موت کے مینڈھے کي صورت میں لاکر ذبح کرنے کي مثال میں بیان ہوا — اعمال کے تولے جانے میں بہي اشعریوں نے تاویل کي ہی ' اور کہا کہ صحایف اعمال تولے جاوینگےاور اللہ تعالی اُنمیں بمناسبت اعمال کے وزن پیدا کردیگا ' اور یہہ تاویل وجود ذاتي کو وجود شبہي قرار دینا ہی جو ابعدالتاویلات ہی' کیونکہ صحایف تو ایسے اجسام ہیں جنمیں حساب لکھا جاتا ہی اور بطور اصطلاح کے اعمال کے لفظ سے اُسپر استدلال کیا ہی جو عرض ہیں یعني اُس میں لکہے گئے ہیں ' پس اس صورت میں اعمال کا وزن نہوگا بلکہ اُس چیز کا وزن ہوگا جسمیں اعمال لکہے گئے ہیں — معتزلي میزان کي تاویل کرتے ہیں اور اُسکو ایسے سبب کا کنایہ قرار دیتے ہیں جس سے ہرایک شخص کے اعمال کي مقدار ظاہر ہوجاوے اور یہہ تاویل اعمال کو صحایف سے تاویل کرنے سے بھي زیادہ بعید ہی' اس مقام پر یہہ غرض نہیں ہی کہ ان تاویلوں میں سے کونسي صحیح ہی' بلکہ اس بیان سے غرض یہہ ہی کہ ہر فرقہ گو کہ وہ کیسا ہي ظواہر آیات کا پابند رہا ہو اُسکو بھي تاویل کي ضرورت پڑتي ہی – صرف وہي شخص جوحد سے زیادہ جاہل و غبي ہو تاویل کونا نچاہیگا اور کہیگا کہ حجر اسود حقیقتا خدا کا داہنا ہاتھہ دنیا میں ہی ' اور موت گوکہ وہ عرض ہو وہ سچ‌مچ کا مینڈھا بن جاویگي' اور اعمال اگرچہ عرض ہیں اور معدوم بھي ہوگئے ہیں مگر وہ پھر ترازو میں آوینگے اور باوجود اُنکے خود عرض ہونے کے اُنمیں اعراض مثل وزن وغیرہ کے پیدا ہونگے ' پھر جو شخص کہ جہالت کي اس حد کو پہونچ جاوے تو اُسکي نسبت کہنا چاہیئے کہ وہ عقل سے خارج ہوگیا ٭

اسکے بعد امام صاحب قانون تاویل کو جسکا اوپر وعدہ کیا تہا بتاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہہ تو تونے جانلیا کہ یہہ پانچ درجے تاویل کے جو بیان ہوئے اُسپر تمام فرقے متفق ہیں اور اُنمیں کوئي سي تاویل کرني تکذیب رسول نہیں ہی ' اور اسپر بھي اتفاق ہی

که ان تاویلوں کا جایز هونا اُنکے ظاهري معنوں کي دليل سے محال ثابت هونے پر موقوف هی اور ظاهري معني هر ايک چيز کے جسکي خبر دي گئي هی وجود ذاتي ماننا هی' جبکه اُسکا وجود ذاتي ماننا متعذر هو تو وجود حسي تسليم کرنا هی' اور جبکه اُسکا تسليم کرنا بهي متعذر هو تو وجود خيالي اور عقلي کا تسليم کرنا هی ' اگر اسکا تسليم کرنا بهي متعذر هوتو وجود شبهي و مجازي کا تسليم کرنا هی – ايک درجه سے دوسرے درجه میں تنزل کي جبتک که وجهه و دليل نهو اجازت نهیں هی' ايسي حالت میں جو اختلاف هوگا دليل کے ٹهيک اور نا ٹهيک هونے کي نسبت هوگا — حنبلي کهيگا که ذات باري کو جهت فوق کے مخصوص کرنے میں کوئي محال لازم نهیں آتا ' اشعري کهيگا که خدا کي رويت هونے میں کوئي محال نهیں هوتا ' اور اُنکے مخالف جو دليلیں اُنکے محال هونے کي پیش کرتے هیں اُنکو وہ دليل کافي اور برهان قطعي نهیں سمجهتے — خير جو کچهه که هو مگر يهه بات کيونکر لايق هی که ايک فريق دوسرے فريق کو کافر بتاوے باوجوديکه اُسکو دليل کے سبب سے غلطي میں پڑنا تسليم کرتا هی — هاں يهه بات ممکن هی که اُسکو گمراه اور مبتدع کهے — گمراه اسلیئے که جو راه اُسکے نزديک تهي اُس سے بهٹک گيا — مبتدع اسلیئے که اُسنے ايک بات نکالي که سلف سے اُسکي تصريح کرنيکا دستور نه تها' کيونکه سلف سے يهه بات مشهور هی که خدا دکهائي ديگا پس يهه کهنا که نهیں دکهائي ديگا بدعت هی ' اور تاويل کرنا رويت کا بهي بدعت هی — بلکه جس شخص کے نزديک يهه بات تحقيق هو که رويت سے مشاهده قلبي مراد هی تو اُسکو لازم هی که اُسکا ذکر کسي سے نکرے اور کسي سے نکهے' کيونکه سلف نے اسکا کبهي ذکر نهیں کيا' مگر اس کهنے پر حنبلي کهيگا که خدا کا فوق پر هونا سلف سے مشهور هی اور اُنمیں سے کسي نے نهیں کها که خالق عالم نه عالم سے ملا هوا هی اور نه عالم سے جدا هی اور نه عالم کے اندر هی اور نه عالم کے باهر هی اور چهوں طرفیں اُس سے خالي هیں' يعني جهت سے مستغني هی' اور اُسکي نسبت فوق کے ساتهه ايسي هی جيسيکه تحت کے ساتهه تو يهه کهنا بهي بدعت هی کيونکه بدعت کے معني نئي بات نکالنے کے هیں جو سلف سے ماثور نهیں هی — اس بحث سے تجهکو معلوم هوا هوگا که ان باتوں کے لیئے دو مقام هیں ايک تو عوام خلق کا درجه و مقام هی' اُنکے لیئے تو يهي بهتر هی که جو کچهه هی اُسکو مانیں' اور جو ظاهري معني لفظ کے هیں اُسکي تغير و تبديل سے قطعاً باز رهیں ' اور اُسکي تصريح اور نئي تاويل سے جسکي تصريح صحابه نے نهیں کي باز رهیں' اور باب سوالات کو بالکل بند کرديں' اور اُسمیں خوض کرنے سے ڈانٹ دیئے جاویں' اور کلام الله اور حديث رسول الله میں جو متشابهات هیں اُنکي متابعت کریں – روايت هی که حضرت عمر سے کسي نے دو متعارض ايتوں کي نسبت پوچها اُنهوں نے اُسکو دُروں سے ٹهونک ديا ' اور ايک

روایت میں هی که امام مالک سے خدا کے استوا علی العرش سے سوال کیا گیا اُنہوں نے کہا که استوا کے معنی معلوم هیں، اور اُسپر ایمان لانا واجب هی، اور اُسکی کیفیت لامعلوم هی، اور اُس سے سوال بدعت هی *

یهه جو کچهه امام صاحب نے بیان کیا رکاکت سے خالی نہیں، قانون جو اُنہوں نے بتایا عمدہ وسنجیدہ هی مگر خدا و خدا کے رسول کے کلام کے لیئے ایسا قانون قرار دینا ٹهیک نہیں هی، اس قانون کے تو یهه معنی هیں که همکو خواہ نخواہ ایک شخص کے کلام کو درست کرنا اور صحیح بنانا هی، پس اگر اُسکے ایک معنی نہیں بنتے تو دوسرے معنی لیتے هیں، جب دوسرے نہیں بنتے تو تیسرے معنی لیتے هیں، اور علی هذاالقیاس، خدا و رسول کے کلام کے لیئے ایسا قانون بنانا تو ایک ایسے نوکر کی مثال هی جو اپنے آقا کی هرغلط اور دور از قیاس بات کو صحیح پہلو پر ثابت کرنیکے لیئے کوشش کرتا تها — خدا اور رسول کے کلام کے لیئے تو خود اُنهی کے کلام سے، اُنهی کے منشاء و مراد سے، اُنهی کے سباق کلام سے، اُنهی کی سیاق عبارت سے، اُنهی کے اصول مقررہ سے، اُنهی کے کلام کی، اُنهی کے کلام کی تفسیر و مراد سے، اُنهی کے کلام سے دلیل و برهان قایم کرکے، اسبات کا تحقیق کرنا هی که اُن الفاظ کے کیا معنی اور اُنسے کیا مراد هی، حقیقی یا مجازی یا استعارہ ذاتی یا حسی یا خیالی یا عقلی یا شبهی، پس جو تحقیق هو وهی اُسکے حقیقی معنی یعنی مراد قایل هی بلاتاویل و بلا رد وقدح کے، پس یهی اصلی قانون هی جو پاک کلام سے متعلق هوسکتا هی *

العجب ثم العجب که امام صاحب نے ایسے شخص کو جو اس قسم کی بحثیں کرتا هی ضال و مبتدع کہنا پسند کیا هی، ضال یعنی گمراہ اُسکی نسبت اطلاق کیا جاتا هی جو راہ حق سے گمراہ هوگیا هو، مگر ابهی تک اُس شخص میں اور اُسکے مخالف میں اس بات کا تصفیه هی نہیں هوا که حق کسکی طرف هی، اور اسلیئے اُن دونوں میں سے کسیکو گمراہ کہنا صحیح و درست نہیں هی *

مبتدع کہنا اُس سے بهی زیادہ تعجب کی بات هی جو شخص که کسی امر کے حق هونے کا دعوی کرتا هی اور لوگوں کو اُسکا قبول کرنا اور یقین دلانا چاهتا هی اُسکا فرض هی که اپنے دعوی کے حق هونے کو ثابت کرے، خدا نے بهی یهی طریقه اختیار کیا هی، قرآن مجید میں اُنکے لیئے جنکو مذهب اسلام کی دعوت کی هی اور منکرین اور معترضین کے اسکات کے لیئے اول سے آخر تک دلیلیں بهری پڑی هیں، جسکے دلمیں خود خدشات پیدا هوئے هیں اُسکو خود اپنی تسکین کرنی واجب هی، پس ایسا امر جو خود خدا نے اختیار کیا هی اور جسکے بغیر چارہ نہیں کسطرح بدعت هوسکتا هی *

حقیقت میں یهی بدعت کا اطلاق اسپر نہیں هوسکتا کیونکه اسکی نظیر خدا کے کلام میں موجود هی، هاں بہت سے امور ایسے هیں جن پر اُس زمانه میں بحث نہیں هوئی

کیونکہ پیش نہیں آئی تھی ' اب کہ وہ پیش آئی ھیں اُسی نظائر سے اُسپر بحث کرنی ضرور ھی ۔

عوام کو امام صاحب اس بحث سے منع کرتے ھیں اور بزجرو توبیخ فرماتے ھیں کہ چپ رھو اور اُسی پر یقین رکھو — اول تو یہی غلطی ھی کہ اُنکو کہاجاتا ھی کہ اُسی پر یقین رکھو' یقین کرنا تصدیق قلبي کا نام ھی' پس جس شخص کو کسی بات میں شبہہ ھی جب تک کہ اُسکا وہ شبہہ نہ نکلجاوے اُسکو تصدیق قلبی ہو کیونکر ہوسکتی ھی — حضرت عمر کی نسبت جو روایت لکھی ھی اول تو وہ یقین کے لایق نہیں ھی ' اسلیئے کہ اُسکے سچ ہونے کا ثبوت نہیں' اور اگر اُسکو واقعی تسلیم کیا جاوے تو امام مالک کی طرح ہم بھی اُسکی نسبت کہینگے " والکیفیة مجہولة " کیونکہ حضرت عمر کے کسی فعل کی کیفیت کا مجہول ہونا ایمان میں کچھہ نقصان نہیں لاتا ' برخلاف اسکے کہ عقاید اسلام میں سے کسی عقیدہ کا یقین تو لازمی اور ضروری بتایا جاوے اور اُسکی کیفیت کی نسبت کہا جاوے کہ" مجہولة "- امام مالک نے کیفیت استوا کو مجہول بتایا اُنکو معلوم نہوگی ' اور اُنکو باوجود اُسکی کیفیت نہ معلوم ہونیکے استوا پر یقین ہوگا — اس زمانہ میں ہزاروں لاکھوں کروروں مسلمان ایسے ھیں جنکو حقیقت استوا اور حقیقت حشر و میزان و وزن اعمال معلوم نہیں مگر وہ اُن سب پر دل سے یقین رکھتے ھیں اور نہایت عمدہ اور سچے اور سیدھے مسلمان ھیں ' یہی حال استوا کے مسئلہ میں امام مالک کا ہوگا بحث اسمیں ھی کہ جب مخالفین اسپر معترض ہوں یا خود کسیکے دلمیں اسکی نسبت شبہہ پیدا ہو تو اُس سے بھی یہہ کہا جاسکتا ھی کہ والکیفیة مجہولة والایمان بہ واجب حاشا و کلا ۔

عوام کی تعریف امام صاحب نے کچھہ نہیں فرمائی — امام صاحب کے زمانہ میں معدودے چند لوگ ہونگے جو دارالعلوم بغداد میں پڑھ کر ملا کہلاتے ہونگے' اور اُنھوں نے بھی صرف عربی لٹریچر اور فلسفہ یونانیہ میں کمال حاصل کیا ہوگا جو خود بہت سی غلط باتوں پر مبنی ھی ' باقی لوگ وہ ہونگے جو الف کے نام بے بھی نہیں جانتے ہونگے ' مگر ہمارے زمانہ کا حال ایسا نہیں ھی' عربی لٹریچر کا تنزل جہاں تک کہو تسلیم کیا جاسکتا ھی' مگر علوم کسی خاص زبان میں مقید نہیں ھیں' اس زمانہ میں علوم کی ترقی اس درجہ پر پہونچ گئی ھی کہ عوام کے لفظ کا اطلاق ھی مشکل پڑ گیا ھی' علوم حکمیہ اور ریاضیہ و طبعیہ نئے نئے پیدا ہوگئے' گلی کونچوںمیں پھیل گئے' بے مبالغہ لاکھوں آدمی ھیں جو ہندسہ کو اقلیدس سے بہت زیادہ جانتے ھیں ' لاکھوں آدمی ھیں جو فن تشریح کو بوعلی سینا سے بہت بہتر جانتے ھیں ' علوم طبعیہ نے ہزاروں چیزوں کی حقیقت کو ظاہر کردیا ھی جو پہلے معلوم نہ تھیں ' تمام دنیا کے مذہبوں کے امتحان کو ' بڑے بڑے لوگوں کے اقوال کے جانچنے کو کسوٹیاں موجود ہوگئی ھیں - پس اس زمانہ میں نہ وہ دُرہ کام اسکتا ھی اور نہ " والکیفیة

مجهولة " کهنا - اس زمانه میں جو شخص کسي بات کے سچ هونیکا دعوی کرتا هی گو که وه مذهب هي کیوں نهو جب تک که اُسکا سچ هونا ثابت نکردے سچ نهیں مانا جاتا — پس جو لوگ که اسلام کے طرفدار هیں اُنکا فرض هي که اُسکو اُن کسوٹیوں پر امتحان کے لیئے حاضر کریں اور کامل امتحان اور علوم کے مقابله میں اُسکا حق هونا ثابت کردیں و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء ●

هاں اتني بات بیشک هی که سایل کے فهم کے موافق جواب دیا جاوے اور اُسکي تسکین کي جاوے ' خدا نے بهي بهت جگهه قرآن مجید میں ایسا هي کیا هی ' مگر یهه امر مجیب کي لیاقت سے علاقه رکهتا هی نه سایل سے - ایک دفعه جناب مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب رحمة الله علیه کے وعظ میں جسمیں اُنهوں نے اولیا اور انبیاء سب سے نفي علم غیب کي تهي ایک شخص نے کها که آپ تو فرماتے هیں که اولیا کو علم غیب نهیں هوتا اور فلاں اولیاء الله نے لکها هی که اگر ساتویں زمین پر چیونٹي چلتي هی تو مجهے خبر هوجاتي هی - مولانا نے اُسکے فهم کا اندازه کرکے اُسکو جواب دیا که میاں کبهي اُنهوں نے اپنی بهوي سے یهه بهي پونچها هوگا که کهانا کیا پکا هی ' اسي سے معلوم هوتا هی که اُنکو علم غیب نه تها —

ایک دفعه مولانا مرحوم سے ایک شخص نے حافظ کے اس شعر کے معني پونچهے —

ان تلخ وش که صوفي ام الخبائثش خواند ● اشهي لنا و احلی من قبلة العذارا

اور کها که شراب کو ام الخبایث تو آنحضرت صلعم نے فرمایا هی پس صوفي سے یهاں کیا مطلب هی — مولانا نے جواب دیا که میاں ایک شاعر کا شعر هی کنچهه قرآن و حدیث تو نهیں هی جسکي صحت کي فکر میں پڑے هو جان لو اور سمجهه لو که بهجا کها هی - هماري غرض یهه هی که عامي هو یا عالم اُسکے دل کا شبهه مٹانا یا اُسکو اپنے دل کا شبهه مٹانا واجب هی ' اور بغیر اسکے اُسکو تصدیق قلبي نهیں هوسکتي ' اور جنکے دلمیں کوئي شبهه نهیں هی خواه وه عامي هوں یا عالم اُنسے کنچهه بحث نهیں هی ●

اسکے بعد امام صاحب نے دوسرے درجه کے لوگوں کي نسبت نهایت عمده بحث لکهي هی - وه فرماتے هیں که جب اهل تحقیق کے عقاید ماثوره اور مرویه ڈگمگا نے لگیں تو اُنکو بقدر ضرورت بحث کرني اور برهان قاطع کے سبب ظاهري معنوں کو ترک کردینا لایق هی - لیکن ایک دوسرے کي تکفیر اس وجهه پر که جس امر کو اُسنے برهان قاطع سمجهه کر ظاهري معنوں کو ترک کیا هی اُسکے برهان سمجهنے میں اُسنے غلطي کي هی نهیں هوسکتي ' کیونکه یهه بات آسان نهیں هی ' برهان کیسي هي هو اور انصاف هي سے لوگ اُسپر غور کریں ' مگر تاهم اختلاف هونا ناممکن نهیں هی ' خواه تو اسوجهه سے که بعضوں نے اُسکے تمام شرایط پر لحاظ نهیں کیا ' یا بغیر کامل غور کے اور میزان برهان میں وزن کرنے کے صرف اپني طبیعت هي پر بهروسه کرلیا هی ' جیسے وه کسي شاعر نے عروض تو پڑهلي هو مگر اشعار وزن نکرے اور صرف طبیعت کے بهروسه

پر رهنے دے تو کنچهه عجب نهیں که کبهي غلطي میں پڑجاوے ' یا اُن علوم کے اختلاف کے سبب سے جو برهان کے لیئے بطور مقدمات کے هیں' اسلیئے که جو علوم برهان کے لیئے بطور مقدمات کے هیں کنچهه تو اُنمیں سے تجربه هیں اور کنچهه تواتریه وغیرہ ' اور لوگوں کو تجربه اور تواتر دونوں میں اختلاف هوتا هی' ایک کے نزدیک تو اُسمیں تواتر هوتا هی اور دوسرے کے نزدیک نهیں هوتا — ایک شخص تجربه کرکے ایک بات کو مانتا هی اور دوسرے کا تجربه اُسکو نهیں مانتا - یا بوجهه مشتبهه هوجانے قیاسي امر کے وهمي امر سے ' یا بوجهه التباس کلمات مشهورہ کے اختلاف هوتا هی *

یهه تصریح امام صاحب کي بالکل سچ و برحق هی' اور اهل اسلام کو ایک دوسرے کي تکفیر سے عمدگي سے منع کیا هی اسکے بعد وہ فرماتے هیں که بعض آدمي بغیر برهان کے اپنے گمان و وهم کے غلبه سے تاویل کربیٹهتے هیں' مگر هر جگهه اُنکي بهي تکفیر لازم نهیں هی' بلکه دیکهنا چاهیئے که کس چیز میں وہ تاویل کرتا هی' اگر وہ تاویل مهمات عقاید سے متعلق نهو تو اُسکي تکفیر کرني نهیں چاهیئے - جیسے که بعض صوفیه کا قول هی که حضرت ابراهیم کا چاند و سورج کو دیکهنا اور یهه کهنا که یهه میرا خدا هی اُن سے چاند و سورج مراد نهیں هیں' بلکه اُنهوں نے ملکوت کي چیزیں دیکهي تهیں' اور اُنکي نورانیت عقلي تهي نه حسي' اور بسبب تفاوت درجات کمال کے حضرت ابراهیم نے اُنکو کواکب و شمس و قمر سے تعبیر کیا تها ' اور اسکي دلیل یهه لاتے هیں که حضرت ابراهیم خلیل الله کي شان سے بعید هی که کسي جسم میں خدا هونے کا اعتقاد کریں جب تک که اُنکا غروب هوجانا نه دیکهلیں' جسکا نتیجه یهه هی که اگر وہ غروب نهوتے تو وہ اُنهي کو خدا سمجهے رهتے اگر وہ خدا کو جسم میں هونا محال نه سمجهتے ' اور یهه دلیل بهي لاتے هیں که پہلے هي پہل اسي چاند و سورج و کواکب کو دیکهنا کیونکر کہا جاسکتا هی' اور جو کچهه اُنهوں نے دیکها تها وہ تو وہ چیز تهي جسکو پہلے هي پہل اُنهوں نے دیکها تها *

اسکے بعد امام صاحب صوفیه کے استدلال کي غلطي بیان کرتے هیں' اور فرماتے هیں که حضرت ابراهیم کي شان سے ایسے اعتقاد کو بعید قرار دینا ٹهیک نهیں هی' اسلیئے که اُنهوں نے چهٹ پن میں کواکب و شمس و قمر کو دیکهه کر ایسا خیال کیا تها ' اور چهٹ پن کے زمانه میں ایسے شخص کے دل میں جو نبي هونے والا هو ایسے خیالات کا آنا کنچهه بعید نهیں هی' خصوصاً جبکه وہ فی الفور زایل هوگئے هوں ' اور کیا عجب هی که اُنکا غروب هونا اُنکے نزدیک اُنکے حادث هونے پر به نسبت اُنکي جسمیت و مقدار کے زیادہ تر واضح دلیل هو - اور اُنکا پہلے هي پہل اُنکا دیکهنا اُس روایت پر مبني هوسکتا هی جسمیں بیان کیا گیا هی که حضرت ابراهیم چهٹ پن کے زمانه میں ایک بهونرے میں مقید تهے اور رات کو اُسمیں سے نکلے تهے *

امام صاحب كي دليلوں كي ركاكت و لغويت ' اور مهمل تصوں پر أنكا مبني هونا ' اور ايسے بڑے عالم كا اسطرح پر تعلهمي و تربيتي گڑهوں میں كر پڑنا ' خود أنكي دليلوں سے ظاهر هوتا هى' گو كه صوفيه كا استدلال بهي ايک بے معني استدلال هى - و تجد تحقيق هذاالمقام في تصديق القران انشاء الله تعالى — بهر حال امام صاحب اس قسم كي تاويلات كو اور جو تاويل كه صوفيه نے " اخلع نعليک " " والق مافي يمينک " كي نسبت نعلين و عصاے موسى كے كي هى' اور جو تاويل كه صوفيه نے عجل سامري كي كي هى' أسكو مهمات عقايد سے خيال نهيں كرتے' اور أنكے استدلال كو ظنون و اوهام قرار ديتے هيں نه برهان' مگر أنكي تكفير سے اسليئے منع كرتے هيں كه وه تاويل مهمات عقايد سے متعلق نهيں هى •

اسكے بعد امام صاحب نے كفر كا دروازه كهولا هى اور فرماتے هيں كه مگر اس قسم كي تاويليں جو اصول عقايد مهمه كي نسبت كي جاويں اور ظاهري معنوں كو بغير برهان قاطع كے تغير كيا جاوے تو أن تاويل كرنے والوں كي تكفير لازم هى' جيسيكه منكرين حشر اجساد و منكرين عقوبات حسيه نے اپني ظنون و اوهام سے بغير برهان قاطع كے أسكو مستبعد سمجها هى' پس أنكي تكفير قطعاً واجب هى ' كيونكه ارواح كے اجساد ميں پهر آنيكے محال هونے پر كوئي برهان قاطع نهيں هى' اور اسپر بحث كرني دين ميں نقصان عظيم ڈالني هى' پس أنكي تكفير واجب هى •

اسيطرح أس شخص كي بهي تكفير واجب هى جو كهتا هى كه خدا تعالى بجز اپنے آپ كے اور كچهه نهيں جانتا ' اسليئے كه وه بجز كليات كے جزئيات كو جو اشخاص سے متعلق هيں نهيں جانتا ' ايسے شخص كو تكفير اسليئے واجب هى كه أس سے قطعاً تكذيب رسول صلعم لازم آتي هى' اور يهه أس قسم كي تاويلات ميں سے نهيں هى جنكا همنے ذكر كيا هى ' كيونكه قرآن اور حديث كي دليليں تعميم حشر اجساد اور تعميم علم باري پر نسبت هرايک بات كے جو هوتي هى حد سے متجاوز هيں جن ميں كوئي تاويل نهيں هوسكتي' اور وه لوگ بهي اپنے اس قول كو تاويل نهيں كهتے بلكه وه كهتے هيں كه معاد عقلي كے سمجهنے كي عقل لوگوں ميں عموماً نهيں هى اور اسليئے خلق كي اصلاح اسي ميں هى كه لوگ حشر اجساد پر اعتقاد ركهيں' اور يهه بهي يقين كريں كه جو كچهه هوتا هى خدا أسكو جانتا هى اور أنكا نگهبان هى' تاكه اِس اعتقاد سے أنكے دل ميں رغبت و ڈر پيدا هو' اور رسول خدا صلعم كو اسطرح پر سمجهانا جائز هى اور اگر كوئي شخص كسيكي بهلائي كے لئے خلاف واقع كوئي بات كهے تو وه كاذب نهيں هى — مگر اسطرح پر كهنا بالكل غلط هى كيونكه وه صريح جهوٹا كهنا هى' اور جو دليل بيان كي هى وه اسبات كا بيان هى كه كيوں جهوٹ بولا هى' اور ايسي خصلت سے منصب نبوت ميں خلل لازم آتا هى' اور زنديق هونيكا پهلا درجه هى' اور اعتزال اور زندقه مطلق كے بيچ بيچ ميں هى' كيونكه معتزليوں كي دليليں فلسفيوں كي دليلوں كيطرح پرهيں'

بجز اسکے که معتزلي ایسے عذر کے سبب سے رسول پر کذب جایز نهیں رکھتے بلکه وه ظاهري معنوں کي جهاں اُسکے برخلاف اُنکو بُرهان ملتي هی تاویل کردیتے هیں اور فلسفي جن چیزوں کي تاویل بعید یا قریب هوسکتي هی تاویل کردینا هی — زندیق مطلق اصل معاد کا عقلي هو یا حسي منکر هوتا هی اور صانع عالم کو بهي سرے سے نهیں مانتا — مگر معاد عقلي کا ثابت کرنا اور آلام و لذات حسي کا نه ماننا اور صانع کے وجود کا تسلیم کرنا اور اُسکے علم تفصیلي سے انکار کرنا وه ایک مقید زندقه هی جسمیں ایک نوع تصدیق انبیاء کي پائي جاتي هی *

اسکے بعد امام صاحب لکهتے هیں که جس حدیث میں یهه آیا هی که" ستفترق امتي نیفا و سبعین فرقة کلهم في الجنة الاالزنادقة " توظاهرا اس حدیث سے امت محمدیه کا یهي فرقه مراد هی کیونکه حضرت نے امتي کا لفظ فرمایا هی اور جو شخص که حضرت کي نبوت کا قایل هي نهو اُسپر اُمتي کے لفظ کا اطلاق نهیں هوسکتا اور جو لوگ اصل معاد اور صانع کے منکر هیں وه نبوت کے بهي قایل نهیں هیں بلکه وه سمجهتے هیں که موت عدم محض کا نام هی اور عالم بنفسه بغیر صانع کے موجود هی اور همیشه چلا جاویگا اور نه خدا پر یقین کرتے هیں اور نه قیامت پر اور انبیاء کو دهوکا دینے والا بتاتے هیں ان پر تو اُمتي کا اطلاق هوهي نهیں سکتا پس اس اُمت کے زنادقه کا مصداق بجز اُنکے جنکا اُوپر ذکر هوا اور کوئي هوهي نهیں سکتا *

یهي مقام هی جهاں امام صاحب اپني تقلیدي و تعلومي و تربیتي بندشوں کو توڑ نهیں سکے اور اپنے کلام کے اختلاف کو بهي خیال میں نه رکهه سکے — اُنهوں نے فرمایا هی که جو شخص مهمات عقاید میں بغیر بُرهان قاطع تاویل کرے اُسکي تکفیر واجب هی اور اُسکي مثال حشر اجساد اور عقوبات کے ظاهري معنوں کے تاویل کي دي هی *

بُرهان قاطع کي اُنهوں نے اس مقام پر بهي شرط لگائي هی اور خود لکهه آئے هیں که بُرهان کو بُرهان قرار دینے میں بهت سے اسباب سے اختلاف راے هوسکتا هی اور برهان کي غلطي کے سبب تکفیر نهیں چاهیئے - پس اب یهه سوال هی که گو امام صاحب کے نزدیک اعاده ارواح اجسام معدوم میں محال نهو مگر جس شخص کے نزدیک اُسکا محال هونا برهان سے ثابت هوا هو اور گو که برهان میں اُس سے غلطي هوئي هو اُسکي تکفیر کیوں واجب هی *

حشر اجساد پر بحث کرنے کو جو اُنهوں نے ضرر عظیم في الدین قرار دیا هی یهه بهي اُنکي غلطي هی بلکه بحث نکرنا اور اُسکو درجه تحقیق پر نه پهنچانا ضرر عظیم في الدین هی — دنیا میں ایسے لوگ هیں جو حشر اجساد و نعیم جنت و عذاب دوزخ پر جن لفظوں سے که وه وارد هیں یقین رکهتے هیں وه لوگ تو ضرور مباحثه سے خارج و غیر متعلق هیں انکے سوا دو قسم کے اور لوگ هیں ایک وه جو مسلمان نهیں هیں اور خواه اس ارادة

سے کہ بعد تحقیق کے مسلمان ہوں یا اس ارادہ سے کہ مذہب اسلام کا مہمل و غلط ہونا ثابت کریں مباحثہ کرتے ہیں دوسرے وہ لوگ جو مسلمان ہیں اور بسبب شیوع علوم حکمیہ و تحقیقات علوم طبعیہ کے جو امام صاحب کے زمانہ سے اب بہت اعلی درجہ پر پہونچ گئی ہی اور حد استدلال سے خارج ہوکر مشاہدہ عینی کے درجہ تک ثابت ہوگئی ہی اور ایسی سہل و عام ہوگئی ہی کہ جن لوگوں کو امام صاحب عوام کہتے ہیں وہ بھی اُنکے عالم ہوگئے ہیں اور اُن مسلمانوں کے دل میں حشر اجساد اور آلم و لذاید معاد کی نسبت شبہات پیدا ہوئے ہیں اور وہ اعادہ ارواح کو اجسام معدوم میں محال سمجھتے ہیں اور معاد میں الم ولذاید کا ایسا ہی ہونا جیسا کہ دنیا میں الم و لذاید ہوتے ہیں محال قرار دیتے ہیں پس اُنکے لیئے ان امور پر مباحثہ اور اُسکی حقیقت کو بیان کرنا نفع عظیم للدین ہی یا ضرر عظیم فی‌الدین — ایک کافر مسلمان ہونا چاهتا ہی بشرطیکہ اُسکو سمجھادو کہ اسلام میں حشر اجساد اور الم و لذاید معاد کیونکر ہوسکتے ہیں — امام صاحب جواب دیتے ہیں کہ چُپ بحث مت کرو اُس سے ضرر عظیم فی‌الدین ہی جن لفظوں سے آیا ہی اُسی پر یقین کرو — سید احمد کہتا ہی کہ کوئی لفظ اسلام کا ایسا نہیں ہی جسپر بحث سے کچھہ اندیشہ ہو اور سچ میں یہی خوبی ہی کہ اُسکو بحث سے اندیشہ نہیں ' اِن دونوں میں کون شخص دین‌کو مُضرت پہونچا تا ہی اور کون منفعت ٭

ایک مسلمان اسلام کو ترک کرتا ہی اسلیئے کہ حشر اجساد اور الم ولذاید معاد جو اسلام میں ہیں اُسکے نزدیک اُنکا مُحال ہونا ثابت ہوتا ہی امام صاحب فرماتے ہیں کہ خاموش ایسی باتوں سے ضرر عظیم دین میں ہوتا ہی ' سید احمد اُسکی حقیقت اور ماہیت سمجھانے کو مستعد ہوتا ہی پھر اِن دونوں میں سے کون اِسلام کی حقانیت پر زیادہ یقین رکھتا ہی ٭

سب سے مشکل مثال جو اِمام صاحب نے اِس مقام پر دی ہی وہ نفی علم جزئیات کی ذات باری سے ہی میں یہہ نہیں کہتا کہ یہہ اعتقاد صحیح ہی نہ میں اس مقام پر اُسکی حقیقت بیان کرنی چاهتا ہوں مگر میں یہہ پوچھتا ہوں کہ جن آیات و اخبار سے امام صاحب قرار دیتے ہیں کہ خدا کو علم جزئیات کا ہونا اُنسے علانیہ ظاہر ہی ایا وہ بھی اُنسے علانیہ ظاہر ہونے کا قایل ہی یا نہیں اگر ہی اور پھر اُس سے انکار کرتا ہی تو بلاشبہ تکذیب رسول لازم آتی ہی اور اگر وہ قایل نہیں ہی اور اُن آیات و اخبار سے اُسکے نزدیک خدا کو علم جزئیات ہونا ظاہر نہیں ہی گوکہ وہ اُسمیں غلطی پر ہو تو اُسکی طرف تکذیب رسول کیونکر منسوب کی جاسکتی ہی ٭

اس سے بھی زیادہ سخت اُس شخص کی مثال ہی جو رسول کو ترغیبا و ترهیبا بے سمجھہ لوگوں کے لیئے معاد‌عقلی کو' یا علم کلیات ذات باری کو' معاد جسمانی کے پیرایہ اور

علم جزئیات کے طور پر بیان کرنا جایز قرار دینا هی' اور باوجود اسکے رسول کي طرف کذب کي نسبت نهیں کرتا گو اُسکا ایسا سمجهنا في نفسه غلط هو مگر اُسکي طرف کهونکر خلاف اُسکے قول و یقین کے تکذیب رسول کي نسبت کي جاسکتي هی *

حدیث جو امام صاحب نے پیش کي هی جسکي اور جسکے مانند اور حدیثوں کے الفاظ نهایت مضطرب واقع هوئے هیں اول تو اُسکا ثبوت امام صاحب سے طلب کیا جاتا هی جسکو وه مهیا نکرسکیں گے اور اگر اُنهوں نے کیا بهي تو خبر احاد سے زیاده رتبه اُسکا نهوگا — اور پهر اُسمیں جو لفظ زنادقه کا واقع هوا هی اُس سے مراد صرف امام صاحب کے خیال پر اور امتي کے لفظ سے استدلال کرنے پر جو امت دعوت اور امت اجابت دونوں پر اطلاق هوسکتا هی مبني هوگي اور ایسي ضعیف و مهمل و قیاسي بلکه وهمي استدلال پر ایک شخص کو جو لااله الاالله محمد رسول الله پر یقین رکهتا هی اور کهتا هی که الحشر حق و علم الله حق و ما جاء به رسول الله صلعم حق وان اختلف في موادة کافر کهدیا جاویگا " وماهذاالا اثر من اثار التقلید ورجحان الطبعیة الی مابه التانس من التعلیم دون التنقید " *

اصل یهه هی که جس شخص نے لااله الاالله پر یقین کیا اُسنے ذات باري کو جامع جمیع صفات وبري جمیع نقصانات سے یقین کیا هی ' اور جس شخص نے محمد رسول الله پر یقین کیا اُسنے اُنکو نبي صادق تسلیم کیا هی اور ماجاءبه کو حق مانا هی پس اُسکے کسي قول سے اپنے قیاس کے مطابق ایک امر کا استنباط کرنا اور کهنا که اس سے تکذیب رسول لازم اتي هی تفسیر القول بمالا یرضي به قایله هی اور اُس تفسیر سے جسکو خود قایل قبول نهیں کرتا اُسکي تکفیر بهت بڑي غلطي اور ناداني هی — ممکن هی که اُسکي تمام تاویلوں کو اور تمام دلایل و براهین کو ظن و وهم وسفسطه کها جاوے مگر اُسکو کافر نهیں کها جاسکتا پس کسي کلمه گو کو کافر کهنا سخت گمراهي هی' لانکفر اهل القبلة' صحیح اور ٹهیک مذهب هی *

اسکے بعد امام صاحب نے تکفیر کے معامله میں ایک وصیت کي هی اور ایک قانون بتایا هی — وصیت تو یهه هی که جهاں تک هوسکے اهل قبله کي تکفیر سے زبان بند رکهي جاوے جب تک که وه لااله الاالله محمد رسول الله کے قایل هوں " غیرمناقضین لها " مگر هم اس اخیر فقره پر چند لفظ اضافه کرتے هیں که ' غیرمناقضین لها في زعمهم لافي زعم غیر هم ' مناقضت کے معني امام صاحب نے تکذیب رسول کے بتلائے هیں خواه وه تکذیب کسي عذر کے سبب سے هو یابغیر عذر کے ' اسلیئے همنے یهه قید بڑهائي که وه سمجهتے هوں که اسمیں تکذیب رسول هوتي هی اور اگر اُنکا یهه یقین هو که اُسمیں تکذیب رسول نهیں هی تو اُنکي تکفیر نهیں هوسکتي *

قانون تکفیر امام صاحب یهه بتلاتے هیں که جن باتوں میں غور و فکر کي ضرورت هوتي هی وه دو قسم هیں — ایک تو اصول عقاید سے متعلق هیں — اور دوسري فروع سے — اور

اصول ایمان کے تین هیں "ایمان بالله و برسوله وباليوم الاخر" اور اُسکے سوا سب فروع هیں — امامت کے معامله کو بهي اُنهوں نے فروع میں داخل کیا هی اور لکها هی که اُسکا انکار کوئي چیز نهیں هی ابن کیسان اصل وجوب امامت کے منکر تهے اُنکي تکفیر نهیں هوسکتي اور وہ لوگ بهي جو امامت کو جزو ایمان قرار دیتے هیں التفات کے لایق نهیں هیں — لیکن اگر فروعات هي میں کوئي شخص ایسي بات کهے جس سے تکذیب رسول لازم آتي هو تو تکفیر لازم هی - اِسکي دو مثالیں اُنهوں نے دي هیں — پهلي مثال یهه هی که اگر کوئي شخص کهے که خانه کعبه جو مکه میں هی وہ وہ کعبه نهیں هی جسکے حج کا خدا نے حکم دیا هی تو یهه کهنا کفر هی کیونکه بتواتر رسول خدا صلعم سے اُسکے قول کے برخلاف ثابت هوا هی اور اگر وہ اُسپر رسول کي شهادت هونے سے انکار کرے تو اُسکا انکار کچهه مفید نهیں هی بشرطیکه وہ نو مسلم نهو اور اُسکے نزدیک اُسکے ثبوت پر تواتر نهوا هو ٭

دوسري مثال اُنهوں نے حضرت عایشه پر بهتان کي دي هی باوجودیکه اُس بهتان کے غلط هونے پر قرآن نازل هوچکا هی تو ایسا شخص بهي کافر هی کیوں که یهه ایسي باتیں هیں که تکذیب اور انکار تواتر اُنکو لازم هی — اور جو چیز که تواتر سے ثابت هوتي هی اُس سے انسان زبان سے تو انکار کرتا هی مگر اُسکا یقین دل سے دور نهیں کرسکتا - هاں یهه بات هی که جو چیز خبر احاد سے ثابت هوئي هی اُسکے انکار سے تکفیر لازم نهیں هی - اور جو چیز که اجماع سے ثابت هوئي هی اُسکے انکار سے تکفیر کرنے میں تامل هی کیونکه یهه مسئله که اجماع حجة هی مختلف فیه هی ٭

جس زمانه میں که امام غزالي صاحب تهے اُس زمانه کے اور اُسکے بعد کے زمانه کے لوگوں پر یهه افت چهائي تهي که لوگوں کے اقوال پر کفر کے فتوے دیتے تهے اور اُنکے اقوال کا مطلب خود قرار دے لیتے تهے جو درحقیقت اُس قول کے قایل کا وہ مطلب نهیں هوتا تها - یهي افت همارے زمانه کے لوگوں پر بهي هی اسي افت کا نتیجه هی که لوگوں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلاني' حضرت امام محي الدین ابن العربي' حضرت شیخ احمد سرهندي' اور اور بزرگ مسلمانوں کے اور خود امام غزالي کي تکفیر کے فتوے دیئے هیں اُسي تقلید میں امام غزالي بهي پهنسے هوئے هیں اور لوگوں کے اقوال کے الفاظ لیکر اور اُنکا مطلب خود قرار دیکر تکفیر کو لازم قرار دیتے هیں - کسي شخص کے قول پر گو ظاهر میں وہ کیسا هي صریح هو جب تک که خود قایل سے نه پوچها جاوے که اس قول سے تیرا مطلب کیا هی ایا تو تکذیب رسول کرتا هی ? اُسوقت تک اُسپر کفر کا فتوی نهیں دیا جاسکتا — یهي مثالیں جو امام صاحب نے فرمائي هیں اور جنکي نسبت اُنهوں نے یقین کرلیا هی که تکذیب شهادت رسول اور قرآن هی اسي میں اُنهوں نے کسقدر غلطي کي هی - اب فرض کرو که جو شخص یهه کهتا هی که خانه کعبه جو مکه میں هی وہ کعبه نهیں هی جسکے حج کا قرآن میں حکم هی ،

وہ طلب کیا گیا اور اُس سے پوچھا گیا کہ اس قول سے تیرا مطلب کیا ھی ' اُس نے جواب دیا کہ میرا مطلب یہہ ھی کہ جو خانہ کعبہ آنحضرت صلعم کے وقت میں تھا وہ نہیں رھا عبداللہ ابن زبیر کے وقت میں جل گیا پھر جب ابن زبیر نے بنایا اُسکو حجاج نے ڈھا دیا اب یہہ خانہ کعبہ وہ نہیں ھی — پس اگر وہ اپنے قول کا یہہ مطلب بیان کرے تو اُسکے قول سے انکار شہادت رسول جس پر بناے تکفیر امام صاحب نے قایم کي ھی لازم نہیں آتي' پھر کسطرح مجرد قول پر امام صاحب تکفیر کو لازم ٹھہراتے ھیں — دوسري مثال میں اگر وہ مجرم یہہ بیان کرے کہ آیات قرآني حضرت عایشہ صدیقہ کے حق میں نازل نہیں ھوئیں گو کہ وہ اُسمیں غلطي پر ھو مگر اُس پر الزام انکار قرآن کیونکر لازم آتاھی *

ایک مجلس علماء میں جناب مولوي اسمعیل صاحب مرحوم کي تکفیر کي نسبت گفتگو ھورھي تھي' ایک صاحب نے اُنکي کتاب تقویۃالایمان کے چند مقام پڑھے اور فرمایا کہ اس سے تحقیر و اھانت رسول لازم آتي ھی' میں نے عرض کیا کہ لازم آتي ھی یا اُنھوں نے کي ھی ' مولانا نے فرمایا جبکہ الفاظ اھانت پر دال ھیں تو قایل نے اھانت کي ھی' اُنکي مدلولات سے عدول کي کوئي وجہہ نہیں — میں نے عرض کیا کہ وجہہ تو ھی کہ قایل اِن الفاظ کا محمد رسول اللہ کا قایل ھی جسکي تصدیق تحقیر و اھانت کے منافي ھی' پس قایل نے تو یقیني تحقیر و اھانت نہیں کي مگر آپ اُس سے لازم گردانتے ھیں و ھذا فعلکم لیس فعل القایل - جو شخص کہ لاالہ الااللہ و محمد رسول اللہ کي تصدیق کرتا ھی اُسکے کسي قول سے انکار شہادت رسول یا انکار قرآن یا تکذیب رسول قرار دینا نہایت جہالت و محض ناداني ھی *

اسکے بعد امام صاحب اُن تین اصولوں کا ذکر کرتے ھیں اور فرماتے ھیں کہ جس میں في نفسہ تاویل نہیں ھوسکتي اور جو بتواتر منقول ھی اور اُسکے خلاف پر برھان کا قایم ھونا متصور نہیں ھی اُسکي مخالفت محض تکذیب ھی' جسکي مثال ھمنے حشر اجساد و جنت و نار و علم جزئیات باري کي دي ھی *

مگر یہہ فیصلہ امام صاحب کا بھي صحیح نہیں ھی' اسلیئے کہ في نفسہ تاویل کا نہوسکنا اور بتواتر منقول ماننا اور اُسکے برخلاف برھان کا قایم نہوسکنا اختلاف راے پر مبني ھی — ممکن ھی کہ امام صاحب کے نزدیک کوئي امر ایسا ھو جسمیں في نفسہ تاویل نہوسکتي ھو دوسرے کے نزدیک ایسا نہو ' اُنکے نزدیک ایک امر بتواتر نقل ثابت ھو دوسرے کے نزدیک نہو' اُنکے نزدیک ایک امر کے برخلاف برھان کا قایم ھونا متصور نہو دوسرے کے نزدیک ھو' پس کسطرح یک فریق دوسرے فریق کي تکفیر کرسکتا ھی *

اسکے بعد امام صاحب ارقام فرماتے ھیں کہ جسمیں تاویل کا احتمال ھی گو کہ مجاز بعید سے ھو تو اُسکي برھان پر نظر ڈالني چاھیئے' اگر وہ برھان قاطع ھو تو اُسکو ماننا چاھیئے

(یہان بہي نہیں فرمایا کہ کسکے نزدیک) ' لیکن اگر عوام میں بیان کرنے سے أنکي کم فہمي کے سبب ضرر کا احتمال ہو تو أسکا بیان کرنا بدعت هی' (لیکن اگر عوام هي کے دلمیں وہ شبہات ہوں تو کیا کرنا چاهیئے ؟) ' اور اگر برهان قاطع نہو اور دین میں ضرر نہو جیسیکہ معتزلي کا خدا کے دیدار سے انکار کرنا تو وہ بدعت هی اور کفر نہیں هی' اور اگر أسمیں ضرر هو تو وہ اجتہاد کي محتاج هی' ممکن هی کہ تکفیر کي جاوے اور ممکن هی کہ نکیجاوے' اور اسي قسم سے أن صوفیہ کا حال هی جو یہہ دعوی کرتے هیں کہ أنمیں اور خدا میں ایسا درجہ تقرب پہونچ گیا هی کہ نماز کا حکم أنپر سے ساقط هوگیا هی' اور مسکرات اور گناہ کي باتیں اور بادشاہ کا مال مار لینا أنکو حلال هوگیا هی' تو کچھہ شک نہیں هی کہ ایسا شخص قتل کرڈالا جاوے' اگرچہ أسکي نسبت خلودفي‌النار کے فتوی دینے میں تامل هی' ایسے شخص کا مارنا سو کافروں کے قتل سے بہتر هی' کیونکہ ایسے شخص سے بہ نسبت کافر کے ضرر في‌الدین زیادہ هی *

اسمقام پر تو امام صاحب نے اپني تمام فضیلت اور امامت کو ڈبودیا اور محض جاهلوں اور متعصبوں کي سي باتیں لکہي هیں — خدا نے تو قتل انسان کي صرف قصاص میں یا مقاتلہ کي لڑائي میں اجازت دي هی' امام صاحب نے کہاں سے أنکے قتل کا حکم نکال لیا هی — ممکن هی کہ ایسے صوفي کو جسکا ذکر امام صاحب نے کیا هی (اگر کوئي هو) تو مجنون و مرفوع‌القلم تصور کیا جاوے یا پاگل خانہ میں بھیجدیا جاوے' قتل چہ معني دارد *

اسکے بعد امام صاحب ایک قاعدہ بیان فرماتے هیں اور گویا همارے شبہات کا جو همنے أوپر بیان کیئے هیں جواب هی' اور هم نہایت دل سے أسپر متوجہہ هوتے هیں' وہ فرماتے هیں کہ بعضي دفعہ کوئي شخص نص متواتر سے مخالفت کرتا هی اور یہہ گمان کرتا هی کہ میں تاویل کرتا هوں' لیکن جو تاویل کہ وہ کرتا هی وہ زبان عرب میں نہیں هی نہ بطور تاویل قریب کے نہ تاویل بعید کے' اور ایسي تاویل کفر هی' اگرچہ تاویل کرنے والا سمجہے کہ میں تاویل کرتا هوں' اور اسکي مثال صوفیہ باطنیہ کا یہہ کلام هی کہ اللہ واحد هی اس معني کر کہ وحدة کو دیتا هی اور پیدا کرتا هی' اور عالم هی اس معني کر کہ علم کو دیتا هی اور دوسرے میں پیدا کرتا هی' اور موجود هی اس معني کر کہ أسکے سوا بہي موجود هیں' اور یہہ معني کہ في نفسہ واحد اور موجود اور عالم کے اوصاف سے موصوف هی نہیں هیں' اور یہہ صریح کفر هی' کیونکہ لغت و کلام عرب میں ان لفظوں سے یہہ معني نہیں لیئے جاسکتے' پس حقیقت میں یہہ تکذیب هی نہ تاویل *

همکو اِس بات سے اِس مقام پر بحث نہیں هی کہ یہہ تاویل صوفیہ کي صحیح هي یا نہیں' بلکہ امام صاحب نے جو فتواے کفر دیا هی أس سے بحث هی — کفر کے فتوے کي بنیاد أنہوں نے صرف اِس بات پر رکہي هی کہ لغت و کلام عرب میں اِن لفظوں کے یہہ معني نہیں

هوسکتے — مگر وہ اِس بات کو بھول گئے هیں که جو لغات عرب بطور نقل هم تک پهونچے هیں وہ خود ظني هیں اور فراء وسیبویه وغیرہ کي نقل سے پهونچے هیں ' جسکي بحث مستوعب قاضي ابوالولید سے همنے اپني تفسیر میں نقل کي هی ' پس ایسے امور ظني پر تکفیر ایسے شخص کي جو لااله الاالله محمد رسول‌الله کهتا هی کیونکر کیجاسکتي هی ' بالشبهه کهاجاسکتا هی که اُسکا قول غلط هی ' جو تاویل وہ کرتا هی اُسکے مساعد لغت عرب پایا نهیں گیا ' مگر تکفیر کا حکم کیوں کر هوسکتا هی ●

اسکے بعد امام صاحب ارقام فرماتے هیں که تکفیر کرنے میں چند باتوں کو دیکهنا چاهیئے — اول یهه که جس نص شرعي کے ظاهري معني چهوڑے گئے هیں اُسمیں تاویل هوسکتي هی یا نهیں (کس کے نزیک امام صاحب کے یا تاویل کرنے والے کے ؟) اور اگر تاویل هوسکتي هی تو وہ تاویل قریب هی یا بعید — اس بات کا جاننا که کس میں تاویل هوسکتي هی اور کس میں نهیں هوسکتي آسان نهیں هی ' اُسمیں بجز اُسکے جو لغت عرب اور اُصول لغت کا ماهر هو اور عرب کے استعارات اور مجازات کے استعمال کو اور مثالوں کے طریقوں کو جانتا هو اَوْر کسیکو نه پڑنا چاهیئے ●

دوسرے یهه که — جو نص که چهوڑي گئي هی وہ تواتر سے ثابت تهي یا احاد سے یا اجماع مجرّد سے ' اور اگر تواتر سے ثابت تهي تو شروط تواتر اُسمیں تهیں یا نهیں ' اور تواتر وہ هی جسمیں شک کرنا ممکن نهو جیسےکه انبیاء کا هونا اور مشهور شهروں کا هونا ●

مگر تواتر کے جو معني بیان کیئے جاتے هیں اور جو مثالیں دي جاتي هیں اُنمیں کسیقدر تسامح هوتا هی ' امام صاحب نے بهي اُس تسامح کو رفع نهیں کیا — تواتر دو قسم پر منقسم هوسکتا هی ' ایک تواتر عام اور ایک تواتر خاص — تواتر عام وہ هی که اُسکا متواتر هونا کسي فرقه یا قوم یا مذهب پر منحصر نهو ' جیسے وجود بلاد مشهورہ کا یا کسي شخص کا بحیثیت اُسکے هونے کے — اور تواتر خاص وہ هی جو کسي فرقه خاص سے متعلق هو جیسے کسي شخص کا نبي هونا یا قرآن کا قرآن هونا — پس جو لوگ که تواتر سے استدلال کرتے هیں وہ یهه نهیں کرسکتے که اپنے فرقه کے تواتر کو تواتر تسلیم کریں اور دوسرے فرقه میں جو بات تواتر سے ثابت هوئي هی اُس سے انکار کریں ' پس تواتر خاص فرقه خاص کے لیئے دلیل هوسکتي هی نه عام کے لیئے ●

پهر امام صاحب لکهتے هیں که اِجماع کو جاننا سب سے زیادہ مشکل هی کیونکه اُسکي شرط یهه هی که اهل حل وعقد (جنکے معني امام صاحب نے کچهه نهیں بتائے) ایک جگهه جمع هوکر ایک بات پر صریح الفاظ سے اتفاق کریں اور پهر اُسي پر قایم رهیں اور تمام اقطار ارض سے اُسي پر الفاظ صریح میں فتوی هوجاویں اس درجه تک که اُس کے بعد اُس سے اختلاف ممتنع هوجاوے ' اسکے بعد یهه دیکهنا هی که جو شخص ان تمام باتوں کے بعد اُس سے اختلاف کرے تو اُسکي تکفیر کي جاوے یا نهیں ●

اگرچہ ایسے اجماع کا ثبوت جسکا ذکر امام صاحب نے کیا ھی نہایت مشکل قریب ناممکن کے ھی ' لیکن اس درجہ کا اجماع بھی جبکہ اجماع اول کے بعد اجماع ثانی برخلاف اُسکے ناجایز نہیں ھوسکتا ' تو درحقیقت اجماع فی نفسہ کوئی حجت نہیں ھی اور نہ اُس سے کوئی مسئلہ شرعی قایم یا پیدا ھوسکتا ھی *

اجماع مجموعہ ارا کا نام ھی اور جبکہ اُسکی افراد میں غلطی ہونے کا احتمال ھی تو اُسکا مجموعہ احتمال غلطی سے خالی نہیں ھوسکتا ' اور جبکہ اجماع اول کے برخلاف اجماع ثانی ھوسکتا ھی تو اول اختلاف کرنے والا کوئی ایک فرد ھوگا اور اس سے فرد واحد کو اختلاف کرنا جایز ھوجاتا ھی ' اور اجماع کا حجت ھونا قایم نہیں رہ سکتا ' فافہم ' *

تیسری بات امام صاحب یہہ لکھتے ھیں کہ اُس تاویل کرنے والے کی نسبت دیکھنا چاھیئے کہ اُسکے نزدیک بھی اُس امر میں تواتر ھی یا اُسکو تواتر کا ھونا معلوم ھوا ھی یا نہیں ' اگر نہیں تو اجماع کی مخالفت کرنے والا جاھل و خاطی ھی نہ تکذیب کرنے والا ' پس اُسکی تکفیر نہیں ھوسکتی *

چوتھی بات یہہ ھی کہ اُس برھان پر غور کی جاوے جسکے سبب سے وہ ظاھری معنوں کی تاویل کرنی چاھتا ھی ' اگر برھان قاطع ھو (اسکا فیصلہ کون کرے ؟) تو تاویل کی اجازت دی جاوے اگرچہ تاویل بعیدھی کیوں نہو ' اور اگر قاطع نہو تو بجز تاویل قریب کے اجازت ندی جاوے *

پانچویں یہہ بات ھی کہ اُسکی بات پر غور کی جاوے ' اگر وہ ایسی بات کہتا ھو کہ جس سے ضرر عظیم دین میں نہوتا ھو بلکہ محض لغو و صریح البطلان ھو تو بھی تکفیر نکی جاوے *

یہہ تمام امور جو امام صاحب نے بیان کیئے ھیں بودی بودی باتوں پر مبنی ھیں ' تکفیر کرنی یا نکرنی اس لایق نہیں ھی جسکی بنیاد ایسی باتوں پر مبنی ھو ' بلکہ اُسکی بنیاد نہایت صریح اور مستحکم امور پر ھونی لازم ھی ' اور وہ امر یا بالتصریح اقرار وحدانیت و تصدیق رسالت ھی یا انکار *

اسکے بعد امام صاحب نے لکھا ھی کہ متکلمین کا یہہ کہنا کہ جو لوگ عقاید شرعیہ کو معہ دلایل کے نہیں جانتے وہ کافر ھیں اُنکا یہہ کہنا محض غلط ھی ' بلکہ جو لوگ اس قسم کی دلیلوں اور بحثوں کو نہیں جانتے اُنکا ایمان اور یقین زیادہ مستحکم ھوتا ھی ھاں اسقدر صحیح ھی کہ دلایل مذھب پر اُس شخص کو جو ایمان پر مستحکم ھی اور اوروںکا شبہہ مٹانا اور لوگونکو گمراھی سے بچانا چاھتا ھی غور کرنا فرض کفایہ ھی ' اور خود مشکک کو شبہہ مٹا لینا فرض عین ھی ' جبکہ بغیر دلایل کے اور کسیطرح اُسکا شبہہ دلیل سے نہ مٹ سکے *

پھر وہ لکھتے ھیں که خدا کی رحمت بہت وسیع ھی اور تمام امت محمدیه کو شامل ھوگی بلکه اکثر امم سابقه بھی انشاءالله تعالی رحمت سے محروم نرھینگی گو که ایک لحظه یا ایک ساعت یا کسیقدر مدت کے لیئے آگ میں ڈالی جاویں — بلکه وہ کہتے ھیں که ھمارے زمانه کے اکثر روم کے عیسائی اور ترک جو ملک روم اور ترک کی انتہا پر رھتے ھیں، اور اُن تک آنحضرت صلعم کی دعوت اسلام نہیں پہونچی' وہ بھی انشاءالله تعالی رحمت خدا میں شامل ھونگے — وہ لوگ تین قسم کے ھیں — ایک تو وہ ھیں جنھوں نے محمد صلعم کا نام تک نہیں سنا وہ تو معذور ھیں — دوسرے وہ ھیں جنھوں نے آنحضرت صلعم کا نام اور آنحضرت کی تعریف اور آنحضرت کے معجزات کا حال سنا ھی اور بلاد اسلام کے قریب رھتے ھیں اور مسلمانوں سے ملتے ھیں وہ کافر ھیں جو ھمیشه دوزخ میں رھینگے — تیسرے وہ لوگ ھیں جو ان دونوں درجوں کے بیچ میں ھیں ' اُنھوں نے آنحضرت صلعم کا نام تو سنا ھی مگر انحضرت کے اوصاف نہیں سنے بلکه بچپن سے یہی سنا ھی که ایک جھوٹا مکار شخص جسکا نام † تھا پیدا ھوا تھا اور اُسنے دعوی نبوت کیا تھا ' جسطرح که ھمارے بچے ابن مقنع کا نام سنتے ھیں که اُسنے جھوٹا دعوی نبوت کا کیا تھا — تو یہہ لوگ قسم اول میں (امام صاحب کے نزدیک) داخل ھیں (یعني معذور ھیں) *

اسکے بعد امام صاحب اس فرقه کا ذکر کرتے ھیں جو مخلد فی‌النار ھوگا اور کہتے ھیں که اس امت سے تو وھی ایک فرقه مخلد فی‌النار ھوگا جسنے تکذیب رسول کی ھی' یا رسول الله کو بمصلحت جھوٹ بات کہنی جایز قرار دی ھی' اور باقی لوگوں میں سے جو مختلف اقوام و مذاھب کے ھیں اُس فرقه کو مخلد فی‌النار تجویز کیا ھی جسنے آنحضرت صلعم کا نبی مبعوث ھونا اور آپ کے اوصاف اور معجزات اور خارق عادات مثل معجزہ شق قمر اور سنگریزوں کے سبحان الله پڑھنے کے' اور حضرت کی انگلیوں سے پانی بہہ نکلنے کے ' اور قرآن کے معجزہ کے جسکی مانند اھل فصاحت کہنے سے عاجز ھوگئے' بتواتر سنا ھی اور اُسپر متوجهه نہیں ھوا تو وہ فرقه کافر مخلد فی‌النار ھی ' مگر فرماتے ھیں که اُسمیں اکثر اھل روم اور ترک جو بلاد اسلام سے نہایت دور رھتے ھیں داخل نہیں ھیں — اور جو شخص ان باتوں کو سنکر تحقیق و دریافت میں بخوبی متوجهه ھوا اور قبل تمام ھونے تحقیق کے مرگیا تو وہ بھی مغفور اور رحمت الله علیه میں داخل ھی *

اس مقام پر امام صاحب نے نہایت ملا پن برتا ھی اور عام ملاؤں کی سی باتیں کی ھیں' جنکو دوزخی بنایا ھی اُنمیں بھی غلطی کی ھی اور جنکو بہشتی قرار دیا ھی اُنمیں بھی غلطی کی ھی — جن معجزات کا اُنھوں نے ذکر کیا ھی اول تو اُنکا خود اھل اسلام میں

---

† امام صاحب نے تو صاف کذابا ملبسا کے بعد آنحضرت کا نام لکھدیا ھی مگر ھمنے ادباً نام نہیں لکھا *

بتواتر ثابت هونا ثابت کیا هوتا — پھر دوسرے مذهب والے کے نزدیک اُنکے بتواتر ثابت هونیکے طریقه کو بتایا هوتا — پھر معجزۂ فصاحت قرآن مجید کو اُن اقوام پر جنکي اصلي زبان عربي نهیں هی حجت هونا ثابت کیا هوتا' تب شاید ایک حصه اُنکي دلیل کا صحیح هوسکتا تها — اهل روم و ترک کے فرقه اول و سویم کو جس دلیل سے بهشت میں داخل کیا هی اُسکي کوئي وجهه ثبوت دي هوتي تاکه معلوم هوتا که کس کنجي سے اُنکے لیئے بهشت کے دروازه کا قفل کُهولا هی' هم اُنکي اس تمام تقریر کو بودا اور محض نکما سمجهتے هیں *

همارے نزدیک خدا نے تمام جن و انس کو یعني تمام انسانوں کو وحشي هوں یا شهري جاهل هوں یا عالم مهذب هوں یا نا مهذب لاالٰهالاالله پر ایمان لانیکو مکلف کیا هی اور خلود في النار صرف شرک حقیقي پر منحصر کیا هی' اور اُسکا سبب یعني وجهه مکلف هونے کي هرایک انسان میں از روے فطرت کے ودیعت کي هی جسکو هم عقل سے تعبیر کرتے هیں اور همارے پرانے مقلن نے شجرةالعلم سے اُسکو تعبیر کیا هی' مگر یهه ودیعت هرایک کو مساوي ودیعت نهیں هوئي اور اسي لیئے هرایک کے لیئے مکلف هونیکے درجات بهي مختلف هیں' ایک گروه وه هی جسکے پاس یهه ودیعت اسقدر قلیل هی یا قلیل هوجاتي هی جو مکلف هونے سے بري اور مرفوع القلم هونے میں داخل هوجاتے هیں' اور انکے سوا وه هیں جو بمقدار اُس ودیعت کے مکلف هونیکے درجات میں داخل رهتي هیں *

تمام انسانوں کے حالات پر غور کرنے سے جو ابتک معلوم هوئے هیں ایسا ثابت هوتا هی که ان سب میں خدا نے ایک قوت رکهي هی جو اپني فطرت سے اور اُن چیزوں کے اثر سے جو اُنکے گرد پیش هیں اور اُن واقعات سے جو اُن پر گذرتے هیں ایک قوي اور سب سے برتر وجود کے وجود کا خیال اُنکے دلمیں پیدا هوتا هی' اور اپني بهلائي و برائي اُس کے هاتهه میں سمجهتے هیں *

اس لا معلوم وجود کے قرار دینے میں بهي درجات انسانوں کے از روے فطرت کے مختلف هوتے هیں' ایک گروه ایسا هوتا هی که اُس لا معلوم وجود کے خیال کے سوا اور کچهه اُنکي سمجهه میں نهیں آتا' اور اسلیئے وه کسي اپنے سے اعلی شخص کي بغیر اپنے اجتهاد و سمجهه کي متابعت کرتے هیں' اور وه ایسا کرنے میں مجبور هیں' کیونکه اُنکي سمجهه اُس لا معلوم وجود کے اپني فهم و فراست اور اجتهاد سے قرار دینے یا مختلف رایے کے اشخاص کي رایوں میں تمیز کرنے سے فطرتاً معذور هی' اور آینده کي نسلیں جنکي خلقت فطرتاً اسي حد تک کي هی اُسي طریقه میں اپني زندگي بسر کرتي جاتي هیں جسمیں اُنهوں نے اپني پیشینیوں کو پایا تها' میں کچهه شک نهیں کرتا که خدا کي رحمت انشاءالله تعالی اُن کے حال پر ضرور شامل هوگي اور جسقدر که فطرت نے اُنکو دیا هی اُس سے زیاده کا محصول اُنسے طلب نکیا جاویگا *

ایک گروہ ایسا هی جو خود اپني فہم و فراست و اجتہاد سے اُس لا معلوم وجود پر پے نہیں لے جاسکتا ، مگر اُسمیں فطرتا ایسا امر ودیعت هوا هی که وہ دوسرے کے سمجھا نے اور بتانے سے اُس لا معلوم وجود کیطرف پے لیجاسکتے هیں اور مختلف راے کے اشخاص کي راہوں کو جو اُس لا معلوم وجود کي نسبت هوں تمیز کرسکتے هیں ، یہه قوت اکثر خارجي اسباب سے جیسے کسي فرقه میں پیدا هونے اور اُنهي میں پرورش پانے اور بچ پن سے اُنهي خیالات کے سچ سمجھنے یا باهمي معاشرت کے اثر یا اشخاص خاص کے اعتقاد علو سے دب جاتي هی مگر معدوم نہیں هوتي — یہه فرقه بلاشبهه ایسا هی که اگر اُنمیں کوئي ایسا شخص جو اُس لا معلوم وجود کو بتاوے پیدا نہوا هو اور نه کسي نے اُنکو اُس لا معلوم هستي کو بتایا هو تو میں کچھه شبهه نہیں کرتا که خدا کي رحمت انشاالله تعالی اُنکے حال پر بهي شامل هوگي ٭

مگر یہه بات تسلیم نہیں کي جاسکتي که ایسے لوگوں میں کوئي شخص اُس لامعلوم وجود کا بتانے والا پیدا نہوا هو یا کسي نے نه بتایا هو ، اگر خدا نے اُنکو ایمان بالله پر مکلف کیا هی اور فطرت ایسي دي هی که بغیر کسي کے سمجھائے وہ اُسپر ایمان نہیں لاسکتے تو ضرور هی که اُن میں کوئي اُس بات کا سمجھانے والا بهي هوا هو اور مناسب اوقات میں اُس سمجھانے والے کي تعلیم کو یاد دلانے والے بهي هوتے رهے هوں — اسکا ثبوت مذهبي و تاریخي تحقیقات سے پایا جاتا هی ، خدا نے فرمایا هی که " لکل قوم هاد " اور تاریخي تحقیقات سے ثابت هی که هر قوم میں کوئي نکوئي رفارمر یا پیغمبر گذرا هی جس کي تعلیم کي بنیاد وحدانیت ذات باري پر قایم هوئي هی ، گوکه بعد کو لوگوں نے اُس ذات واحد کے ماسوا کي پرستش اختیار کي هو ، اور کسي دوسري شی میں الوهیت کا یقین کیا هو جو شرک حقیقي کے لوازم ذاتي میں سے هی ، تو ایسے فرقے کو میں خدا کي رحمت میں باوجودیکه اُسکے بے انتہا وسعع هونیکا مجھے یقین هی داخل نہیں کرسکتا ٭

انهي لوگوں میں وہ لوگ بهي داخل هیں جنکي قوت مدرکه بچپن سے اور ابتداے عمر سے ایسي تعلیم و تربیت کے بوجھه میں دب گئي هی ، یا معاشرت کي بندشوں میں بندهگئي هی ، جو ایمان بالله اور اُسکي توحید في الذات و في الصفات و في العبادت کے منافي هی ، اور اُسکے سبب سے اُنکے دل میں اُس لامعلوم وجود کے بتانے والے کي یا اُسکے یاد دلانے والے کي بات نہیں سماتي یا سماتي هی پر ماني نہیں جاتي ، یا لاعلمي و ناسمجھي کے سہارے اُسکے سمجھنے کي اور جو سمجھے هیں اُسکے بوجھه نے کي اور جو کرتے هیں اُسکے کہئے جانے کي معذرت کیجاتي هی ، بلاشبهه وہ قوت اُن اسباب سے ضعیف هوگئي هی پر معدوم نہیں هوئي ، اور اُنمیں فطرت نے ایک ایسي قوت دي هی جو اُس بوجھه کو اُٹھا سکتي هی اور اُن بندشوں کو توڑ سکتي هی ، اور اُس قوت مدرکه کو اُس لا معلوم وجود بتانے والے یا اُسکي یاد دلانے والے کي بات کے سمجھنے کے لایق کرسکتي هی — پس اس فرقه کو بهي میں خدا

کي رحمت میں باوجود اُسکے بے انتہا وسیع ہونے کے جگهه نہیں دے سکتا ' شاید خداکي رحمت اس سے بهي وسیع هو اور اُنکو جگهه ندینا صرف مہري هي کم ظرفي هو ●

ایک گروہ گو اُسکي تعداد کتني هي قلیل هو ایسا هوتا هی کہ خود اپنے فہم و فراست اور اجتہاد سے اُس لامعلوم وجود پر پہ لیجاسکتا هی ' اور کوئي منزل مقصود تک پهونچتا هی کوئي رسته میں رہ جاتا هی ' اور کوئي رسته بهول جاتا هی — مگر اِن پچهلے دونوں فرقوں میں وہ امر جس سے وہ اُس اول فرقه والے کي بات کو سمجهه سکیں اور اپنے خیالات سے اُسکا مقابله کریں ضرور موجود هوتي هی' پس ایسا نکرنے سے وہ خود اپنے تئیں خدا کي رحمت سے دور رکهنا اور اُسکي وسعت کو تنگ کرنا چاهتے هیں' مگر پہلا فرقه منجهدهار خدا کي رحمت میں غریق هونے والا هی — اسي فرقه کے اعلی درجه کے لوگ وہ هیں جنکو فہم و فراست و اجتہاد کے سوا ایک اَور چیز عنایت هوتي هی جسکو جبرئیل امین یا ملکه نبوت سے تعبیر کیا جاتا هی اور یهه وهي لوگ هیں جو دنیا میں انبیاء هوئے هیں — ان دونوں میں فرق یهه هی که اُنکو جوکچهه حاصل هوا هی وہ کسبي هی اور انبیاء کو وهبي ' بغیر اُس فن کے حاصل کیئے اُس فن میں کامل هوتے هیں' خود اُنکے دل میں وہبات پیدا هوتي هی جسکو وہ وحي و الہام قرار دیتے هیں' کیونکه بن جانے جاني جاتي هی اور بن بلائے آتي هی — یهه ایک فطرتي مناسبت هی جو هر ایک کام کے ساتهه انسانوں کو هوسکتي هی ' جعفر زٹلي کو زٹل کے ساتهه ' ایک شاعر کو شعر کے ساتهه ' ایک نیچري کو نیچر کے ساتهه ' مگر جس انسان کو یهه فطرتي مناسبت روحاني تربیت کے ساتهه هوتي هی اُسکو پیغمبر کہتے هیں اور اَوروں کو زٹلي اور شاعر اور نیچري' غرض که نبوت ایک فطري قوت هی جو انبیاء کے ساتهه پیدا هوتي هی جسکي تصدیق اِس قول سے هوتي هی که " انا نبي و آدم بین الماء والطین " ●

همارے کلام کے اور امام صاحب کے کلام کے مقصد میں بجز طرز بیان کے اور ایک آده بات کے چنداں فرق نہیں هی' صرف مابه الافتراق یهه هی که وہ مشرکین کو بهي جنکو نبي آخرالزماں صلعم کي خبر نہیں پهونچي یا بصحت نہیں پهونچي رحمت میں شامل کرتے هیں' اور جنکو پهونچي اور اُنهوں نے تصدیق نہیں کي اُنکو مخلد فی‌النار بتاتے هیں' مگر هم شرک سے کسي کي مغفرت خواہ اُسکو نبي آخرالزماں کي خبر پهونچي هو یا نه پهونچي هو قرار نہیں دیتے اور موحد غیر مصدق رسالت کو مخلد فی‌النار نہیں کہتے ●

اس قسم کي تقریر پر جو همنے کي امام صاحب نے ایک اعتراض کیا هی که کفر و ایمان کي نسبت ایسي گفتگو کرنا گویا یهه کہنا هی که ماخذ تکفیر عقل هی نه شرع' اور جاهل بالله کافر هی اور عارف بالله مومن — مگر خون کا مباح هونا اور خلودفي‌النار حکم شرعي هی' اور قبل شرع اُسکے حکم شرعي هونے کے کوئي معني نہیں هیں — اور اگر یهه مطلب هو که

شارع کے کلام سے یہہ مطلب نکلتا هی که صرف جاهل بالله کافر هی تو صرف اسي امر میں کفر کا حصر کرنا ممکن نہیں — کیوں که جاهل بالرسول اور بالیوم‌الاخرة بهي کافر هی — اور جاهل بالله سے اگر صرف اُسکے وجود وحدانیت کا انکار قرار دیا جاوے اور صفات کو علاحده کردیا جاوے توبهي غلط هی — اور اگر صفات میں بهي خطا کرنے والے کو جاهل بالله و کافر کہا جاوے تو صفة بقا و صفة قدم اور کلام کو وصف زاید علی‌العلم اور سمع وبصر اور جواز رویت وغیره صفات کے نه ماننے والے کو بهي کافر کہا جاویگا •

مگر اس مقام پر بهي امام صاحب نے اسطرح پر جیسے کوئي کهسیانا شخص لاجواب هوکر خلط مبحث کردیتا هی خلط مبحث کردیا هی — یہه بات که کفر حکم شرعي هی یا عقلي نہایت لغو اعتراض هی — یہه ایک جدا بحث هی که شرع مظهر حقایق اشیاء هی یا موجد حقایق اشیاء، اور اِس امر کو کفر و ایمان سے کچهه تعلق نہیں هی — قایل کا قول نہایت صاف هی اور وه یہه کہتا هی که تمام انبیاء نے مدار ایمان یا مدار نجات خدا کے ماننے اور اُسکے ساتهه شریک نکرنے پر منحصر کہا هی، پس جو شخص اُسپر ایمان رکهتا هی وه مومن هی، رسول کا انکار کفر شرعي هی، کفر مطلق نہیں، اُسکے شریک نکرنے کا بهي سیدها و صاف مطلب هی که اُسکي مانند کوئي دوسرا وجود نہیں هی ، نه ذات میں، نه صفت میں، نه استحقاق عبادت میں، اور اس اعتقاد سے یہه بحثیں که وه ذات و صفات کیسي هیں، اور صفت بقا و قدم وغیره عین ذات هیں یا ذات میں قایم هیں، اور اُسکي صفت کلام و سمع و بصر و رویت وغیره کي کیا حقیقت هی، کچهه متعلق نہیں هیں، وه ایک زاید و فضول مباحث هیں اُنکا بیان یا اُنکي تاویل کسیطرح اور کسي معني پر معه اُس یقین کے کي جاوے نه مخل ایمان هی، اور نه کوئي بیان اور کوئي تاویل باعث کفر، اُنکے بیان و تاویل میں جو اختلاف واقع هو اُسکا نتیجه صرف یہي هی که باهم علماء ایک دوسرے کي تکفیر کیا کریں، مگر خدا اُنمیں سے کسیکي تکفیر نہیں کرتا ، و هذا آخر کلامي وعلی‌الله اعتمادي •

راقـــــــم

کلکته ۹ محرم سنه ۱۳۱۰ نبوي　　　　سید احمد

قانون قدرت

همارے پیارے سید نے یہه ثابت کردیا هی که خدا اُسکے قانون قدرت سے جانا اور پہچانا گیا اب هم اس متبرک اور بزرگ قانون کا کچهه حال بیان کرینگے اور یہه ثابت کرینگے که جو شخص اسکا تابعدار هی وهي سچا پرهیزگار هی اور جو اسکا نافرمان هی وهي پکا گناهگار

ہی — اِس قانون کی تابعداری میں آرام و راحت ہی اور نافرمانی میں تکلیف و مصیبت ہی ـ خدا نے اِس قانون میں اپنی مخلوق کو بُرائی اور گناہ سے منع اور بھلائی اور ثواب کے کام کرنے کو حکم فرمایا ہی ہماری خوشی اور راحت اِس قانون کی پیروی کا نتیجہ اور تکلیف و مصیبت اسکی نافرمانی کا ثمرہ بنایا ہی — خدا اپنے اسی قانون سے تمام عرصہ عالم پر حکومت کرتا ہی یہہ قانون ایسا باقاعدہ اور مضبوط ہی کہ کبھی بہ مقتضاے زمانہ مثل قانون روم و فرانس کے بدلتا نہیں یہہ بالکل غیر متغیر ہی اور یہی بات خدا کے عالم مطلق اور اُسکے علم میں نقص نہونے پر دال ہی ٭

اے بھائیو اگر تمہیں راحت منظور ہو اور خوشی درکار ہو اور آرام مرغوب ہو تو اِس قانون کی پیروی کیجئے اور دل و جان سے اسکی تابعداری میں مشغول ہوجیئے اسکی خلاف ورزی میں گناہ اور پیروی میں ثواب جانئے بغیر اِسکے کسیکو کچھہ چارہ بھی نہیں ہی کیونکہ خداوند کریم کی جملہ کائنات اِس قانون میں جکڑی ہوئی ہی ٭

یاد رہے کہ اِس قانون کی پیروی کے لئے تمہیں چاہئے کہ پہلے اِس قانون کا علم حاصل کرو مگر یہہ علم ہرگز ایسے شخصوں سے حاصل ہو نہیں سکتا جو زمین کو چپٹی اور آسمان کو ایک متجسم شے اور دریا کا پانی ایک آدمی کے حکم سے ٹھہرجانا اور آفتاب کا کئی ساعت تک اپنی جگہہ قایم رہنا اور ایک مرے ہوئے شخص کا پھر زندہ ہوجانا اور بغیر باپ کے بچہ کا پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ بتلاتے اور سمجھاتے ہیں اور اپنی سمجھہ کی غلطی کو قرآن مجید کے ذمہ دھرتے ہیں — علم اِس قانون کا نیچر ہی کے مصحف سے حاصل ہوسکتا ہی اِس مصحف کے جاننے کو تمہیں عقل عطا ہوئی ہی اور سمجھہ دی گئی ہی ذرا غور و تامل سے اگر اپنے ارد گرد دیکھوگے تو اِس قانون کے علم سے بتدریج واقف بھی ہوجاؤگے — اِسی زمین میں جسپر تم چلتے ہو وہ وہ لیاقتیں موجود ہیں اگر تم اُنکو جانو اور معلوم کرو تو بیحد فایدے پاؤ ٭

قانون قدرت میں تین طرح کے قواعد ہیں اول فزیکل لاز یعنی قواعد طبعی دوم آرگانک لاز یعنی قواعد اجسام سویم مارل لاز یعنی قواعد اخلاق ٭

قواعد طبعی میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک فعل اپنی شرایط کے بموجب ہرجگہہ یکساں اور باقاعدہ پایا جاتا ہی اور کسیطرح کی اُسمیں تبدیل نہیں آتی ہی مثلاً پتھر جہاں چاہو اُوپر پھینکو اور اگر اُسکو نہ روکو تو زمین پر ہی گرتا ہی یعنی یہہ فعل ہرجگہہ اسی شرط کے موافق متحد اور یکساں رہتا ہی — مثلاً اَوْر دیکھو کہ پانی سمندر کی سطح پر ہر جگہہ ایک ہی ٹمپریچر سے منجمد ہوتا اور جوش کھاتا ہی اور دیکھو کہ جب پانی برستا ہی تو ضرور اوپر ابر بھی رہتا ہی اور یہہ فعل اسی شرط کے بموجب قایم اور دایم ہی ہرگز اسمیں اختلاف نہ پاؤگے اور کبھی پانی کو بغیر ابر کے برستا ہوا نہ دیکھو گے علیٰ ہذالقیاس ٭

قواعد اجسام میں ہم دیکھتے ہیں کہ بڑلہ درجہ کی گرمی یا سردی جسم کے انتظام کو بگاڑ دیتی ہی اور آگ ہرجسم کو برابر جلاتی ہی *

قواعد اخلاق میں ہم یہہ پاتے ہیں کہ جسقدر نیک کام اور سچّی اخلاقی باتیں ہیں اُنکی پیروی سے ہماری خوشی اور آسایش اور رذائل کی تابعداری سے ہماری تکلیف اور جان کنی متصور ہی — غرض قانون قدرت کی پیروی سے سواے اُخروی فائدوں کے دنیا میں بھی اُسکے ثمرے حاصل ہوتے ہیں عقلا ثواب کے کام جنت ہی کی اُمید پر نہیں کرتے بلکہ اُنکے ذاتی فائدوں کے سبب سے بھی کرتے ہیں اور گناہ کے کام دوزخ ہی کے بیم و خوف سے نہیں چھوڑتے بلکہ اُنکے ذاتی ضرر سے بھی محفوظ رہنے کو چھوڑتے ہیں وہ یہہ سمجھتے ہیں کہ اخلاق میں جسقدر زیادہ ترقی ہوگی اُسی قدر دونوں جہان میں آرام و آسایش زیادہ نصیب ہوگی اور جسقدر رذایل میں ترقی ہوگی اُسیقدر تکلیف و مصیبت اُٹھانی پڑیگی *

خیر باز می‌آیم بر سر مطلب — قواعد طبعی اور قواعد اجسام سب کے لیئے برابر اور سب جگہہ متحد ہیں ایسے با قاعدہ اور مضبوط ہیں کہ اُنمیں ناسخ و منسوخ کو مطلق جگہہ نہیں ہی اور معاذاللہ اگر کوئی ولی بھی انکی تابعداری نہ کریگا تو سزا پائیگا اور اگر کوئی ادنی انسان انکی پیروی کریگا تو جزا حاصل کریگا مثلاً آگ معصوم اور غیر معصوم دونوں کے لیئے برابر ہی شیر خوار بچہ جو کچھہ نہیں جانتا اگر اُسکا ہاتھہ آگ میں رکھیئے اور ایک بڈھے آدمی کا ہاتھہ بھی رکھیئے تو دونوں کے ہاتھہ جلینگے بچہ کی معصومیت اُسکے ہاتھہ کو جلنے سے نہ بچائیگی غرض ہم میں سے کوئی بھی اِن قواعد کے خلاف ورزی کریگا تو سزا پائیگا مثلاً اَور دیکھو کہ ایک زاہد شب بھر بیدار خدا کی عبادت کرتا رہے اور ایک شخص راگ‌رنگ میں شب بیداری کرے تو صبح کو دونوں کی صورت پر کسلمندی پائی جائیگی زاہد اپنے زہد کی وجہہ سے ہرگز نہ بچیگا گو تم اعتقاداً کہوگے کہ زاہد کی صورت پر نور خدا صبح کو برسیگا مگر سچ پوچھو تو کچھہ نہیں برسیگا کیونکہ خدانے اپنے قانون میں یہی منشاء رکھا ہی کہ جو کچھہ تم کرو وہیں تک کہ میرا قانون نہ توٹے یہاں سے ثابت ہوا کہ جو شخص قانون قدرت کا تابعدار ہی وہی سچّا پرہیزگار ہی اور جو اسکا نافرمان ہی وہی پکا گناہ گار ہی *

رہے قواعد اخلاق سو اِنکی خلاف ورزی بھی اگر ہم میں سے کوئی بھی کریگا تو سوائے آخرت کے یہاں بھی سزا پائیگا مثلاً کوئی شخص جھوٹ بولتا ہو تو اس جھوٹ بولنیکی سزا اُسکو یہاں یوں ملتی ہی کہ اُسکا اعتبار اور اعتماد دوسروں کی نظروں سے اُٹھہ جاتا ہی اور یہی بےاعتباری کی شرم اُسکے لیئے جان کنی ہوتی ہی اور اگر کوئی شخص جھوٹ نہ بولتا ہو تو اُسکے لیئے اسطرح جزا حاصل ہوتی ہی کہ دوسرونمیں اُسکا اعتماد بڑھتا ہی عزت کیجاتی ہی جس سے اُسکو آرام و خوشی نصیب ہوتی ہی *

بہرحال خدانے اپنے بندوں کے لیئے ایسا متبرک قانون بنایا ہے جو سبکے لیئے برابر ہے اور ایسا باقاعدہ و مضبوط ہے کہ جسمیں ناسخ و منسوخ کو مطلق جگہہ نہیں ہمیشہ سے قایم و دایم ہے اور تبدیل پذیر نہیں کسی زمانہ میں نہ بدلا نہ بدلتا ہے نہ بدلیگا پس ایسے مذہب کو جو اس بزرگ قانون کی طرف ہدایت کرتا ہو مبعوث من جانب اللہ سمجھنا چاہئیے اور میں سمجھتا ہوں کہ بیشک اسلام ایسا ہی مذہب ہے جسکو یقینی خدا کا مذہب کہہ سکتے ہیں اور میرے نزدیک جو مذہب قانون قدرت کے برخلاف ہو وہ ہرگز ہرگز خدا کا مذہب نہیں ہے والسلام ●

راقم
ایک نیچری مسلمان
متوطن حیدرآباد دکن ترپ بازار

کیسا غلط خیال ہے کہ زمانہ بر سر تنزل ہے

(زمانہ کے تنزل سے ہماری مراد ساری دنیا کے تنزل سے بحیثیت مجموعی ہے کسی خاص شخص یا خاندان و ملک ملت سے نہیں ہے)

دنیا میں یہہ بات بہی ہوتی آئی ہے کہ ایک پیران سال خوردہ کا گروہ ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ صبح و شام زمانہ قدیم کی حمد و ثنا کا وظیفہ پڑھتا ہے اور زمانہ حال پر تبرا بہیجتا ہے — اپنے زمانہ کی وہ ایسی تصویر بناتا ہے جسکا ہر جز اور عضو بد نما اور برا معلوم ہو اور زمانہ قدیم کی باتوں کا ایسا بت بناتا ہے کہ جسکی ہر ادا اور انداز دلربا ہو — اُسکے دلمیں یقین ہوتا ہے کہ جو صاحب فضل و کمال اور جامع صفات جلال و جمال پہلے زمانہ میں ہوگذرے ہیں اب وہ خواب و خیال میں بہی نظر نہیں آتے — جو پیغمبران سخن اور خداے سخن اول ہوچکے ہیں اُنکا نظیر و عدیل ہونا محالات سے ہے — جو سرو دسرا حسن آرا پہلے پیدا ہوئے ہیں اُنکا اب پیدا ہونا ساز معدوم کی صدا ہے — غرض وہ انسان کے ایسے دشمن ہوجاتے ہیں کہ اُسکی انسانیت ہی کو اپنی باتوں سے اُوڑانا چاہتے ہیں — رات دن یہی بربڑایا کرتے ہیں کہ اب دین دنیا کی ساری خوبیاں ختم ہوگئیں — جتنے کمال تہے اُنکا زوال آگیا جتنے عیب تہے اُنکا کمال ہوگیا نقص کی بیشی اور کمال کی کمی ہے — ہنروری دستکاری صناعی خوش خلقی نیک سیرتی مروت فتوت جودت سخا حلم و حیا — استقامت اور استقلال غرض جتنی اعلی درجہ کی نیکیاں روحانی اور عقلی تہیں سب کی سب رخصت ہوگئیں یہاں تک کہ جسمانی خوبیاں بہی پہلی سی نہ رہیں — نہ پہلے سے اب رستم تہمتن قوی بازو توانا تنومند آدمی پیدا ہوتے ہیں — نہ آدمیونکی عمریں پہلی سی ہوتی ہیں نہ وہ قدیمی صحیح المزاجی ہے - یہاں تک اُنکے دماغ میں مالیخولیا ہوجاتا

ہی کہ وہ یہہ کہتے ہیں کہ موسموں میں بھی پہلا سا اعتدال نہیں رہا نہ برسات میں وہ بارشیں ہیں نہ موسم گرما میں گرمی نہ موسم سرما میں سردی — سورج سے آفتاب کی حرارت اور زمین کی برودت ہی کم ہوگئی ہی — پیداوار ارضی زمین کے اندر تحت الثری کو چلا جاتا ہی — آسمان اب آؤر ہی چکر کہارہا ہی — ہندوستان میں ہندو بیٹھا ہوا بک رہا ہی کہ پہلے ست جگ تہا اب کل جگ ہی — مسلمان بڑہ ہانک رہا ہی کہ یہہ تیرہویں صدی ہی — پھر اپنے کلام کی تائید میں شعرا کے اشعار بزرگوں کے قول — مذہبی پیشین گوئیاں بیان ہورہی ہیں — کوئی بہ آواز حزیں یہہ غزل حافظ پڑہ رہا ہی — ایں چہ شور است کہ در دور قمر مےبینم الخ جب کوئی بڑے میاں اس اپنی بکواس سے میرے کان کہاتے ہیں تو میں بھی اُن سے عرض کرتا ہوں کہ ہاں حضرت سچ ہی اسمیں شک نہیں کہ پہلے زمانہ کی بعض خوبیوں اور کمالوں میں زوال آگیا ہی — مگر اُسکی جگہہ زمانہ حال میں بہت سی خوبیاں اور فضل و ہنر اور کمال پیدا ہوگئے ہیں اور بہت سے عیوب قدیم زمانہ کے اب مٹ گئے ہیں — اگر زمانہ کی ترقی اور تنزل کو میزان عدالت میں عقل مستقیم سے تولیئے تو اِس زمانہ کی ترقی کا پلڑا ایسا بھاری ہوگا کہ پہلے زمانہ کی ساری خوبیاں اُسکے پاسنگ میں بھی نہ چڑہ سکیں گی — جنہوں نے زمانہ کے حالات کی تحقیقات کو پایۂ کمال پر پہونچایا ہی اُنکا یہہ قول ہی کہ زمانہ کی چال اِس خط میں

ہی — ابتداء بائیں طرف سے ہی اور ترقی کا مونہہ دائیں طرف یعنی زمانہ آگے بڑہ کے پیچھے کچھہ ہٹتا ہی مگر اس ہٹنے میں بھی پہلے زمانہ سے آگے بڑھا ہوا رہتا ہی — یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ پیچھے اسلیئے ہٹتا ہی کہ اپنے میں زور پیدا کر کے آگے جست اور زقند مارے — غرض دنیا روز بروز ترقی کرتی جاتی ہی — اُسکی ترقی کی ہزاروں باتوں میں سے دو چار کا بیان بطور مشتے نمونہ از خروارے کرتا ہوں اور اُنکے دلایل بھی ساتھہ لکھے دیتا ہوں — شاید کوئی نوجوان یہہ کہے کہ آپ سب باتوں کے بتانے میں کیوں بخل کرتے ہیں وہ کس روز کے لیئے اُوٹھا رکھتے ہیں تو میں بڑے میاں کی طرف آنکھہ سے اشارہ کرکے کہونگا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں کس سے مخاطب ہورہا ہوں وہ دوچار باتیں ہی میری سنلیں اور آپے سے باہر نہیں تو بہت غنیمت جانوں ٭

جس بات پر یہہ بوڑھے ہماری بڑی جان کہاتے ہیں وہ یہہ ہی کہ آجکل کے زمانہ میں جیسا آدمیوں کا اخلاق بگڑ گیا ہی ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا — پہلے لوگوں کے جیسے

اخلاق اوضاع اطوار اچھے تھے ایسے ہي اب بُرے ھیں — یہہ اُنکي خود بدطینتي اور خبیث باطني ہی کہ ھمکو بدجانتے ھیں - زمانہ حال میں روز یہہ سننے میں آتا ھی کہ آج یہہ علم و ھنر میں ایجاد ھوا کل وہ — مگر کبھي یہہ نہیں سنا جاتا کہ قتل زنا چوري راہزني قزاقي ٹھگي ڈکیتي میں کوئي بات ایسي ایجاد ھوئي کہ جسمیں متقدمین اُستاد نہ تھے - روزگار کا قاعدہ ھی کہ وہ گردش سے خالي نہیں رھتا — انقلاب اُسکي شان سے ھی — ھر زمانہ کے دستور اور وضع کے موافق جرایم شمار ھوتے ھیں - اب اگر ارتکاب جرایم کا شمار زمانہ حال اور ماضي کا کیا جاے تو اُس سے معلوم ھوگا کہ اُنکي تشدد اور سختي میں بہت نرمي ھوگئي ھی *

پہلے زمانہ کا یہہ دستور تھا کہ جرایم نہایت وحشیانہ اور خارج انسانیت اُنسے سرزد ھوتے تھے — اگر زید اپنے ھمسایہ یا کسي دوست عمرو سے باتوں ھي باتوں میں ناراض ھوگیا تو جھٹ پہناسا سر اُسکا اوڑا دیا اور جي میں آئي تو دشمن کے گھر میں آگ لگاکر اُسکے خان و مان کو بھسم کردیا - مگر اب زمانہ کا یہہ طور نہیں رھا - اگر زید کي عمرو سے دشمني ھوتي ھی تو دونوں مُنہہ پر ایسے ملتے ھیں کہ گویا دونوں دوست ھیں - ھاں پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کا خاکا اوڑاتا ھی اور ایک دوسرے کي نیک نامي میں بٹا لگاتا ھی — اگر زید عمرو کا ایسا دشمن ھوجائے کہ اُسکي جائداد کا مالک ھونا چاھے تو پہلے زمانہ کے موافق یہہ نہیں کریگا کہ خانہ جنگي کرکے عمرو کو مار ڈالے اور اُسکي جائداد پر قبضہ کرلے — بلکہ اسي حکمت اور ترکیب سے عمرو کو قرض کے جال میں پھنساویگا اور اُسکے سود کے ھیر پھیر میں لاکر نالش کریگا — اور جب عمرو روٹیوں کو محتاج ھوجاویگا تو اُسکے جیل خانہ میں بھجوانے کے لیئے کنبل خریدیگا اور جائداد قرق کرائیگا - اگر عمرو اس تذلیل کے ساتھہ جینے کو مرنے سے بدتر سمجھے اور اپنے تئیں تپنچہ مارلے تو یہہ اُسکي حماقت ھی دشمن کا اسمیں کیا قصور ھی — اگر زمیندار کاشتکار کي سرکشي پر ناراض ھوتا ھی تو یہہ نہیں ھوتا کہ اُسکا سر جوتیوں کے مارے پلپلا کردے اور اُسکے گھر کو اپنے کانوں سے اوکھڑوا کے پھینک دے — جورو بچوں سے اُسکے بھیک منگوائے — اُسکے منہہ پر مرچوں کا توبڑا چڑھاے — اگاڑي پچھاڑي بندھوا کے گھاس کھلوائے — مگر اُسکے دق اور حیران اور مفلس بنانے کے لیئے جھوٹي نالشیں کریگا — غرض اس زمانہ میں جب کوئي ایسے ھي اشد اسباب دشمني کے جمع ھوجاتے ھیں تو ایک دوسرے کے قتل کرنے پر ھاتھہ اوٹھاتا ھی — ورنہ پہلے زمانہ کي طرح بات بات پر قتل انساني نہیں ھوتا — اب جو لوگ یہہ شکایت کرتے ھیں کہ جھوٹ فریب دغا کا بازار گرم ھی - تو اُسکا سبب یہہ ھی کہ جرایم کبیرہ مقاتلت سے انسان نے اجتناب کیا ھی اور اُسکي عوض میں ان جرایم صغیرہ دغا و فریب کو اختیار کیا ھی - اگر پہلے زید اور عمرو میں دشمني ھوتي تو دونوں میں

ایک بھي نهوتا یا ایک رهتا - دشمني کا قصه پاک هوتا - مگر انسان نے اخلاق میں ایسي ترقي کي هی که وہ جان ستاني نهیں کرتا مگر دشمني قایم رکھتا هی اسلیئے آپسمیں بجاے تیغ بازي کے دغابازیوں کي چال بازیاں هوتي هیں - پس جو لوگ اس زمانه کي بداخلاقي کي دلیل بتلاتے هیں وہ اُسکي حسن اخلاق کي ترقي کي شهادت دیتے هیں - یهه چھوتي چیزیں اُسنے بڑے جرموں کي عیوض اختیار کي هیں - پس جب انسان کے بدگروہمیں یهه اخلاق کي ترقي هوئي هو که اُسنے جرایم کبیرہ سے توبه کي تو نیک گروهوں کا کیا ذکر هی *

اب یهه دیکھنا چاهیئے که انسان نے اپني طرز معاشرت میں کسقدر ترقي کي هی که وہ پہلے آدمیوں کو کبھي خواب میں بھي نهیں دیکھائي دي — اول اُسنے وہ تعصب جو اُسکو غیر ملکوں کي چیزوں کے استعمال میں تھا مطلق چھوڑ دیا — خذما صفا و دع ماکدر پر عمل شروع کیا — آج کل کسي شریف کے در دولت پر جائیئے اور آسکے هر کارخانه کو دیکھیئے تو اُس سے یهه بات ظاهر هوجاویگي — باغ کو دیکھیئے تو ساري دنیا کے منتخب پھول اُسکے باغ میں هیں — لباس و پوشاک کو دیکھیئے تو سرپر توپي ترکي هی تو جسم پر فرانس کا کوت هی جسمیں بوتام انگلستان کے لگے هوئے هیں کسي چیز میں یهه تخصیص نهیں معلوم هوتي که وہ اپنے ملک کي وضع کا متعصب هی — کتب خانه کي سیر کیجئے تو ایک هي طرح مختلف علوم و فنون و مذهب مختلفه کي کتابیں دهري هیں — اُن سے نهیں معلوم هوتا که اُسکو کس فن کا زیادہ شوق هی — میز پر دسترخوان چنا دیکھیئے تو طرح طرح کي نعمتیں موجود هیں — اگر ایک پیالے میں گاے کا عمدہ مسکه یا گھي دهرا هی تو دوسرے پیالے میں فرانس کے رنگترے کا مربا اور تیسرے میں چین کا ادرک کا مربا رکھا هی — جس سے معلوم هوتا هی که یهه صاف باطن نیک طینت ساري دنیا کے آدمیوں کے هاتوں کو ایکسا سمجھتا هی — جنکي بنائي هوئي چیزوں کے کھانے کو یکساں جانتا هی — کسي انسان کے هاتوں پر نجاست کا احتمال کرنا خباثت قلبي کا اظهار کرنا هی — پھر اگر گفتگو مذهب کي کیجئے تو یهه بھي نهیں معلوم هوگا که یهه کس مذهب کا آدمي هی — جس تعظیم و تکریم سے وہ اپنے مذهب کا ذکر کریگا اُسي طرح اَوْروں کے مذهب کا — جو کلمات تعظیم حضرت عیسی کي نسبت زبان پر آوینگے وهي بدہ اور کنفیوشس کي نسبت — غرض تمام اُسکے اوضاع اطوار اور طرز معاشرت سے یهه معلوم هوگا که وہ سارے بني نوع انسان کو اپنا بھائي سمجھتا هی اور اُسکو کسي کے ساتھه نفرت نهیں هی — نه وہ کسي کو کافر کهتا هی نه کسیکو ملکش بتلاتا هی — غرض کوئي برا لفظ اُسکي زبان پر نهیں آتا — بھلا یهه شرافت کا برتاؤ پہلے انسانوں کے ذهن میں کب تھا — پہلي بسم‌الله تو اُنکي یهه هوتي تھي که اپنے سواء سارے انسانوں کا نام اول سے ایسا رکھتے تھے که جس سے خباثت باطني ظاهر هوتي تھي *

اب مذهب پر خیال کیجیئے که پہلے اُسکے کیا اصول تھے اب کیا هیں — جن باتوں کو متقدمین یہہ جانتے تھے که اُن سے انسان ملکي صفات بنکر فرشته هوتا هی وہ حقیقت میں اُسکو بهایم سیرت بناکر وحشي جانور بناتي تهیں — اُنہوں نے خلاف فطرت (نیچر) تزکیه نفس کے لیئے جو چله کشي اور خلوت نشیني و مجاهدات و کم خوابي کم خوراکي اور استغراق ذات اور فنا في الفنا هونا مقرر کیا تها اُسکا نتیجه سواء اسکے که انسان کے دماغ میں خلل پیدا هو اور کیا تها — دنیا اور مافیها سے قطع تعلق کرنا سواء اسکے که ایک انسان کو جانور بنادے اور کچهه نه تها — اب اُسکي جگهه یہه اصول قایم هوئے هیں که انسان اپنے دل و دماغ کو کام میں لاکر دنیا کي ساري چیزوں سے جو نفع اُن سے اُوتهه سکتا هی اُوتهائے — یہي اُسکي فرشته مَنشي هی — اُسکا ترک تعلق کرنا بهایم سیرتي هی — ایک آدمي جوگي بنکر پہاڑ کي چوٹي پر جا بیٹهے تو اُس سے کوئي نفع انسانیت کو نہیں پہونچیگا ●

اب گورنمنت کي طرز پر خیال کیجیئے که پہلے بادشاہ معاذاللہ دوسرا خدا سمجها جاتا تها — اُسکي ذاتي فضول خرچیوں کے لیئے هزاروں غریبوں کا گلا کاتا جاتا تها — اب بادشاہ حقیقت میں کاٹ کي پتلي هوتا هی جو سارے کام فرمانروائي کے چلاتا هی اور اُسکي عوض کچهه رعایا سے اپني ذاتي فضول خرچي کے لیئے نہیں مانگتا — اور مزدوروں کیطرح اپنے کام کي مزدوري پاتا هی — گو پہلے ملکوں میں بهي بعض شخص محبت قومي اور ملکي میں نامور گذرے هیں — اور اُنکے حالات نہایت مبالغه کے ساتهه لکهے گئے هیں مگر وہ کتنے هیں — انگلیوں کے پوروں میں گنے جاتے هیں — اور یہه کون لوگ تھے وهي جنکے هاتهه میں عنان سلطنت تهي — کبهي یہه نہیں هوا که سارے ملک کے ملک کو یا قوم کي قوم کو جوش ولوله محبت پیدا هوا هو — اب دیکهتے هیں که ملک کے ملک ایسے هیں که هر ادنیٰ و اعلیٰ سقه دهوبي بهنگي ارذل سے ارذل آدمي محبت قومي پر مرتا هی اور اپنے ملک پر قوم پر جان فدا کرنے کو فخر جانتا هی † ●

علم و هنر کي ترقي کا کیا ذکر کروں — ریل تار ایسے هیں که وہ عقل کے اندهوں کو بهي دکهائي دیتے هیں — یہه چیزیں کبهي پہلے متقدمین کے خیال میں گذري نہیں — یہه اور بات هی که کوئي بهنگ کے نشه میں کہدے که پہلے اکاش پر ریل چلتي تهي اور تخت جمشید پر ریل کي تصویر بني هوئي هی — علم طب کو دیکهیئے که پہلے کسي زمانه میں انسان کو اعضاء انساني کے بنانے میں یہه ید طولی پیدا هوا تها ؟ اب ٹانگ ٹوٹے لنگڑوں کي ٹانگیں وہ بنائي جاتي هیں که وہ بازاروں میں دوڑ کي شرط باندهه کر دوڑتے هیں —

---

† میں حلف سے بیان کرسکتا هوں که مسلمانوں کي قوم اس امر سے مستثنیٰ هی — سید احمد —

پوپلوں کے دانت وہ بنائے جاتے ھیں کہ جسوقت وہ اُنکو کمانی پر چڑھا کر منھہ میں لگائیں تو یہہ معلوم ہو کہ ابھی دودہ کے دانت ٹوٹ کے دانت نکلے ھیں — اور ھزاروں چیزیں علم طب میں ایسی ایجاد ھوئی ھیں کہ ھزاروں بچے ضعیف الخلقت اُنکی بدولت زندہ رہتے ھیں — اُنہیں قدرتی ضعیف الجثوں کو دیکھہ کر ضعیف العقل یہہ کہتے ھیں کہ پہلے جیسے آدمی قوی اور توانا نہیں پیدا ھوتے — یہہ نہیں سمجھتے کہ پہلے اسباب ان ضعیفوں کے زندہ رہنے کے کہاں تھے — قوی آدمی زندہ رہ سکتے تھے — جو اسباب تنزل زمانہ کے وہ بتلاتے ھیں وہ اُسکی ترقی کی بدولت پیدا ھوئے ھیں *

خلاصہ

زمانہ حال کی بہتری اور زمانہ قدیم کی ابتری کا مضمون ایسا ھی کہ وہ ایک بڑی کتاب میں بھی ختم نہیں ہو سکتا — اُسمیں سے یہہ چند سطریں میں نے لکھدیں — جو عاقل ھیں وہ سمجھہ جائینگے کہ دنیا کے کمالات کو کمال اور نقصوں کو زوال آتا جاتا ھی — دنیا ایام طفلی کی کم عقلی سے نکلی جاتی ھی اور شباب اُسکا آتا جاتا ھی اور سب طرح سے ترقی کرتی جاتی ھی — ترقی کا لفظ ایسا وسیع المعنی ھی کہ اُسکا اطلاق ھر چیز کے بڑھنے پر ھوتا ھی خواہ درخت ھو خواہ بچہ ھو مگر ھم ترقی کے ایک اَور معنی یہہ لیتے ھیں کہ کسی چیز کی ترقی یہہ ھی کہ وہ اپنی جنس سے نکلکر غیر جنس ھوجائے — انڈے کی یہہ ترقی ھی کہ وہ انڈا نہ رہے بچّہ مُرغ بنجاوے — بیج کی ترقی یہہ ھی کہ بیج نرھے درخت ھوجاوے — پس یہہ معنی ترقی کے ٹھہرا کر اپنے ملک کی ترقی کا حال اور اُسکے اسباب بیان کرینگے اب بالفعل ایک سرسری طور پر اپنے ملک والوں کو دکھایا ھی کہ وہ رات دن جو رویا کرتے ھیں کہ زمانہ کا تنزل ھی اور ساری دین و دنیا کی خوبیاں اور برکتیں خاک میں ملیجاتی ھیں غلط ھی — دنیا آج کل بہت ترقی پر ھی — ساری دنیا پر تھاپیں وہ اپناسا نہ کریں — اُنکا گھر اُنکا ملک ساری دنیا نہیں ھی *

راقـــــــــم
محمد ذکاءالله
پروفیسر میور کالج الہ آباد

الوحي والالہام

جناب من— وحي اور الہام کي نسبت مندرجہ ذیل رائیں آپکي خدمت میں بھیجتا ھوں اور یہہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ اُنکي نسبت آپکي کیا راے ھی *

الہام یا وحي دو قسم ھی ایک کتابي الہام جسکو تاریخي الہام بھي کہتے ھیں اور جسمیں کل کتب الہامي داخل ھیں دوسرا شخصي الہام جو ھر شخص کو ھر زمانہ میں ھوتا ھی *

کتب الهامي کي نسبت اسباب کے ثابت کرنیکو که یهه کتاب خدا کي طرف سے نازل هوئي هی دو قسم کي شهادت درکار هی ' اول بیروني دویم اندروني ' بیروني شهادت سے وہ خارجي واقعات اور حادثات مراد هیں جو بغیر شک و شبهه کے یهه ثابت کردیں که فلاں کتاب درحقیقت خدا نے نازل کي هی ' یا جو کچهه اسمیں مرقوم هی خدا هي کا کلام هی ' مثلاً فرض کرو که میں کسي خاص کتاب کا مصنف هوں ' اب یهه امر بیروني شهادت سے اسطرح ثابت هوتا هی که میرا پرنٹر شهادت دے که هاں یهه کتاب اسنے مجهه سے لي هی اور میرے هاتهه کي لکهي هوئي هی ' اور تلاش کرنے سے میرے هاں اسکا مسودہ یا اسکے کچهه لکهے هوئے اوراق پائے جاویں — یا کسي اور ایسے شخص کي گواهي سے جسکو میں نے کتاب مذکور کے تصنیف کرنے کا حال اعتباري طور پر ظاهر کردیا هو — یهه تهي طریقے بیروني شهادت کے هیں *

لیکن یهي بات اندروني شهادت سے بهي ثابت هوسکتي هی ' مثلاً فرض کرو که کتاب مذکور میں جو خیالات بیان هوئے هیں وہ میرے خیالات سے نهایت مشابه هیں — اسکا طرز تحریر ٹهیک میرے طرز تحریر کے مطابق هی — اسمیں جن واقعات کا ذکر هی انکا علم میرے سوا کسیکو نه تها — یهه تین اندروني شهادتیں هیں *

تین اندروني شهادتیں اور بهي هوسکتي هیں ' اول یهه که وہ کتاب غلطیوں سے پاک هو ' دوسرے جو باتیں یا صداقتیں اسمیں مرقوم هیں وہ انسان کي عام قوتوں کے ادراک سے باهر هیں — تیسرے یهه که وہ صداقتیں ایسي هیں که جنهر انسان اپني تحقیقات میں کبهي سبقت نه لیگیا هو — پس جب تک کسي کتاب الهامي کي نسبت یهه شهادتیں موجود نهوں وہ الهامي کتاب تسلیم نهیں هوسکتي — اسپر کهنے والا کهتا هی که کوئي کتاب الهامي ایسي نهیں هی جو ان شهادتوں سے ثابت هوسکے *

وہ کهتا هی که الهام و وحي کي کوئي ضرورت نهیں هی ' کیونکه انسان نے بهت سي نازک نازک اور مشکل مشکل باتوں میں اپني کوشش و سعي و تجسس سے صداقتیں حاصل کي هیں ' پهر کیا یهه غیر ممکن هی که مذهبي امور کي نسبت جو نهایت سیدهے سادے هیں صداقتوں کے منکشف کرنے کے لیئے اسکو نه کسي خدا کي اور نه فرشته کي خاص احتیاج پڑي هوگي *

دنیا میں بهت سي کتب کتاب الهامي کے نام سے مشهور هیں ' پس کون تصفیه کرسکتا هی که انمیں سے فلاں کتاب کتاب الهامي هی اور فلاں نهیں ' اور وہ کونسي وجوهات هیں که جسپر اس قسم کا اعتقاد بهي هوسکتا هی *

اگر کسي کتاب کو الهامي مان بهي لیویں تب بهي همارې مشکلیں دفع نهیں هوجاتیں ' کیونکه ایک هي کلام کي پچاس مختلف معنوں میں تاویل هوسکتي هی — پس جب

تک همیشه ایک الهامي مفسر بهي أسکے ساتهه نهو جیسیکه کیتهلک مذهب والے پوپ کو کہتے هیں ' أسوقت تک الهامي کتب سے کتچهه فائده نهیں هوسکتا *

علاوه أسکے تریباً کل کتب مقدس لکهي جانے سے بیشتر لوگوں کي زبان پر تهیں اور عرصه دراز تک زبان پر رهیں' جو صداقتهں أنمیں موجود هیں وه ایک عرصه تک تو ایک خاص جماعت کي زبان پر رهیں ' بعده أنسے سیکهه کر ایک دوسري جماعت أنکي قاري رهي' اور آخرکو ایک تیسري جماعت نے أنهیں موقع پاکر قلم بند کیا ' پس پوچها جاتا هی که ایا ان تینوں جماعتوں کے لوگ بهي الهامي تهے که أسمیں غلطي نهوئي هو *

جب کتب الهامیه کي صحت نهیں ثابت هوسکتي تو صرف شخصي الهام جو هر زمانه میں هوتا هی باقي ره گیا — خدا لوگوں کو اب بهي أسیطرح ملهم کرتا هی جیسا که وه پہلے کرتا رها هی — شخصي الهام سے مراد یهه هی که جسطور پر هم ایک چهوٹے پودے کے نشو و نما هوتے وقت دیکهتے هیں که أسمیں دو مختلف قسم کي طاقتیں کام کرتي هیں ایک أسکي خود طاقت که جسکے ساتهه وه اپني ساخت کے موافق زمین کے نیچے سے عرق کهینچتا هی ' دوسرے هوا اور روشني کے ساتهه جس سے وه أوپر سے محیط هوتا هی - اسیطور پر ایک انساني روحاني ترقي میں بهي هم دو قسم کي مشترک طاقتوں کو کام کرتا هوا پاتے هیں' ایک صرف انسان کي اپني کوشش اور دوسري طرف خدا کي رحمت یا نعمت أسکي اس ترقي کا ذریعه بنتي هیں ' خدا کي رحمت یا نعمت کا نازل هونا کتچهه خیالي نهیں ' اور نه اس قسم کا هی که جو ایک وقت میں هو اور دوسرے میں نهو ' بلکه وه هر وقت و همیشه اسطور پر کام دیتا هی جسطور پر چلتي هوئي هوا ایک جلتي هوئي بتي کے ساتهه شامل هوکر هر وقت عمل درآمد کرتي هی ' جسطور پر کوئي شمع بغیر هوا کي خورش اور سهارے کے نه جل سکتي هی اور نه قایم ره سکتي هی' أسیطور پر کوئي روح انساني بغیر ذات الهي کے سهارے اور أسکي نعمت کے حصول کے نه قایم رهتي هی اور نه حقیقي طور سے مترقي هوتي هی *

روح کي ترقي سے مراد أن چار قوتوں کا بڑهنا هی که جنمیں سے ایک کو قوت ادراک یا عقل و فهم کہتے هیں' دوسري کو دل یا محبت کرنے والي قوت' تیسري کو کانشنس ' اور چوتهي کو ایمان *

قوت عقل صداقتوں کي معلومات سے بڑهتي هی - دل یعني محبت کي قوت محبت کے بڑهانے سے' یعني اپنے هم جنس کے پیار کرنے سے اور أسکي خدمت گذاري سے - قوت کانشنس انصاف کے زیاده هونے سے بڑهتي هی — اور قوت ایمان خدا کے ساتهه محبت اور أسکي اطاعت کرنے سے مترقي هوتي هی' اور جب روح ایسي قوي هوجاتي هی اپني قوتوں کے ساتهه صداقت کا کشف حاصل کرسکتي هی *

دوسري راے اسکے برخلاف هی اور وہ یهه هی که کوئي قانون عاصم همارے پاس ایسا نهیں هی جسکے ذریعه سے هم لزوماً غلطي سے بچ سکیں' یهي باعث هی که جن حکیموں نے قواعد منطق کے بنائے' اور مسایل مناظرہ کے ایجاد کیئے' اور دلایل فلسفه کے گرهے وہ بهي غلطیوں میں ڈوبتے رهے اور صدها طور کے باطل خیال اور جهوٹا فلسفه اور نکمي باتیں اپني ناداني کي یادگار چهوڑ گئے' پس اس سے یهه ثبوت ملتا هی که اپني هي تحقیقات سے جمیع امور حقه اور عقاید صحیحه پر پهونچ جانا اور کهیں غلطي نکرنا ایک محال عادي هی' کیوں که آج تک همنے کوئي فرد بشر ایسا نهیں دیکها اور نه سنا اور نه کسي تاریخي کتاب میں لکها هوا پایا که جو اپني تمام نظر اور فکر میں سهو و خطا سے معصوم هو — پس بذریعه قیاس استقرائي کے یهه صحیح اور سچا نتیجه نکلتا هی که وجود ایسے اشخاص کا که جنهوں نے صرف قانون قدرت میں فکر اور غور کرکے اور اپنے ذخیرہ کانشنس کو واقعات عالم سے مطابقت دیکر اپني تحقیقات کو ایسے اعلی پایہ صداقت پر پهونچادیا هو که جسمیں غلطي کا نکلنا غیر ممکن هو خود عادتاً غیر ممکن هی اسلیئے مقتضاے حکمت اور رحمت اور بندہ پروري اُس قادر مطلق کا یهي هی که وقتاً فوقتاً جب مصلحت دیکهے ایسے لوگوں کو پیدا کرتا رهے که عقاید حقه کے جاننے اور اخلاق صحیحه کے معلوم کرنے میں خدا کي طرف سے الهام پاویں' اور تفهیم و تعلیم کا ملکه وهبي رکهیں' تاکه نفوس بشریه که سچي هدایت کے لیئے پیدا کي گئي هیں اپني سعادت مطلوبه سے محروم نرهیں *

تیسري راے اس دوسري راے کي تردید میں هی اور وہ یهه هی که انسان نے بهت سي باتوں کي نسبت اپني تحقیقات کے ذریعہ سے صداقتیں دریافت کي هیں جسکا ثبوت هر طرح پر موجود هی - کل معلومات جو انسان آج تک حاصل کرچکا هی' اور آیندہ حاصل کریگا ' اُسکے حصول کا کل سامان هر فرد † بشر میں نیچر نے مهیا کردیا هی' اب اس سامان کو انسان فرداً فرداً اور نیز بهیئت مجموعي جسقدر اپني محنت اور جانفشاني سے روز بروز زیادہ سے زیادہ نفیس اور طاقتور بنانے کے ساتهه ترقي کي صورت میں لاتا جاتا هی' اور جسقدر اُسکے مناسب استعمال کي تمیز پیدا کرتا جاتا هی ' اُسیقدر وہ نیچر کي تحقیقات میں زیادہ سے زیادہ تر صحت کے ساتهه اپني معلومات کے حصول میں کامیاب هوتا جاتا هی *

اس بیان سے ثابت هی که اول تو انسان بعض صورتوں میں اپنے نیچري سامان کے مناسب استعمال سے پهلے هي حق امر کو دریافت کرلیتا هی' دویم بشرط مناسب استعمال میں نه لانے یا نه لاسکنے کي اگر غلطي کهاتا هی تو کوئي دوسرا جسے اُسکے ٹهیک استعمال کا موقع ملجاتا هی وہ اُس غلطي کو رفع کردیتا هی *

---

† هر فرد بشرمیں مهیا کردیا هی صحیح نهیں معلوم هوتا — اڈیٹر -

ضرورت الہام و وحي کي جو دوسري راے میں بیان ہوئي ہی وہ صحیح نہیں ہی' جو ضرورت کہ نیچر کے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہی اور 'اُسے ہم اپنے وہم سے قایم کرکے نتیجہ نکالیں تو جسطرح وہ ضرورت فرضي قایم ہوئي ہی اُسکا نتیجہ بہي فرضي ہوگا' اور 'اُس سے کوئي مطلب ثابت نہوگا — انسان اپني دو آنکھوں سے آگے کي چیز دیکھتا ہی اور پیچھے سے اُسکي ہلاکت کا جو سامان کیا گیا ہو اُسکو نہیں دیکھہ سکتا 'جب وہ جہاز میں سوار ہوتا ہی اُسکو نہیں معلوم ہوتا کہ طوفان سمندر میں آنے والا ہی جسمیں اُسکا جہاز غرق ہوجاویگا — پس جب خدا نے جو رحیم اور کریم و حکیم ہی اُسنے انسان کے سر کے پیچھے دو آنکھیں نہیں پیدا کیں اور طوفان سے بچنے کو کوئي نبي کا پیغام نہیں بھیجا — تو عقاید حقہ اور اخلاق صحیحہ کے لیئے ایسے پیغام بھیجنے کي کیوں ضرورت مانی جارے † ●

راقـــــم

نثار احمد

جواب

اخي — جو تحریر کہ آپ نے میرے پاس بھیجي نہایت عمدہ ہی اور میں اُسکے خیالات کي قدر کرتا ہوں' مگر افسوس ہی کہ میرے خیالات اُسکے مطابق نہیں ہیں جو میرا خیال وحي و الہام کي نسبت ہی میں لکھتا ہوں ●

جسطرح کہ انسان میں اور قوا ہیں اسیطرح ملکہ وحي و الہام بہي اُسمیں ہی ' بعض انسان ایسے بہي ہیں جنمیں کوئي قوت منجملہ قواے انساني کے بالکل معدوم ہوتي ہی مگر اورونمیں موجود ' یہہ بہي ہم دیکھتے ہیں کہ انسانوں میں ایک ہي قوت متفاوت درجوں میں پائي جاتي ہی' کسي میں بہت کم ہی کسي میں زیادہ کسي میں بہت زیادہ ' اسیطرح ملکہ الہام و وحي بہي بعض انسانوں میں معدوم ہوتا ہی' بعض میں کم ہوتا ہی' بعض میں زیادہ' و بعض میں بہت زیادہ ●

یہہ ملکہ ایک آلہ ہی انکشاف علوم و حقایق اشیاء کماهي هي کا اور اسلیئے اسکا تعلق کسي خاص علم یا کسي خاص شی پر منحصر نہیں ہی بلکہ ہر ایک سے جداگانہ اور مستقل تعلق رکھتا ہی — اور بلحاظ اپنے تعلق کے اُسي علم یا شی کے ساتھہ وہ ملکہ منسوب یا موسوم ہوتا ہی ' جیسےکہ ' ملکہ حکمت ' ملکہ طب ' ملکہ شاعري ' ملکہ حدادي ' ملکہ موسیقي ' ملکہ رقاصي ' و علی هذاالقیاس ●

---

† ایک دوست نے اسکو دیکھہ کر کہا کہ اسلیئے ضرورت ماني جارے کہ دنیا کي صعوبتیں چند روزہ ہیں اور معاد کي صعوبتیں دایمي ہیں اسلیئے مقتضاے حکمت و رحمت تھي' کہ دایمي صعوبتوں سے انسان کے بچانے کو نبي پیغام بھیجے — اڈیٹر —

انسان جبکہ انسان کے نیچر پر غور کرتا هی اور نفس کے حالات جانتا هی اور اُسکي وہ غور ایسے درجہ پر پہونچ جاتي هی جسپر اطلاق " من عرف نفسه فقد عرف ربه " کا صادق آتا هی اُسوقت وہ چار حالتیں نفس انساني کي پاتا هی ' ایک وہ حالت هی جو عموماً انسانوں کو لاحق هوتي هی ' اور وہ یہہ هی کہ بچپون سے ایک طرح پر تربیت پاتے پاتے اور ایک قسم کي باتوں سنتے سنتے اور ایک هي طور کے طریقے کو برتتے برتتے - یا دفعتاً کسي پر اعتقاد آجانے سے اور اُسکي باتوں اور فعلوں کے اچھا هونے پر یقین بٹھا لینے سے - یا سوسئیٹي کے نامعلوم مگر نهایت قوي اثروں کے دباؤ سے ایک ایسا یقین یا ایسي کیفیت اُسکے دل میں پیدا هوتي هی کہ اُسي بات کو حقیقت اور سچ جانتا هی اور اُسکے بر خلاف کو بر خلاف ' اور اسي کیفیت کا نام کانشنس هی جو تمدن و اخلاق سے زیادہتر تعلق رکھتي هی - دوسري وہ حالت هی کہ انسان کا کسي خاص علم و هنر میں ترقي کرتے جانا اور اُسکے تمام مالہ و ماعلیہ کو اکتساب کرتے کرتے ایک اعلی درجہ کي قابلیت اُسمیں پیدا کرنا جو اُس علم و هنر کے ملکہ سے تعبیر کیجاتي هی اور جس سے اُس شخص کي اُس علم یا هنر میں اعلی درجہ کي قدرت مراد هوتي هی — تیسري حالت یہہ هوتي هی کہ جب وہ کسي علم و هنر میں غور کرتا هی ' اور کسي مسئلہ کا حل کرنا یا کسي بات کي تحقیق کرنا یا کسي امر کي حقیقت دریافت کرنا یا کسي دو امروں میں سے صحیح کو غلط سے تمیز کرنا چاهتا هی ' مگر وہ تمام اکتسابي قوتیں اُسکي اُس سے عاجز آجاتي هیں اور اُسکے حل و تنقیح کا رستہ نهیں بتلاتیں ' مگر دفعتاً اُسکے دل میں ایک بات آجاتي هی جسکو وہ نهیں جانتا کہ کہاں سے آئي اور کیونکر آئي اور اُس سے وہ تمام مطالب حل هوجاتے هیں — بعضي دفعہ ایسا هوتا هی کہ وہ بات پہلے دل میں پڑجاتي هی اور اُسکي عمدگي اور اُسکي صحت کي دلیلیں بعد کو مثل نکتہ بعدالوقوع ذهن میں آتي هیں ' اور اسطرح پر کسي بات کے دلمیں آنے کو وحي و الهام کہتے هیں — کچھہ عجب نهیں کہ اس الهام کي جڑ وهي اکتسابي علوم هوں مگر جب اُسکا دل میں پڑنا ایک ظاهري طور پر اُن اکتسابي علوم کا ذریعہ نہ تھا اسلیئے وحي و الهام کي حد سے هم اُسکو خارج نهیں کرتے ●

چوتھي حالت هم انسان میں ایسي پاتے هیں جسکي بناء اکتسابي علوم پر قایم نهیں هوسکتي بلکہ اُس شخص کے نیچر پر قایم هوتي هی — ایک جاهل شخص کو جو نہ علوم سے واقف هی نہ عروض سے نهایت عمدہ شاعر پاتے هیں ' بہت بڑا ادیب دیکھتے هیں ' ان پڑھ اور بے علم لوگوں نے ایسے دقیق مسایل اخلاق کے بیان کیئے هیں جنکو حال کي ترقي یافتہ دنیا بھي تعجب سے دیکھتي هی — قدیم سے قدیم زمانہ میں بھي جبکہ روشني علم کي اور علمي تحقیقاتوں کي ذرا بھي نهیں چمکي تھي یا بہت هي تھوڑي چمکي تھي ایسے ایسے لوگ گذرے جنکو لوگوں نے خدا تک مانا — صرف یهي نهیں هی کہ اُنکو ایسا

مان لیا تھا بلکه اُنکے اقوال اور اُنکے مسایل اور اُنکے اصول جو اِسوقت دنیا کے پاس موجود هیں اُنسے ثابت هوتا هی که جیسے وہ مانے گئے تھے (نعوذ بالله) ویسے هي ماننے کے لایق بھي تھے — اُس پراني دنیا کے بت پرست حیوان پرست عجایب پرست مصریوں کو دیکھو اُنھي میں سے بعض کے اقوال الهیات کے مسائل کے ایسے ملتے هیں جنسے زیادہ عمدہ نهیں هوسکتے — هندوؤں کے بیدوں کے مصنفوں کے اُن اقوال کو دیکھو جہاں اُس جوتي سروپ نرنکار کي وحدانیت اور اُسکي صفات کو بیان کیا هی — موسیٰ کا زمانه بھي کچھه حال کا زمانه نهیں هی اُسنے کس عمدگي سے اُس مخفي مگر علانیه هستي کي هستي کو ان مختصر لفظوں میں که " میں وهي هوں جو هوں " بیان کیا هی — سب سے بڑے اور پرانے هادي ابراهیم کو دیکھو جسنے بغیر کسي تربیت کے اپنے منهه کو بتوں کیطرف سے موڑا اور خدا کي طرف پھیرا ' اور اپني فطرت سے خدا کي فطرت سے خدا کو پهچانا ' سب آخر محمد رسول الله صلعم کو دیکھو جسنے نه لات کو مانا نه عزیٰ کو نه تعلیم و تربیت کا لفظ سیکھا نه سوسئیٹي کے نهایت قوي اثر کو دیکھا ' اور دیکھا تو اُس وحدہ لاشریک کو دیکھا ' پس اسطرح دل میں پڑنے والي بات کو هم وحي اور الهام کهتے هیں — اسمیں کچھه شک نهیں که وہ پڑتي نهیں بلکه اُچھلتي هی مگر جب اُسکے اُچھلنے کے اسباب هم نهیں پاتے تو اُسکو اِلٹا کهتے هیں ●

اِن الهامي بزرگوں کي نسبت کها جاسکتا هی که جن باتوں کو اُن میں قرار دیا جاتا هی اُنکے پیدا هونے اور دل میں آنے یا دل میں پڑنیکے بھي کچھه اسباب تھے ' لیکن اگر وہ هونگے بھي تو ایسے خفیف هونگے جنکو مدار اُن عالي الهاموں کا قرار دینا ٹھیک نهیں هوسکنے کا ' معهذا همنے الهام کو خالي نلي میں پاني بھرنا نهیں مانا بلکه نوارہ کي طرح اُس میں سے اُچھلنا مانا هی گوکه اُسکے لیئے کوئي خفیف تحریک هوئي هو ●

ایسے بھي لوگ هیں جنھوں نے اپني حالت کو سوچا اور دوسروں کي حالت کو دیکھا اور ایک ایسا امر اُنکے دل میں پڑا جس سے اُنھوں نے تعلیمي اور تربیتي اور سوشیلي اثروں پر غلبه پایا ' اُس دل میں پڑنے والي شی کو بھي هم الهام اور وحي کهتے هیں ' اگر وحي و الهام نه تھا تو اور کیا تھا جسنے کالون اور لوتھر کے دلکو اُس پرانے رسته سے پھیرا ' اور همارے هي زمانه میں اُس قابل تعظیم و ادب شخص بابو کیشب چندر سین کے دلکو خداے واحد کیطرف موڑا ' اور سوامي دیانند سرستي کے دلکو مُورتي پوجن سے پھیرا ●

وحي و الهام اُس همیشه هست هستي کا دایمي فیض هی جو نه منقطع هوا هی نه منقطع هوگا ' اگر وہ کسي زمانه میں کسي سے همکلام هوا هی تو وہ اب بھي همکلام هونیکو موجود هی ' اگر کبھي اُسنے کسیکو اپنا دیدار دکھایا هی تو وہ اب بھي دکھانیکو حاضر هی ' اگر وہ آگ کي صورت یا آدمي کي صورت بنناجانتا تھا تو اب بھي وہ جانتا هی ' مگر وہ شخص چاهیے جس سے وہ همکلام هو اور جسکو اپنا دیدار دکھائے ●

عشق گر مردست مردے بر سر کار آورد ورنہ چوں موسي بسے آورد و بسیار آورد

خدا تو ایسا فیاض هی که مکهي کے دلمهں بهي وحي ڈالتا هی پهر انسان کے دل مهں وحي یا الهام ڈالنے سے أسنے کبهي منهہ نهیں موڑا ' مگر انسان کا دل کم سے کم مکهي کا سا تو هونا چاهیئے جسمهں وہ آسکے ●

همارے اِس مضمون کو کٹ مُلّا لوگ پڑهکر سمجهینگے کہ همنے کُفر بکا هی اور ختم نبوت سے انکار کیا هی مگر یہہ اُنکي نادانی هی جو ختم نبوت کو بمعني انقطاع فیض مبده فیاض سمجهتے هیں ' هم ختم نبوت کے قایل هیں اور پهر چشمہ فیض رحمت فیاض کو جاري مانتے هیں ' اور خدا سے انسان کے تعلق کو کبهي منقطع نهیں سمجهتے ' اور هم کیا تمام اگلے پچهلے جو همه اوست یا همه ازوست کے کہنے والے گذرے هیں اس غیر منقطع هونے والے تعلق کو دایم و قایم کہتے چلے آئے هیں ' ختم نبوت دوسري چیز هی اور عدم انقطاع رحمت دوسري چیز ●

اگر ملکہ وحي و الهام کو جنمیں وہ هر ایک قوت مثل دیگر قواے انساني کے تسلیم کي جاوے جیسیکہ همنے تسلیم کي هی تو ضرور هی که وہ بهي مثل دیگر قواے انساني کے کسي مهں ضعیف اور کسي مهں قوي یا کسي مهں ناقص اور کسي مهں کامل هوگي اور وہ صرف اُتنا هي کام دیگي جتنا که نیچر نے اُسکو دیا هی یا جتنے کي قابلیت نیچر نے اُس مهں رکهي هی — فوارہ کا زور پاني کے جوش کي مناسبت سے هوتا هی ' کسیکا پاني اُسکے مُنهہ هي سے اُبل کر رهجاتا هی کسیکا اُونچا اور کسیکا بهت اُونچا هوجاتا هی اور کسیکا اُس حد تک بلند هوتا هی جو حد که نیچر نے اُسکے لیئے مقرر کي هی ' پس هر ایک وحي یا الهام کو هم کامل یا بےنقص نهیں کہتے بلکه صرف اُسیکو کامل کہتے هیں جسکو نیچر نے کامل کیا هی ●

وحي یا الهام همیشہ شخصي هوتا هی ' شخصي الهام اور کتابي الهام دو جداگانه چیزیں نهیں هیں ' یہہ دوسري بات هی که بطور اصطلاح کے ایک کو تاریخي الهام اس لحاظ سے که وہ کسي گذشتہ زمانہ مهں هوا تها اور ایک کو شخصي الهام قرار دے لو ' ورنه دونوں کي حقیقت واحد هی ' اور الهام وهي ایک حقیقت رکهتا هی خواہ وہ پہلے هوا هو یا هو ' مگر دونوں اپني حقیقت اور صداقت ثابت کرنیکے محتاج هیں ●

حقیقت ثابت کرنیکے تو اسلیئے محتاج هیں تاکہ جسکو وحي یا الهام کہا جاتا هی کہیں وہ کانشنس تو نهیں جو تعلیمي و سوشیلي اور اعتقادي اُمور کا نتیجه هی اور جسکي صحت و عدم صحت یا صداقت و عدم صداقت اُسیر منحصر هی جسکا وہ نتیجه هی — یا وہ الهام وہ تو نهیں هی جو اکتسابي علوم کا نتیجه هی کیونکہ اُسکي حیثیت بهي اُس شی کي حیثیت سے جسکا وہ نتیجه هی مغایر نهیں قرار پائیگي ●

اور صداقت ثابت کرنیکے اسلیئے محتاج هیں که کہیں وہ ایسے الہام تو نہیں هیں جنکو نیچر نے کاملیت کے درجه تک نہیں پہنچایا — کیونکه صرف اُسي وحي و الہام میں غلطي نہیں هوسکتي جسکو نیچر نے کاملیت کي حد تک پہچایا هی •

یہي بحث هی جو تمام مذاهب کي اور تمام کتب الہامي کي صداقت یا عدم صداقت سے متعلق هی، هر ایک مذهب والا اپنے مذهب کو اپنے مذهب کي کتاب کو اپنے معتقد فیه کو سچّا اور کامل بتاتا هی، اور اُسکي تمام باتوں کا مخرج اُس سے قرار دیتا هی جو صداقت محض هی ، پس اگر اُسکے لیئے کوئي پیمانه نہو تو کسیکا یہه حق نہیں هی که ایک کو راست اور دوسرے کو ناراست کہے — نیچر کے کاموں پر غور کرنے سے ثابت هوتا هی که ضرور اُسنے اسکا بهي کوئي پیمانه قرار دیا هوگا اور اسلیئے اِنسان کو اُسکي تلاش سب سے مقدم هی •

الہام یا کتاب الہامي کا پرنٹر خود اُسکا دل هی جس پر الہام هوا اُسیکا دل اُسکے تمام اوراق کا مخزن هی، اُسیکا دل وہ شخص هی جس سے اُسنے اعتباري طور پر اُسکي تصنیف کا حال ظاهر کیا هی — پس اُسکے لیئے ایسي بیروني شہادت جیسیکه میرے اس ارٹیکل کے لیئے حاصل هوني ممکن هی قانون قدرت کے برخلاف هی — اندروني شہادت بهي جسکا نام لوگوں نے اندروني شہادت رکھا هی ایسي کتاب کے لیئے ایسے هي قانون قدرت کے برخلاف هی جیسیکه بیروني شہادت — اُسکے مصنف کے خیالات نا معلوم هیں پهر کیونکر خیال کریں که اُس کتاب کے خیالات اُن خیالات کے مماثل هیں، اُسکے مصنف کا طرز تحریر بهي نا معلوم هی — اور وہ واقعات بهي نا معلوم هیں جو صرف اُسي مصنف کو معلوم هیں — یہه الہامي کتاب ایسي شہادت سے ثابت هوتي هی جو ان دونوں قسم کي شہادت سے بہت اعلی درجه پر غیر مشتبهه هی اور وہ شہادت هی جو هر دم و هر آن هم تم ، آسمان و زمین ، درخت و پتهر ، دریا و جنگل ، چرند و پرند ، سورج ، چاند ، ستارے ، دے رهے هیں — خدا کي کتاب کے لیئے فاني شخصوں کي کتاب کي مانند فاني شہادت مت ڈهونڈو، اُس ازلي اور ابدي کے ازلي ابدي کلام ، ازلي ابدي کتاب ، ازلي ابدي تحریر ، ازلي ابدي دستخط کے لیئے ، ازلي ابدي هي شہادت ڈهونڈو ، اُسکي شہادت پہاڑوں پر کندہ هی ، اُسکي شہادت درختوں کے ورقوں پر لکهي هی ، اُسکي شہادت پر تمام جانور چہچها رهے هیں ، گهوڑے هنهنا رهے هیں ، شیر غرّا رهے هیں ، گدهے رینک رهے هیں ، آدمي بول رهے هیں ، اور دل تصدیق کر رهے هیں ، •

جس کتاب کے لیئے ایسي شہادت هو وہ بلاشبهه خدا کي کتاب هی، پهر اُسکي صداقت کے لیئے اسبات کا ثبوت طلب کرنا که وہ غلطي سے پاک هی نادانی هی — نیچر غلطي سے پاک هی اور اُسلیے اُسکي شہادت دي هی — ایسي صداقتیں جو اِنسان کي عام قوتوں کے

ادراک سے باہر ہوں اگر اُس میں پائی بھی جاویں تو انسان اُنکو کیونکر صداقتیں کہہ سکے، وہ تو اُسکے ادراک سے باہر ہیں، یہہ سوچنا کہ اُسکی صداقتوں پر کوئی انسانی سبقت لیگیا ہی یا نہیں اسلیئے ناکافی ہی کہ اگر یہہ ثابت بھی ہو تو اسکا کیا ثبوت ہوگا کہ آیندہ بھی نہ لیجاویگا — پس نیچر کی شہادت اُسکی صداقت کو کافی ہی ●

اسبات کو بھی نہ بھولنا چاہیئے کہ ہمنے وحی و الہام کا تعلق خاص امر پر منحصر نہیں کیا ہی بلکہ ہر ایک امر سے جداگانہ اور مستقل تعلق قرار دیا ہی، پس اس مقام پر جس وحی و الہام سے ہمکو بحث ہی وہ وہ ہی جو روح کی تربیت اور اخلاقی تعلیم اور انسان کی انسانیت سے علاقہ رکھتا ہی اور جسکو مذہب سے تعبیر کرتے ہیں، پس اگر موسیٰ کو کوئی ترگنامیٹری کا قاعدہ نہ آتا ہو اور اُسلیے اُسکے بیان میں غلطی کی ہو تو اُسکی نبوت اور صاحب وحی و الہام ہونے میں نقصان نہیں آتا، کیونکہ وہ ترگنامیٹری یا استرانمی کا ماسٹر نہیں تھا، وہ ان اُمور میں تو ایسا ناواقف تھا کہ ریڈسی کے کنارہ سے کنعان تک کا جغرافیہ بھی نہیں جانتا تھا، اور یہی اُسکا فخر اور یہی دلیل اُسکی نبی اولوالعزم ہونیکی تھی — یہہ مسئلہ اس زمانہ کے علوم کی روشنی نے نہیں سکھایا بلکہ تیرہ سو برس گذرے جب ہمارے پیشوا نے ہمکو سمجھایا تھا کہ "ما اتاکم من امر دینکم فخذوہ و مانہاکم عنہ فانتہوا و ما امرتکم برائی فانا بشر مثلکم" ●

بیشک انسان نے اپنی عام قوتوں کی مدد سے بہت کچھہ صداقتیں مختلف علوم و فنون میں حاصل کی ہیں اور حاصل کرتا رہیگا، اور اُنہی قوتوں کی مدد سے کتب مقدس کی چند سیدھی سادی صداقتوں کو بھی منکشف کیا ہی، مگر اُنہوں نے ہی کیا ہی جنمیں اُسکے انکشاف کی قدرت تھی — میں اُسکو نہیں تسلیم کرسکتا کہ ایسا کرنے میں اُسکو نہ کسی خدا کی اور نہ فرشتہ کی احتیاج ہی — کیونکہ اُسکو اُسی فرشتہ کی حاجت ہی جسکا دوسرا نام قوا ہی اور اُسی خدا کی حاجت ہی جسنے اُسکو اُن قوا پر پیدا کیا ہی یا اُن قوا کو اُسکے لیئے بنایا ہی ●

جب یہہ عام خیال کہ وحی و الہام اُوپر سے آتا ہی نکال دیا جاوے اور یہہ سمجھا جاوے کہ وہ آتا نہیں بلکہ جاتا ہی اور پھر پلٹ کر پڑتا ہی اور خاص خاص علوم اور انکشاف سے علاقہ رکھتا ہی تو کتب الہامی کی نسبت بھی خیال صاف ہوجاتا ہی کتب الہامی اخلاقی و روحانی تربیت سے علاقہ رکھتی ہیں، پھر بالفرض اگر کسی الہامی کتاب میں اقلیدس اور جرثقیل کے دلایل یا علم ہیئت کے مسائل کے بیان میں غلطی ہو تو کیوں وہ غلط مانی جاوے، کیونکہ وہ الہام اُس سے متعلق نہیں — یہی سبب ہی کہ سچی کتب الہامی میں اُن اُمور کی جو دیگر علوم سے علاقہ رکھتے تھے کچھہ بحث نہیں کی ہی، بلکہ اُن اُمور کے متعلق جو عامیانہ خیال عام لوگوں کے تھے اُنکو اُسیطرح چھوڑ کر اُنکی

اخلاقي تعليم كو اختيار كيا هى، مگر لوگوں نے نا سمجهي سے أنكو حقايق محققه قرار ديا هى، اور جو لفظ كه اصلي حقيقت پر اشاره كرتے تهے يا دوسرے معني بهي ركهتے تهے أنكو خواه نخواه أنهي عاميانه خيال كيطرف رجوع كيا هى — هاں اگر وهاں روحاني تعليم و تربيت ميں كچهه غلطي هو اور نيچر أسكے غلط هونے كي شهادت دے نه كوئي فاني انسان تو البته هم أس كتاب كو جهوٹا يا ناقص الهام قرار دينگے *

بلاشبهه اس زمانه ميں بهت سي كتابيں هيں جو كتب الهامي كے لقب سے مشهور هيں اور أن ميں غلطياں بهي موجود هيں، مگر جسقدر كه أن ميں صداقت هى أسكے نماننے كے ليئے كوئي وجهه نهيں هى، صداقت في نفسه صداقت هى خواه أسكو سچے هاتوں نے لكها هو يا دوسروں نے — ويد ميں جهاں غلطياں هيں خواه وه پيچهے سے ملائي هوں يا پهلے هي سے هوں مگر وهاں بهت سي صداقتيں بهي هيں، اور همارا كام أن صداقتوں كو تسليم كرنا هى *

يهه بات بالكل ٹهيك هى كه كسي كتاب كے الهامي مان ليلے سے بهي مشكلات رفع نهيں هوسكتيں — كيونكه أس كتاب كي هرايك آيت كے متعدد معني هوسكتے هيں اور اسبات كے قرار دينے كو كه كونسے معني اصلي هيں ايك ايسے مفسر كي ضرورت پيش آتي هى جو خود الهامي اور انفيليبل يعني معصوم يا محفوظ عن الخطا هو — كيتهلك لوگوں نے اس ضرورت كو تسليم كيا هى اور وه پوپ كو معصوم يا محفوظ عن الخطا تسليم كرتے هيں، اور انجيل كے جو وه معني كهتا هى وهي صحيح مانے جاتے هيں — مگر أسميں بهي مشكل آجاتي هى جبكه كسي پوپ نے ايك آيت كے معني كچهه كهے هوں اور دوسرے نے كچهه، شيعه مذهب كا مسئله كه ايك مجتهد زنده موجود هونا چاهيئے اس مشكل كو كسيقدر رفع كرتا هى ، اهل سنت و جماعت نے بهي كسيقدر اسكي پيروي كي هى كه ايمه مجتهدين كو واجب الاتباع مانا هى، مگر قرآن مجيد تو اسكے نهايت برخلاف هى اور عيسائيوں كو پوپ كا عهده قايم كرنے پر الزام ديا هى جهاں فرمايا هى " ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله " — " اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربابا من دون الله " — بايں همه دو باتوں ميں سے كسي ايك كے اختيار كيئے بغير چاره نهيں هى، يا كوئي الهامي مفسر مانا جاوے، يا تفسير كي صحت كا كوئي پيمانه قرار ديا جاوے، ميں تو وهي پيمانه قرار ديتا هوں جو وحي و الهام كي صحت كا پيمانه هى يعني نيچر أسكي صداقت پر شهادت دے، بشرطيكه أس الهامي كتاب كے الفاظ اور أسكا محاوره اور الفاظ كے استعمال كا طريقه بهي أس تفسير كے مساعد هو ، اسپر بهي بحث منقطع نهيں هوتي ، اور يهه سوال هوتا هى كه نيچر كي صداقت كيا هى، كوئي كسي امر كو اور كوئي كسي امر كو نيچر كي صداقت قرار ديتا هى جسميں سے ايك صحيح اور ايك غلط هوگي، مگر يهه بحث زياده دير نهيں پكڑتي، كيونكه خود نيچر أس غلطي كو رفع كرديتا هى، اور دل أسكي تصديق كرتے هيں، آپكا يهه خيال كه تمام كتب الهاميه عرصه دراز تك لوگوں كي زبان پر رهيں پهر

اور لوگوں نے اُنکو زبانی یاد رکھا ' اور آخر کار لکھنے والوں نے لکھا اور یہہ یاد رکھنے والے اور لکھنے والے الہامی نہ تھے شاید صحیح ہو' مگر قرآن مجید کی نسبت صحیح نہیں ہی' اسلیئے کہ بغیر شک کے ثابت ہی کہ قرآن مجید کا جب الہام ہوا تب ہی ملہم زبان سے نکلا ' اور تب ہی لکھنے والوں کے ہاتھہ سے لکھا گیا ' جو آجتک ہمارے ہاتھہ میں ہی یہاں تک کہ رسم خط میں بھی تبدیل نہیں کی گئی ہی •

میں تو اسبات سے انکار نہیں کرسکتا کہ انسان اپنی نیچری قوتوں کے مناسب استعمال سے حق بات دریافت کرلیتا ہی' اور اگر اُسنے اُسکے استعمال میں غلطی کی ہو تو دوسرا شخص جسنے استعمال میں غلطی نکی ہو اُس غلطی کو رفع کر دیتا ہی' کیونکہ میں ملکہ نبوت و الہام کو بھی ایک قوت انسان کے قوا میں سے سمجھتا ہوں — مگر جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہر ایک انسان میں اس ملکہ کا ہونا ضرور نہیں ہی اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض انسانوں میں ایک امر کا ملکہ ہی اور بعض میں نہیں ہی' مگر جو قوت کہ نیچر نے دی ہی اُسکا بے محل استعمال ہوسکتا ہی مگر استعمال میں غلطی نہیں ہوسکتی' آپ نے جس امر کو استعمال کی غلطی سے تعبیر کیا ہی اگر اُسکو بالفاظ ناقص اور کامل ہونے قوت کے تعبیر فرماتے تو میرے خیال کے بالکل مطابق ہوتا •

الہام کی ضرورت پر جو بحث لکھی ہی افسوس ہی کہ میں اُس سے متفق نہیں ہوں' آپکی تحریر نہایت عمدہ ہی اور خدا کے رحم اور انسان کے ساتھہ اُسکی ہمدردی کا نہایت پر اثر خیال انسان کے دل پر اُس تحریر سے پیدا ہوتا ہی — میرا اور آپکا مطلب کچھہ مغایر نہیں ہی صرف طرز بیان یا طریقہ استدلال میں تفاوت ہی — ہم دیکھتے ہیں کہ جو کچھہ خدا نے پیدا کیا ہی اُس کے لیئے وہ سب چیزیں بھی پیدا کی ہیں جو اُس کے لیئے ضروری یا مناسب ہیں' اور اُنکے استعمال سے جو نتیجہ پیدا ہو وہ بھی ایک لازمی نتیجہ ہی' پتھر کے مناسب حال جو چیزیں تھیں وہ اُسکے لیئے ہیں' درخت کے لیئے پرند کے لیئے غرض کہ تمام مخلوقات کے لیئے جو چیز مناسب حال تھی سب موجود ہی' انسان ایک اس قسم کی مخلوق ہی جسکے مناسب حال بہت سی چیزیں درکار تھیں اور اُن سب کو خدا نے (یا جسکو اُسکا خالق کہو) مہیا و موجود کیا ہی — اُنہی میں سے صداقت کا پانا بھی انسان کے مناسب حال تھا ' اُسکو بھی خدا نے ایسے لوگوں کے ذریعہ سے جو صاحب وحی والہام کہلاتے ہیں پورا کیا ہی — جن جن علوم اور جن حقایق اشیاء کی صداقت دریافت کرنے کا جسمیں کامل ملکہ ہی وہ اُسکا پیغمبر ہی' مگر یہہ لفظ خاص ہوگیا ہی اور صرف اخلاقی و روحانی علم کی صداقت دریافت کرنے والے شخص کو جسمیں اُسکی صداقت دریافت کرنے کا کامل ملکہ ہو جو وحی و الہام سے تعبیر کیا جاتا ہی نبی یا پیغمبر کہتے ہیں — یہودی نبی کا لفظ ایسے شخص کی نسبت اطلاق کرتے تھے جو آیندہ

کے واقعات کي پيشين گوئي کرتا تھا' مگر اسلام مين کبهي يهه لفظ ان معنون مين استعمال نهين هوا ' بلکه نبي و پيغمبر مرادف لفظ سمجهے گئے هين' اور معاد کے حالات بتانے کے سبب أنپر نبي کا اطلاق هوا هی ٭

خدا هر چيز کے ساتهه درخت هو يا انسان هميشه هی' کبهي اُس سے جدا نهين هوتا ' بلکه اگر خدا چاهے که مين اپني مخلوق سے جدا هوجاؤن تو بهي جدا نهين هوسکتا ' مگر آپکي اخير تحرير جو روح کي ترقي کي نسبت هی ميري سمجهه مين نهين آئي — آپنے أسکي ترقي چار قوتون يعنی قوت ادراک يا عقل و فهم ـ قوت حب — قوت کانشنس ـ قوت ايمان کي ترقي قرار دي هی' قوت عقلي کي ترقي صداقتون کي معلومات پر ٹهرائي هی — مگر کيا ايسے شخص کي روح کو جو جاهل هی اور جسکو صداقتون کي معلومات نهين هی ترقي نهين هوسکتي ' اگر يهي هو تو کروڑ در کروڑ مخلوق خدا کي رحمت سے خارج ره جاويگي — قوت حب جس سے اپنے همجنس کے پيار اور خدمت گذاري سے مراد لي هی ايک اضافي شے هی ' کبهي وه محبت کي صورت مين ظاهر هوتي هی جيسے که ماں اپنے بيٹے پر کرتي هی' اور کبهي وه نهايت غضب اور بے رحمي کي صورت مين ظاهر هوتي هی جبکه ايک جج قاتل کے قتل اور مجرم کي سزا کا حکم ديتا هی' اور کبهي وه نهايت بد اخلاقي اور بےايماني هو جاتي هی جبکه محبت يا رحم کے سبب مجرم کو سزا سے بچانے مين کام مين لائي جاتي هی' پس جو شی که ايک حالت پر قايم نهين هی وه روحاني ترقي کا کيونکر ذريعه هوسکتي هی — کانشنس کو جو خود کچهه مستقل چيز نهين هی بلکه نتيجه دوسري چيزون کا هی اور أسکا اچها يا برا هونا أن چيزون کے اچهے يا برے هونے پر منحصر هی جسکا وه نتيجه هی کسطرح ترقي روح کا ذريعه مانا جاسکتا هی — هاں بلاشبهه قوت ايماني ترقي روحاني کا ذريعه هی' خدا کي محبت أسکي اطاعت کا ذوق دل مين پيدا کرتي هی' اور انسان اپنے قوا کو أن کامون مين لانے کي کوشش کرتا هی جنکے لئيے وه پيدا کيئے گئے هين' اور قوا کے أسطرح پر کام مين لانے سے روح کو ترقي هوتي هی ' مگر ترک و تجريد اور زهد جسکو جوگ يا رهبانيت کهتے هين روح کو ترقي نهين دے سکتے کيونکه أسمين قوتون کا کام مين لانا نهين هوتا بلکه أنکا معطل کردينا هوتا هی والسلام ٭

راقـــــم

سيد احمد

تبصرہ

مسدس مد و جزر اسلام

مصنفہ

جناب مولوي الطاف حسين صاحب حالي

اللهم ارنا حقايق الاشياء كماهي

پہلے اِس سے کہ میں اس مد و جزر کي سيرابي اشعار کا اور مصنف کي سحر بياني کا ذکر کروں دوچار بہتے زلّل تاقہ ہانکتا ہوں جن میں اپنے نزدیک یہہ بیان کرتا ہوں کہ وہ کونسا معیار ہی کہ جس سے نظم کا کھوٹا کھرا پن پرکھا جاتا ہی اور وہ کونسا طریقہ ہندوستان میں ہی کہ جسکے موافق نظم کي مدح و ذم ہوتي ہی اور اُسکا نتيجہ کيا ہوتا ہی میں ہرگز اسکام کے لایق نہیں مگر انسان کا قاعدہ ہی کہ جس شی میں ناقص ہوتا ہی اُسي میں اپنے تئیں کامل دکھانا چاہتا ہی جو بدصورت ہوتا ہی وہي بن سنورکر اپنے تئیں حسین جتلاتا ہی اور خود بھي اپنے تئیں خوبصورت جانتا ہی میري طبیعت بھي نظم سے ایسي بیگانہ ہی کہ مصرع تک موزوں پڑھنا نہیں آتا اسلیئے میں اسمضمون کو نثر میں لکھتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ نظم لکھہ رہا ہوں *

یورپ میں جہاں علم و ہنر کے ذکر اذکار اور تہذیب و شايستگي کے شغل اشغال رہتے ہیں وہاں کا یہہ بھي ایک دستور ہوگیا ہی کہ جب کوئي کتاب کسي علم و فن کي تصنیف ہوتي ہی تو اُسکے مضامین کے عیب و صواب کي چھان بین ارباب علم و ہنر کرتے ہیں اُسپر ایک مباحثہ اور مناظرہ ایسا شروع ہوجاتا ہی کہ آخر کو امر حق معلوم ہوجاتا ہی۔ بہت سے دانشمندوں کي یہہ راے ہی کہ اسي عیب و صواب بیني کے سبب سے یورپ میں علم و ہنر کي بہت ترقي ہوئي ہی — گو بعض نیک راے اسکے خلاف بھي راے رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انسان جو اوروں کي تصنیفات کے عیب و ہنر نکالنے میں تضئیع اوقات کرے اُسپر افسوس ہی بہتر ہی کہ وہ اپنا وہ وقت اپني ہي تصنیف میں کسي ایجاد و اختراع کے پیدا کرنے میں صرف کرے — ایجاد بندہ اگرچہ گندہ هي کیوں نہو — اُسمیں کسي کي دل آزاري نہیں اور کوئي برائي بھي نہیں — مگر اَوروں کي تصنیفات میں سقم و عیب نکالني اُنکي دل شکني کرتے ہیں – یہہ راے ضعیف معلوم ہوتي ہی کیونکہ بعض آدمیوں کي طبیعت میں قوت ایجاد ہوتي ہی — بعض کي طبیعت میں اَوروں کي تصنیفات میں عیب و صواب بتلانے کا خوب ملکہ ہوتا ہی — کوئي شطرنج خوب کھیلتا ہی کوئي اُوپر سے چال خوب بتلاتا ہی — درحقیقت کسي اور کي تصنیفات کي برائي اور بھلائي کا بتلانا بھي ایک طبیعت کا ایجاد ہی — اس کام کي خوبي اور جان بےغرضي ہی

جہاں یہہ کام بےغرضانہ ہوتا ہی اور اُس میں لوث اپنی خود غرضي کا نہیں ہوتا وہاں اُن باتوں کي اشاعت ضرور ہوجاتي ہی جو دنیا میں عمدہ سے عمدہ معلوم ہوتي ہیں اور خیال کي گئي ہیں — اسي بات سے یورپ کا علم و ہنر ترقي کي نردبان پر چڑھتا چلا جاتا ہی اور اُسکا ماظر فراخ ہوتا جاتا ہی — گو یہہ طریقہ ہر علم و ہنر کے ساتھہ عام ہی مگر علم ادب کے ساتھہ مخصوص ہی اور اُس میں بھي نظم کے ساتھہ خاص تر — شاید اسکا سبب یہہ ہو کہ نظم انسان کو بالطبع مرغوب ہی — ناظم اور شاعر کثرت سے ہوتے ہیں — انسان کا یہہ دستور ہی کہ وہ دوسرے انسان کي تعریف اُس کام میں نہیں کرتا کہ جسکے کرنے میں کوئي بھي سعي اور کوشش نہ کرتا ہو — بلکہ وہ اُس کام میں تعریف کرتا ہی جس کے کرنے والے بہت سے ہوں اور اُن میں وہ ممتاز اور سرافراز ہو — خواہ کوئي سبب ہو نظم کي برابر کوئي آؤر علم و ہنر معرض امتحان اور بحث میں نہیں آتا — اب اگر ہم اپنے ملک میں فن شعر و شاعري کي ترقي کے خواہاں ہوں تو اس سے بہتر کوئي طریقہ نہیں ہی کہ ہم بھي اہل یورپ کے طریقہ کي تقلید کریں اور بے غرضانہ اُسکے عیب و صواب کو دیکھیں اگر ایک شاعر کي تصنیف عمدہ ہو تو دوسرے شاعر کو چاہیئے کہ اُسکي خوبیوں کو اس فصاحت اور بلاغت سے بیان کرے کہ وہ اُسکے لیئے ایک پیرایہ اور زیور بنجائے اور اُسي قدر قیمت اُسکي بڑہ جائے — مگر یہہ یاد رہے کہ جبتک اس عیب و صواب بیني میں بے غرضي نہ شامل ہوگي کبھي اُن عمدہ سے عمدہ باتوں کا رواج نہیں ہوگا جو دنیا میں معلوم ہوئي ہیں اور خیال کي گئي ہیں — اب ہمارے ملک میں مدح و ذم کا خیال سنیئے - اول اُسکے واسطے مشاعرہ ہی جسکو بزم شعرا کہتے ہیں — دوم تذکرے ہیں جنمیں شعرا کا حال لکھا جاتا ہی — تیسرے تقریظات ہیں جو کتابوں کے اول اور آخر میں لکھکر لگائے جاتے ہیں — بزم شعرا کي کیفیت یہہ ہی کہ جب اُس میں کوئي شخص جو وجاہت ظاہري رکھتا ہو گو شعر کہنا نہ جانتا ہو کسي اُستاد کو دو چار آنے دیکر شعر کہوا کے لیگیا ہو جب وہ ایک مصرعہ پڑھیگا تو واہ واہ اور سبحان اللہ کا غل مچیگا — بار بار اُس سے شعر پڑھوائینگے جب وہ پڑہ چکیگا تو کوئي کہیگا کہ آپ کا ایک ایک مصرع اُستادوں کي سو سو غزلوں پر بھاري ہی — کوئي کہیگا کہ آپکي غزل پر سو دیوان صدقے کیئے تھے — اب اگر کوئي اُستاد شاعر شعر پڑھے تو وہ تحسین و آفریں کا شور مچیگا کہ کانوں کے پردے پھٹنے لگینگے — جب وہ پڑہ چکینگے تو سنجیدہ اور متین ارباب مجلس اُنکي تعریف میں فرمائینگے کہ آج ہمکو مسئلہ تناسخ کا آپکے اشعار سے ثابت ہوگیا کبھي آپ فردوسي معلوم ہوتے ہیں کبھي نظامي کبھي سعدي کبھي خاقاني — پھر خود بھي جو کسي شعر کو سمجھہ گئے ہیں تو اُسکو بار بار پڑھتے ہیں اور سردھنتے ہیں اور اُس اپني سخن فہمي پر سخن سنجي سے زیادہ ناز اور افتخار کر رہے ہیں - اگر کوئي وہاں سخن فہم

ایسا ہی کہ وہ کسی شعر پر سچا اعتراض کردیتا ہی تو پھر اُس سے نثر میں اَوْر مضامین میں گفتگو ہونے لگتی ہی — اب اس مدح اور ذم کا نتیجہ یہہ نہیں ہوتا کہ نظم میں ترقی ہو بلکہ شاعر کی طبیعت میں ایک بیجا برتری کا خیال اس خوشامد سے پیدا ہوتا ہی اور پھر اُسکا حال یہہ ہو جاتا ہی کہ جب تک ہر شعر کے ساتھہ اُسکی تعریف نہ کیجاے تو اُس سے شعر پڑھا نہیں جاتا — اُس ٹٹو کی سی کیفیت ہوجاتی ہی کہ جسکو ہر قدم پر ایڑ لگے تو وہ آگے قدم دھرے — جب شاعر ایک شعر پڑھے اُس کی تعریف ہو تو دوسرا شعر منہہ سے نکلے ' نہیں چہرہ کیا کہوں کیا بنجاے — دوسرے تذکرے ہیں — اُنمیں بھی کچھہ نظم کے عیب و صواب سے بحث نہیں ہوتی — فقط شاعر کا حال اور تعریف یا مذمت اور اُسکے کچھہ اشعار ہوتے ہیں — شاعر کی تحسین اور مذمت اس امر پر موقوف ہی کہ اگر شاعر صاحب وجاہت اور وقعت ہی اور زندہ بھی ہی اور کچھہ اُس مصنف تذکرہ کا ارتباط بھی ہی تو پھر اُسکی تعریف میں کوئی بات اُٹھا نہیں رکھی جاتی خواہ اُسکا کلام کچھہ رتبہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو — اُسکے کلام کی خوبیوں کے دیکھنے میں ایک آنکھہ کی ہزار آنکھیں ہیں اور عیبوں کے دیکھنے میں آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہی — اگر مرگیا ہی تو مردوں کا ذکر برائی کے ساتھہ کرنا مذہباً منع ہی ' اسلیئے مردہ کی خاطر صداقت کا خون ہوتا ہی — اگر کسی شاعر سے کچھہ چشمک ہی اور مصنف کے سلسلہ میں وہ نہیں ہی تو پھر ہجو اور مذمت کی بھی کیفیت ہی — اُسکے عیبوں پر سیکڑوں حاشیئے لگائے جاتے ہیں اور اُسکی خوبیاں خاک میں ملائی جاتی ہیں — غرض ایک آسمان پر چڑھایا جاتا ہی اور دوسرے کا خاکہ اُڑایا جاتا ہی — اصل نظم کے عیب و صواب سے بحث نہیں — بھلا ایسے تذکروں سے شاعر کی اور شاعری کی کیا ترقی ہوسکتی ہی — سوم تقریظ تو اُسکے معنی یہہ ہیں کہ ستودن زندہ را بحق باشد یا بہ باطل — غرض یہہ سب اسباب شاعر کے واسطے ایسے جمع ہیں کہ اُسکے دماغ میں ہمچو من دیگرے نیست کا خلل پیدا ہوتا ہی — اسی لیئے کوئی شاعر شاید ایسا گذرا ہو کہ اُسنے اپنی تعریف کا ترانہ نہ گایا ہو — اور اپنی نظم کی شیخی کا افسانہ نہ بنایا ہو — نظامی کے قول پر سبکا عمل ہی —

چواز بہر ہرکس دُرے سفتن است • سرودے ہم از بہر خود گفتن است

غرض ہندوستان میں کبھی نظم کی عیب و صواب بینی اُس طریقہ سے ہوئی نہیں کہ وہ اُسکی ترقی کا سبب ہوتی — ہاں اس میں شک نہیں کہ بعض ذہین تیز طرار زبان دراز عیب بین سخن چین بد بین ضرور ہوئے ہیں کہ اُنہوں نے اَوْروں کی نظم کا خاکہ اِس خوبی سے اُڑایا کہ وہ بہت لوگوں کو پسند آیا — اور اُنکے لکھنے سے اصل تصنیفات لوگوں کے دلوں سے اُتر گئیں — سودا نے جو اَوْر اُستادوں کی ہجوئیں لکھی ہیں وہ اُن اُستادوں کے کلام سے زیادہ لوگوں کو مرغوب ہیں — یہہ عیب بین خبیث باطن

ان دو طریقوں سے بڑي ابله فریبي کرتے هیں — اول یهه که وہ یهه کهتے هیں که همنے فلاں کتاب بهت غور و فکر سے اول سے آخر تک پڑهي — بعض بعض شعر تو غضب کے مصنف نے لکهے هیں — اس تعریف سے فقط غرض یهه هوتي هی که اُس سے لوگ یهه جانیں که حضرت کو کتاب بیني کا بڑا شوق هی اور سخن فهمي بهي آتي هي اور انصاف بهي مزاج میں هی — پهر آگے وہ ارشاد کرتے هیں که بعد بهت تامل اور خوض کے معلوم هوا که اس کلام میں وہ خوبیاں نهیں پائي جاتیں جو اُستادوں کے کلام میں هوا کرتي هیں - اُستادي کے پایه سے گري هوئي هی - اب اگر اُنسے پوچهئے که حضرت اُستادي کا پایه کیا هوتا هی اور یهه کلام کس قسم کا هی اور کون کون سي خوبیاں مخصوص هیں تو وہ اگر مرثیه هی تو فرماتے هیں که اس میں جامي کي زلیخا کي خوبیاں نهیں هیں —اگر نظم رزمیه هی تو حافظ شیراز کے کلام کي بات موجود نهیں هی - اوراگر بزمیه هی تو فردوسي کا شاهنامه اور نظامي کا سکندرنامه یاد هورها هی — چنانچه ایک میرے قدیمي دوست فرمانے لگے که مینے حالي کا مسدس نهایت غور و فکر سے پڑها — بعض بعض شعر خاصے کہے هیں مگر مضامین میں عالي دماغي نهیں پائي جاتي — مینے اُنسے کها که وہ کونسي بات اس مسدس میں هوتي که جس سے آپ مصنف کو عالي دماغ سمجهتے اور آپ کے پاس عالي دماغي جانچنے کي میزان کیا هی — کیا اپنا دماغ هی — کیا آپ نے موتیوں کو قطب صاحب کي بهیم کي چهنکي سے تولا هی — اُسپر وہ فرمانے لگے که اسمیں امیرزادوں کي کبوتر بازي کا ذکر درست نهیں لکها — میں اور وہ اکیلے هي تهے — اگر اَور احباب هوتے تو تهوڑي دیر یاروں کي دل لگي خوب رهتي — دوسرا دهوکا اِن بدبینوں کا یهه هوتا هی جسکے دام میں بهت سے اسیر هوتے هیں که هم نے اُس کتاب کو نگاہ تامل سے دیکها تو یهه معلوم هوا که جو اُسکا اچها حصه هی وہ مصنف نے پهلے اُستادوں سے نقل کیا هی یا اُنکے تتبع سے لکها هی — یهه ایک امر که کسي شخص نے کوئي مضمون اُستادان سلف سے نقل کیا هی یا اُنکے تتبع سے لکها هی بڑا مغالطه دینے والا هی بهت کم آدمي اسکو سمجهتے هیں که خلقت کو خدا بدلتا نهیں — وهي انسان کي طبیعت هی وهي عالم فطرت هی — جب سوچنے والي طبیعتیں متشابه ایک شی کو سوچینگي خواہ اُنمیں بُعد زماني هو یا مکاني هو اُنکے خیالات میں بهت سي باتیں مشترک هونگي - مثلاً ایک شاعر نے گهوڑے کو دو هزار برس پهلے دیکها تها تو اُسکو چارهي ٹانگیں اُسکي نظر آئي هونگي اور جب اُسکي تیزدوي کا خیال کیا هوگا تو اول رفتار کي تشبیه هوا اور برق سے سوجهي هوگي - وهي حال آج هی که شاعر کو گهوڑے کي چار ٹانگیں نظر آتي هیں اور اُسکي تیز روي کي تشبیه کے واسطے باد اور برق کا خیال آتا هی — پس آج کوئي شاعر گهوڑے کو چار پاے باد یا برق رفتار کهے تو اُسکو یهه کهنا که وہ شاعر سلف کا

ناقل هی محض بے سروپا هی — جب اسباب ایک سے جمع هونگے نتیجه ایک سا پیدا هوگا - جب ایک سی طبیعتیں سوچنے والی هیں اور ایک هی شی کو سوچتی هیں تو ضرور اُنمیں توارد هوگا - سرقه کی تہمت رکھنی بدظنی هی اور اس مشابہت کو دیکھکر کسی تصنیف کی تذلیل اور تحقیر کرنی ستم هی — یهه بعینه ایسی بات هی که خوبصورت ماں باپوں کے حسین بچوں کو بد صورت اور کریه منظر اس سبب سے هم خیال کریں که اُنکے خط و خال کنچهه ماں سے اور کنچهه باپ سے ملتے هیں - همکو ایسے محل پر دو باتوں کی تعریف کرنی چاهیئے — اول اُس اولاد کی حسانت کی اور دوسرے اس مشابہت کی جو اولاد اور والدین میں هی - یہی حال شاعر کا هی که اگر اُسکی نظم نفس الامر میں پایہ عالی رکھتی هی اور اُس میں کسی اُستاد کا تتبع پایا جاے یا کسی اُستاد کے کلام کی نقل دیکھی جاے تو دوباتوں کی تعریف کرنی چاهیئے — اول یهه که اُسکی تصنیف نفس الامر میں عمدہ هی — دوم کسی اُستاد کی تتبع کو خوب نبہایا هی — مثلاً اس مسدس کے اس شعر کو —

وہ دین جسنے اعدا کو اخوان بنایا ● وحوش اور بہایم کو انسان بنایا

یهه کہنا که قرآن شریف کی اس آیت کا ترجمہ هی *

کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخواناً

اُس میں مصنف کی کنچهه تعریف نہیں هی — یهه خیال محض بیجا هی — اسکے اندر مصنف کی ذهانت اور لیاقت کی نہایت تعریف کرنی چاهیئے که وہ اپنے کلام کی تائید میں ایسی سند لایا که جس سے کسی مسلمان کو اُسکے تسلیم کرنے میں کلام هی نہیں رها — اس صنعت اقتباس سے حسن کلام دوبالا هوگیا — نقل آدمی اُس چیز کی کرتا هی جسکی اصل دماغ میں هو — اس اصل کا دماغ میں هونا کیا کوئی سہل امر هی ؟ - ایک میرے گہرے دوست مجھسے کہنے لگے که اِس مسدس میں وهی مضامین لئے هیں جو تہذیب الاخلاق کے پرچوں میں بار بار منطبع هوئے هیں - وہ نثر میں تھے یهه نظم میں هیں — مینے کہا که آپ پہلے سے یہی اعتراض کیوں نہیں کرتے که تہذیب الاخلاق میں بہی وهی مضامین لکھے هیں جو اوروں نے لکھے هیں - اُسپر اُنہوں نے کہا که میں تو یہی خیال کرتا هوں پہر مینے کہا که اس اعتراض کو حضرت آدم کے زمانه تک بہی پہونچاکر چپ رهوئے گا یا نہیں اُسپر وہ هنسنے لگے مینے کہا که میرے نزدیک جو یهه خیال کسی عمدہ تصنیف کی نسبت پیدا هوتا هی که کوئی اُسمیں نئی بات نہیں پرانی باتوں کا اعادہ کیا هی صرف خباثت کا خیال هی اور کنچهه نہیں ●

آمدم بر سر مطلب — سب سے اول بات جو مصنف کو تحسین و آفرین کا مستحق کرتی هی وہ اُسکی عالی دماغی اور دانشمندی و نیک نہادی هی که اُسنے پرانی ایشیائی

شاعري کا طریقه چهوڑا ارر فرنگستاني شاعري کا مسلک اختیار کیا — بہت تهوڑے آدمي دنیا میں ایسے عقلمند هوئے هیں که وہ یهه سوچا کرتے هیں که همکو کونسا طریقه نیا اختیار کرنا چاهیئے ورنه جس طریقه پر انسان پڑ جاتا هی أسي پر اندهوں کي طرح چلا جاتا هی — کبهي أس سے پهرنے کا اراده نهیں کرتا - اِس دیده ور هوشمند نے أس طریقه شاعري کو جسمیں وہ بیس برس کي محنت اور جان کاهي سے أستادوں کے طبقه اعلی میں داخل هوا تها اور أنمیں نهایت اعزاز اور اکرام کے ساتهه بیٹها تها یک لخت چهوڑدیا اور سب أستادوں کو سلام کرکے أوتهه کهڑا رها اور وہ مسلک شاعري کا اختیار کیا جو آج مهذب قوموں میں سب سے زیاده عمده شمار هوتا هی — جس وقت أسنے دیکها که ایک عالي دماغ هندوستان میں أردو زبان کے علم ادب میں مغربي خیالات کا بیج بورها هی اور أس سے برائیوں اور حماقتوں اور جهالتوں کو دور کررها هی - پهکڑ ضلع جگت سے نفرت دلوا رها هی اور یهه فائده ایسا ملک کو پهونچا رها هی جسکو کبهي زوال نه آئیگا اور آینده نسلیں أسکے احسان کو مانینگي تو یهه دبیر بهي اپني عالي دماغي اور قدرتي شاعرانه طبیعت کو لیکر أسکي مساعدت پر کمر بسته هوگیا اور اپنے قلم کے زور سے معاضدت کرنے لگا - أسنے وہ سارے اپني پراني شاعري کے خیالات دلسے محو کردیئے - اپني اس کتاب کي نظم و نثر میں أسنے اس شاعري کي ایسي مذمت کي هی که جس سے معلوم هوتا هی که اگر دنیا کي ساري شاعري کے برے حصے یکجا جمع کیئے جاویں تو وہ برائي میں أسکے برابر نه هوں — أسنے أس معشوق کے خیالات کو دلسے أوڑا دیا جسکي تصویر بنائي جاتي تو بهچا سے زیاده ڈراوني هوتي - أسکے چهره میں دهن اگر خوردبین سے دیکها جاتا تو معلوم نهیں نظر آتا یا نه آتا — اگر کمر بال سے زیاده باریک نظر آتي تو چوتڑ أسمیں پهاڑ سے لٹکے هوئے نظر آتے — یهه عالي فهم سمجهه گیا که اس شاعري میں سوائے جهوٹ کے کچهه أور نهیں اور جو سچ بهي هی تو بیفائده — بیفائده سچ اور جهوٹ دونوں ایکسا حکم رکهتے هیں اس مشرقي شاعري کا چهوڑنا ایسا مشکل نه تها جیسا که مغربي شاعري کا اختیار کرنا دشوار تها — انگریزي زبان نه کبهي سیکهي تهي نه اب پڑهي هی نه پڑهنے کا قصد هی جسکے طفیل سے طرز اور روش مغربي نظم کي معلوم هوتي مگر جو اصل گر اس نظم کے تهے وہ أنکو جانتا تها که اِس طرز کي شاعري کے واسطے یهه امر ضرور هی که شاعر دنیا کے حال سے واقف هو اور طبیعت انساني کو سمجهے که أسمیں نیچر (فطرت) نے کیا کیا پیدا کیا هی چنانچه أسنے اسي طرف توجهه کي — اول پنجاب میں جب اِس قسم کي نظم کا چرچا هوا تو أسنے نیچر کي چیزوں پر مثنویاں لکهیں اور مشاعره میں پڑهیں — طبیعت قدرت سے شاعري کے لیئے موزوں هوئي تهي — أسکي مساعدت سے آغاز هي میں ایسي أسکي شهرت هوگئي که وہ حاسدوں کے حسد سے بهي کم نه هوسکي — أسکے ذهن میں اول هي اس شاعري کے رموز خاطرنشین هوگئے اور وہ یهه

خوب سمجھہ گیا که شاعر کا فقط یهي کام نهیں که وہ اپنے اشعار میں کسي چیز کي تصویر کو آنکھوں کے سامنے کھڑا کردے بلکه اصل کام اُسکا یهہ هی که اس تصویر کو دکھا کر دل و دماغ میں اُسکي تصویر کو جمادے اور ایک استعجاب اور بوالعجبي پیدا کردے اور اُسکے تمام اسرار کو کھولدے اور اُسکے تعلق کو انسان کے ساتھہ بتلادے — اسي کو شاعري کا معجزہ یا سحرحلال کہتے هیں اور اسي کا نام شاعري هی — سو اِس شاعر نے اس مسدس میں کرکے دکھا دیا — اُسنے اسلام کي ترقي اور تنزل کا حال اس خوبي سے لکھا هی که اُس سے وہ باتیں جنکا پیدا کرنا اهل اسلام کے دل و دماغ میں تھا وہ پیدا کردیں — بہت سے لایق مسلمانوں نے جنکے بھلے دن آتے هوئے نظر آتے هیں اس مسدس کو اپنا ورد بنالیا — ایک نهایت لایق مسلمان مجھہ سے کہتا تھا که بعد قرآن کے پڑھنے کے اگر میرا دل کسي کتاب کے پڑھنے کو چاهتا هی تو اس مسدس هي کے پڑھنے کو چاهتا هی — ایک آؤر فاضل مولوي کہتا تھا که میں کبھي اس مسدس کو نهیں پڑھتا که میري آنکھوں میں آنسو نهیں بھر آتے — ایک مسلمان کوشش کررها هی که فقیروں کو اُسکے بعض بند یاد کراکے کہی که اسے گھر گھر مسلمانوں کے دروازوں پر پڑھا کرو — اور مجلسوں میں یهہ مسدس الهآباد میں پڑھا گیا جہاں اُسپر مسلمانوں کا وهي حال هوا جو دبیر اور انیس کے مرثیوں پر هوتا هی اول سے آخر تک مسدس کو دیکھیئے تو یهہ معلوم هوتا هی که مسلمانوں کو مہمان بناکر ایک دسترخوان اُنکے آگے بچھایا هی جس پر اول ایک کھانا آتا هی تو یهہ معلوم هوتا هی که اب اس سے زیادہ کیا اور لذیذ کھانا آئیگا — جب وہ ختم هوتا هی اور دوسرا کھانا آتا هی تو وہ ایسا خوش ذایقه هوتا هی که پھر تیسرے کھانیکي اُمید نهیں هوتي که وہ حلاوت میں اس سے زیادہ هوگا — غرض یهي حال اخیر کھانے تک چلا جاتا هی — جسوقت ملک عرب کي ابتر اور قدرتي حالت کا بیان اس کتاب میں اول کوئي پڑھتا هی تو یهہ جانتا هی که بس اس سے آگے کیا عمدہ بیان آئیگا — پھر بعد اُسکے ظهور اسلام سے عرب کے سرسبز اور شاداب هونے کا بیان آتا هی تو وہ پہلے بیان کو بھلا دیتا هی اور پڑھنے والا یهہ سمجھتا هی که بس اب اس سے بہتر کیا آؤر مضمون مصنف لکھیگا — پھر بعد اُسکے تنزل کا حال آیا تو اُسے پڑھکر وہ پھڑک جاتا هی اور ایک عالم حیرت میں مستغرق هوتا هی — مصنف اپني اس خوان‌گستري کو یوں بیان کرتا هی اور دل میں بھي اُسے یهي سمجھتا هی که گویا یهہ اهل دهلي اور لکھنو کي دعوت میں ایک ایسا دسترخوان چُنا گیا هی جس میں اُبالي کھچڑي اور بےمرچ سالن کے سوا کچھہ نهیں هی — هاں یهہ سچ هی اگر مصنف کے اُستاد مرحوم زندہ هوتے تو ضرور کہتے که کمبخت شاگرد نے ایک برانڈي کي بوتل بھي دسترخوان پر ایسي نهیں رکھي جس سے ایک گلاس تو نکالکر پیتے — مگر جو اس مائدہ کے مزوں سے آشنا هیں وہ مصنف کي اس تحریر سے یهہ سمجھتے هیں که مصنف ضرور اپني

طرز و روش میں اپنی ترقی کو کمال پر پہنچائیگا — یہہ سمجھنا ہی اُسکی خوش نصیبی ہی — جو انسان یہہ جانتا ہی کہ جس کام کا مجھے کرنا ہی اُسکا تھوڑا حصہ کیا ہی اور بہت سا باقی ہی وہ ضرور ترقی کرتے کرتے اہل کمال ہوجاتا ہی — جب وہ اپنی ایسی سخن سنجی کو اوبالی کھچڑی اور بے مرچ سالن بتلاتا ہی تو سمجھنا چاہیئے کہ اُسکی زبان کس مزہ اور چاشنی سے آشنا ہوگی - یہہ تو مضامین کی کیفیت ہی - اب الفاظ کی صفائی کو دیکھئے کہ وہ معانی کے واسطے ایک آئینہ ہی - عجب طرح کی اُس میں حلاوت لطافت متانت ہی - نہ کہیں اُس میں تعقید لفظی ہی نہ معنوی — زبان کی سادگی میں مضامین کی فرزانگی کا بٹھانا یہہ اسی مصنف کا حصہ تھا - سادگی زبان سے کوئی سادہ لوح یہہ نہ سمجھے کہ اُس زبان سے مراد ہی جو بچے اور عورتیں اور گنوار بولتے ہیں - اُنکی یہہ سادگی فقط خیالات کی کمی اور کوتاہی سے ہوتی ہی - ایک گنوار اپنی سادہ زبان میں یہہ کہہ سکتا ہی کہ میری ٹانگ ٹوٹ گئی مگر ایک ڈاکٹر اُسکو ان سادہ الفاظ میں نہیں ادا کرسکتا کیونکہ گنوار کے دلمیں کوئی اَور خیال ہی نہیں جسکو وہ الفاظ میں بیان کرے اور ڈاکٹر کے دلمیں سو خیال اس شکستگی کی نسبت ہیں - غرض ہماری سادگی زبان سے مراد یہہ ہی کہ اُس میں باریک باریک اور درشت الفاظ جس سے فضیلت کا اظہار ہوتا ہی نہیں ہیں - نہ مبالغہ ہی نہ پھولوں پر رنگ چڑھا کر اُنکو بے رونق کیا ہی - نہ صنعتوں کا پیرایہ پہنا کر عبارت کی صورت ایسی بگاڑی ہی جیسے یہاں کی عورتیں بن سنور کر اَور اپنی اصلی صورت کو بگاڑ لیتی ہیں - بڑا حصہ مسدس کا ایسا ہی کہ گنوار کی سمجھہ میں آتا ہی اور اُس سے حظ اُٹھاتا ہی - تھوڑا سا حصہ ایسا ہی کہ ایک فاضل کی سمجھہ میں نہ آتا اگر اُسکے حاشیئے نہ لکھے ہوئے ہوتے — ایک شاعر صاحب نظر اور مبصر نے مجھسے کہا کہ اس مسدس کی زبان ایسی ہی کہ میں نے اُس سے اچھی کسی اُستاد کی زبان نہیں دیکھی - جس مضمون کو لکھنا ہی ایسے الفاظ میں لکھا ہی کہ اُس سے بہتر الفاظ ملنے ناممکن ہیں - مگر معلوم نہیں اپنی اور اُس شاعری کی جسکے سبب سے یہہ پاکی زبان حاصل ہوئی ہی کیوں مصنف نے اسقدر ہجو کی ہی اور اُسکو سنڈاس بنایا ہی - اور مجھے اسپر بھی حیرت ہی کہ ایک لطیف اور پاکیزہ بیان نے دس پانچ انگریزی الفاظوں کو ناحق کیوں ٹھوسا ہی - میں نے پہلے امر کی نسبت تو کچھہ کہا نہیں مگر انگریزی الفاظ کی نسبت یہہ گذارش کی کہ اس استعمال میں بڑا اختلاف رائے ہی - بعض کی رائے یہہ ہی کہ زبان کا قاعدہ ہی ہی کہ اُسمیں غیر زبان کے الفاظ ملتے کرتے ہیں اُس سے زبان کو وسعت حاصل ہوتی ہی اور اُنکا استعمال زبان میں ایسا بھلا معلوم ہوتا ہی جیسے کہ سنگ مرمر میں سنگ عباسی کی منبت کاری کردی یا یاقوت سونے میں جڑدیا — جو مخالف رائے رکھتے ہیں وہ یہہ کہتے ہیں کہ اجنبی زبانوں کے الفاظ کا استعمال اپنی زبان میں ظروف گوہریں میں غلاظت کا بھرنا ہی — انگریزی زبان میں ابتک اِس محاورہ کا

استعمال چلا آتا ہی کہ نقل شخص اپنی زبان میں اجنبی زبانوں کے الفاظ استعمال کرتا ہی یعنی بڑا احمق ہی — سچ یہہ ہی کہ تشبیہہ تو عربیات کے لیئے ایک عمدہ گزہ لی جاتی ہی - جو لوگ الفاظ انگریزی استعمال میں لاتے ہیں اُنکو اپنی زبان میں کوئی لفظ ایسا نہیں ملتا کہ اُسکا وہی مفہوم ہو جو اُس انگریزی لفظ کا ہی — اسلیئے وہ اصل لفظ ہی لکھہ دیتے ہیں — انگریزی زبان میں بھی یہی قاعدہ ہی کہ ہماری زبان کے الفاظ لکھدیئے جاتے ہیں — مگر انگریزوں کو یہہ شکایت ہی کہ یہہ انگریزی ہماری سمجھہ میں نہیں آتی - ہندوستانیوں کو یہہ شکایت ہی کہ یہہ اپنی زبان ہماری سمجھہ میں نہیں آتی - اُس میں یہہ الفاظ ایسے بھر رکھے ہیں کہ ہماری فہم کا گھوڑا اُس سے ٹھوکر کھاتا ہی — زمانہ اِس مشکل کو آسان کریگا — میرا طریقہ یہہ ہی کہ انگریزی لفظ تو نہیں لکھتا مگر اُسکے قریب‌المعنی جو لفظ اپنی زبان میں ہوتا ہی وہ لکھتا ہوں — مگر معنی اُسکے وہ بیان کرتا ہوں جو اُس انگریزی لفظ کے ہیں — مثلاً ریویو ایک انگریزی لفظ ہی جسکے اصلی معنی نظر ثانی کرنے کے ہیں — مگر اصطلاحی معنی اُسکے یہہ ہیں کہ کتابوں کی عیب و صواب بتانے — اب ایک عربی لفظ تبصرہ کا ہی جسکے معنی دکھا دینے کے ہیں جیسے ریویو کے معنی — اصلی معنی کی مناسبت سے عیب و صواب بتانے کے انگریزی میں ہوگئے — اِسطرح تبصرہ کے معنی عیب و صواب دکھا دینے کے ہماری زبان میں ہوسکتے ہیں بشرطیکہ کوئی اُسکو استعمال کرے — اس میں کچھہ دنوں تک یہہ خرابی رہے گی کہ پہلے معنی الفاظ کے ایسے ذہن میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ یہہ نئے معنی دیر میں ذہن کے اندر جاگزین ہونگے — مگر اُن انگریزی الفاظ کے استعمال سے یہہ طریقہ بہتر ہوگا کہ اُنکو ہم نہ پڑہ سکتے ہیں نہ سمجھہ سکتے ہیں - مگر اس میں استعمال کرنے والے کو محنت پڑتی ہی اور لغت کی کتابوں کی ورق گردانی میں اُنگلیاں گھسنی پڑتی ہیں — الفاظ کا جوں توں لکھہ دینا آسان ہی اسیلیئے لکھنے والے لکھہ دیتے ہیں اور سونے میں اپنے نزدیک یاقوت جڑ دیتے ہیں — یہہ ایک مباحثہ جدا ہی — ان الفاظ کے استعمال سے مصنف کی زبان کی فصاحت پر اعتراض نہیں ہوتا ●

مصنف نے کتاب کا نام مد و جزر اسلام رکھا تھا — ترقی اسلام مد تھا تنزل اسلام جزر تھا — پانی کا قاعدہ ہی کہ بعد مد و جزر کے ہموار ہوجاتا ہی — اسلیئے جزر کے ساتھہ مشابہت تامہ پیدا کرنے کی مصنف نے آخر کو اخاتمہ مسدس میں اسلام کی ترقی و تنزل کو ہموار کرکے اَوْر قوموں کی برابر کردیا - مگر اس سے اسلام اَوْر زیادہ ناہموار ٹھہر گیا - یقین ہی مصنف کی جب دوبارہ کتاب چھپیگی تو وہ شراب کو سہراب اپنی رشحۂ قلم سے کریگا ●

راقــــــــم

محمد ذکاءالله

پروفیسر میور کالج الٰہآباد

مقام الٰہآباد

۱۸ جولائی سنہ ۱۸۷۹ ع

تدبیر

بہت سے خیالات ہیں جو حقیقت میں مذہب سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتے بلکہ مذہب کے سوا اَور مختلف اسباب سے انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں مگر ایک وہمی تعلق کے سبب وہ اُنکو مذہبی خیالات سمجھکر اُنپر جم جاتا ہی . مثلاً یہہ خیال کہ زمین ساکن ہی اور آسمان اُسکے گرد پھرتے ہیں حقیقت میں مذہب اسلام سے علاقہ نہیں رکھتا بلکہ یونانی فلسفہ سے جو کہ علماے اسلام کے خیالات پر چھا گیا تھا پیدا ہوا ہی لیکن غلطی سے وہ ایک ایسی ضروری بات سمجھی گئی ہی کہ اُسکے انکار سے گویا قرآن اور حدیث کا انکار لازم آتا ہی . اسیطرح یہہ خیال کہ آدمی کی تدبیر سے کچھہ نہیں ہوسکتا ایک ایسا خیال ہی جو مذہب کے سوا اَور مختلف اسباب سے انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہی مگر غلطی سے ایک مذہبی خیال سمجھا جاتا ہی . اصل یہہ ہی کہ جو خیالات ملکی یا تمدنی یا تعلیمی خاصیتوں سے انسان کے دل پر مستولی ہوجاتے ہیں وہ اُنکو کسی ایسی زبردست دستاویز سے تقویت دینی چاہتا ہی جسکے آگے چون و چرا کی گنجایش نہو . ہم اس آرٹیکل میں یہہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ حصول مقاصد کے لیئے تدبیر اور سعی و کوشش کرنی انسان کا ایک ضروری فرض ہی' اور یہہ کہ اسلام نے اُسکا ضروری اور مفید ہونا بتایا ہی نہ غیر ضروری اور غیر مفید ہونا ؛ اور وہ کیا اسباب ہیں جنسے تدبیر کی وقعت انسان کے دل سے جاتی رہتی ہی ؟ •

کوئی شخص اسبات کا انکار نہیں کرسکتا کہ خدا تعالی نے ہر ذی روح کی جبلت میں یہہ خاصیت رکھی ہی کہ وہ نفع حاصل کرنے یا ضرر کے دفع کرنے کا بالطبع ارادہ کرتے ہیں' اور جہانتک اُنکی دسترس ہوتی ہی اس غرض کے لیئے کوشش کرتے ہیں . بھوک میں کھانے کی اور پیاس میں پانی کی جستجو کرتے ہیں . گھوڑا شیر سے اور چوہا بلی سے بھاگتا ہی . یہی کوشش جب انسان میں پائی جاتی ہی تو اُسکا نام تدبیر رکھا جاتا ہی • تدبیر کے معنی لغت میں انجام کار پر نظر کرنے کے ہیں اور عرف عام میں مطلوب کے قدرتی اسباب کی جستجو کرنے اور اُنکے ذریعہ سے اُس مطلوب کے بہم پہنچانے میں کوشش کرنے کو تدبیر کہتے ہیں • ظاہر ہی کہ ایسی کوشش تمام حیوانات میں سے صرف انسان ہی میں جو کہ ذی روح ہونے کے علاوہ عقل بھی رکھتا ہی پائی جاسکتی ہی • پس جسطرح دفع مضرت اور جلب منفعت کے لیئے کوشش کرنا اَور حیوانات کا قدرتی خاصہ ہی اسیطرح تدبیر کرنا انسان کا قدرتی خاصہ ہی •

جو لوگ تدبیر کو زبان سے محض بیکار اور لاحاصل بتاتے ہیں اور دل سے بھی ایسا ہی یقین کرتے ہیں وہ بھی تدبیر کرنے سے باز نہیں رہ سکتے . روز مرہ کے خرچ کے لیئے اکھٹی

جنس خرید کر رکھتے ھیں تاکہ ھرروز فکر کرنی نہ پڑے . پرانی جڑاول کو گرمی برسات میں حفاظت سے رکھتے ھیں تاکہ آیندہ موسم سرما میں کام آئے . مکانوں کی مرمت کرتے ھیں تاکہ وہ گرنے سے محفوظ رھیں . چھتوں پر مٹی ڈلواتے ھیں تاکہ برسات میں پانی نہ ٹپکے . روپیہ پیسے کو بغیر حفاظت کے نہیں رکھتے . اکیلے مکان کو کھلا نہیں چھوڑتے . مویشی کو مقید رکھتے ھیں . اولاد کو تا بمقدور بُری صحبت سے روکتے ھیں . غرضکہ اُن تمام مقاصد کے لیئے جنکے اسباب نہایت ظاھر اور بدیہی ھیں ھمیشہ تدبیر کرتے ھیں' اور اس سے صاف معلوم ھوتا ھی کہ تدبیر کرنا انسان کی فطرت کا مقتضا ھی اور یہہ سبق اُسکو قدرت ھی نے سکھایا ھی . ظاھر ھی کہ قدرت کا کوئی عطیہ بیکار نہیں ھوتا پس ضرور ھی کہ تدبیر بھی انسان کے حق میں بیکار اور غیر مفید نہ ھو جیسا کہ رسول خدا (صلعم) نے پرندوں کے حق میں ارشاد فرمایا کہ " تغدو خما صاً و تروح بطاناً " (جانور صبح کو بھوکے نکلتے ھیں اور شام کو سیر ھوکر آتے ھیں) یعنی وہ اپنی کوشش ھی سے کامیاب ھوتے ھیں . اور فرمایا کہ " الاسواق موائد اللہ فمن اتیہا فقد اصاب منہا " (بازار خدا کی نعمتوں کے خوان ھیں جو وھاں آئیگا اُن سے بہرہ مند ھوگا) یعنی تجارت میں دوڑ دھوپ کرنے سے ضرور کامیابی ھوتی ھی . ان دونوں حدیثوں سے بھی یہی ثابت ھوتا ھی کہ یہہ قدرتی خاصیت جسکا نام تدبیر ھی انسان کی طبیعت میں بیکار نہیں پیدا کی گئی' اور انسان کی کامیابی کا سیدھا رستہ تدبیر کے سوا اؤر کوئی نہیں ھی ٭

بالفعل ھماری قوم میں یہہ خیال کثرت سے پھیلا ھوا ھی کہ آدمی کی تدبیر سے کچھہ نہیں ھوسکتا بلکہ نفع یا ضرر جو کچھہ پہونچنے والا ھوتا ھی وہ ضرور پہونچتا ھی خواہ تدبیر کیجائے خواہ نہ کیجائے اور وہ اسکو دین اسلام کا ایک ضروری عقیدہ خیال کرتے ھیں ' اگرچہ وہ جیسا کہ ھملے اُوپر بیان کیا سوسری اور معمولی اغراض کے لیئے ھمیشہ تدبیریں کرتے ھیں مگر جب کوئی ایسا کام پیش آتا ھی جو آسانی سے حاصل نہیں ھوسکتا یا جسکے وسائل اور اسباب کسیقدر دقیق ھوتے ھیں تو وہ تقدیر اور توکل کا حرف زبان پر لاتے ھیں ' جو بے علم ھیں وہ تو پیشانی پر اُنگلی ٹیک کر یہہ مصرعہ پڑھ دیتے ھیں —

جوکہ پیشانی پہ لکھی ھی وہ پیش آنی ھی

اور پڑھے لکھے آیتوں اور حدیثوں سے استدلال کرکے کبھی اپنی مجبوری اور کبھی اپنے توکل کا اظہار کرتے ھیں . کوئی یہہ آیت پڑھتا ھی کہ " ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ " (یعنی خدا پر بھروسا کرنا کافی ھی) کوئی یہہ حدیث پڑھتا ھی کہ " جف القلم بما ھو کائن " (یعنی جو کچھہ ھونے والا تھا وہ قلم تقدیر لکھہ چکا) کہیں یہہ آیت پیش کیجاتی ھی کہ " تعز من تشاء وتذل من تشاء " (جسکو تو چاھے عزت دے اور جسکو تو چاھے ذلت دے) اور کہیں یہہ حدیث کہ " ماشا اللہ کان و مالم یشاء لم یکن " (جو خدا نے چاھا وہ ھوگیا اور جو اُسنے نہ چاھا وہ نہوا) .

اور کہیں یہہ آیت پڑھی جاتی ھی کہ " وما من دابة في الارض الا علی الله رزقہا " (یعني کوئی جاندار زمین پر ایسا نہیں جسکا رزق خدا کے ذمہ نہ ہو) غرض اسي قسم کي بہت سي آیتیں اور حدیثیں پیش کیجاتي ھیں جو تین باتوں میں سے کسي ایک نہ ایک بات پر دلالت کرتي ھیں . ایک یہہ کہ خدا پر توکل کرنا کافي اور ضرور ھی اور ھر ذي حیات کا رزق اسکے ذمہ ھی . دوسرے یہہ کہ ازل سے ابد تک جو کچھہ ہونے والا تہا سو ہوچکا . تیسرے یہہ کہ جو خدا چاھتا ھی وہ ہوتا ھی اور جو بندہ چاھتا ھی وہ نہیں ہوتا . لیکن ان تینوں باتوں سے تدبیر کا لاحاصل اور بیکار ہونا لازم نہیں آتا . خدا پر توکل کرنا (جیسا کہ ھم آگے مفصل بیان کرینگے) اسلیئے کافي اور ضروري ھی کہ بغیر توکل کے کسي تدبیر پر اقدام کرنے کي جرأت انسان سے نہیں ہوسکتي ' اور خدا تعالی جو ھر ذي حیات کے رزق کا متکفل ہوا ھی اسکے یہہ معني ھیں کہ تمام عالم کي پرورش کے لیئے جو چیزیں ضروري اور ابدي ھیں انکا روے زمین پر پیدا کرنا اسکے ذمہ ھی ' نہ یہہ کہ بغیر ھاتھہ پانو ھلائے حلق میں اوتار دینا اسکے ذمہ ھی . دوسري بات بھي تدبیر کے منافي نہیں بلکہ مؤید ھی ' کیونکہ ازل سے ابد تک جو کچھہ ہونے والا تہا وہ یہي تہا کہ ھرشي اپنے اسباب و علل کے ساتھہ وابستہ ہو جب مینھہ برسے تو سماں ہو اور جب مینھہ نہ برسے تو کال ہو ' جب تخم ریزي کیجائے تو غلہ پیدا ہو اور جب غذا کہائي جاے تو خون پیدا ہو تیسري بات سے بھي تدبیر کا بیکار ہونا نہیں سمجہا جاتا کیونکہ خدا تعالی نے اپنے پاک کلام میں جابجا اپنے مدبر عالم اور مسبب الاسباب اور علة العلل ہونے کي وجہہ سے اسباب کي تاثیرات اور افعال کو اپني طرف منسوب کیا ھی ' جیسے " وما رمیت اذرمیت ولکن الله رمی " (جب تونے پھینکا تہا تو تونے نہیں پھینکا بلکہ خدا نے پھینکا تہا) اور " أأنتم تزرعونہ ام نحن الزارعون " (آیا تم بوتے ہو اسکو یا ھم بوتے ھیں) *

جسقدر ھمکو اسبات کا یقین ھی کہ عالم موجود ھی اسیقدر ھمکو اسبات کا بھي یقین ھی کہ ھم سب کام اپنے اختیار سے کرتے ھیں ' اور جیسا ھمکو پہلے یقین میں ایک نہایت ضعیف احتمال اسبات کا رھتا ھی کہ شاید یہہ تمام نمایش عالم خواب کیسي نمایش ہو ویسا ھی ایک نہایت ضعیف احتمال اسبات کا رھتا ھی کہ شاید ھمارے یہہ سب افعال و حرکات ایسے ہوں جیسے قطب نما کي سوئي کي حرکت . لیکن ایسے ضعیف احتمالات سے یقین زائل نہیں ہوسکتا اسي لیئے آنحضرت نے فرمایا ھی کہ " دع مایریبک الی مالایریبک " (یعني شک میں ڈالنے والي بات کو اُس بات کے مقابل میں چھوڑ دو جو شک میں نہ ڈالے) پس اسمیں شک کرنے کي کوئي وجہہ نہیں ھی کہ جسطرح عالم کا موجود ہونا یقیني ھی اسیطرح ھمارے افعال کا اختیاري ہونا یقیني ھی . اگر ھم اپنے افعال میں ایسے ھي مجبور ہوں جیسے اوٗر جمادات مجبور ھیں تو تمام تکلیفات شرعیہ اور سزا و جزا باطل ہوجائے ' اور جن معنوں میں نیکي ' بدي ' مدح ' ذم ' لیاقت ' نالیاقتي ' انصاف ' بے انصافي ' دانائي ' نادانی '

فرض ' جوابدھي ' تصور اور بیقصوري وغیرہ الفاظ مذھب اور اخلق اور قانون میں استعمال کیئے جاتے ھیں وہ سب غلط ٹھیر جائیں — پس جہاں کہیں قرآن یا حدیث میں ایسے الفاظ وارد ہوئے ھیں جنمیں بندوں کے کام خدا کي طرف نسبت کیئے گئے ھیں وھاں اُن الفاظ کي اسناد اپني حقیقت پر نہیں ھی' اور یہہ بات اُن آیات و احادیث پر نظر کرنے سے بالکل صاف ھوجاتي ھی جنمیں بندوں کے اقبال و ادبار اور راحت و تکلیف وغیرہ کو اُنہیں کے افعال کا ثمرہ بتایا ھی جیسا نہ آگے چلکر ذکر کیا جائیگا ●

ھمارے نزدیک یہہ خیال کہ انسان کي تدبیر سے کچھہ نہیں ھوسکتا اور اسکو ایک مذھبي عقیدہ جاننا تقدیر اور توکل کے غلط معني سمجھنے سے پیدا ھوا ھی . تقدیر کے ایسے معني سمجھے گئے ھیں جنسے انسان کا مجبور ھرنا اور اسباب کا معطل اور بیکار ھونا لازم آتا ھی' مگر شارع نے تقدیر کے ایسے معني نہیں بتائے بلکہ ایسے معني بتائے ھیں جنسے نہ انسان کا مجبور ھونا اور نہ اسباب کا معطل ھونا لازم آتا ھی . حضرت شاہ ولي اللہ حجتہ اللہ البالغہ میں لکھتے ھیں کہ تقدیر اور اسباب کي سببیت میں کچھہ منافات نہیں ھی' کیونکہ جب آنحضرت صلعم سے پوچھا گیا کہ کیا دوا اور رقیہ تقدیر الھي کو ھٹادیتے ھیں' تو آپ نے فرمایا کہ وہ خود تقدیر الھي سے باھر نہیں ھیں (یعني دوا وغیرہ میں جو تاثیر ھی وہ بھي خدا ھي کي پیدا کي ھوئي ھی) . پھر شاہ صاحب نے اسي مطلب پر حضرت عمر کے اُس قول سے استدلال کیا ھی جو سرغ کے قصہ میں اُنسے منقول ھی . سرغ وادي تبوک میں ایک بستي کا نام تھا . وباے شام کے قصہ میں عبداللہ بن عباس سے روایت ھی کہ جب عمر فاروق سرغ میں پہنچے اور وباے شام کا حال سنا تو وھاں سے اولٹے پھر جانے کا حکم دیا . عبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر الھي سے بھاگنے کا ارادہ ھی . عمر فاروق نے کہا "نعم نفرمن قدراللہ الی قدراللہ" (ھاں ھم تقدیر الھي سے تقدیر الھي کي طرف بھاگتے ھیں) ' اور پھر یہہ تمثیل بیان کي کہ " دیکھو اگر تمھارے پاس اُونٹ ھوں اور تم ایک ایسے وادي میں پھونچو جسکي ایک جانب سرسبز ھو اور دوسري جانب بنجر ھو ' تو چاھو تم سرسبز زمین میں اپنے اُونٹ چراؤ اور چاھو بنجر زمین میں دونوں صورتوں میں تقدیر الھي سے باھر نہیں ھوسکتے " . اس سے معلوم ھوا کہ مسبب الاسباب نے جو مختلف اسباب میں مختلف تاثیریں رکھي ھیں اسیکا نام تقدیر الھي ھی . مرض کي حالت میں پرھیز اور دوا نہ کرنے سے مرض کا طول پکڑنا بھي تقدیر الھي ھی ' اور پرھیز اور دوا کرنے سے اُسکا زائل ھوجانا یہہ بھي تقدیر الھي ھی . وبا کے مقامات سے بھاگ کر موت سے بچنا بھي تقدیر الھي ھی' اور وبا کے مقامات میں جاکر مرجانا یہہ بھي تقدیر الھي ھی . گلہ کو سرسبز زمین میں چھوڑ کر اُسکو چارہ سے سیر کرنا بھي تقدیر الھي ھی ' اور بنجر زمین میں چھوڑ کر اُسکو بھوکا مارنا یہہ بھي تقدیر الھي ھی ●

اس مطلب کي تائید کے لیئے چند آیتیں قرآن مجید کي بھي یہاں نقل کرني مناسب معلوم ہوتي ھیں —

١ — ان الله لایغیر ما بقوم حتی یغیروا ما با نفسہم (رعد)

١ — خدا تعالی کسي قوم کي حالت نہیں بدلتا جب تک وہ آپ اپني حالت نہ بدلیں ●

٢ — ذلک بان الله لم یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما با نفسہم (انفال)

٢ — یہہ اس سبب سے ھی کہ خدا تعالی جو نعمت کسي قوم کو دیتا ھی اُسکو نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپني حالت نہیں بدلتي ●

٣ — ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم (شوری)

٣ — جو مصیبت تمکو پہنچتي ھی وہ تمہارے ھي کرتوت سے تمکو پہنچتي ھے

٤ — فما کان الله لیظلمہم ولکن کانوا انفسہم یظلمون (روم)

٤ — خدا کي شان سے نہ تھا کہ اُنپر ظلم کرے بلکہ وہ آپ اپني جانوںپر ظلم کرتے تھے ●

٥ — ذلک بما قدمت ایدیکم و ان الله لیس بظلام للعبید (انفال)

٥ — یہہ تمہارے ھي کرتوت کي سزا ھی اور خدا بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ھی

٦ — من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (کہف)

٦ — جسکا جي چاھے ایمان لائے اور جسکا جي چاھے ایمان نہ لائے ●

٧ — لہا ماکسبت و علیہا ما اکتسبت (بقرہ)

٧ — اُسکے لیئے مفید ھی جو وہ نیکي کرے اور اُسکے لیئے مضر ھی جو وہ بُرائي کرے ●

اسي مضمون کي اَوْر بہت سي آیتیں اور حدیثیں ھیں جنسے ثابت ہوتا ھی کہ ایسے کام جنکا نتیجہ اچھا ھی اور ایسے کام جنکا نتیجہ بُرا ھی دونوں طرح کے کام کرنے کا اختیار انسان کو دیا گیا ھی' اور جو تکلیف یا راحت یا اقبال یا ادبار اُسکو پہونچتا ھی وہ سب اُسیکے کام کے نتیجے ہوتے ھیں ●

پس معلوم ہوا کہ شارع نے تقدیر کے وہ معني نہیں بتائے جو ھماري قوم کے عام خیالات میں سمائے ہوئے ھیں' یعني یہہ کہ جسکو جو نفع یا ضرر پہونچنے والا ھی وہ ضرور پہونچیگا خواہ تدبیر کیجائے خواہ نہ کیجائے ●

دوسري غلطي توکل کے معني سمجھنے میں ہوئي ھی .. توکل کے صحیح معني اپنے تو عاجز سمجھنے اور خدا پر بھروسا کرنے کے ھیں' مگر غلطي سے توکل ایسے بھروسا کرنے کا نام رکھا گیا ھی کہ تدبیر اور کوشش کا بالکل اُسمیں لگاؤ نہ رھے' اور انسان مثل جمادات کے بے حس و حرکت

ہوکر بیٹھہ رہے ۔ گویا تدبیر اور توکل میں منافات سمجھی گئی ہی ۔ لیکن شریعت سے توکل کے ایسے معنی معلوم ہوتے ہیں جو ہرگز تدبیر کے منافی نہیں' اور تدبیر کے ایسے معنی معلوم ہوتے ہیں جو ہرگز توکل کے منافی نہیں ۔ جسطرح توکل کرنے کی تاکید کی گئی ہی اسیطرح تدبیر کرنے کی تاکید کی گئی ہی' اور جسطرح توکل کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہی اسیطرح تدبیر کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہی ۔ اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہی کہ چند آیتیں اور حدیثیں اور اقوال سلف جنمیں کوشش اور تدبیر کرنے کی اجازت یا تاکید یا تعریف کی گئی ہی نقل کی جائیں *

۱ — لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم (بقرہ)	۱ — تمپر (اے حاجیو) کچھہ الزام نہیں ہی اگر تم سفر حج میں خدا کے رزق کی تلاش کرو (یعنی تجارت وغیرہ کے ذریعہ سے معاش بھی پیدا کرو اور حج بھی کر آؤ تو کچھہ مضایقہ نہیں ہی) *
۲ — وجعلنا النہار معاشا (النبأ)	۲ — ہمنے (تمہارے لیئے) دن کو کمائی کرنے کا وقت بنا یا *
۳ — وجعلنا لکم فیہا معایش (الحجر)	۳ — ہمنے تمہارے لیئے زمین پر معاش حاصل کرنے کے اسباب پیدا کیئے *
۴ — فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ (الجمعة)	۴ — پھیل جاؤ زمین پر اور خدا کا رزق تلاش کرو *
۵ — علم ان سیکون منکم مرضی و آخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ (مزمل)	۵ — خدانے جان لیا ہی کہ بعضے ہونگے تم میں سے بیمار ' اور اور لوگ ہونگے جو سفر کرینگے زمین پر خدا کے رزق کی تلاش میں (یعنی وہ بھی بیماروں کی طرح رعایت کے قابل ہیں) *

اسیطرح اور بہت سی آیتیں ہیں جنسے طلب معاش کے لیئے کوشش اور تدبیر کرنے کی اجازت اور ترغیب پائی جاتی ہی' اور اخبار و اثار جو اس باب میں وارد ہیں اُنمیں سے چند اس مقام پر احیاء العلوم سے نقل کرتے ہیں —

۱ — قال رسول اللہ (صلعم) من الذنوب ذنوب لایکفرہا الاالہم فی طلب المعیشة	۱ — بعضے گناہ ایسے ہیں کہ طلب معاش میں کوشش کرنے ہی سے پاک ہوتے ہیں *

۲ — التاجر الصدوق یحشر یوم القیمة مع الصدیقین و الشهداء

۲ — سچا سوداگر قیامت کے دن صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ محشور ہوگا ٭

۳ — من طلب الدنیا حلالاً تعففاً عن المسئلة و سعیاً علی عیاله و تعطفاً علی جاره لقی الله و وجهه کا لقمر لیلة البدر

۳ — جو شخص دنیا کو وجهه حلال سے اسلیئے ڈھونڈتا هی که سوال کرنے سے بچے اور اپنے بال بچوں کی خبر لے اور همسایه کے ساتھه همدردی کرے وہ خدا سے ایسی حالت میں ملیگا که اُسکا منهه چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا هوگا ٭

۴ — کان رسول الله (صلعم) جالساً مع اصحابه ذات یوم فنظروا الی شاب ذی جلد وقوة وقدبکر یسعی فقالوا ویح هذا لو کان شبابه و جلده فی سبیل الله فقال (صلعم) لاتقولوا هذا فانه انکان یسعی علی نفسه لیکف عن المسئلة و یغنیها عن الناس فهو فی سبیل الله و انکان یسعی علی ابوین ضعیفین اوذریة ضعاف لیغنیهم و یکفیهم فهو فی سبیل الله

۴ — ایک روز آنحضرت صلعم صحابه کے ساتھه بیٹھے تھے اُنہوں نے ایک چست اور قوی جوان کو دیکھا که علی الصباح معاش کی تلاش میں نکلا تھا، بولے کیا خوب هوتا اگر اسکی قوت اور چستی خدا کی راہ میں صرف هوتی، اسپر آنحضرت صلعم نے فرمایا که ایسا نه کهو کیونکه اگر وہ اپنے لئے سعی کرتا هی تاکه مانگنے سے بچے اور لوگوں کا محتاج نهو تو وہ خدا هی کی راہ میں هی، اور اگر وہ اپنے ضعیف ماں باپ یا بال بچوں کے لیئے کوشش کرتا هی تاکه اُنکو مستغنی کرے اور اُنکے کام آوے تو بھی وہ خدا هی کی راہ میں هی ٭

۵ — ان الله یحب العبد یتخذ المهنة لیستغنی بها عن الناس

۵ — خدا تعالی اُس بندہ کو دوست رکھتا هی جو کوئی اُس پیشہ اختیار کرے که لوگوں کا محتاج نهو ٭

۶ — ان الله یحب المومن المحترف

۶ — خداتعالی پیشه ور مسلمان کو دوست رکھتا هی ٭

۷ — روی ان عیسی رای رجلاً قال ما تصنع قال اتعبد قال من یعولک قال اخي قال اخوک اعبد منک

۷ — روایت هی که حضرت عیسی نے ایک شخص کو دیکھا کہا ، توکیا کرتا هی ، کہا عبادت ، کہا تیري خبرگیري کون کرتا هی ، کہا میرا بھائي ، کہا تیرا بھائي تجھسے بڑا عبادت کرنے والا هی ●

۸ — کان زید بن سلمة یغرس في ارضہ فقال لہ عمر رضی الله اصبت استغن عن الناس یکن اصون لدینک واکرم لک علیهم کما قال صاحبکم، أحیحة ع ان الکریم علی الاخوان ذوالمال

۸ — زید بن سلمه اپني زمین میں پیڑ لگا رهے تھے ، حضرت عمر نے کہا ایسا هي چاهیئے اگر تو لوگوں سے بے غرض رهیگا تو تیرا دین زیادہ محفوظ رهیگا اور تیري عزت اُنمیں زیادہ هوگي ، جیسا که تمهارے دوست اُحیحه شاعر کا قول هی که بهائیوں میں دولتمند هي معزز هوتا هی ●

۹ — قال عمر رض ما من موضع یاتي الموت فیه أحب الي من موضع اتسوق فیه لاهلي ابیع و اشتري

۹ — عمر فاروق کہا کرتے تھے که میں موت کے آنے کي جگهه اُس جگهه سے بهتر نہیں سمجهتا جهاں اپنے کنبے کے لیئے بازار میں لین دین کررها هوں ●

ان تمام آیتوں اور حدیثوں اور اقوال سلف سے صاف ظاهر هی که طلب معاش میں کوشش اور تدبیر کرني انسان کا ایک ضروري فرض هی ، پس اگر تدبیر اور توکل میں منافات هوتي تو طلب معاش میں کوشش کرنے کي اجازت اور ترغیب اور تعریف نه هوتي — امام غزالي احیاء العلوم میں لکهتے هیں که " بعض اوقات ایسا خیال کیا جاتا هی که هاتهه پانو سے کسب کرنے اور دل سے تدبیر کرنے کو ترک کرنا اسکا نام توکل هی . یهه جاهلوں کا خیال هی کیونکه کسب اور تدبیر کو ترک کرنا شریعت میں حرام هی ، اور جبکه شریعت نے توکل کرنے والوں کي تعریف کي هی تو یهه کیونکر هوسکتا هی که دیني فضیلت (یعني توکل) ممنوعات شرعیه (یعني ترک کسب و ترک تدبیر) سے حاصل هوسکے " اسکے سوا بیماري کي حالت میں دوا اور پرهیز وغیره سے اُسکے دفعیه کي تدبیر کرني بهي بیشمار روایتوں سے ثابت هی ، چنانچه بعض محدثین نے خاص اسي قسم کي حدیثیں جمع کي هیں اور اُس مجموعه کا نام طب نبوي رکها هی . احیاء العلوم میں لکها هی که " آپ نے اکثر صحابه کو دوا اور پرهیز کي تاکید فرمائي هی . سعد بن معاذ کي فصد خود آنحضرت نے لي ، اور سعد بن زرارہ کے بدن پر داغ دیا . علي مرتضی کي آنکهیں دُکهتي تهیں آپ نے کهجوریں کهانے کو

منع کیا اور صہیب کو آنکھیں دکھنے میں خرما کھانے کا پرہیز بتایا ۔ خود آنحضرت صلعم ہمیشہ رات کو سرمہ اور ہر مہینے میں ایک بار پچھنے لگاتے تھے' اور ہر سال سنا کا مسہل لیتے تھے ۔ بچھو وغیرہ کے کاٹنے کا بارہا آپ نے علاج کیا درد سر اور پھنسی پھوڑے کے لیئے حنا کا استعمال فرماتے تھے " اسیطرح کی اَوْر بہت سی روایتیں لکھی ہیں اور اُن لوگوں کا قول رد کیا ہی جو علاج معالجہ ترک کرنے کو افضل بتاتے ہیں اور آخر کو یہہ لکھا ہی کہ جو لوگ ترک تداوی کو شرط توکل قرار دیتے ہیں اُنکو چاہیئے کہ بھوک میں کھانا نہ کھانے اور پیاس میں پانی نہ پینے اور سردی میں کپڑا نہ پہننے کو بھی شرط توکل قرار دیں' حالانکہ وہ ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے " ●

توکل کی حقیقت جو ہمارے خیال ناقص میں آتی ہی وہ یہہ ہی کہ اگرچہ انسان کی کامیابی کا سیدھا رستہ جو فطرت الٰہی نے اُسکو بتایا ہی تدبیر کے سوا اَوْر کوئی نہیں ہی لیکن تدبیر کا کامیاب ہونا ایسے ذریعوں پر موقوف ہی جو قطعاً انسان کی طاقت سے باہر ہیں ۔ اول تو انسان کی تدبیر میں بعض اوقات غلطی بھی ہوجاتی ہی یعنی حصول مقاصد کے لیئے جو واقعی اسباب و علل ہیں وہانتک اُسکا ذہن نہیں پہونچتا' اور اس سبب سے ناکام رہتا ہی ۔ مثلاً طبیب نے مرض کے اسباب و علامات سمجھنے میں غلطی کی اور اس سبب سے اُسکا علاج مرض کے موافق نہ پڑا ۔ پھر بعض اوقات تدبیر کے ناقص رہجانے سے بھی مطلب حاصل نہیں ہوتا ۔ مثلاً طبیب نے اسباب و علامات تو صحیح سمجھے مگر جو دوا اُس مرض کے لیئے نافع تھی وہ بہم نہ پہونچی' اور اگر بالفرض تدبیر میں کوئی غلطی یا نقصان واقع نہیں ہوا اور مطلب بھی حسب دلخواہ حاصل ہوگیا تو بھی غور کرنا چاہیئے کہ جن وسائل سے مطلب حاصل ہوا ہی اُنمیں کتنے ایسے ہیں جو انسان کی قدرت سے باہر ہیں' مثلاً جو تدبیر کہ وہ اپنی بقاے حیات کے لیئے ہرروز دو وقت کرتا ہی یعنی روٹی دال سالن وغیرہ جو دونوں وقت پکاکر کھاتا ہی اگر اُسمیں سے صرف روٹی کے لیئے اناج پیدا ہونے اور آٹا پسکر تیار ہونے کے تمام وسائل پر نظر کیجائے تو بے انتہا وسیلوں کے ایسے مختلف سلسلے معلوم ہونگے جنمیں سے ہرایک کا مرتب کرنا اُسکی طاقت سے باہر ہی ' مثلاً اگر کسان کی اُن تمام ترتیب وار کوششوں سے جو اُسنے فصل کے تیار کرنے میں کی ہیں اور مینہہ کے پانی اور دن کی حرارت اور رات کی برودت اور مختلف ہواؤں کے تموج اور دیگر قدرتی اسباب سے جنکے سبب سے غلہ تیار ہوا قطع نظر کیجائے' اور اُن آلات سے بھی قطع نظر کیجائے جو کھیتی کے کام میں آئے ہیں' اور جنکے بننے میں بڑھئی اور لوہار اور اَوْر کاریگروں کی ضرورت پڑی ہی' اور جنکے لیئے بہت سے مزدوروں نے لوہا کانوں سے اور لکڑی جنگل سے بہم پہنچائی ہی' اور صرف یہہ دیکھا جائے کہ غلہ تیار ہوکر اور اُسکا آٹا پسکر انسان تک کیونکر پہنچتا ہی توبھی ایک بڑا لمبا سلسلہ نظر آئیگا جو اُسکی احاطہ قدرت سے باہر ہی' کیونکہ غلہ سب جگہہ

پیدا نہیں ہوتا بلکہ ایک جگہہ سے دوسري جگہہ بہر کر لیجایا جاتا ہی' اور اس غرض کے لیئے بیوپاري دریا اور جنگل قطع کرتے ہیں اور باوجودیکہ کبہي ڈوب جانے کي وجہہ سے اور کبہي لٹ جانے کے سبب سے اور کبہي أور اسباب سے أنکو سخت سخت نقصان پہنچے ہیں ' تو بہي مسبب‌الاسباب نے أنکے دل پر منفعت کي أمید کو ایسا مسلط کیا ہی کہ وہ اپني کوشش سے باز نہیں آتے ' اور انسان کے مدني‌الطبع ہونے کي وجہہ سے خاص خاص ملکوں کي پیداوار تمام دنیا کي پرورش کرتي ہی . پہر جن جہازوں میں یا جن چہکڑوں میں غلہ لد کر ایک جگہہ سے دوسري جگہہ جاتا ہی وہ بہي خود بخود تیار نہیں ہوتے بلکہ بے شمار آدمیوں کي صنعت سے تیار ہوتے ہیں . پہر أن بیوپاریوں سے دوکاندار لوگ خرید کر ہرایک شہر کے کوچہ کوچہ میں پہیل جاتے ہیں ' اور أسکو پسنہاریوں سے پسواتے ہیں' اور جن آلات سے غلہ پستا ہی یا جا بجا متفرق ہوتا ہی أنکي تیاري بہي ایک جم غفیر کي محنت پر موقوف ہی . غرضکہ ادنی سے ادنی مقصد کے لیئے انسان کو وہ اسباب درکار ہیں جو أسکي قدرت کے احاطہ سے باہر ہیں ' مگر مدبرالسموات والارض نے نظام عالم کا مدار ایسے محکم اور مضبوط قانون پر رکہا ہی جو أسکي عاجز مخلوق کي تمام ضرورتوں کو حاوي ہی اور کبہي اپني دائمي اقتضا سے تجاوز نہیں کرتا . اسیواسطے انبیا علیہم‌السلام نے جوکہ دنیا میں خاص خداے واحد کي پرستش اور توحید اور عظمت و جلال پہیلانے کے لیئے بہیجے گئے تہے بندوں کو ایسے قاعدے تعلیم فرمائے ہیں کہ وہ کسي حالت میں أس بڑے بازیگر کو جو پردہ میں بیٹہا اس بڑي پتلي کو نچا رہا ہی پر کبہي سامنے نہیں آتا بہولنے نہ پائیں . صبر اور شکر' رضا و تسلیم' خوف ورجا' توبہ و استغفار ' عبادت و صدقہ' ذکر اور دعا ' اور سوا انکے أور مقامات یقین جو انبیا نے تعلیم کیئے ہیں وہ سب اپنے اپنے موقع پر اسي غرض کے لیئے تعلیم کیئے ہیں . اسیطرح توکل کي بہي جا بجا تاکید کي گئي ہی' یعني یہہ سکہایا گیا ہی کہ انسان کو اپني تدبیر پر مغرور نہونا چاہیئے بلکہ یہہ سمجہنا چاہیئے کہ اگر قدرتي تائیدیں نہونگي اور وہ تمام اسباب جو مسبب‌الاسباب نے ہماري کامیابي کے لیئے مقدر کیئے ہیں مساعدت نہ کرینگے تو ہماري کامیابي غیر ممکن ہی . مگر یہہ سمجہنا کہ محض خدا پر توکل کرکے بیحس و حرکت بیٹہہ جانے سے مطلب حاصل ہوسکتا ہی سخت غلطي ہی' چنانچہ عمر فاروق نے اس غلطي کو صاف ظاہر کردیا ہی اور یہہ کہا ہی کہ " تم میں سے کسیکو نہیں چاہیئے کہ تلاش معاش سے بیٹہ رہے اور یہہ پڑہا کرے —

قال عمر رض لایقعد احدکم عن طلب الرزق و یقول اللهم ارزقني فقد علمتم ان السماء لاتمطر ذهباً والفضة (احیاء العلوم)

کہ (اللهم ارزقني) بارخدا مجہکو رزق دے ' کیونکہ تم جانتے ہو کہ آسمان سے سونا اور چاندي نہیں برستا ॥

قول احمد مانقول فيمن جلس في بيته او مسجده وقال لا اعمل شيئاً حتى ياتيني رزقي فقال احمد هذا رجل جهل العلم اما سمع قول النبي صلعم ان الله جعل رزقي تحت ظل رمحي وقوله ص حين ذكر الطير فقال تغدو خماصاً وتروح بطانا فذكر انها تغدو في طلب الرزق (احياء العلوم)

اور نيز امام احمد بن حنبل سے جب لوگوں نے پوچھا كه آپ اُس شخص كے حق ميں كيا كہتے هيں جو اپنے گهر يا مسجد ميں بيٹها رهے اور كہے كه ميں كچهه نه كرونگا جب تك ميرے پاس رزق آپ سے نه آئے، تو اُنهوں نے يهه جواب ديا كه ايسا شخص علم دين سے جاهل هے، كيا اُسنے نبي صلعم سے نهيں سنا كه خدا نے ميرا رزق ميرے نيزه كے سايه تلے مقرر كيا هے، اور يهه قول نهيں نهيں سنا كه پرندے صبح كو بهوكے نكلتے هيں اور شام كو سير هوكر آتے هيں يعني رزق كي تلاش ميں نكلتے هيں *

توكل كي تعليم ميں اُس روحاني تلقين كے علاوه جو اُوپر ذكر كي گئي ايك دنيوي مصلحت بهي مضمر هے . يعني آدمي اپني عاجزي اور درماندگي پر اور كاميابي كے بے انتها مشكلات پر نظر كركے اكثر اوقات تدبير كرنے سے جي چهوڑ ديتا هے ، اور اپني كوشش كو اُن بے انتها مشكلات كے مقابله ميں ناچيز سمجهكر هاتهه پانو كچهه نهيں هلاتا ، اسواسطے خدا پر بهروسا كرنے كي تاكيد كي گئي هے تاكه انسان پر مايوسي اور جبن طاري هونے نه پائے، اور وه اپنے اڑے وقتوں ميں مسبب الاسباب اور رب الارباب پر بهروسا كركے كوشش كے ليئے فوراً كهڑا هوجائے، اسي ليئے كلام الهي ميں ارشاد هوا هے كه " ومن يتوكل على الله فهو حسبه " يعني خدا پر بهروسا كرلينا هي كاميابي كے ليئے كافي هے، كيونكه اُسپر بهروسا كرنے كے بعد كوئي مشكل مشكل نهيں رهتي اور كوشش و تدبير كرنے كا حوصله جوكه كاميابي كا اصلي سبب هے خود بخود پيدا هو جاتا هے، اور اسي ليئے يهه بهي ارشاد هوا كه " فاذا عزمت فتوكل على الله " يعني جب تو كسي كام كا اراده كرے تو خدا پر بهروسا كر ، اس سے معلوم هوا كه توكل كرنے كا حكم اسليئے نهيں ديا گيا كه تدبير و كوشش كرني نه پڑے بلكه اسليئے ديا گيا هے كه تدبير و كوشش كرنے كي جرأت اور حوصله زياده هو *

غالباً همارا اُوپر كا بيان اس مطلب كے ليئے كافي ثبوت هوگا كه عقل اور شرع دونوں كي رو سے كاميابي كا اصلي ذريعه تدبير كے سوا اَور كوئي نهيں هے . ليكن ابهي همكو يهه بيان كرنا باقي هے كه جب كه عقل اور مذهب دونوں سے تدبير كي ضرورت معلوم هوتي هے تو كيا سبب هے كه هماري قوم ميں يهه خيال پهيلا هوا هے كه انسان كي تدبير سے كچهه نهيں هوتا *

يهه خيال مختلف اسباب سے انسان كے دل ميں پيدا هوتا هے . كبهي وه بعض اشخاص كو بغير سعي و تدبير كے كامياب هوتے ديكهتا هے . مثلاً ايك نهايت مفلس آدمي تها اُسكو اتفاق سے كوئي ايسا دفينه ملگيا جس سے اُسكا افلاس جاتا رها ، يا ايك شخص مدت سے

کسي مرض مزمن میں گرفتار تھا اور علاج معالجہ کچھہ نہ کرتا تھا ۔ دفعتہ اُسکا مرض خود بخود زائل ہوگیا ۔ کبھي وہ بعض لوگوں کو باوجود تدبیر و کوشش کے نا کام پاتا ہی' مثلاً ایک دایم المرض آدمي ہمیشہ علاج معالجہ کرتا ہی مگر کبھي تندرست نہیں رہتا' یا ایک شخص نے بارہا کھیتي کي اور ہمیشہ نقصان اُٹھایا' پس ان دونوں صورتوں سے وہ یہہ نتیجہ نکالتا ہی کہ تدبیر کچھہ چیز نہیں لیکن حقیقت میں ان دونوں صورتوں سے یہہ نتیجہ نہیں نکلتا بلکہ یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ بعضي کامیابي بغیر تدبیر کے بھي ہوتي ہی' اور بعضي تدبیریں غلط یا بےمحل بھي ہوتي ہیں ۔ اسکي ایسي مثال ہی کہ ایک رستہ قزاقوں اور درندوں سے بیخطر ہی اور دوسرے رستہ میں قزاقوں اور درندوں کا خطرہ ہی' لیکن کبھي کبھي ایسا بھي ہوا ہی کہ اُس بیخطر رستہ میں بعض مسافروں کو گزند پہونچي ہی اور اس خطرناک رستہ سے بعض مسافر بہ امن و امان گذر گئے ہیں' لیکن اس سے یہہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ پہلا رستہ خطرناک اور دوسرا رستہ بے خطر ہی ●

کبھي ایسا ہوتا ہی کہ لوگ بعضے شخصوں کو (جیسے واعظ مولوي زاہد صوفي وغیرہم) دیکھتے ہیں کہ وہ نوکري حرفہ تجارت زراعت اور اَور ظاہري حیلوں میں سے کوئي حیلہ معاش کا نہیں رکھتے' مگر اُنکے سب کام نہایت عمدہ طور سے چلتے ہیں اور اُنکي حالت اکثر دہوپ کرنے والوں سے بہتر ہی ۔ پس اُنکے دل میں یہہ خیال پیدا ہوتا ہی کہ اگر معاش کا مدار حیلۂ و تدبیر پر ہوتا تو یہہ لوگ جو محض توکل کے سہارے پر بیٹھے ہیں اور کوئي حیلہ نہیں کرتے کسطرح فارغ البال رہ سکتے تھے ۔ لیکن ایسا سمجھنا بڑي موٹي غلطي ہی یہہ بزرگوار محض توکل کے سہارے پر نہیں بیٹھے بلکہ اُنہوں نے دقائق حیل میں سے ایک ایسا حیلہ اختیار کیا ہی جو ظاہر بینوں کي نگاہ میں توکل معلوم ہوتا ہی ۔ منفعت کا حق یہ فائدہ دو طرح ہوتا ہی معین اور غیر معین ۔ معین ایسا ہی جیسے ڈاکٹر کي فیس جو اُسکے ہر پہیرے میں بیمار کو دیني پڑتي ہی' یا جیسے پادري کي تنخواہ جو مشن سے اُسکے لیئے مقرر ہی ۔ اور غیر معین ایسا ہی جیسے ہندوستاني طبیب کا نذرانہ کہ کسي بیمار سے ایک روپیہ کسي سے دو روپیہ کسي سے اَور زیادہ وصول ہوتا ہی اور کسي سے کچھہ بھي نہیں ملتا ۔ پس جو لوگ اپني قوم میں وعظ یا درس یا تلقین وغیرہ کرتے ہیں اور اس خدمت کي کوئي اُجرت مقرر نہیں کرتے وہ گویا طبیبوں کي طرح قوم میں غیر معین نذرانہ کے مستحق بنتے ہیں' اور حق یہہ ہی کہ اگر وہ راستي دیانت اور آزادي سے یہہ کام کریں تو اُنکا استحقاق تسلیم کے قابل ہی' لیکن افسوس ہی کہ جس قوم میں نہ دولت ہو نہ علم ہو نہ اہل علم اور اہل اللہ کي کچھہ عظمت ہو وہاں معاش کا مدار ایسي غیر معین آمدني پر رکھنے میں راستبازي قایم نہیں رہ سکتي ۔ احیاء العلوم میں کسي بزرگ کا یہہ قول لکہا ہی کہ سب بندے خدا کے رزق سے متمتع ہوتے ہیں مگر بعضے ذلت کے ساتھہ جیسے

سائل اور بعضے مشقت اور انتظار کے بعد جیسے تاجر اور بعضے بے وقعتی کے ساتھہ جیسے پیشہ ور اور بعضے عزت کے ساتھہ جیسے موفی " یعنی اُن لوگوں کے سوا جو خدا پر تکیہ کیئے خانقاهوں اور مسجدوں میں بیٹھے هیں اور کوئی عزت سے روٹی نہیں کہاتا · شاید مسلمانوں کے عروج کے زمانہ میں ایسا هی هو مگر زمانہ حال میں هم بالکل اسکے برخلاف دیکھتے هیں۔ اب اُن لوگوں کے سوا جو مشقت سے معاش حاصل کرسکتے هیں اور کوئی عزت سے روٹی نہیں کہاتا اور انصاف سے دیکھو تو هر زمانہ میں یہی لوگ اصلی عزت کے مستحق هونے چاهئیں کیونکہ اگر دنیا سے یہہ گروہ بالکل مفقود هو جائے اور سب لوگ خدا پر توکل کرکے خانقاهوں اور مسجدوں میں بیٹھہ رهیں تو چند روز میں ساری دنیا کا خاتمہ هوجائے اسکے سوا ایک اور سبب تدبیر کے بیکار و لاحاصل سمجھنے کا یہہ هوتا هی کہ جس قوم میں زمانہ کے موافق علوم و فنون کی تعلیم عام نہیں هوتی اور اُنکا تجربہ اور واقفیت محدود هوتی هی اُنکی تدبیریں اکثر غلط یا غیر مفید هوتی هیں اور اس سبب سے جبکہ وہ پے درپے ناکامیاں دیکھتے هیں تو لاچار هوکر تدبیر کو محض هیچ و پوچ جاننے لگتے هیں۔ مثلاً جو شخص نوکری کی لیاقت نہیں رکھتا وہ نوکری تلاش کرتا هی یا جو تجارت کے اصول سے واقف نہیں وہ تجارت کو بیٹھتا هی ۔ ظاهر هی کہ ایسے لوگ شاذ و نادر هی کامیاب هوسکتے هیں پس جب وہ متواتر ناکامیاں دیکھتے هیں تو تدبیر سے اُنکا جی چھوٹ جاتا هی ✽

اصل یہہ هی کہ کامیابی کے لیئے تین شرطیں نہایت ضروری هیں محنت — علم — هنر — اگر انمیں سے ایک شرط بھی نہ پائی جائیگی تو کام حسب دلخواہ سرانجام نہوگا۔ مثلاً ایک شخص نہ پیمایش کے اصول سے واقف هی اور نہ پیمایش میں مشاق هی ۔ اور ایک دوسرا شخص پیمایش کے اصول تو جانتا هی مگر اُسنے کبھی پیمایش نہیں کی ۔ اور تیسرا شخص پیمایش کے اصول بھی جانتا هی اور اُسمیں مشاق بھی هی — اب اِن تینوں شخصوں نے تین مختلف رقبوں کی پیمایش شروع کی ۔ پہلا شخص کسیطرح صحیح پیمایش نہیں کرسکتا ۔ دوسرا شخص بہت دیر میں نہایت دقت سے تھوڑے سے رقبہ کی پیمایش کرسکتا هی ۔ مگر تیسرا شخص بہت آسانی سے تھوڑے سے عرصہ میں دوسرے شخص سے دس گنے رقبہ کی صحیح پیمایش کرسکتا هی ۔ پھر جسقدر علم اور هنر زیادہ هوگا اُسیقدر کامیابی زیادہ هوگی مثلاً اگر ایک چوتھا شخص پلین ٹیبل یا پریزمیٹک کے ذریعہ سے پیمایش کریگا تو تیسرے شخص سے بھی زیادہ صحیح اور جلد پیمایش هوگی ۔ هماری قوم چونکہ معاش کے اُن علوم و فنون سے بالکل بے بہرہ هی جو اس زمانہ میں درکار هیں اسلیئے جب وہ کسی کام میں هاتھہ ڈالتے هیں اُنکا هاتھہ همیشہ اوچھا پڑتا هی اور آخر کو تھک کر وہ یہہ کہہ اُٹھتے هیں کہ تدبیر سے کچھہ نہیں هوسکتا ●

یہہ تمام اسباب جو اوپر بیان کیئے گئے سب بمنزلہ فروعات کے ھیں اور ان سب کا اصل اصول ایشیا کی تعلیم اور اُسکی سوسئیٹی ھی جسکا ذاتی خاصہ یہہ ھی کہ وھم کو غالب اور عقل کو مغلوب کرتی ھی - ایشیا کا ھر متنفس ھوش سنبھالتے ھی چاروں طرف سے ایسی آوازیں سنتا ھی جو اُسکی ھمت کو پست اور حوصلہ کو تنگ کرنا چاھتی ھیں اور رفتہ رفتہ وھم کو اُسکی طبیعت پر ایسا مسلط کردیتی ھیں کہ جن قوی کی بدولت وہ اشرف المخلوقات قرار پایا ھی وہ بالکل مضمحل ھوجاتی ھیں - اگرچہ ایشیا کی تمام قوموں میں اوھام کا غلبہ اور عقل کی مغلوبیت برابر پائی جاتی ھی لیکن چونکہ مجھکو خاص مسلمانوں کی حالت سے بحث ھی اسلیئے میں خاصکر انہیں کا ذکر کرتا ھوں - مثلاً اولاد جو ماں باپ کی بے پروائی یا نالیاقتی یا فرط محبت کے سبب نالایق ھوجاتی ھی اُسکا الزام ھمیشہ تقدیر کے ذمہ لگایا جاتا ھی اور یہہ کہا جاتا ھی کہ تقدیر کے بگڑے کو کوئی سنوار نہیں سکتا - جنون خفقان بخار سرسام اور اور اکثر بیماریوں کے علاج سیانوں اور عاملوں سے کرائے جاتے ھیں - اگر کسیکو کوئی ناگہانی صدمہ پہونچ جائے تو اکثر یہہ سمجھا جاتا ھی کہ اسکو کسی بُرے کام کی سزا ملی ھی گو اُس بُرے کام کو اُس صدمہ سے کچھہ علاقہ ھو یا نہ ھو مثلاً گھوڑے سے اس لیئے گرپڑا کہ سادات کی بے ادبی کی تھی — مجنون اس سبب سے ھوگیا کہ خلفا پر تبرا کیا کرتا تھا — فالج اس سبب سے گرا کہ مسجد میں ناپاک چلاگیا تھا — لنگڑا اس وجہہ سے ھوگیا کہ شہید صاحب کی قبر پر جوتیوں سمیت چڑھ گیا تھا - جس شخص نے اپنی محنت سے دولت کمائی ھی یا باپ دادا کی میراث اُسکو پہونچی ھی یا جو شخص صاحب اولاد ھی یا جسکی اولاد سعادتمند ھی اُسپر خدا کی ایک خاص اور غیر معتاد عنایت سمجھتے ھیں جسکا نام اقبال ھی اور جو شخص ایسا نہیں ھوتا اُسکو خدا کے ایک خاص اور غیر معتاد غصہ میں گرفتار جانتے ھیں جسکا نام ادبار ھی - مکان اور مویشی اور عورتیں مبارک یا منحس سمجھی جاتی ھیں - دیوان حافظ اور دیگر کتابوں میں فالیں دیکھی جاتی ھیں — جانوروں اور اور چیزوں سے اچھے یا برے شگون لیئے جاتے ھیں - جن بھوت اور پریاں وغیرہ مانی جاتی ھیں ھزاروں سے مرادیں مانگی جاتی ھیں اور نذریں چڑھائی جاتی ھیں - عربی فارسی اور اُردو جو کہ مسلمانوں کی زبانیں ھیں ان تینوں زبانوں کا لٹریچر اسی قسم کے اوھام اور خیالات سے بھرا ھوا ھی - جسوقت سے بچہ مکتب میں بیٹھتا ھی برابر یہی تعلیم پاتا ھی — گھر میں چھوٹے بڑے سے یہی سبق پڑھتا ھی باھر ھمجولیوں سے یہی آوازیں سنتا ھی — اسیطرح بے شمار اور ھزار در ھزار اوھام ھیں جنہوں نے چاروں طرف سے اُنکو جکڑ بند کر رکھا ھی *

شاید یہاں یہہ خیال پیدا ھو کہ یہہ خیالات مسلمانوں میں مذھب کے سبب سے پیدا ھوے ھیں مگر ادنی غور کے بعد یہہ شبہہ رفع ھوسکتا ھی - سوپر نیچرل باتیں جنسے یہہ

خیالات اور اوہام ترقی کرسکتے ہیں جسقدر بھیل سے مفہوم ہوتی ہیں اُنکا عشر عشیر بھی قرآن مجید میں نہیں پایا جاتا بلکہ بعضوں کو اسبات کا یقین ہی کہ قرآن میں ایک بات بھی فطرت الہی کے خلاف نہیں ہی حالانکہ بھیل کے ماننے والی قوموں یعنی اہل یورپ میں ان خیالات و اوہام کا کہیں نام بھی نہیں - یورپ کے کروروں آدمی جو بھیل کے ایک ایک حرف کو الہامی جانتے ہیں اُنمیں سے ایک بھی ایسا نہوگا جو اہل ایشیا یا اہل اسلام کیسے اوہام میں گرفتار ہو اور اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ ایشیا میں یا خاصکر اہل اسلام میں اوہام کا غلبہ اور عقل کی مغلوبیت مذہب سے ہرگز پیدا نہیں ہوئی بلکہ ایسے اسباب سے پیدا ہوئی ہی جو ایشیا میں پائے جاتے ہیں اور یورپ میں نہیں پائے جاتے *

هنری ٹامس بکل نے اپنی تاریخ تمدن میں نہایت عمدگی سے یہہ بات ثابت کی ہی کہ جن ملکوں میں نیچرل فنامنا یعنی قدرتی ظہور نہایت تعجب خیز اور دہشت انگیز ہوتے ہیں وہاں خود بخود وہم غالب اور عقل مغلوب ہوجاتی ہی اور جب تک بذریعہ تعلیم یا دیگر اسباب کے وہم کو مغلوب اور عقل کو غالب نہیں کیا جاتا وہ ملک اسی حالت میں گرفتار رہتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ " ایشیا افریقہ اور امریکا میں بہ نسبت یورپ کے بیرونی دنیا نہایت عظیم‌الشان ہی - صرف پہاڑ اور اور قدرتی سرحدیں کا جو ہمیشہ قایم اور ثابت رہتے ہیں یہہ ذکر نہیں ہی بلکہ اتفاقی فنامنا کا بھی یہی حال ہی - مثلاً زلزلہ طوفان وبا وغیرہ جو کہ ان ملکوں میں بہ نسبت یورپ کے بہت زیادہ ہوتے ہیں اور بہت نقصان پہونچاتے ہیں - وہ خطرے جو بار بار ظہور کرتے ہیں اُن سے بھی وہی نتیجے پیدا ہوتے ہیں جو قدرت کے دائمی مظاہر سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ دونوں حالتوں میں وہم اور تصورات زیادہ ہوتے ہیں - گرم ملکوں میں بہ نسبت اَوْر جگہہ کے اس قسم کے واقعات بہت ہوتے ہیں اور اسی سبب سے گرم ملکوں میں وہم غالب رہتا ہی مثلاً زلزلہ چونکہ بڑا اور عجیب واقعہ ہی اور جسکا ظہور ہمیشہ دفعۃً ہوتا ہی اور جس میں جانیں بھی بہت ہلاک ہوتی ہیں ملک پیرو میں اکثر واقع ہوتا ہی اور ہر مرتبہ کے زلزلہ میں عموماً دہشت اور خوف بڑہ جاتا ہی یہانتک کہ بعض حالتوں میں وہ خوف برداشت سے باہر ہوجاتا ہی - پس جبکہ دل ہمیشہ خایف و ترسان رہتا ہی اور انسان ایسے بڑے بڑے حوادث دیکھتا ہی کہ نہ جنسے بچ سکتا ہی نہ جنکو سمجھہ سکتا ہی تو اُسکو اپنی مجبوری اور عاجزی کا یقین ہوجاتا ہی اور وہم حد سے زیادہ بڑہ جاتا ہی اور عقل پر غالب ہوکر انسان کے دل میں بے اصل خیالات پیدا کردیتا ہی - ایشیا کی شایستگی کا مرکز یعنی ہندوستان بھی نیچرل فنا منا سے خوف زدہ ہی علاوہ اُن خطروں کے جو گرم آب و ہوا میں وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں ایشیا میں ایسے بڑے بڑے پہاڑ ہیں جو آسمان کو چھوتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور جنسے

اطراف سے ایسے بڑے بڑے دریا نکلتے ہیں جنکا دہارا کسی ہنر سے پھر نہیں سکتا اور جنپر آجتک کوئی پل نہیں بندہا ۔ سوا اسکے نا قابل گذر جنگل بھی ہیں ۔ ملک کے ملک ایسے جنگل ہیں جن کی حد نہیں ۔ پھر اُنکے بعد غیر متناہی ویرانے ہیں جنسے انسان کو یہہ نصیحت ہوتی ہی کہ ہم نہایت کمزور ہیں اور نیچر کے زور کا مقابلہ کرنے کے لایق نہیں ۔ خشکی کے دونوں طرف بڑے بڑے سمندر ہیں جنمیں ہمیشہ طوفان آتے رہتے ہیں اور اُنسے ایسا نقصان ہوتا ہی کہ ویسا یورپ میں جاننے بھی نہیں اور ایسا دفعتاً زور شور سے ہوتا ہی کہ اُسکے گزند سے بچنا غیر ممکن ہی ۔ ایشیا کے وہ حصے جہاں اعلی درجہ کی شایستگی ہوئی (جیسے ہندوستان) یورپ کے نہایت شایستہ حصوں کی نسبت متعدد طبیعی اسباب کی وجہہ سے زیادہ تر نا تندرست ہیں بڑی بڑی وبائیں جو مختلف اوقات میں یورپ میں آئیں وہ سب مشرق سے آئیں جوکہ گویا اُنکی قدرتی پیدایش کی جگہہ ہی اور جہاں وہ نہایت مہلک ہوتی ہیں ۔ جتنی سخت بیماریاں ابتک یورپ میں موجود ہیں منجملہ اُنکے شاذ و نادر ہی کوئی بیماری وہاں کی ہوگی اور سب سے بڑی بڑی بیماریاں سنہ عیسوی کی پہلی صدی میں اور اُسکے بعد گرم ملکوں سے آئیں ۔ برخلاف اسکے یورپ میں نیچرل فنامنا نے وہم کو محدود اور سمجہہ کو دلیر کیا اور انسان کو اپنی قوتوں پر بھروسا ہوا علم کی ترقی میں آسانی اور دلیری ہوئی اور تحقیقات کے شوق نے ترقی پائی اور علم کی طرف رغبت پیدا ہوئی جسپر تمام آیندہ ترقیاں موقوف ہیں ۔ یورپ کی شایستگی کا مرکز یعنی یونان جوکہ مثل ہندوستان کے جزیرہ نما ہی اُسکی حالت بالکل ہندوستان کے برخلاف ہی جیسے ہند میں ہر شی بڑی اور خوفناک ہی ویسے ہی یونان میں ہر شی چھوٹی اور کمزور ہی ۔ خود یونان ایک بہت چھوٹا سا ملک ہی اور ایک سکڑے سمندر میں واقع ہی جہانسے بہ کمال آسانی گذر ہوسکتا ہی آب و ہوا یہاں کی نہایت صحت بخش تھی ۔ زمین پر زلزلے بہت کم ہوتے تھے ۔ طوفان اور بگولے سے کم ضرر پہونچتا تھا ۔ وحشی اور موذی جانور بھی شمار میں کم تھے ۔ یونان کے اُونچے سے اُونچے پہاڑ ہمالہ کی ایک تہائی سے بھی کم اُونچے ہیں ۔ دریاؤں کا یہہ حال ہی کہ شمالی اور جنوبی یونان میں چند چشموں کے سوا کچھہ نہیں ملتا اور وہ بھی پایاب ہیں اور گرمی میں خشک بھی ہوجاتے ہیں ۔

پس اِن دونوں ملکوں کے موجودات کے اختلاف کے سبب خیالات میں بھی اختلاف پیدا ہوا ۔ کیونکہ جسقدر خیالات ہوتے ہیں وہ کچھہ تو خود دل ہی کی پیداوار ہوتے ہیں اور کچھہ دنیا کی بیرونی صورت کے دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ہندوستان جن چیزوں سے گھرا ہوا ہی اُن سے خوف اور دہشت پیدا ہوئی اور یونان میں اُنہیں سے اطمینان حاصل ہوا ' وہاں انسان کا دل خایف ہوا اور یہاں اُنہیں باتوں سے ہمت اور دلیری ہوئی ۔ ہندوستان میں ہر قسم کی دقتیں ایسی بے شمار اور ایسی خوفناک اور بظاہر اسقدر سمجھہ سے باہر

درپیش آئیں که زندگی کی هرایک مشکل بات کا سبب بمجبوری ایسا قرار دینا پڑا نه انسان کی قدرت سے باهر هو . جب کسی بات کا سبب سمجهه میں نه آیا فوراً وهم اور تصور نے اپنا عمل کیا اور آخر وهم کا غلبه ایسا خطرناک هوگیا که سمجهه مغلوب هوگئی اور اعتدال جاتا رها . یونان میں چونکه نیچر خوفناک اور بهت چهپا هوا نه تها اس سبب سے وهاں انسان کے دل پر خوف کم غالب هوا اور لوگ خیال پرست کم هوئے . طبیعی اسباب کے دریافت کرنے پر توجهه هوئی اور علم طبیعی ایک چیز قرار پایا اور انسان کو رفته رفته اپنی قوت اور اقتدار کا خیال هوتا گیا اور وه ایسی دلیری سے واقعات کی تحقیقات کرنے لگا که اُس قسم کی جرأت اُن ملکوں میں هرگز نهیں هوسکتی جهاں آزادی نیچر کے دباؤ سے مظلوم هو رهی هی اور جهاں ایسے واقعات پیدا هوتے هیں جو سمجهه میں نهیں آسکتے " انتهی ملتقطا " اسکے بعد ٹامس بکل نے هندوستان اور یونان کا مقابله لٹریچر اور مصوری وغیره میں کیا هی جس سے نهایت واضح طور پر ثابت هوتا هی که ایشیا میں اوهام کا غلبه مذهب کے سبب سے نهیں بلکه قدرت کے خوفناک ظهوروں کے سبب سے انسان کے دل میں پیدا هوا هی اور خاصکر ان دو ملکوں کا مقابله اسلیئے کیا هی که ایشیا اور یوروپ کے مرکز یهی دونوں ملک قرار دیئے گئے هیں ظاهر هی که جیسے خیالات مرکز میں پیدا هونگے وهی محیط تک پهیلینگے اور یهی سبب هی که ایشیا کے تمام ملکوں میں جهاں ۷۸ کروڑ ۵۰ لاکهه آدمی آباد هیں تقریباً ایک هی سے خیالات اور ایک هی سے اوهام طبیعتوں پر چهائے هوئے هیں ●

اِن تمام اسباب کے سوا جو اُوپر ذکر کیئے گئے اَوْر بهی اسباب هیں جو انسان کے دل میں اپنی مجبوری کا خیال پیدا کرتے هیں اور اُسکو بڑے بڑے کاموں پر اقدام نهیں کرنے دیتے لیکن هم خیال کرتے هیں که اسقدر بیان بهی اصل مدعا کے ذهن نشین کرنے کے لیئے کافی هوگا — جن قوموں نے تدبیر اور کوشش کی هی وه جلدی یا دیر میں ضرور کامیاب هوئی هیں اور ایسی ایسی مشکلوں پر غالب آئی هیں جنکے حل هونے سے یهه قول اُنکے هاں ضرب المثل هوگیا که " امپاسبی بلٹی از نتهنگ " Impossibility is nothing " (یعنی کوئی چیز ناممکن نهیں هی) پس جب تک هماری قوم کے دل میں بهی ایسے خیالات پیدا نه هونگے تب تک اُمید نهیں هوسکتی که ترقی اور تمدن کی فهرست میں اُنکا نام درج هوسکے اور خلافت رحمانی کا آخیر سے آخیر درجه بهی اُنکے هاتهه آئے ●

راقم

الطاف حسین حالی از دهلی

هوالموجود

یہہ کہتے تو سب ہیں مگر جب پوچھو کہ وہ کون ہی تو حیران رہ جاتے ہیں، سب سے اچھے اور پختہ ایمان والے جنکے دین میں کبھی شک نہیں آنے پاتا وہ ہیں جو بے دلیل اُسپر یقین کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جو سچے اور پکے مسلمان ہیں گو اُنہوں نے بے سمجھے ایک بات پر یقین کیا ہی، جسطرح کہ اور بہت سے لوگوں نے بے سمجھے اُنکے یقین کے برخلاف یقین کیا ہی، مگر اُنکي خوش قسمتي تھي کہ جسپر اُنہوں نے یقین کیا وهي سچي بات اور سیدھي راہ تھي، حقیقت میں بے جانے اور بن سمجھے یقین چنیں اور چنان کرنے والوں کے یقین سے بہت زیادہ مستحکم اور مضبوط ہوتا ہی ●

جاہلوں کے گروہ میں ایک کٹ ملا اپنے وعظ میں بیان کرتا ہی کہ امام فخرالدین رازي کے پاس اُنکے مرتے وقت شیطان آیا اور پوچھا کہ کس دلیل سے تمنے خدا کو جانا، رازي نے بہت سي دلیلیں بیان کیں شیطان نے اُن سب کو توڑ دیا، قریب تھا کہ رازي خدا کے منکر ہوکر کافر مریں، اتنے میں اُنکے پیر کي روح مجسم ہوکر آئي اور کہا کہ کم بخت یہہ کہہ کہ خدا کو بے دلیل پہچانا، جب یہہ کہا تو شیطان بھاگ گیا اور امام رازي کا پیر کي مدد سے خاتمہ بالخیر ہوا — اس قسم کے وعظ اُن لوگوں کے دلوں پر ایسا قوي اثر کرتے ہیں کہ بڑي سي بڑي دلیل سے بھي نہیں ہوسکتا، وہ سمجھتے ہیں کہ خدا ایسي چیز ہي نہیں جو دلیل سے پہچانا جاوے اُسکو بے دلیل کے ماننا چاہیئے ●

مگر جب انسان اس درجہ سے آگے بڑھتا ہي تو یقین کے لیئے اُسکو استدلال کا رستہ ملتا ہی، جس میں ہزاروں ٹھوکریں اور بے شمار دشوار گذار گھاٹیاں ہیں، ہاں اسمیں کچھہ شک نہیں کہ جو کوئي سلامتي سے اُس رستہ کو طی کر جاوے اور منزل مقصود تک پہونچ جاوے تو اُسکے یقین پر یقین کا اطلاق ہوتا ہی، بن بوجھے یقین اور بوجھے یقین میں ایسا ہي فرق ہی جیسا کہ ظلمت ونور اور جہل و علم میں ہی ●

علماے اسلام نے اس رستہ کے طی کرنے اور اَوْر لوگوں کے لیئے ہموار کرنے میں نہایت کوشش کي ہی اور اپنی دانست میں اُس رستہ کو نہایت صاف ہموار کردیا ہی، مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ اب تک نا ہموار و دشوار گذار ہی، علماء اسلام کي دلیلوں کا بڑا مخالف اُنہي میں کا ایک شخص ہی جو ابن کمونہ کے لقب سے مشہور ہی، اُسنے جو شبہہ علماء اسلام کي دلیلوں پر کیا ہی وہ شبہہ شیطانیہ کے نام سے مشہور ہی، امام فخرالدین رازي نے اُسکے بہت سے جواب دیئے ہیں جو پورے نہیں ہوئے، اور اسي پر کٹ ملوں نے شیطان کي اور امام رازي کي وہ کہاني بنائي ہی جو ہمنے اُوپر بیان کي اور اسي پر مولانا روم نے فرمایا ہی ●

گر بعلم و فضل کار دیں بدے　　　فخر رازي رازدار دیں بدے

اس زمانہ کے مسلمانوں نے بھي جو دین الله اور فطرت الله کے ایک معني سمجھتے ھیں اور یہہ دعوی کرتے ھیں کہ تہذیب اسلام نیچر کے مطابق ھی اس دشوار گذار رستہ میں قدم رکھا ھی' اور اس آرٹیکل میں ھمارا مقصود خدا کے وجود پر اُن نیچریوں کي دلیلوں کا بیان کرنا ھی *

وہ کہتے ھیں کہ واجب الوجود یا علة العلل یعني ذات باري کي نسبت تین طرح سے بحث ھوتي ھی — ایک اُسکے وجود سے کہ وہ موجود ھی — دوسرے اُسکي ازلیت سے یعني موجودہ زمانہ سے گذشتہ زمانہ کي طرف کتنے ھي اوپر چلے جاؤ تو اُسکو انتہا نہوگي — تیسرے اُسکي ابدیت سے یعني موجودہ زمانہ سے آیندہ زمانہ کیطرف کتني ھي دور چلے جاؤ اُسکو انتہا نہوگي — پس نیچري واجب الوجود کو موجود اور ازلي و ابدي مانتے ھیں *

اُنکي دلیل یہہ ھی کہ لا آف نیچر یعني قانون قدرت و آئین فطرت کي روسے تمام موجودات عالم میں جہاں تک کہ انسان کو رسائي ھوئي ھی ایک سلسلہ علت و معلول کا نہایت استحکام سے پایا جاتا ھی' جو شی موجود ھی وہ کسي علت کي معلول ھی' اور وہ علت کسي دوسري علت کي معلول ھی' اور یہہ سلسلہ اسیطرح پر چلا جاتا ھی' اور ایسے سلسلہ کا نیچر کي روسے کسي علة العلل پر ختم ھونا ضرور ھی جسکا ثبوت خود لا آف نیچر سے پایا جاتا ھی' اور وہ لا آف نیچر یہہ ھیں —

(۱) علت و معلول کے وجود میں خواہ خارجي ھوں یا ذھني تقدم و تاخر لازمي ھی' یعني علت مقدم ھوگي اور معلول اُسکے بعد —

(۲) معلول کا وجود بغیر وجود علت کے نہیں ھوتا —

(۳) جب تک علت موجود بالفعل نہو معلول بھي موجود بالفعل نہوگا —

(۴) علت و معلول کے سلسلہ کو اپنے وجود کے لیئے امتداد یعني زمانہ لازمي ھی' جسکے سبب سے علت و معلوم پر تقدم و تاخر یا قبلیت و بعدیت کا اطلاق فيالذھن یا فيالخارج ھوتا ھی —

(۵) علت و معلول کے سلسلہ غیر متناھي کو اپنے وجود کے لیئے امتداد یعني زمانہ بھي غیر متناھي لازم ھی —

(۶) غیر متناھي متناھي میں نہیں سما سکتا —

یہہ تمام لاز آف نیچر ھیں جو بیان ھوئے' انھي سے واجب الوجود کا وجود ثابت ھوتا ھی' کیونکہ جسوقت ھم عالم کو موجود کہتے ھیں تو اُسوقت زمانہ کو موجودہ زمانہ تک محدود کردیتے ھیں' پس اگر اُسوقت ھم یہہ کہیں کہ عالم میں سلسلہ علت و معلول کا غیر متناھي

هی تو یہه کہنا خلاف لا آف نیچر کے هی کیونکه غیر متناهی متناهی میں نہیں سما سکتا •

علت و معلول کے سلسله غیر متناهی کو زمانه بهي غیر متناهي لازم هی ' پس کوئی معلول کسی وقت موجود بالفعل نہیں هوسکتا ' کیونکه جب تک تمام سلسله علت و معلول کا موجود بالفعل نہولے کوئی معلول موجود بالفعل نہوگا ' اور تمام سلسله علت و معلول غیر متناهی کا موجود بالفعل نہیں هوسکتا ' کیونکه اگر تمام سلسله موجود بالفعل هو تو غیر متناهی نرهیگا •

هم عالم کو موجود بالفعل دیکھتے هیں اور اسلیئے بموجب لا آف نیچر کے ضرور هی که اُسکی اخیر علت بهی موجود بالفعل هو اور کسی دوسری علت کی معلول نہو ' کیونکه اگر وہ دوسری علت غیر موجود بالفعل کی معلول هوتی تو وہ خود موجود بالفعل نه هوتی ' پس هم اُسی علت کو جسپر عالم کی علت و معلول کا سلسله ختم هوتا هی علة العلل کہتے هیں اور اُسکو ذات باری اور واجب الوجود جسکا مختصر نام یہوہ اور الله اور خدا اور گاڈ هی اور جو هوالموجود کہلاتا هی •

یہی لا آف نیچر جو ذات باری کے وجود کو ثابت کرتا هی اُسکے واجب الوجود اور ازلی و ابدی هونیکو بهی ثابت کرتا هی ' کیونکه جو چیز اپنے وجود میں کسی علت کی معلول نہیں هی تو اُسکے واجب الوجود هونے میں کچھه تامل نہیں هی ' اور جو چیز که واجب الوجود هی اُسکے ازلی و ابدی هونے میں کچھه کلام نہیں — یہه نئے الہام هیں جو اس زمانه میں نیچریوں کو هوتے هیں •

راقـــــــم

سید احمد

*

تمام برکتیں صرف سچي حکمت کي پیروی میں هیں

یهي آسمان تکنے والي هستي ' یهي اُوپر دیکھنے والا مخلوق ' جسکو انسان کہتے هیں جب ذرا آنکھیں کھولکر اُوپر ' تلے ' آگے ' پیچھے ' داٸیں ' باٸیں ' دیکھتا هی تو وہ تمام حقیقتیں اُسپر کھل جاتي هیں جسکو وہ نہایت هي اهم تصور کرتا هی ' اور وہ تمام عقدے حل هوجاتے هیں جو اُسکے خیال میں بالکل هي لاینحل هیں نیچر ' قانون قدرت اُسکے تمام کھٹنوں کو آسان اور اُسکے تمام مشکلوں کو سهل کردیتا هی — فطرت ' موجودات عالم ' تمام نازک و دقیق انساني مسئلوں کو حل کردیتے هیں اور اُس مخفي مگر علانیه هستي کے وجود اور ارادوں کو ایسے طور پر دلنشین کردیتے هیں نه ذرا بھي شک نہیں رهتا اور بالکل عین الیقین کا رتبه حاصل هوجاتا هی — افسوس تو یهه هی که یهه خطاوار وجود سرے سے آنکھهي کھولنا نہیں چاهتا اور اُس چھپے شعبده باز کو آنکھه هي بند کرکر دیکھنا چاهتا هی ' نیچر ' قانون قدرت کو (جو اُس تک پهونچنیکا سیدها اور سچا ذریعه هی) چھوڑ کر تخیلات اور توهمات هي کو رهنما بناتا هی - یهه نہیں سمجھتا که اگر اُس چھپے کر شمه باز کا کچھه پته چلتا هی تو اسي نیچر ' اسي فطرت سے ' اسي کاٸنات ' انهیں موجودات سے — یهي محسوسات اور بدیهیات تو هیں جو اُسکي شهادت دیتے هیں — یهي دنیا ' یهي کاٸنات ' یهي زمین ' یهي آسمان ' یهي هوا ' یهي پاني ' یهي جنگل ' یهي پهاڑ ' یهي قطره ' یهي دریا ' یهي ذره ' یهي آفتاب ' یهي انسان ' یهي حیوان ' یهي چرند ' یهي پرند ' یهي روشني ' یهي تاریکي ' یهي بلندي ' یهي پستي ' یهي بهار ' یهي خزاں ' یهي رات ' یهي دن ' (وغیره وغیره) هي تو هیں جو بزبان حال اُسکے اور اُسکے ارادوں کي خبر دے رهے هیں — نیچر هي تو هی جو اُس گم گشته ' مگر موجود کو سامنے کردیتا هی — نیچر هي تو هی جو اُس غایب ' مگر حاضر ' کي صورت سو پرده سے دکھلا دیتا هی — نیچر هي تو هی جس سے اُسکے ارادوں کا پته چلتا هی — نیچر هي تو هی جس سے اُسکي مرضي کا سراغ لگتا هی ●

سچي حکمت جسپر انسان کي تمام کامیابي کا انحصار هی کیا هی ? تمام موجودات عالم پر نظر ڈالنا اور وہ بات سمجھني ' جو وہ موجودات بزبان حال کہ رهے هیں — تمام مخلوقات پر غور کرنا ' اور اُس آواز کا پہچاننا ' جو تمام مخلوقات کي زبان حال سے نکل رهي هی - اُن اشاروں کا سمجھنا ' جو یهه بےزبانیں کررهي هیں — اُس شور کا سمجھنا ' جو اس چھپ چاپ ' و سن سان ' کاٸنات میں هورها هی — دیکھنا ' بھالنا ' سوچنا ' سمجھنا '

اور أس جوان کي مانند که أوتهنا " اني وجهت وجهي للذي فطرالسموات و الرض حنفاً ومااانا من المشرکين " *

اگرچه نيچر ' نظام عالم ' انسان کي گهرت نے ' اس خطا وار وجود کے تمام مشکلات کو ازل هي سے سهل کرديا هى اور سچي حکمت ' يا يوں کهوکه خداکے کے پانيکي راهوں کو ' ابتدا هي سے کهول دي هى ليکن ابتداے آفرينش عالم سے کوئي زمانه ايسا نهيں گذرا جس ميں اس خطا وارو حيرت زده مخلوق نے لاکهوں خيالي پلونه بکاے هوں اور هزاروں ڈهکوسلے نه گهڑے هوں — اوهام پرستي کو خدا پرستي نجها ا هو ' تخيلات فاسد کو صدق خالص نه تصور کيا هو — أن بڑے شخصوں ميں سے بهي (جنکے روشنضميري کا ايک دنيا کو فخر هى) اکثروں نے توهمات کے گهوڑے دوڑائے هيں اور نيچر سے کوسوں دور پڑے هيں *

جب هم حکماے يونان کے ان خيالوں کو که انسان کا اسبات ميں کوشش کرنا که أسکي قدرت مواليد ثلاثه پر وسيع هو 'انسان کي اصلي مقاصد کے برخلاف هى ديکهتے هيں اور أنکي وه باتيں جنسے صداقت اصلي کا خون هوتا هى' اور دنيا کو ايک وهمي صداقت حاصل کرنے' اور جوگي بننے' اور معطل رهنے' کي ترغيب هوتي هى سنتے هيں تو اسبات کا ماننا بهي لازم آتا هى که کهينچنا ' تاننا ' نه ديکهنا ' نه بهالنا ' بهي انسان کے گهٹي ميں پڑا هوا هى *

في الواقع دنيا کي سر سبزي ' اور شادابي' اس عجيب غريب هستي کے چمک دمک اور آب و تاب ميں' جهانتک کمي هى أسکي محض يهي وجهه هى که انسان نيچر ' يا يوں کهو که خدا کے ارادوں' کے سمجهنے ميں (جسکو موجودات عالم بزبان حال علانيه پکار کر بتلا رهے هيں) غلطياں کرتا هى— يهه نادان هستي بجاے اسکے که أسکے ارادوں کو أسکے کاموں سے سمجهے اپنے توهمات اورخ تيالات هي سے سمجها چاهتا هى - اپنے دل سے بهت سے ڈهکوسلے گهڑنا نيچر فطرت پر تهمتیں چڑهانا ' اپنا کمال اور اپني کامیابي خيال کرتا هى — مبارک هى وه انسان جسنے ان بازيگريوں سے أس بازيگر کو ' ان شعبده بازيوں سے أس شعبده باز کو پهچانا مبارک هى وه قوم جسنے نيچر سے ' موجودات سے ' أسکے کاموں سے ' أسکے فعلوں سے ' أسکے ارادوں کا سراغ لگايا — مبارک هى وه مذهب جسنے قانون سے مقنن کو' دستور سے دستور ٹهرانے والے کو پهچنوايا *

همکو اسبات کي بڑي خوشي هو ني چاهيئے که همارا مذهب اسلام سراسر حکمت اور انسان کو سچي حکمت کا سکهلانے والا اور أسکي برکتوں سے نهال کرنيوالا هى - همارا مذهب اسلام وهي بات سکهاتا هى جسکا سبق همکو نيچر سے ملتا هى وهي بات بتاتا هى جو تمام موجودات بزبان حال بتلا رهے هيں — اخلاق ' تهذيب ' تمدن ' معاشرت سب ميں أسکي تعليم فطرت انساني کے مطابق هى' عقايد ' احکام ' امتناع

اور تمام امور میں اُسکا حکم سچي حکمت کے موافق هی همارا مذهب اسلام تو بالکل یہی چاهتا هی که همارے تمام خیالات ' تمام افعال' تمام حرکات سکنات ' نیچر هي اور سچي حکمت کے مطابق هوں *

• •

اسلام هي کو تو یهه فخر هی که کوئي بات نهیں جو تحکماً منوانا هو - اُس ان دیکھي ذات یعني اپنے آپ کو بهي تو جبراً تسلیم نهیں کراتا بلکه یهي کهتا هی ' نیچر پر ' کارخانه قدرت پر' غور کرو خود بخود کهه اُٹھوگے بلی' یعني (هاں هی) اسلام هي تو هی جو یهه کهکر "ومن یوت الحکمة فقد اوتي خیراً کثیرا " یعني (جسکو بهت حکمت دي گئي اُسکو بهت نیکي دیگئي) انسان کي اصلي کامیابي کو صرف حکمت هي پر مبني کرتا هی — اسلام هی تو هی جو سیکڑوں جگهه " انظر الی السماء " (آسمان دیکھو) " انظر الی الارض " زمین' دیکھو) " انظر الی الجبال " (پهاڑ دیکھو) " انظر الی الابل " (اونٹ دیکھو) کهکر انسان کي کامیابي کو نیچر ' قانون قدرت ' هي پر غور کرنے پر بتاتا هی — اسلام هي نے تو یهه فرماکر " الهکم الٰهٌ واحد " یعني (تمهارا خدا ایک هی) انسان کو اصل اصول سچي حکمت کا تعلیم کیا — اسلام هي نے تو یهه کهکر " لن تجد لسنتها تبدیلا " یعني (اُسکے کاموں کے قاعدے نهیں بدلتے) "لاتبدیل لخلق الله " یعني (فطرت الهي کے قاعدوں میں تبدیلي نهیں هوتي) یهه واقعي بات که خدا کي پالسي نهیں بدلتي اور نیچر کے قاعدے نهیں ٹوٹتے ' بتلادي — یهه سچي اور نیچرل باتیں " ان الله لایغیر مابقوم حتی یغیر واماباً نفسهم " (یعني خدا اپني نعمتیں کسي قوم سے تاوقتیکه وه قوم اپني حالت خود نه بدل دے چهین نهیں لیتا) — " لها ما کسبت وعلیها ماکتسبت " یعني (هرایک اپنے کرتوتوں کا جواب ده هی اور ایک کي کمائي دوسرے کے لیئے مفید نهیں هوسکتي) " لایکلف الله نفساً الا وسعها " یعني (کسي شخص کو اُسکي طاقت سے زیاده تکلیف نهیں دي جاتي) اسلام هي کي تعلیم کي هوئي هیں — یهه سچي حکمتیں " لیس البر ان تولو اوجوهکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من آمن بالله والیوم الاخر والملئکة والکتب والنبیین و آتی المال علی حبه ذوالقربی والیتمی والمساکین وبن السبیل والسائلین وفی الرقاب و اقام الصلواة و اتی الزکواة والموفون بعهدهم اذا عاهدو والصابرین فی الباساء والضراء و اولئک الذین صدقو او اولئک هم المتقون " یعني (نیکي صرف یهي نهیں هی که مونهه پورب یا پچھم کرلیا بلکه نیکي ایمان لانا هی خدا پر اور آخرت پر اور ملائکه پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور خدا کي محبت میں مال کا دینا قریبوں کو ' یتیموں کو ' مسکینوں کو ' مسافروں کو ' سائلوں کو ' اور غلام آزاد کرنے میں ' اور نماز پڑھني ' اور زکوات دیني ' اور ایفاء عهد کرنا جب اقرار کیا جاے' اور صبر کرنا سختیوں میں' اور مصیبتوں میں' اور وهي لوگ سچے اور وهي متقي هیں)

جنکي پيروي تمام ديني و دنيوي برکتوں کي ضامن هى' اسلام هي کي بدولت تو نوع انسان کو ملي هيں يهه فرما کر " قد افلح من زکها وقد خاب من دسها " يعني (کامياب اسي کو هى جسنے اپنے دل کو برے جذبوں اور خراب ارادوں سے پاک کيا ' اور وه ضرور گنهگار هى جسنے اپنے دل کو برے جذبوں اور خراب ارادوں ميں آلوده کيا) روحاني تهذيب کا سچا مسئله اسلام هي نے تو سکها يا هى - يهه نيچرل اور مبارک تدبير ان مختصر لفظوں ميں " واستعينوا بالصبر والصلواة " يعني (صبر اور صلواة سے دفع مصيبت کي اعانت لو) جس سے رنج و مصيبت کا اگر پهاڑ بهي گرے تو کچهه تکليف نهو اسلام هي نے بتائي هى يهه ٹهيک بات " ان مع العسر يسراً " يعني (رنج کے بعد خوشي هى) اسلام هي نے بتاکر انسان کو هر حال ميں خوش رهنے کي ايک بے نظير ترغيب دي هى - اسلام هي نے يهه کهکر " ان اکرمکم عند الله اتقکم " يعني (خدا کے نزديک سب سے بڑا وهي هى جو متقي هى) يهه نيچرل اور سچي بات بتلادي که انساني کاميابي ' اور انساني شرف نه ذات پر منحصر هى نه بات پر ' نه دولت پر نه خاندان پر ' نه وجاهت ظاهري پر ' نه دنيا کي بڑائي پر ' صرف ذاتي اعمال اور کمائي پر اُسکا انحصار هى - يهه اعلى خيال " لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون " يعني (جب تک سب سے پياري چيز نه خرچ کيجائے نيکي کي تکميل نهيں هوتي) جسکے بدوں في الواقع انساني اخلاق ناقص رهتا هى اور اصلي تهذيب اور پورے سولهوڑ هونے ميں ' يا يوں کهو که خدا پرستي ميں ' کمي رهتي هى ' اسلام هي نے دلايا هى — يهه سچا دستور العمل جس سے يوماً فيوماً خوشحالي کي ترقي هو ' اور کوئي مصيبت پاس نه آوے ' ان پيارے لفظوں سے " کلو واشربوا ولا تسرفوا " يعني (کهاؤ پيو اور فضول مت خرچ کرو) اسلام هي نے تعليم کيا هى — يهه دل ميں اثر کرنے والي نصيحت جس سے انسان کے دل ميں ايک بڑا اور سچا جوش اپني اصلاح حالت کا پيدا هوتا هى ان دو لفظوں ميں " اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم " يعني (اَوروں کو نصيحت کرتے هو اور اپني ذات کو بهلا ديتے هو) اسلام هي کي کي هوئي هى يهه اصل بات جسکي شهادت فطرت انساني دے رهي هى ان لفظوں ميں " بلى من اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عند ربه ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون " يعني (جسنے اپني ذات کو خدا کے ليئے فرمابردار کيا پس خدا اُسکے اجر کا ذمه دار هى اور اُسکو خوف اور غم نهيں هى) کسنے بيان کي هى ؟ اسلام نے — کاميابي اور سلامتي کے سچے اصول کو ان مختصر اور دلميں گهر کرنے والے الفاظ ميں " واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذکروا نعمته الله اذکنتم اعداء فالف بين قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا " يعني (سب لوگ متفق هوکر مقصد کو ڈهونڈهو اور متفرق مت هو اور خدا کي نعمت کا ذکر کرو جس وقت تم باهم دشمن تهے پس خدا نے تمهارے دلوں ميں محبت ڈالدي اور تم اُسکي نعمتوں کي وجهه سے بهائي هوگئے) کسنے بتلايا هى ؟

اسلام نے - یہہ کلام " مایرید الله لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمته علیکم لعلکم تشکرون " یعني (خدا تم پر کچھہ سختي نہیں کیا چاھتا بلکه اُسکا یہہ مقصد هی که تمکو گناهوں سے پاک کرے اور اپني نعمتیں تم پر ختم کرے ' شاید تم شکر گذار هو) جس سے ایک عجیب همدردي خدا کي انسان کے ساتھہ پائي جاتي هی اور انسان کے دامین ایک بڑا جوش اُسکي محبت کا پیدا هوتا هی ' کسکا هی ؟ اسلام کا — یہہ نصیحتیں " من عرف نفسه فقد عرف ربه " یعني (جسنے اپني ذات کو پہچانا اُسنے خدا کو پہچانا) "هلک من لم یعرف قدره " یعني (جس شخص نے اپني بساط ' اپني استعداد ' اپني قابلیت نه جاني وه هلاک هوا) جو سچي حکمت سے بھري هوئي هیں اور جن پر عمل کرنے کے بدون نیچر کي رو سے بھي انسان کو کامیابي نہیں هوسکتي ' کس نے کي هیں ؟ اسلام نے ●

فی الواقع اسلام هي اس فخر کا مستحق هی که اُسکي تمام هدایتیں ' اُسکي تمام نصیحتیں ' اُسکے تمام قاعدے ' اُسکے تمام اُصول ' انسان کو اعلی درجه کي ترقي پر پہنچانے والے اور اصلي خوشي ' اور حقیقي عزت ' سے مالامال کرنے والے هیں — اسلام هي اس ناز کا مستحق هی که جیسا اُسنے روحاني اغراض ' کو نہایت تکمیل سے پورا کیا هی ویسا هي جسماني حاجتوں ' کو بھي کامل طور پر رفع کیا هی — اس خیال کے ساتھہ که مذهب اسلام بالکل سچّي حکمت کا مجموعه هی اسبات کا بڑا افسوس هی که مسلمان ذرا بھي نہیں سمجھتے اور سچّي حکمت کے کڑوڑ باتوں سے (جو اسلام نے سکھائي هیں) ایک بات پر بھي عمل نہیں کرتے اور یہي وجهه هی که تمام قوم کي قوم ادبار و نکبت میں مبتلا هورهي هی تمام قوم کي قوم کا یہہ حال هورها هی که حالتیں زار هورهي هیں ' طبیعتیں مرده ' نه دلوں میں وه اُمنگ هی نه طبیعتوں میں وه جوش — کوئي صدمه نہیں جو سہنا نه پڑتا هو کوئي مصیبت نہیں جو اُٹھاني نه پڑتي هو - تمام ذلتوں کے هدف هیں ' تمام رسوائیوں کے نشانه ' ●

فی الواقع مسلمانوں کے چال ڈھال ' عادات ' معاملات ' تمدن ' معاشرت ' پر نظر کرنے سے معلوم هوتا هی که مسلمان کسي بات میں بھي اپنے پیارے مذهب کي پیاري اور سچّي هدایتوں پر عمل نہیں کرتے اور سرے سے آپ اپنے گھڑھے هوئے خیالات اور رسم و رواج کے پیرو هیں - اے عزیزو ' تمھارے پیارے مذهب نے یہہ کہکر " وما مصیبة الا بما کسبت ایدیکم " یعني (تمام مصیبتوں کو تمھارا هي هاتھہ کماتا هی) اس نیچرل و سچّي بات کو صاف بتلدیا هی که اگر تم سچّي حکمت کي ' نیچر ' کي قانون قدرت ' کي پیروي نکروگے تو تمکو ضرور وه مصیبتیں ' وه سزائیں بھگتني پڑینگي جو قانون قدرت نے اُسکے پاداش میں مقرر کر رکھي هیں — پس وه کونسا خیال هی جو تمکو ان خلاف ورزیوں پر جرأت دلاتا هی ●

اے مسلمانو ' تم بھی بنی آدم ہو ' خدا کی نعمتوں میں تمہارا بھی ساجھا ہے تمہارے خدا نے تمکو بھی وہی ہاتھ ' وہی پاؤں ' وہی دل ' وہی دماغ ' دیئے ہیں جو تمہارے بھائیوں کو' اٹھو ' جاگو ' ہشیار ہو ' دیکھو ' تمہارے ہمجنسوں کا کیا حال ہے' اور تمہاری کیا گت ہے — کیا تمہارے کرتوتوں سے تمہارے پاس' کوئی ایسی دولت ہے جس پر سچے طور پر دو ملت بھی ناز کرسکو ' کیا تمہاری کمائیوں نے تمسے تمہاری ساری دین و دنیا کی خوشیاں نہیں چھین لیں — تم چراغ سحری ہو رہے ہو ' تم اس دنیا میں چند منٹوں کے اور مہماں ہو ' تمہارا جہاز طوفان میں آرہا ہے ' تمہاری بستیاں ویران ہورہی ہیں ' تمہاری عالیشان عمارتیں اُجڑ رہی ہیں ' تمہاری آنکھ کی روشنی ' دل کی ٹھنڈک لاعلمی سے محتاج ہو رہے ہیں ' سب پوچھے جاتے ہیں پر تمکو کوئی نہیں پوچھتا — سب کے سلنے والے ہیں مگر تمہارا کوئی سننے والا نہیں — تمہیں تو وہ قوم ہو جسکی دولت ' جسکی عزت ' مشہور تھی — تمہیں تو وہ لوگ ہو جسکے علم و فضل ' ہنر اور کمال ' کی شہرتہ تھی دیکھو کیا تھے کیا ہوگئے ٭

اے خدا ہماری قوم کو بھی دیکھنے ' بھالنے ' سوچنے ' سمجھنے ' عمل کرنیکی ' توفیق دے آمین ٭

راقــــم
مسکین احسان الله
ساکن قصبه منذارہ ضلع الهآباد

مسلمان رفارمر

نکته چینی کرنی غور کرکے بات سمجھنے سے بہت زیادہ اسان ہے — اُس شخص میں جس نے کسی معامله میں برسوں غور و فکر کی ہو اور اُس شخص میں جسنے فی الفور اُسپر نظر ڈالی ہو زمین وآسمان کا فرق ہے — ایک معمار میں جسنے نہایت غور و فکر سے ایک مکان کا نقشه بنایا ہے اور ہرایک در و دیوار و بلندی و پستی کی نسبت سمجھنے میں اور ایک مکان کی دوسرے مکان سے مناسبت نکالنے میں ایک زمانه دراز تک غور و فکر کی ہے اور اُس شخص میں جسنے نقشه پر نظر ڈالتے ہی اُسمیں نکته چینی شروع کی ہے نہایت تفاوت ہے — مگر انسانوں کا قاعدہ ہے که غور سے پہلے نکته چینی کرتے ہیں اور سمجھنے سے پہلے فیصله — رفارمر ہونا تو بہت بڑا درجه ہے اگر کوئی اپنے تئیں رفارمر سمجھتا ہو تو اُسکا ایسا سمجھنا ہی اُسکی بیوقوفی کے لیئے کافی دلیل ہے ہماری سمجھ میں تو اس زمانه میں اتنی بات بھی نہایت مشکل ہے که ایک مسلمان اپنی قوم کی رفاہ و فلاح میں کوشش کرے — رفاہ و فلاح کے لفظ سے مذہبی امور میں سے کسی امر کی طرف اشارہ کرنیکا میرا مطلب نہیں ہے بلکه صرف دنیاوی امور کی رفاہ و فلاح میں کوشش کرنا مقصود ہے ٭

همارے دوست هم سے کہتے هیں که باوجودیکه هم اپنی قوم کی دنیاوی امور کی رفاه و فلاح و تہذیب و شایستگی میں کوشش کرنا چاهتے هیں تو پهر کیوں مذهبی مسایل کو بحث میں لے آتے هیں اور مسلمانونکا دل دکہاتے هیں — وه کہتے هیں که دنیاوی ترقی کے اسباب (جہاں تک که غور کیجاتی هی) حصول علم — اتفاق قومی — راستبازی — امتیاز حقوق وغیره هیں ان امور کی مذهب اسلام میں کہیں ممانعت نهیں بلکه ترغیب هی — مگر همکو افسوس هی که باوجودیکه همارے دوست چاهتے تهے که مذهبی مسایل کو علاحده رکہیں مگر خود اُنهوں نے اُنهیں چیزوں کو جنکو اسباب ترقی قرار دیا هی مذهبی امور قرار دیدیا اور فرمایا که ان امور کی مذهب اسلام میں کہیں ممانعت نهیں بلکه ترغیب هی — مذهب کی رو سے ممانعت نهونے کے معنی یهه هیں که مذهب کی روسے جایز هی اور ترغیب هونیکے یهه معنی هیں که مذهب کی روسے مستحب هی پس وه خود ایک ذرا سی بات میں بهی بحث مذهبی سے نه بچ سکے — پهر وه همکو نصیحت کرتے هیں که اگر فی الحقیقت خیر خواهی قومی کا جوش هی تو حصول علم کی ترغیب میں جسقدر منظور هو تحریر کیجئے تقریر کیجئے فن تجارت میں کتابیں تصنیف کیجئے رساله جات طبع کرائیے فن زراعت میں تدبیریں تعلیم کیجئے اهل فن کے تجربوں کی صراحت کیجئے یهه ایسے امور هیں که جسے قوم کو قطعی نفع پهونچیگا اور شکر گذاری کے ساتهه هر شخص اپنے نفع رسان کا شکریه ادا کریگا یهه کیا ضرور هی که ملایکه کے وجود پر بحث کرکے بے سبب اهل اسلام کے دل دکہائے جاویں یا حشر و نشر پر استدلال کرکے مسلمان ستائے جاویں اور ترغیب ترقی کا بهانه کیا جاوے — هم بڑی نهایت خوشی سے اس نصیحت پر عمل کرنا چاهتے هیں مگر همارے دوست همکو بتاویں که انهی امور کی کوشش کرنے میں مذهبی بحث سے هم کیونکر بچ سکتے هیں حقیقت یهه هی که همارا مروج اسلام جو اب هماری تمام قوم کا اسلام هی اُسنے انسان کے هرایک فعل و قصد و اراده پر ایسی قیدیں لگائی هیں اور ایسی حدیں مقرر کردیں هیں که کوئی کام دنیا یا دین کا ایسا نهیں هی جو بغیر مذهبی بحث کے شامل هونے بحث میں آسکے — پس یهه کہنا که دنیاوی امور کے رفاه و فلاح کی بحث میں مذهبی مسائل کو کیوں لے آتے هیں غور سے پہلے نکته‌چینی کرنا اور سمجهنے سے پہلے فیصله کردینا هی •

مدت سے هم اس قسم کی باتیں سنتے آتے هیں همنے چاها که ایکی دفعه اس عقده کو بخوبی کهول دیا جاوے اور اپنے احباب کو سمجها دیا جاوے که دنیاوی امور کی ترقی و تہذیب و شایستگی کی بحث میں مسائل مذهبی کی بحث آجانے میں کیا مجبوری هوتی هی — سب سے پہلے هم اُنهی چیزوں پر بحث شروع کرینگے جنکو همارے احباب معترض اسباب رفاه و فلاح دینا قرار دیتے هیں •

ھمارے احباب معترض نے ترقي کے اسباب میں سے سب سے اول حصول علم کو قرار دیا
هی اور حدیث نقل کي هی که " اطلبوا العلم و لوکان بالصین " پس هم اسي حصول علم
کے لیئے اپني قوم میں کوشش کرنا چاهتے هیں اور جو علوم دنیاوي ترقي کے لیئے ضرور هیں
أنکي تعلیم پر کوشش کرتے هیں — مگر اهل مذهب فرماتے هیں که لفظ علم سے عام
علوم مراد نهیں هیں بلکه صرف علم دین مراد هی تو اب هم کیا کریں اگر أنکي إس راے
کو تسلیم کریں تو سب سے اول جو ذریعه ترقي قرار دیا تها وه هاتهه سے جاتا هی اور اگر أس
پر بحث کریں خواه بلحاظ معني حدیث و خواه بلحاظ صحت و سقم حدیث خواه بلحاظ
أسکے راویوں کے تو مذهبي بحث شروع هوجاتي هی پهر کیونکر مذهبي بحث سے بچیں —
اگر هم کچهه تحقیقي بحث نهیں کرتے بلکه صرف تقلید کي راه پکڑتے هیں اور کوئي روایت
أنکے قول کے برخلاف نکال کر لاتے هیں تو وه دوسري روایت اپنے قول کي تائید میں ڈهونڈ لاتے
هیں پهر اگر ایک روایت کے صحیح اور دوسرے کے غیر صحیح یا ایک کے مرجوح و دوسرے
کے غیر مرجوح هونے پر بحث کي جاتي هی تو پهر مذهبي بحث آجاتي هی ●

دوسري قوم اور دوسري زبان کے علوم تو درکنار ابهي تک أن علوم کے پڑهنے و پڑهانے میں
بهي مذهبي بحث سے نجات نهیں ملي جنکو همارے بزرگ پڑهتے آئے هیں اور جو همارے
بزرگوں کا سرمایه ناز و افتخار تها — علم منطق — علم فلسفه — علم کلام — علم ریاضیات
کے پڑهنے پڑهانے کے حرام و معصیت هونیکے فتوے چهپے هوئے موجود هیں اگر أسکي تردید
کریں تو پهر مذهبي بحث میں گرفتار هوتے هیں ●

وه علوم جو اگلے زمانه میں ذریعه ترقي گنے جاتے تهے أنکي بحث کو جانے دو کیونکه اب
وه علوم بعوض ترقي کے ذریعه تنزل سمجهے جاتے هیں اس زمانه میں هر قسم کي ترقي کا ذریعه
جو علوم هیں وه یورپ کے علم و هنر هیں جو یوروپین لٹریچر اور سینس کهلاتے هیں اور جو بذریعه
زبان انگریزي حاصل هوتے هیں اب ایک مسلمان اپني قوم کي رفاه و فلاح چاهنے والا اس
میں کوشش کرتا هی که میري قوم أن علوم سے بهره مند هو ●

اول تو اهل مذهب فرماتے هیں که انگریزي زبان پڑهني حرام هی أس سے ایمان جاتا
رهتا هی اور آدمي بعوض اسکے که مرتے وقت الله الله کرے گٹ گٹ کهتا هوا مرجاتا هی
اب کیا کیا جاوے بغیر مذهبي بحث میں پهنسے إس مرحله سے کیونکر نکلا جاوے ●

اگر کسي بهت بڑے بهادر دل چلے اور فیاض عالم نے کهدیا که عربي زبان کے سوا عجم
کي زبان سیکهني کفار کے خطوط سمجهنے یا أنکے مذهب کو رد کرنیکي نیت سے مذهبا منع
نهیں هی اور انگریزي بهي ایک عجمي زبان هی أسکا سیکهنا بهي أن مقاصد کے لیئے اور
ادني درجه یهه که معاش کے لیئے جایز هی تو بهي مطلب حاصل نهیں هوا اسلیئے که زبان
دوسري چیز هی اور علوم دوسري چیز هیں جب تک علوم حاصل نهیں صرف زبان ذریعه

ترقی نہیں ہوسکتی مگر جہاں انگریزی علوم کے سیکھنے کا نام لیا اور مسلمانوں کے مذہب میں قیامت آئی اور کفر کا فتوی دیا گیا ●

انگریزی لٹریچر کی کوئی کتاب باعتبار مضامین کے ایسی نہیں نکلنے کی جسکا پڑھنا ہمارے زمانہ کے علماء اسلام مذہباً حرام و ناجایز نہ قرار دیں ●

کوئی ہسٹری انگریزی کی ایسی نہیں نکلنے کی جسکا پڑھنا علماء اسلام کفر نہ قرار دیتے ہوں اور جس سے اُنکے نزدیک اہانت اسلام یا تکذیب اقوال مفسرین قرآن لازم نہ آتی ہو ●

جغرافیہ جو ایک سادہ علم روے زمین کا ہی اُس میں بھی ایسی باتیں ہیں جنکو سیکھنا ہمارے زمانہ کے علماء اسلام نا جائز قرار دینگے کیونکہ اُس سے اُس جغرافیہ کی جسکو علماء اسلام نے اپنی غلطی سے مذہبی جغرافیہ سمجھا ہی صحت ثابت نہیں ہوتی ●

علم ہیئت جسمیں سکھایا جاتا ہی کہ زمین مُتحرک ہی اور آفتاب ساکن اور اجسام سماوی کچھہ نہیں ہیں اور سبع سماوات غلط ہیں انکے سوا اور بہت سے مدار سیاروں کے ہیں اور علی ہذالقیاس تمام مسایل و تحقیقات و بدیہات اس علم کے ہمارے زمانہ کے علماء اسلام کے نزدیک اسلام کے ایسے ہی مخالف ہیں جیسے کہ آگ و پانی اُنکا پڑھنا اور اُنکا یقین کرنا سیدھا جہنم میں جانا ہی ●

علوم طبعی کو تو ہمارے علماء اسلام مذہب اسلام کا ایساہی دشمن قرار دیتے ہیں جیسے نیولے کو سانپ کا اُسکا پڑھنا و پڑھانا اور اُسپر یقین کرنا تو کفر کے کالے دریا میں ڈوب جانا ہی ●

علم تشریح ابدان جو ہرایک کے نزدیک علم یقینی متصور ہی علماء اسلام کے نزدیک وہ بھی حرام ہی اسلیئے کہ متعدد مسایل جو قرآن میں اُنکے نزدیک اُسکے متعلق بیان ہوئے ہیں وہ مسایل علم تشریح ابدان میں غلط بتائے جاتے ہیں اور اُنکی غلطی ثابت کی جاتی ہی ●

اب اُس شخص کے ہاتھہ میں جو دنیاوی فلاح قوم کی چاہتا ہی اور اُسکا اول ذریعہ جو علم ہی اُسکو سکھانا چاہتا ہی اور وہ یہہ بھی یقین کرتا ہی کہ علماء اسلام نے جو راے یا فتوے یا روایت ان علوم کے پڑھنے پڑھانے کے حرام ہونے کے دے رکھے ہیں وہ غلط ہیں اور مذہب اسلام میں یہہ باتیں نہیں ہیں جو اُنہوں نے برخلاف اُن علوم کے سمجھی ہیں بجز اسکے کیا علاج ہی کہ وہ مذہبی بحث میں پھنسے اور سمجھاوے کہ مذہب اسلام یہہ نہیں ہی جو تم سمجھے ہوئے ہو اور ان علوم کا پڑھنا پڑھانا یا اُنپر یقین کرنا کفر ومعصیت نہیں ہی پس ہمارے احباب متعرض بتادیں کہ یہہ مرحلہ بغیر مذہبی بحث میں پھنسے کیونکر طی ہو ●

دوسرا بڑا ذریعہ قومی ترقی کا تجارت قرار دیا جاتا ہی — میں سمجھتا ہوں کہ مروج مذہب اسلام جیسا کہ اس زمانہ کی ترقی تجارت کا مانع ہی اور کسی چیز کا مانع نہیں اگر ترقی تجارت کے معنی پرچونی یا سبزہ فروشی یا بساطی گری کی دوکان کرنا ہو تو اُس سے قومی ترقی معلوم اور اگر اُس سے وہ تجارت مراد ہو جو اس زمانہ میں ہوتی ہی اور جو ایک علم قرار پایا ہی تو اُس تجارت کے کرنیکی تو مروج مذہب اسلام یا اس زمانہ کے علماء اسلام کے مسائل اور فتوے اجازت نہیں دیتے — میں جزئیات کا ذکر نہیں کرتا بلکہ عام باتوں کا ذکر کرتا ہوں — تجارت میں ایک ملک سے دوسرے ملک میں روپیہ کا بھیجنا ایک امر لازمی ہی وہ روپیہ بدون ہنڈاون اور دسکونت کے جا نہیں سکتا ایا علماء اسلام کے نزدیک ہنڈاون اور دسکونت دینا جایز ہی اور دینے و لینے والے کے لیئے بجز جہنم کے کوئی دوسری جگہہ ہی — مال کی روانگی کے لیئے جو نہایت دور دست رستوں اور سمندروں میں بھیجا جاتا ہی بیمہ ایک ضروری امر تجارت کا قرار پایا ہی ایا وہ علماء اسلام کے فتوی کی رو سے جایز ہی — تمام کارخانہ مال کی خرید و فروخت کا بلا موجودگی مال بھیجک پر ہو رہا ہی اور وہی بھیجک ایک دوسرے کے ہاتھہ نفع پر بکتا رہتا ہی ایا یہہ عقد بیع علماء اسلام کے فتوی کی رو سے جایز ہی — کروڑہا روپیہ کی چاندی و سونیکی تجارت ہوتی ہی ایا علماء اسلام کا فتوی چاندی و سونیکی تجارت کے جواز پر ہی اور کسطرح وہ تجارت قایم ہوسکتی ہی — کیونکر کوئی مسلمان ڈھاکہ اور فرانس کی نہایت عمدہ و خوبصورت چاندی و سونیکے زیور اور ظروف کی دوکان کھول سکتا ہی جبکہ تبادلہ میں صنعت کا بھی معاوضہ دینا ناجایز قرار دیا جاتا ہی — کوئی کارخانہ تجارت کا بغیر لین دین کے چل نہیں سکتا اور کوئی لین دین بغیر سود کے قایم نہیں رہ سکتا پس کیا مسلمان علماء سود کے جواز کا فتوی دیتے ہیں مفتی شرف الدین رامپوری اور مولوی برہان الدین امیٹھی نے دیا تھا جنکو سب نے کافر ٹھہرایا تھا مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب نے صرف گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کے سود کے جواز پر فتوی دیا تھا جس پر خود اُنکی ذریات نے اُن پر طعنہ کیا تھا — تجارت کی کمپنیاں اور کارخانے ایسے ایسے قایم ہوگئے ہیں اور اُن میں ایسے ایسے پیچیدہ اور اعتباری حقوق شریکان کے ہیں جن میں ایک کے بھی جواز کی صورت فتاوں میں نہیں نکلتی پس کیا علماء اسلام اُنکے جواز کا فتوی دیتے ہیں — یہہ سب تو عام باتیں ہیں اگر تجارت کے علم کی مفصل کتاب لکھی جاوے اور تمام قواعد اور حقوق اُسمیں بنائے جاویں اور وہ اُصول بیان کیئے جاویں جن پر اس زمانہ میں تجارت قایم ہی تو ہمارے زمانہ کے علماء اسلام ایک کے بھی جواز کا فتوی نہیں دینگے — پس جو شخص کہ اپنی قوم کی ترقی تجارت چاہتا ہی اور اُسکو یہہ بھی یقین ہی یہہ مسائل جو علماء نے قایم کیئے ہیں اور جو ترقی تجارت کے مانع ہیں درحقیقت مذہب اسلام میں

نہیں ہیں تو ہمارے احباب معترض سمجھاویں کہ وہ کیونکر مذہبی بحث میں پڑنے سے بچ سکتا ہی ٭

کیا مسلمان کوئی پیشہ یا کوئی نوکری بغیر مباحثہ مذہبی کے اختیار کرنیکے مجاز ہیں کیا ہمارے احباب معترض نے وہ تحریریں نہیں دیکھیں جو اُس زمانہ میں بڑے بڑے مقدس لوگوں نے کی تہیں جبکہ مولوی عبدالحی صاحب نے مفتی عدالت کا عہدہ اختیار کرنا چاہا تہا اور کیا وہ واقعات اور مباحثے نہیں معلوم ہیں جبکہ مولوی رشیدالدین خانصاحب نے مدرسی گورنمنٹ کالج دہلی اختیار کی تہی اور کیا اُن عہدوں کے اختیار کرنے پر جنکو ایک زمانہ میں اول اول نبی وقعت لوگوں نے اختیار کیا تہا جو بحث آیۃ کریمہ " من لم یحکم بما انزل اللہ اولئک ہم الکافرون " — ہم الفا سقون — پر ہوئی تہی ہمارے احباب معترض اُس سے نا واقف ہیں — کیا ہمارے احباب معترض اُن بزرگوں اور قابل ادب شخصوں سے واقف نہیں ہیں جو اُن عہدہ داروں کے گہر کا کہانا پینا حرام مطلق سمجہتے تہے اور تا دم مرگ اُسپر قایم رہے ٭

مسلمانوں کا رواں رواں مذہب سے ایسا جکڑ دیا گیا ہی کہ کوئی بات بہی مسلمانوں کے حق میں بغیر مذہبی مباحثہ کے کہی نہیں جاسکتی — بحث کی جاتی ہی نہ سر کے بال اسقدر رکہنے جایز اسقدر نا جایز ہیں — مانگ اسطرح پر رکہنی جایز اسطرح پر نا جایز ہی مونچہ اتنی باریک کتروانی واجب ہی یا بالکل اُسترے سے منڈوانی — بغلوں کے بال اُسترے سے منڈوالے جاویں یا اُکہاڑے جاویں موچہ قینچی سے کتروائی جاوے یا چاکو سے مسواک پر رکہکر کاٹی جاوے بالوں میں کنگہی کئی دفعہ کیجاوے سرمہ آنکہ میں کیونکر لگایا جاوے ناک کے بال کیونکر اُکہاڑے جاویں مسواک کس چیز کی کیجاوے — سر پر عمامہ کس وضع کا باندہا جاوے شملہ کسطرح اور کسقدر لنبا نکالا جاوے — کس رنگ کا ہو — کافروں کے ہاں کا بنا ہوا کپڑا پہننا جایز ہی یا ناجایز کرتا کس قطعہ کا ہو تہبند کیسا ہو ازار پہننی جایز ہی یا نہیں سواے اُسکے اَور کسی قطع کا کپڑا پہننا کفر ہی یا نہیں احجار کے سوا اَور کسی چیز سے استنجا جایز ہی یا نہیں — کون سی وضع بیٹہنے کی جایز ہی کہانا کہانے میں ہاتہ ٹیک کر کہانا مکرو ہی یا نہیں اوکڑو بیٹہہ کر کہاوے یا دو زانو یا آلتی پالتہی مار کر — کسطرح پر لیٹے کسطرح پلنگ بچہاوے گدگدا بچہونا ہو یا سخت کتنے پانی سے نہاوے کس قطع کا مکان بنانا جایز ہی اور کس قطع کا نا جایز کئے ہاتہہ سے زیادہ مکان کو بلند کرنا مکروہ ہی کن لوگوں سے ملنا چاہیئے کن سے نہ ملنا چاہیئے کافروں سے صاحب سلامت حرام ہی یا نہیں کافروں سے سچی دوستی و محبت امورات تمدن و معاشرت میں بہی کفر ہی یا نہیں پس ہمارے احباب معترض بتاویں تو سہی کہ مسلمانوں کی وہ کونسی بات ہی جو بغیر مذہبی بحث کے آگے چل ہوسکتی ہی — کیا

، وہ بھول گئے ہیں یا اُن کی عمر سے پہلے کی بات ہی کہ اول اول جب جیبی گھڑیاں رکھنے کا مسلمانوں میں رواج شروع ہوا تھا تو اسبات کا کہ اُن کا رکھنا جایز ہی یا نا جایز فتوی لیا گیا تھا اور اگر ہماری یاد میں غلطی نہو تو من تشبہہ بقوم فہو منہم کے استدلال پر بعض صاحبوں نے نا جایز کہا تھا — کون نہیں جانتا کہ ابتدا میں ٹوپی رکھنا اور وقت کی پابندی اور صبح کی چاے تنصر میں داخل تھی پھر انگریزی بوٹ پہننا تنصر کی نشانی قرار پایا وہ دونوں زمانے تو گذر گئے اب کوٹ پتلون پہننا تنصر کی علامت قرار دیا گیا ہی — کیسا ہی عابد و زاہد و نیک شخص ہو جسکے احتیاط وتقوی کی عجیب نظیریں موجود ہوں کبھی نماز و روزہ قضا نکیا ہو عالم ہو فاضل ہو محدث ہو فقیہہ ہو اور اگر کسی انسان کو بے گناہ کہہ سکتے ہیں تو ضرور اُسکو کہہ سکتے ہوں مگر جہاں اُسنے یورپ کا سفر کیا اور خطاب مسٹر جو اصطلاح میں بمعنی کرستان قرار دیا گیا ہی اطلاق کیا گیا پھر ہم اپنے احباب کی ان باتونکو کہ دنیاوی ترقی کی کوشش میں مذہبی مباحثے کیوں شامل کیئے جاتے ہیں نہایت تعجب و حیرت سے دیکھتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ کیونکر آفتاب سے روشنی یا زنگی سے سیاہی چھوڑا سکتے ہیں ٭

ہاں اسقدر ہم اپنی تقصیر کا اقرار کرتے ہیں کہ بعض ایسے مسائل پر بھی ہمنے بحث کی ہی جن پر بحث کرنی دنیاوی امور کے اعتبار سے چنداں ضرورت نہ تھی مگر یہہ خاص ہمارے دل کی بات ہی دوسرا شخص اُسکو سمجھہ نہیں سکتا اُسکا بیان کرنا میں کبھی پسند نہیں کرتا مگر جو کہ اب اس امر نے ایک قومی امر کی شکل پیدا کی ہی اسلیئے اُسکا بیان کرنا ضرور پڑا ہی ٭

گو ہمارے احباب معترض یا ہمارے مخالف ہمکو کافر و مرتد و زندیق وکرستان سمجھتے ہوں لیکن میں اپنے تئیں نہایت پکا مسلمان سمجھتا ہوں — یہہ بھی میرا خیال ہی کہ مسلمانوں میں جو قوم کا اطلاق کیا جاتا ہی وہ ملک یا نسل کے لحاظ سے نہیں کیا جاتا بلکہ صرف مذہب کے سبب سے کیا جاتا ہی اور اسلیئے کسی ملک و نسل کا آدمی ہو جب وہ مسلمان ہی تو ایک قوم ہی پس جب ہم قوم مسلمان کی ترقی اور رفاہ وفلاح چاہتے ہیں تو ہم پر فرض ہی کہ ہم اسمیں بھی کوشش کریں کہ وہ لوگ مسلمان رہیں کیونکہ اگر مسلمان نہ رہیں اور ترقی کریں تو وہ ترقی ہماری قوم کی ترقی نہوگی ٭

اسکے سوا مجھکو یہہ بھی یقین ہی کہ ہمارے مذہب کے علماء نے بہت سے مسائل نہایت نیک نیتی سے مطابق اپنے اجتہاد کے قایم کیئے ہیں اور کچھہ شبہہ نہیں ہی کہ اُن میں سے بہت سے مسایل ایسے ہیں کہ جنکو مذہب اسلام سے کچھہ تعلق نہیں ہی اور نہ اُنکے استنباط کی کافی بنیاد ہی — یہہ بھی مجھکو یقین ہی کہ علماء مفسرین نے قرآن مجید کی تفسیر میں بہت جگہہ غلطی یا بے احتیاطی کی ہی اور تمام بے اصل قصہ و کہانیاں اور یہودیوں

کي بیہودہ روایتوں کو اُس میں شامل کردیا هی اور اپنی تفسیر کي بنیاد اُن پر قرار دی هی اور بہت سي جگهه یوناني مسایل کو جو اُس زمانه میں یقیني سمجهے جاتے تھے اور جو اب غلط ثابت هوگئے هیں اپني تفسیروں میں اسطرح پر ملادیا هی که گویا وهي مسائل قرآن سے بهي ثابت هوتے هیں یا قرآن مجید کے بهي وهي معني هیں اور اس عمل درآمد نے مذهب اسلام کو شدید نقصان پهونچایا هی ٭

ایک زمانه تها که یهه نقصان صرف لوگوں کے خیالات هي پر اثر کرتا تها مذهب اسلام پر اُسکا کوئي بد اثر ظاهر نهیں هوتا تها مگر اب وه زمانه نهیں رها علوم و فنون کي ترقي نهایت اعلی درجه پر پهونچگئي هی علوم طبعیات جهانتک که تحقیق هوئے هیں ایسے مرتبه پر پهونچ گئے هیں جو بدیہي اور مشاهد کو حاصل هوتا هی علوم نے ثابت کردیا هی که صداقت علوم محققه کے برخلاف ناممکن هی اس زمانه میں کوئي مذهب هو اسلام یا عیسائي یا یهودي یا برهمني علوم کے مقابله میں اگر وه اُسکے برخلاف هی قایم نهیں ره سکتا — جبکه هم اپني قوم میں علوم کي ترقي کي کوشش کرتے هیں تو اُسکے ساتهه همکو اسبات کا بهي یقین هی که کوئي شخص جبکه وه علوم سے بهره یاب هو اس مجموعه صحیح و غلط کو جسکو اسلام قرار دیا هی کبهي وه سچ نهیں سمجهه سکتا اُس سے انکار کرنا اور نعوذ و بالله اصل اسلام کو جهوٹ سمجهنا ایک لازمي نتیجه ترقي تعلیم کا هی — جبکه همارے علماء نے بہت سے غلط مسایل اهل یونان کو مذهب اور قرآن میں اسطرح شامل کرلیا هی جس سے ثابت هوتا هی که وهي معني قرآن کے بهي هیں اور جب که مسلمان علوم کو تحصیل کر کے یقیني اُن مسائل کو غلط یقین کریں تو کیا شبهه باقي رهتا هی که وه قرآن کو بهي جسکے وهي غلط معني غلطي سے علماء اسلام نے قرار دیئے هیں غلط سمجهینگے پس بغیر اُن مسایل کي حقیقت بیان کیئے همکو اپني قوم کي ترقي تعلیم میں کوشش کرنے کے یهه معني هیں که اُنکو مذهب اسلام سے خارج کرنیکي کوشش کرتے هیں ٭

یهه مشکل کچهه مسلمانوں هي پر منحصر نهیں هی هر مذهب سے برابر متعلق هی خود عیسائي مذهب کو علوم نے اسقدر نقصان پهونچایا هی که کسي چیز نے نه پهونچایا هوگا عیسائي علماء نے اس نقصان کے رفع کرنے میں نهایت کوشش کي هی اور کوشش کرتے هیں اگر وه اپني کوششوں میں کامیاب هونگے تو اپنے مذهب کو علوم کے صدمه سے محفوظ رکهینگے ورنه کسیطرح محفوظ نهیں رکهه سکتے ٭

جس زمانه میں که مسلمانوں نے علوم حکمت و فلسفه یونان کي تحصیل پر توجهه کي اُسنے مذهب اسلام کو ایسا صدمه پهونچایا که کسي مخالف سے بهي نهیں پهونچا تها علماء علم کلام اُس نقصان کے رفع کرنے پر متوجهه هوئے اور جو کچهه وه کرسکے اُنهوں نے کیا مگر اُس زمانه میں خیالي باتیں زیاده تهیں اور هرایک شخص اپنے خیال کا

بنگر بنا دیتا تھا اس زمانہ میں ہرایک چیز کے لئے تجربہ و مشاہدہ شاهد موجود هی جسکے مقابلہ میں کسیکا خیالي بنگر کام نہیں دے سکتا •

یہی وجہہ تھي کہ اگلے زمانہ کے علماء نے سواے علم دین کے اور علوم کے پڑھنے پڑھانے کو حرام اور ممنوع قرار دیا تھا — اُنہوں نے بعوض اسکے کہ روشنی میں جو چیزیں دکھائی دیتي هیں اُنکي حقیقت بتاویں یہہ صلاح دي تھي کہ آنکھہ بند کرلو اور اُن چیزوں کو مت دیکھو مگر اُنکي یہہ تدبیر کارگر نہ هوئي اور جن علوم کو وہ خارج کرنا چاهتے تھے وہ خارج نہ هوسکے - عیسائي عاملوں نے بھي ابتدا ابتدا میں اُن علوم کے مٹانے میں اور عیسائیوں میں اُنکا رواج نہ هونے دینے میں نہایت بے رحمیاں اور سخت سخت تدبیریں کیں مگر کچھہ کامیابي نہیں هوئي اور یورپ هي جو مرکز عیسائي مذهب کا تھا مخزن اُن علوم کا هوگیا — حال کا زمانہ اُس قدیم زمانہ سے زیادہ مختلف هی اور اب کسي شخص کي قدرت میں نہیں رها هی کہ اُن علوم کي شعاعوں کو روک سکے — بلکہ اگر کوئي اهل مذهب علوم کي روشني میں اپنے مذهب کي صداقت ثابت کرنے کے بدلے اُن علوم کے رواج کا مزاحم هو تو علانیہ اسبات کا اقرار کرتا هی کہ اُسکا مذهب علوم کي روشني برداشت کرنے کے قابل نہیں هی •

مجھکو اسبات کا یقین هی کہ ٹھیٹ مذهب اسلام اُن نقصانوں سے جو کسي مذهب کو علوم کي صداقت سے پہونچ سکتے هیں مبرا و پاک هی اور جسقدر نقصان بمقابلہ علوم کے اُسمیں دکھائي دیتے هیں وہ همارے علماء کے نقصان هیں جو مذهب میں شامل هوگئے هیں بہت لوگ ایسے هیں جو میرے اس خیال کو غلط بتاتے هیں اور سمجھتے هیں کہ تمام مذاهب جنمیں اسلام بھي داخل هی اُن نقصانوں سے مبرا نہیں هیں مگر میرا یقین خواہ وہ صحیح هو یا غلط یہي هی کہ وہ مبرا هی پس میں دیانتاً اپنا فرض سمجھتا هوں کہ میں اُن باتوں کو ظاهر کروں جنسے میرے دل میں اسبات کا یقین هوا هی کہ مذهب اسلام اُن نقصانوں سے پاک هی جو کسي مذهب کو علوم کي صداقت سے پہونچ سکتے هیں •

اُن باتوں کے ظاهر کرنے سے نہ میرا یہہ مطلب هی کہ اُن مسائل کي کسیکو تعلیم دیجاوے نہ یہہ مطلب هی کہ لوگ اُنکو تسلیم کریں نہ اُنکے بیان کرنے سے کسي مسلمان کا دل دکھانا مقصود هی نہ کسي سے مباحثہ کا قایم کرنا بلکہ خود دیانتاً جو میں اپنا فرض سمجھتا هوں اُسکا ادا کرنا مقصود هی اور یہي سبب هی کہ نہ کسي کي مخالفت سے ملال هوتا هی نہ کسیکي دشنام دهي سے رنج نہ کسي کي ستایش کي خوشي نہ کسیکي هجو کا غم — تھا کچھہ هی جو لوگوں نے نہیں کہا اور نہیں کہتے اور نہ کہیں گے! مگر هم اُسي میں خوش هیں کہ وہ همارے خیالات نہیں هیں بلکہ اُنہي کے خیالات هیں جو کہتے هیں - جو شخص کسیکا منہہ چڑاوے اُسکو آئینہ دیکھنا چاهیئے کہ کسکا منہہ بگڑا هی اسي مضمون کے مناسب صائب کا شعر هی جو آب زر سے لکھنے کے قابل هی —

با صاف دل مجادلہ با خویش دشمني است • هر کس کشد بہ آئینہ خنجر بخود کشد

مگر میں اپنے احباب معترض سے باادب یہہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ بدظنی کرنی اور یہہ کہدینا کہ ترقی قومی کے پردہ میں توھین مذھبی مقصود ھی کچھہ مشکل بات نہیں ھی بہت بڑے اور مقدس لوگوں کو لوگ ایسا ھی کچھہ کہتے آئے ھیں بات وہ ھی جو سوچ سمجھہ کر کہی جاوے ایک شخص جو اپنے تئیں مسلمان کہتا ھو پھر اُسکی نسبت یہہ کہنا کہ وہ توھین مذھب اسلام چاھتا ھی کوئی معنی بھی رکھتا ھی یہہ تو وھی بات ھی جیسےکہ مولوی محمد اسمعیل صاحب کو جنہوں نے اپنی تمام زندگی اتباع سنت نبوی کے وعظ میں بسر کی اور اُنکے مخالف اُنکو دشمن نبی و غیر معتقد پیغمبر اور پیغمبر کی شان میں بے ادبی اور اھانت کرنے والا کہا کیئے حالانکہ اُنسے زیادہ کوئی پیغمبر کا ادب کرنے والا نہ تھا — مشکل یہہ ھی کہ ھمارے احباب معترض زید و عمرو اور فلاں و بہماں کو پیغمبر اور اُنکے اقوال کو مذھب اسلام سمجھتے ھیں اور اُسکی مخالفت یا اُن کے اقوال کی تردید کو اھانت اسلام جانتے ھیں مگر یہہ خود اُنہیں کا قصور ھی کہ اُنہوں نے اسلام کو نہیں جانا ٭

ھماری خواھش ھی کہ ھماری قوم کے دلوں میں یوروپین دلوں کے مانند علوم کی روشنی اور صدیق اکبر کے دل کی مانند ایمانی تصدیق پیدا ھو مگر جبکہ خدا قرآن کے نسبت فرماتا ھی کہ " یضل بہ کثیراً و یہدی بہ کثیراً " پھر ھماری کوشش کی یا ھماری تہذیب الاخلاق کی یا ھمارے ناچیز تفسیر قرآن کی کیا حقیقت ھی ٭

راقــــــــم
سید احمد

خواب تھا جو کچھہ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

(منتخب از اودہ پنچ)

چاندنی رات گرمیوں کے دن پلنگ پر سفید چادر بچھی ھوئی تھی جیسے ھی کھانا وانا کھا پی پلنگ پر گیا ھوں ایک شخص لہرا لہرا ٹپہ گاتا ھوا نکلا —

یاد داری کہ وقت زادن تو ٭ ھمہ خندا بدند تو گریاں
آن چناں زی کہ بعد مردن تو ٭ ھمہ گریاں بوند تو خنداں

اُسوقت یہہ اشعار مجھے ایسے بھلے معلوم ھوئے کہ میں بھی کچھہ گنگنانے لگا اُپ جانیئے بے فکری کے ایام جوانی کی نیندیں فوراً آنکھہ لگ گئی — کیادیکھتا ھوں کہ ایک باغ پرفضا دریا کے کنارہ پر واقع ھی پانی کے فوارے چھوٹ رھے ھیں پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو آرھی ھی اور اُسی باغ میں ایک کنارہ پر ایک ٹوٹا پھوٹا کنواں اور ایک بڑی پرانی مسجد اور ایک دقیانوسی سوا دکھائی دی میں اور بھی حیران ھوا کہ یا الٰہی یہہ ماجرا کیا ھی قریب جاکر جو دیکھتا ھوں تو ھرایک چیز پر دو دو شعر لکھے ھوئے ھیں ٭

چاہ

اب کہاں ھیں مجھے تیار کرانے والے ٭ حال میرا ذرہ اُنکو تو دکھائے کوئی
چند روزہ ھی یہہ نیکی نہیں کچھہ اسکو قیام ٭ چاہ یوسف ھی کہاں مجھکو بتائے کوئی

مسجد

رتنہ میں مسجد اقصیٰ کے مقابل میں تھی * بیٹھتے تھے یہاں آ آ کے نمازی اکثر
... ایک ہوگئی افلاک کی گردش کیسی * کوئی رہتا ہی نہیں اب تو بجز چمگادر

سرائے

کونی دن تھے کہ اس سرا میں عزیز * جمگھٹے رہتے تھے حسینوں کے
یا وہیں اب سوائے حسرت و یاس * کچھ نشان بھی نہیں مکینوں کے

ان اشعار کو پڑھکر میں بے اختیار رونے لگا جب آنسو تھمے میں نے کہا لاؤ ذرا مسجد کو اندر سے بھی دیکھتے چلیں — کیا دیکھتا ہوں کہ در و دیوار سے حسرت ٹپک رہی ہی مصلی الگ چھت پڑا ہوا ہاے ہاے کر رہا ہی ممبر فراق واعظ میں جدا دل شکستہ ہی - بدھنیاں ایک طرف ٹوٹی پھوٹی پڑی ہیں تسبیح اپنی طرف ہمہ تن دانہ اشک ہوکر چلا رہی ہی *

وظیفہ پڑہ پڑھکے کہنے والے کہاں گئے ہاے کوئی بولے
ہزار جان سے وہ جینے والے کہاں گئے ہاے کوئی بولے

اتنے میں دو چار مسلمان دکھائی دیئے میں نے سلام علیک کے بعد اُن سے پوچھا کہ حضرت یہہ کون مقام ہی اور یہہ کیا کیفیت ہی اُنہوں نے کہا *

یہہ ایک بڑا شہر غدار تھا یہاں کے لوگ بڑے بہادر تھے سب مسجدیں اور کنوئیں اُنکی یادگار ہیں ہم لوگ وعظ و نصائح سنے آیا کرتے تھے اب ڈھونڈھتے پھرتے ہیں کہیں پتہ بھی نہیں چلتا ہزاروں من مٹی کے نیچے دبے پڑے ہیں نہ اپنی کہتے ہیں نہ کسیکی سنتے ہیں — لے آؤ تمہیں گور غریباں دکھالائیں میں نے کہا بہت خوب تھوڑی دور چلکر ایک قبر اُس شہر کے سردار کی دکھائی دی اُن لوگوں نے جاکر بہ آواز بلند یہہ شعر پڑھا *

کہو یاران عدم کیا گذری * کچھہ لب گور سے فرمائیگا

لب گور سے آواز آئی " افسوس ہمیشہ رہنے والی نیکی یعنی رفاہ عام اور قومی بھلائی ہمسے نہ ہوسکی تاکہ رہتی دنیا تک پشت در پشت ہمارا نام چلتا مسجدیں کنوئیں سب اپنے دم تک تھے *

بعد فنا کسی نے نہ پوچھا کہ کیا ہوا * یہہ کون شخص آج جہانسے گذر گیا
مگر اب کیا ہوسکتا ہی *

جو کچھہ کرنا تھا کرچکے ہم * جو کچھہ ہونا تھا ہولیا سب
اتنے میں میری آنکھہ کھل گئی *

خراب تھا جو کچھہ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

تہذیب اخلاق کی تصنیفات اور مصنف

سب پر روشن ہی کہ انسان کو علم کی ایسی ضرورت ہی جیسی روشنی کی حاجت ہی — اگر روشنی نہو تو آنکھیں اندھی ہیں — اگر علم نہو تو دل بے بصیرت ہی •

اسباب اشاعت علم ایسے ہوتے جاتے ہیں کہ علم بھی پانی کی طرح سہل الوصول ہوگا اور ہوا کی طرح آزاد ہوگا اور کہیں معزول نہوگا — یہہ امر مسلمات سے ہی کہ صاف روشنی کا یہہ وصف ہی کہ کوئی اُسکا رنگ نہو — آب خالص وہ ہی جسمیں مزا نہو — ہواء خالص وہ ہی جسمیں بُو نہو پس اگر علم کا ماخذ تعصب ہی تو وہ ایک روشنی رنگین ہی جسکی رنگینی کسی شی کو اپنی اصلی حالت میں دیکھنے نہیں دیتی — اگر اُسکا منبع رسم و رواج ہی تو وہ پانی ہی جو بدروں میں بہتا ہی نہ پاک کرلینکے کام کا نہ پینے کے کام کا — اگر اُسکا منفذ خانقاہ اور مدرسوں کی تنگ چاردیواریاں اور پست حجرے ہیں تو وہ وہ ہوا ہی جسمیں اُنکے چھکت بھرے چراغوں کی چراند بھری ہوئی ہی — علم سچّا اور پاک وہ ہی جو ان آلایشوں سے صاف ہو •

کیا خوش نصیب وہ انسان ہی جسکو یہہ علم بےلوث خدا نصیب کرے اسی عالم کا یہہ حق ہی کہ وہ تہذیب اخلاق کے بازار میں دُکان ادب کھولے اور متاع حسن سیرت کو متحلے بالفضایل اور متخلے عن الرذایل دکہاے — اصلاح نسل آدم کے نامہ کو خطا سے آراستہ کرے اور صلاح اہل عالم کے خامہ کو قلم سے پیراستہ کرے — میں خیال کرتا ہوں کہ جو عالم ایسا ہوگا ضرور اُسمیں یہہ خوبیاں ہونگیں — اول وہ کتابوں کے مطالعہ سے جانتا ہی کہ اشیاء کا کسطرح ہونا چاہئے پھر وہ طبایع بشری کو مشاہدہ کرکے دیکھتا ہی کہ یہہ اشیاء کسطرح ہیں — وہ سب سے پہلے اپنے تئیں سمجھتا ہی کہ میں کیا ہوں اور پھر غیروں کے سمجھنے کا قصد کرتا ہی — جو شخص پہلے اپنے تئیں نہیں سمجھتا ہی اور غیروں کے سمجھنے کا قصد کرتا ہی وہ فی الحقیقت اپنے علم کی بنیاد ریت پر جماتا ہی — وہ ایک خیالی انسان نہیں گھڑتا کہ وہ ایسا ہونا چاہئے — بلکہ جیساکہ نفس الامر میں انسان کا نیچر ہی اُسی پر توجہہ کرتا ہی نہ وہ اُسکی خیالی نیکیوں اور بدیوں سے بحث کرتا ہی نہ اُنکے واسطے موہومی سزا اور جزا تجویز کرتا ہی — بلکہ جس بدخوئی سے انسان کو آزار پہنچتا ہی اور جس نیک خوئی سے اُنکو آرام اور چین ملتا ہی اُنہیں کے اسباب اور آثار بیان کرتا ہی اُسکے علم کا موضوع انسانیت اور اُسکی استعداد اور قابلیت ہوتی ہی — وہ یہہ سمجھتا ہی کہ انسان ہمیشہ سے ایک ہی ہی — جیسا وہ پہلے تھا ویساہی اب ہی اور آیندہ رہیگا — جیسا پہلے جسم اُسکا سردی سے اکڑتا تھا اور گرمی سے تپکا تھا اور دل اُسکا احسان ماننے میں سرد تھا اور انتقام لینے میں گرم تھا ویسا ہی اب ہی — وہ اُن قواء کو کہ نیک اور بد اطوار

کے پیدا کرنے میں متحرک ہوتے ہیں تفصیل سے بیان کرتا ہی — اور بتلاتا ہی کہ اِن قوتوں میں تبدیل کمی اور بیشی ہوتی ہی — واقعات روزگار اور تاریخی تمثیلات سے اُنکی توضیح کرتا ہی — مگر اُسکے ساتھہ یہہ جانتا ہی کہ گو تمثیلات سے زیادہ کوئی آلہ توضیح مطالب کے لیئے نہیں ہی مگر اُسکا حال یہہ ہی کہ ہر شخص اُسکو استعمال کرکے اپنا مطلب نکال سکتا ہی اور حسب مراد اُنکو ڈھال لیتا ہی — اُسکا حال ایک باغ کا سا ہوتا ہی نہ دن کو گدھے اُسمیں سبزہ کھانے کی تلاش کرتے ہیں — رات کو اُلو چوہوں کے مارنے کی فکر کرتے ہیں — پرند چھپکلیوں کے نگلنے کے لیئے اُڑتے ہیں — یہہ سب اپنا پیٹ بھرتے ہیں — اسیطرح ایک تاریخی واقعہ کی تمثیل سے مختلف آدمی مختلف نتیجے نکالتے ہیں *

وہ اپنے کلام کو مستند کرنے میں اور عاقلوں اور فاضلوں اور حکیموں کے اقوال کا محتاج نہیں ہوتا — وہ یہہ نہیں پسند کرتا کہ جب میں کوئی مسئلہ حکمت لکھوں تو اُسکی سند کے لیئے افلاطون اور ارسطو کی حکمت کی شہادت و سند تلاش کروں — اُسکی ساری نظر قول پر ہوتی ہی نہ قایل پر وہ یہہ جانتا ہی کہ دنیا میں بڑے بڑے حکیم اور مجتہد اور امام فن گذرے ہیں جنہوں نے نہایت حماقت آمیز غلط مسئلے لکھے ہیں - بڑے آدمی جب غلطیاں کرتے ہیں تو اُنکی غلطیاں بھی بڑی ہوتی ہیں بعض انسان کم فہم ایسے ہوتے ہیں کہ اُنہوں نے وہ مسئلے لکھے ہیں کہ صحیح اور عقل اور دانش کے مطابق ہیں — اسلیئے بات کو دیکھنا چاہیئے کہ اُسکی حقیقت اور اصل کیا ہی — بات کہنے والے کی طرف نہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کون ہی — کوئی مسئلہ حکمت کا اس سبب سے صحیح نہیں ہوسکتا کہ وہ افلاطون کے کسی غلط مسئلہ کے مطابق ہو -- وہ علم کو اپنے دوحصوں میں تقسیم کرتا ہی اور یہہ کہ کونسی باتیں جانی جاسکتی ہیں اور انسان کا ذہن اُن تک رسائی رکھتا ہی دوم وہ کونسی باتیں ہیں جو کسی طرح نہیں جانی جاسکتیں اور اُنکے اندر اندیشہ اور فکر انسانی کو اب تک جگہہ نہیں ملی — پس جس بات کو جانتا ہی اُسکو کہتا ہی اور جس بات کو نہیں جانتا بے اختیار سکوت اختیار کرتا ہی — پہلے کہنے سے وہ ہرایک بات کو سوچتا ہی — بات کہکر پھر نہیں سوچتا — اسکو حماقت جانتا ہی کہ بات پہلے کہی اور سوچی پیچھے — انسان کے فکر اور اندیشہ کے اندازہ کو خوب سمجھتا ہی کہ وہ کس پایہ بلند تک دسترس رکھتا ہی اور پھر اُس سے آگے بلند ہونے کو خطرناک سمجھتا ہی — جاہل احمقوں کا قاعدہ ہی کہ وہ وہاں بھی جانے کو تیار ہوجاتے ہیں جہاں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں — کوئی مشکل سے مشکل بات اُن سے کہیئے وہ اُسی وقت فیصل کردینگے — اُنکے نزدیک علم کوئی حضرت تنگ بار ایسی نہیں رکھتا ہی کہ وہاں پہنچ اندیشہ سنگسار ہو — خلاصہ یہہ ہی کہ وہ خیالات اور قیاسات کے

بلوں آسمان پر بیہودہ اور بے فائدہ نہیں اُڑتا وہ اُسی مضمون میں قلم سے لکھتا ہی اور اُسی راہ میں قدم دھرتا ہی جسمیں کچھ خطرہ نہو ●

جس طرح دنیا میں ایک وہ ملک ہیں جو سبکو معلوم ہیں دوسرے وہ ملک ہیں جو کسی کو نہیں معلوم — پس جو جوانمرد شجاع ان معلوم ملکوں کو فتح کرتا ہی اور اُنکا انتظام اچھا کرتا ہی وہ اپنی فتح کا استحقاق اُسمیں رکھتا ہی — اور جو والا ہمت اور عالی ہمت نا معلوم ملکوں کی تفتیش اور تحقیق کرکے دریافت کرتا ہی وہ اُن میں اپنی انکشاف کا استحقاق رکھتا ہی — اسی طرح تصنیفات کی کشور میں دو طرح کے ملک ہیں اور اُنمیں کشور کشایان علم کے دو استحقاق ہیں — ایک استحقاق فتح اور دوسرا استحقاق انکشاف — اُنکی فتح تو یہہ ہی کہ جو پہلے سچے خیالات ہوں اُنکو وہ اپنی جودت طبع اور ذکاوت سے مختصر کرکے زیادہ روشن کردیں — اور اُنمیں ایک تجلی ایسی دکھادیں کہ سب ششدر اور حیران رہ جائیں — اُنمیں جہاں کوئی بگاڑ اور خرابی ہو اُسکو بنا سنوار دیں — جہاں اُنمیں تاریکی ہو وہاں روشن کردیں جہاں اُنمیں غلاظت ایسی ہو کہ اُس سے گھن آتی ہو اُسے دور کردیں یا اُسے مٹی کے تلے ایسا دبا دیں کہ تعفن سے ناک کو اُنگلی سے دبانا نہ پڑے حق انکشاف اُنکا یہہ ہی کہ ایک سچی نئی بات پیدا کردیں — سچی باتوں بے انتہا ہوسکتی ہیں — نئی باتوں بے شمار ہوسکتی ہیں لیکن یہہ بات کہ سچا پن اور نیا پن دونوں ایک بات میں شامل ہوں شاذ و نادر ہوتی ہی — حقیقت میں سچی نئی بات کے دریافت کرنے کے لیئے علم ادب میں بہت ہی کم وسعت رہی ہی جس میں ذہن اور طبیعت نئے مضمون کی تلاش میں سرگرم ہو — جن مضامین کو انسان ہزاروں برسوں سے سوچ رہے ہوں اُنمیں نئی سچی بات کا پیدا کرنا ہی اعجاز بشری و مرتبہ پیغمبری ہی — بعض اوقات ایک بات بالکل سچی اور نئی معلوم ہوتی ہی مگر بعد از تحقیقات یہہ ثابت ہوجاتا ہی کہ وہ سچی نہیں ہی بلکہ بالکل جھوٹی ہی — جب آگ اور اسٹیم (بخار) آپس میں ملجائیں تو خواہ کیسی ہی زبر دست سے زبر دست قوت اُن کے مقابلہ میں لائی جاوے وہ سب کو مغلوب کرلینگی — اسیطرح جب کسی بات میں سچا پن اور نیا پن دونوں آپس میں ملجاتیں تو خود بخود وہ قوت پیدا ہوجاتی ہی کہ اُسکے سامنے تعصب — جہالت — غلط فہمی — خباثت — مخاصمت کی طاقت کیسی قوی ہو وہ ضعیف ہوجائیگی اور اُن پر وہی غالب آئیگی ●

پس سب مصنفوں میں اُسی کا مرتبہ بلند ہی جو نئی سچی بات ایجاد کرتا ہی اُس کے بعد اُس مصنف کا مرتبہ ہی کہ پہلی باتوں کے خرقہ کہنہ و دریدہ کو اتارکر ایک نیا لباس پہناتا ہی — باقی اور تصنیفات تو اس قابل ہوتی ہیں کہ آتش بازوں کی دوکان میں پھلجھڑ یوں کی بہار دکھائیں — پنساریوں اور عطاروں کی

دوکانوں میں پڑیا بلکہ علبر اور مشک کی خوشبو سنگہائیں — حلوائیوں کی دوکان میں اپنے اندر مزے مزے دار چیزیں بندھوائیں — اُنکے لیئے ایک اور صلاح دیتے ہوئے ڈرتا ہوں — اسلیئے کہ کاغذ پرستی بھی بہت سوں کا ایمان و شیوہ ہی — خصوصاً جب اُسکا سفید منہہ کالا سیاہی سے ہوجاوے تو وہ پھر چوملے اور سرپر رکھنے کے قابل ہو جاتا ہی اور خاک میں پامالی سے بچانے کے لیئے مٹکوں میں بند ہوکر بررو‌ئے آب لایا جاتا ہی — مطبعوں کی کثرت تعداد اور قلت استعداد ایسی تصنیفات کے انبار کے انبار لگا رہی ہی اُسکا حال اُس خزانہ کا سا ہی کہ جسمیں بھی کہاتوں کے ڈھیر ہوں اور تھیلوں میں پھوٹی کوڑیاں نہوں — اول درجہ کے مصنف اپنی تصنیفات میں وصف اضافی پیدا کرنا نہیں چاہتے —

اما نبود وصف اضافی ہنر ذات • ایں فتوئے ہمت بود ارباب ہمم را

اُسکو یہہ ضرورت نہیں ہوتی کہ اپنی کتاب کی شان و شکوہ دکہانے کے لیئے کسی صاحب شکوہ کے نام سے معنون کرکے اُسکو اپنا مربی بناے — وہ یہہ خوب جانتا ہی کہ کتابوں کی صداقت معانی اور متانت دلایل اُنکے بڑے مربی ہوتے ہیں — خراب کتاب مربی کی تلاش کرتی ہی — وہ عالی منش اپنی تصنیفات سے خود ایسی دولت نہیں کمانی چاہتا جیسے وہ اُس سے اوروں کے دامن دولت پر کرنے چاہتا ہی — ایک اچھی کتاب عمدہ جاداد سے کم دولت رسانی کے لیئے نہیں ہوتی — سعدی کی گلستاں کو دیکھہ لو کہ کتنے آدمی اُسکے سبب سے دولت سے نہال ہوگئے — کوئی ایسا ہی کمبخت مطبع فارسی کا ہوگا کہ اُس سے اُس نے کچھہ نہ کچھہ استفادہ زر نہ کیا ہو — اُسکا حال اُسی بد سرشت اور خبیث باطن کا سا ہی جو اُسکو خارستان سمجھکر گلچیں نہ ہوا ہو اور اپنی آنکھوں کا کانٹا جانتا ہو — غرض ایسا مصنف تصنیف سے دولت نہیں پیدا کرتا بلکہ اپنی گرہ سے اُسمیں دولت صرف کردیتا ہی — اوروں کو تضیع اوقات سے بچانے کے لیئے وہ اپنا وقت خرچ کرنے میں صرفہ نہیں کرتا — پڑھنے والوں کی جانے بلا کہ اُسکو اس تصنیف میں کیا کیا محنتیں اُٹھانی پڑتی ہیں — وہ اوروں کی زندگی بڑھانے کے لیئے معانی جلیل کو الفاظ قلیل میں بیان کرتا ہی کہ پڑھنے والے تھوڑے وقت میں بہت سے سرمایہ عقل سے مستفید ہوں — زندگی انسانی تو اُسی وقت سے عبارت ہی کہ وہ عقلی کاموں میں صرف ہو — پس جب اسطرح تھوڑے وقت میں بہت سے کام ہوئے تو زندگانی بڑھی یا نہیں •

وہ عوام کی زبان سے خوف نہیں کرتا گو وہ جانتا ہی کہ اُسکا اپیل کہیں نہیں ہوسکتا اُنکے بہلانے کے لیئے الفاظ مبہم اور فقرات ذو احتمالین کا استعمال نہیں کرتا وہ ایسی عبارت کی تلاش نہیں کرتا کہ مافی الضمیر کو اُسمیں تغیر دیکر بیان کرے وہ جانتا ہی کہ جیسے خلا میں پر اور اشرفی ایک ہی رفتار سے گرتے ہیں ایسے ہی تہی مغزوں کے دماغ پر

بامعني اور بےمعني مضامين ايک هي اثر کرتے هيں — قاعده هی که تهذيب اخلاق کے مضامين ميں کوئي سچّي نئي بات کهي جاتي هی يا پراني باتوں کا خرقه کُهنه اُتار کر تازه لباس پهنايا جاتا هی تو اُسپر بهت سے آدمي آشفته خاطر هوتے هيں وجهه اُسکي يهه هوتي هی که اگر کسي پارسا يا رند کے روبرو مسَايل فلسفيه اور رياضيه و حکميه و طبعيه بيان کيئے جائيں تو وه اُنکو سنکر احسان مانتا هی اور کهتا هی که مجهه پر عنايت هوئي که اِتني نئي باتيں مجهے آپ نے بتلائيں — ليکن تهذيب اخلاق کے مسايل جديد سے وه درهم برهم هوتا هی اور کهتا هی که اُنميں تو ميرا ميرے دل کا ميرے خاندان کا ميري قوم کا ميرے دوستوں کا ميرے مذهب کا ذکر هوتا هی اور اُنکو ميں به نسبت غير کے زياده اچهي طرح جانتا هوں جو ميرے دل کا حال هی وه ميں هي خوب سمجهتا هوں دوسرا کيا جانے — جس قوم اور مذهب ميں پيدا هوا هوں اور جن لوگوں ميں رهتا هوں اُسکا کوئي حال اور کسيکو ايسا نهيں معلوم هوسکتا جو مجهے نه معلوم هو — غرض اِسميں وه ترجيح اپنے اُوپر دوسرے کو نهيں ديتا — اگر ايسا هو تو اُسکي غلط فهمي هی — اُسکو اپنا هي دل اُسکو دهوکا و فريب ديتا هی — جيسي چيزيں فاصله دراز پر صاف نظر نهيں آتيں ايسے هي آنکهوں کے بهت پاس هونے سے وه صاف نهيں دکهائي ديتيں — اُسکو اپنا حال بهت پاس هونيکے سبب سے اچهي طرح منکشف نهيں هوتا — اور اَوروں کا حال دور هونيکے سبب سے نهيں سوجهه پڑتا ●

قدرتي زلزلے جو زمين ميں آتے هيں وه تو ظاهر ميں سواے غارت اور تباه کرنيکے کوئي اپنا اثر نهيں دکهاتے ليکن اخلاق بشري ميں جو زلزلے آتے هيں اُن سے قوموں کے اخلاق کي هميشه اصلاح اور تهذيب هوجاتي هی — اور اُسکے بغير کسي قوم کي عادات درست نهيں هوتيں اور يهه زلزلے ايسي هي تصنيفات اور مصنفوں سے آتے هيں جيسےکه همنے اُوپر بيان کيئے هيں — لوگوں کي اصلاح اخلاق اور درستي عادات اور صلاح اطوار نهايت دشوار معلوم هوتي هی — جنکي حالت يهه هو که جنکے دماغ ميں عقل هو اُنکے دل نيکي سے خالي هوں اور جنکے دل ميں نيکي هو اُنکے دماغ عقل سے تهي هوں — جو اَوروں کو جنت کي راه بتلاتے هوں وه خود جهنم کي طرف جاتے هوں اور اُسي پر اَوروں کو بُلاتے هوں — جو اپنے تئيں باحيا اور با ايمان کهتے هوں وهي سخت بےحيا اور بےايمان هوں جو اپنے تئيں آزاد بتلاتے هوں وهي سب سے زياده مقيد هوں جو اوروں کو آزادي خيال کي ترغيب ديتے هوں اور اپنے تئيں ازاد خيال بتلاتے هوں حقيقت ميں وه خيال کرنے هي سے آزاد هوں جو زبان سے اوروں کو دنيا کے اسباب کو هيچ پوچ بتلاتے هوں وه دل ميں يهه مطلب رکهتے هيں که اور اسباب کو ترک کريں تو همکو هاتهه لگے تارک دنيا اسلیئے بنتے هوں که مالک دنيا هوں — جو صاحب عقبیٰ اپنے تئيں کهتے هوں وه طالب عقبیٰ نه هوں — جب کوئي هلکا يا بهاري عيب کسي قوم ميں پيدا هوجاے اُسکا دور کرنا مشکل هی چيز هلکي هو يا بهاري پر هو ●

یا سو من کا پتھر ہو دونوں کا دور پھینکنا برابر مشکل ہی اسیطرح قوم کا ادنی یا اعلی عیبوں کا دور کرنا مشکل ہی — ایسے مصنف کو تہذیب معانی کے ساتھہ عبارت آرائی کی طرف خیال ہوتا ہی — عبارت لباس معانی ہوتی ہیں جسقدر یہہ لباس سے عمدہ اور اچھا ہوگا اسیقدر وہ اوروں کو مرغوب اور مطبوع ہوگا — مگر وہ اپنے ظاہری لباس پر ایسا فریفتہ نہیں ہو جاتا کہ معانی کی آرایش پر الفاظ کی زیبایش کو ترجیح دے — وہ یہہ سمجھتا ہی کہ اشراف آدمی خواہ کیسے ہی پھتے پرانے کپڑوں میں ہو اشراف ہی ہی اسیطرح معانی جلیل خواہ کسی عبارت میں ہوں وہ عبارت کی لطافت کے خالی ہونے سے اپنی شرافت کے مرتبے سے نہیں گرینگی — جو عبارتیں کہ رنگین الفاظ سے پر اور خیالی معانی سے خالی ہوتے ہیں اُنکا حال ایسے درختوں کا سا ہوتا ہی کہ جن میں پتے اور شاخیں بہت ہوں اور پھل تھوڑے ہوں گو بعض صاحب عقل ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ اُنہیں درختوں کو جنمیں پتوں پر پتے اور شاخوں پر شاخیں ہوں اسلیئے پسند کرتے ہیں کہ اُنکے نیچے ٹھنڈے ٹھنڈے سایہ میں نیند بھرکے سوئیں اور خواب ہاے شیریں دیکھیں — گو کبھی اس خواب غفلت میں منہہ کھل جائے اور قدر شناسی عالم بالا سے بلند ہوجاے تو بلا سے — غرض وہ درک معانی کے نسخہ کا ایک حرف نہیں پڑھتے اور ایک قلم الفاظ ہی کے نشہ میں مست اور محو رہتے ہیں — مجاز کی پابندی حقیقت پر نہیں جانے دیتی — وہ اپنی تصنیفات میں مخاطب اُنہی عالی فہموں کو ٹھہراتا ہی جنکی طبایع سوچنے والی ہوتی ہیں — شاید اسپر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ دنیا میں سوچنے والی طبیعتیں تو تھوڑی ہوتی ہیں کسلیئے وہ ایک جم غفیر کو چھوڑکر چند آدمیوں کی طرف مخاطب ہوتا ہی — اُسکا جواب یہہ ہی کہ شاید بہت تھوڑے آدمی دنیا میں ایسے ہونگے کہ وہ یہہ اپنے تئیں نہیں سمجھتے کہ ہم بڑے سوچنے اور سمجھنے والے نہیں ہیں پس گو اُسکی نیت میں مخاطبت چند ہی برگزیدہ اشخاص کی ہوتی ہی مگر سب اُسمیں مخاطب ہوجاتے ہیں — وہ اُسمیں یہہ فائدہ سمجھتا ہی کہ میں ایک چھوٹے سے بکس سے ٹکٹ لیکر بڑے تماشے گاہ کی سیر کرتا ہوں اور دو آنہ کا ٹکٹ لیکر ریل میں اپنی منزل مقصود میں مسافت بعیدہ پر پہونچتا ہوں ●

وہ یہہ نہیں دریافت کرتا ہی کہ میری تصنیفات کی نسبت لوگوں کی کیا راے ہی — اسلیئے قاعدہ ہی کہ جو شخص اپنے حال کی تفتیش کے درپے ہوتا ہی کہ کیا لوگ اُسے کہتے ہیں وہ خوش نہیں رہتا — یہہ نو آموز اور نو عمر مصنفوں کا قاعدہ ہوتا ہی کہ جب وہ کوئی کتاب تصنیف کرتے ہیں تو اخباروں کی طرف تاک لگائے بیٹھے رہتے ہیں کہ اُنمیں کیا ریویو لکھا گیا — اگر کوئی مضمون لکھتے ہیں تو مجلسوں میں چاروں طرف کان لگاتے ہیں کہ کہیں بھی اُسمیں اُنکے مضمون نگاری کا تذکرہ ہوتا ہی — وہ اس تلاش کے درپے رہتے ہیں — کبھی تعریف سنکر مسرور اور کبھی ہجو سنکر مغموم ہوتے ہیں — جو

مصنف ہوتے ہیں وہ اپنے چند لایق سچے دوستوں کی مدح سے اور نالایقوں کی مذمت سے خوش ہوتے ہیں — صائب نے کہا ہی شعر

صایب دوچیز می شکند قدر شعر را * تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس

وہ تحسین ناشناس کی جگہہ ہجو ناشناس سے اپنے سخن کی قدر جانتے ہیں اگر کوئی مضمون لکھیں اور اُسکی بہت سے ناشناس مذمت کریں اور خوب ٹھٹھے اڑائیں تو اُس سے اُنکو بڑی خوشی ہوتی ہی اور وہ یہہ جانتے ہیں کہ ضرور ہمارا مضمون اچھا ہی - احمقوں کے ہنسنے کی برابر کوئی حماقت دنیا میں نہیں - جب وہ مفسدہ اُسکے مضمون کا کرتے ہیں اور کاغذوں کو اُسکی ہجو میں سیاہ کرتے ہیں تو وہ دل سے خوش ہوتے ہیں - غرض جیسے وہ اپنے لایق دوستوں کی تحسین سے مسرور ہوتے ہیں ایسے ہی نالایق دشمنوں کی نفرین سے شاد شاد ہوتے ہیں - اُنکے اُوپر جو اعتراضات ہوتے ہیں اُنکے جواب کی طرف ملتفت نہیں ہوتے — اول اکثر اعتراض تو اُنکے نفس مطلب پر نہیں ہوتے — معترض اپنی طرف سے اُنکی عبارت کے معنی گہڑ کر اعتراض کرتا ہی - اور وہ معنی اُسکے اصلی ہوتے نہیں اسلیئے حقیقت میں اُسپر اعتراض ہوتا نہیں - پہر اُسکی بلاکو غرض پڑی ہی کہ وہ اُسکا جواب دے — اگر بحسب اتفاق کوئی بجا اعتراض ہوا تو پہر وہ اُس بات سے ایسا آیندہ احتراز کرتے ہیں اور پیرایہ بدل لیتے ہیں کہ وہ اعتراض اُن پر قایم نہیں رہتا — سوا اسکے اُسکا کام تو تہذیب اخلاق سے ہوتا ہی — اگر ایک اعتراض بیجا کا جواب دیں تو پہر اُسکے دس جواب لایعنی اور بیس اعتراض بیجا سنیں — اگر ایک گالی کا کسی پاجی کو کوئی اشراف جواب دے تو پہر وہ پاجی بیس گالیاں سنائیگا — اسلیئے جو بد ہیں وہ بدتر ہوجائینگے — جو پاجی ہیں وہ اپنج ہوجائینگے — جو پہلے اپنے مضامین بد سرشت کی تحریر میں کاغذ کی سفید روئی کے برباد کرنے میں سیاہی کے دریا بہاتے تھے تو پہر سمندر بہانے لگیں گے — تجربہ اسکا شاہد ہی کہ مضامین رذیل کے لکھنے کی عادت جنکی ہوجاتی ہی جب اُنکی اصلاح کی طرف توجہہ کی جاوے تو وہ اور زیادہ ارذل مضمون لکھنے لگتے ہیں — نادان کا تعرض دانا کے ساتھہ اُس اندھے کی مانند ہوتا ہی کہ جسکے پیر تلے موتیوں کا ڈبہ آئے اور وہ اپنی لکڑی کی نوک سے اس پروردہ صدف کو پارہ خذف سمجھکر پرے پہونک دے - اگر قوت بصر ہوتی تو جو چیز سر پر رکھنے کی تہی وہ پیروں کی ٹھوکر میں نہ روندی جاتی - سچ یہہ ہی کہ تصنیف کی راہ بہی کیسی صعب اور دشوار گزار ہی کیسے کیسے سخت سیلاب اور بلند گریوے اُسکے اندر آتے ہیں - پہلی یہہ منزل ہی اُسکی کیسی کڑی ہی کہ کوئی مصنف ایسا مضمون لکہے کہ وہ قابل اشاعت ہو - اگر اس منزل سے آگے قدم بڑھا تو دوسری منزل میں یہہ آفت آتی ہی کہ اُسکی اشاعت کیونکر ہو - جب اس منزل سے آگے پہر نکلے تو تیسری منزل ایسی رونما ہوتی ہی کہ یہہ مشکل منزل طی نہیں ہونے دیتی کہ پڑھنے والوں کے گوش ہوش اور

چشم عقل کہاں سے لاے کہ وہ اُسکي تصنیفات کو دیکھیں اور سوچیں –" من صنف هدف" نے تو مصنفوں کو هدف ملامت بنایا تھا – مگر آج کل تصنیف خود شکار بن رهي هی — صاحب فروش بادشاہ هیں عوام‌الناس تماشائي هیں – بد بین اور عیب چین شکاري کتے هیں تصنیف شکار هی – ایک دانشمند نے اس مضمون کو ایک تصویر میں خوب ادا کیاهی — چھاپہ خانہ کے اندر ایک شخص سادہ وضع اور لباس چلا آتا هی اور اُسکے پیچھے چاروں طرف سے مختلف رنگ اور قد و قامت کے کتے عجیب عجیب طرح کے چہرہ بنا کے بھونک رهے هیں – کوئي کپڑے پھاڑ نے کا ارادہ کرتا هی — کوئي دور سے هي بھونک رها هی کوئي ادهر لپکتا هی ادهر دوڑ تا هی — اُس مرد سادہ وضع کي پیشاني پر مصنف لکھا هی — اور ان کتوں کي دموں پر عیب چین اور بد بین لکھا هی — یہہ ایک شبیہہ بہت خوب هی کتوں کا قاعدہ هی کہ جب کسي اجنبي شخص کو دیکھتے هیں تو زیادہ بھونکتے هیں – اسیطرح یہہ عیب اور بد بین جب مضامین تازہ دیکھتے هیں تو زیادہ بھوں بھوں کرتے هیں مگر کیا گاؤں کے کتوں کي بھوں بھوں سے مسافر اپني راہ چھوڑ دیتے هیں کہ یہہ مصنف اپني تصنیف کي راہ اُنکے بھونک نے سے چھوڑ دیں — جن مصنفوں نے اپنا سب کام چھوڑ کر تصنیف کرنا هي اختیار کیا هی – اور شب و روز اُسي میں خرچ کرتے هیں اُن کے ذهن میں جب تک کوئي بات هوتي هی اُسکو بغیر کہے اُن کا دل نہیں مانتا — وہ اُس یوناني حکیم کے کہنے پر عمل نہیں کرتے کہ جسنے یہہ کہا تھا کہ واقعات اصلي میں بیان نہیں کرسکتا اور غیر واقعي میں بیان کرنا نہیں چاهتا – اگر اسپر عمل هو تو

زبان بریدہ بکنجے نشستہ صم و بکم

هونا هی پھر ایک شاعر انگلستان کہتا هی کہ سب جگہہ نہ بولنا اچھا نہیں هوتا — جن امور میں هم دانا هیں وهاں نہ بولنا همکو نادان بناتا هی اور جن امور میں هم نادان هیں وهاں بولنا همکو دانا بناتا هی اس آخر فقرہ کے اوپر بھي عمل نہیں کرتے بلکہ سعدي کے اس عمدہ قطعہ پر عمل هی –

اگرچہ پیش خردمند خامشي ادب است ● بوقت مصلحت آن بہ کہ درسخن کوشي
دو چیز طیرہ عقل است دم فرو بستن ● بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشي

وہ کیونکر چپ رهیں زبان سعدي درکام نہیں چاهیئے — اُن پر یہہ صادق آتا هی کہ همہ گویند و سخن گفتن سعدي دگر است جو کچھہ اوپر بیان کیا گیا هی وهي اهل انصاف نے تصنیفات اور مصنف کي استعداد اور قابلیت کا مقیاس ٹھرایا هی — ارباب حقایق کي خدمت میں عرض هی کہ اسي میزان میں همارے تہذیب اخلاق کے مضامین سنجیدہ کا اندازہ کیا کریں ●

راقـــــــــم
محمد ذکاءالله پروفیسر میور کالج

صحیح اور غلط خیال

الہم ارنا حقایق الاشیاء کما ھي

قدرت کے تمام عجائبات میں ' انسان کا خیال ' بھي ایک نہایت ھي عجیب چیز ھی — ایک ھي مخرج یعني دماغ ' سے نکلتا ھی پر اُسکي صورتیں ' ایک دوسرے سے کتني مختلف ھوتي ھیں — ایک ھي سرزمین یعني دل ' سے اُگتا ھی پر اُسکي شکلیں ' ایک دوسرے سے کتني جدا ھوتي ھیں — اسي دل ' اسي نیچر ' انھي موجودات ' انھیں محسوسات ' سے تمام انساني خیال ' پیدا ھوتے ھیں لیکن ایک انسان کے خیالات دوسرے انسان کے خیالات سے رنگ میں ' بو میں ' مزہ میں ' ذایقہ میں ' شکل میں ' صورت میں ' ایسے جدا اور مختلف ھوتے ھیں جسکا کچھہ حساب اور جسکي کچھہ انتہا نہیں — بھي نیچر ' یہي بیروني دنیا ' جب اندروني دنیا ' (یا یوں کہو کہ انسان کے دل سے) ملتي ھی تو کیا کیا عجیب و غریب رنگ دکھاتي ھی — ھرایک دل ' میں نیا سودا ' ھر ایک طبیعت ' میں نیا جنون ' ڈالتي ھی چنانچہ یہي وجہہ ھی کہ دنیا میں دو خیال بھي ایسے نہیں ملتے جو رنگ میں ' روپ میں ' عرض میں ' طول میں ' وسعت میں ' گہرائي میں ' مقدار میں ' تعداد میں ' بالکل یکساں ھوں — اسي دل ' اور اسي نیچر ' سے کسیکو تو یہہ سبق ملتا ھی کہ دنیا گذاشتني ھی اور کسیکو یہہ متناقض بات تعلیم ھوتي ھی کہ جو کچھہ ھی دنیا ھي ھی — قدرت کے یہي عجیب و غریب تماشے ' اور خیالوں کي یہي نیرنگیاں ' ھیں جسکي وجہہ سے ھم کسیکو بزم کا رونق ' اور کسیکو مجنوں وار جنگل کا باشي ' پاتے ھیں — کسیکو کوٹھي کا زینت دینے والا اور کسیکو پہاڑ کا دھوني رمانے والا ' دیکھتے ھیں — کسیکو بیگانوں سے رشتہ جوڑ نے والا ' اور کسیکو اپنوں سے چھٹنے والا ' پاتے ھیں — کسیکو شہروں کا آباد کر نے والا ' اور کسیکو جانوروں اور بن مانسوں سے صحبت گرم کرنے والا ' دیکھتے ھیں ٭

اسپر نہایت عجیب و حیرت ناک ' یہہ بات ھی نہ اِنھي خیالوں میں جو ایک ھی مخرج سے نکلے ھیں ایک صحیح یا سچّا ' اور دوسرا غلط یا جھوٹا ' خیال کیا جاتا ھی ایک ذریعہ نجات ' اور دوسرا باعث ھلاکت ' سمجھا جاتا ھی — ایک کے معاوضہ میں بہشت کي ہرجن حوریں ' ملتي ھیں اور دوسرے کے بدلے میں سخت سے سخت سزائیں ' دیجاتي ھیں — ایک پر تحسین دُر شاھوار ' نثار ھوتے ھیں اور ایک کو ھزاروں لعنت اور نفرین سے کچھہ چارہ نہیں ٭

کیا فرق ھی اُس خیال میں جس سے دنیا چھوڑنے کی، ھدایت ھوتی ھی اور اُس خیال میں جس سے دنیا لینے ' کا حکم ھوتا ھی — کیا فرق ھی حکماء یونان کے اُن خیالوں میں جس سے موالید ثلاثہ پر توسیع قدرت انسانی ' کی ممانعت ھوتی ھی اور اُس روشن ضمیر حکیم کے خیال میں جو اسباب یعنی موالید ثلاثہ پر وسعت قدرت انسانی ' کو ایک ضروری مقصد انسان کا خیال کرتا ھی — کیا فرق ھی مصریوں کے اُس خیال میں جس سے تمام اِرد گرد کی چیزیں پتھر ' درخت ' چاند ' سورج ' چرند ' پرند ' کُتا ' بلی ' سانپ ' بچھو ' کیڑے ' مکوڑے ' کی پرستش فرض خیال کی گئی اور اُس خیال میں جس سے قابل پرستش صرف وھی ان دیکھا ' اَن سمجھا ' اَن جانا ' خیال کیا گیا — کیا فرق ھی اُس خیال میں جس سے تمام وطن ' تمام کُنبہ ' تمام گھر بار ' کے لوگ اُن گھڑے پتھروں پر نثار ھوتے تھے اور اُس خیال میں جس سے وہ جوان ' اُن سب کو توڑ پھوڑ کر یہہ بولا " انی وجہت وجہی للذی فطرالسموات والارض حنیفاً وما انا من‌المشرکین " *

بےشک ضرور کوئی ایسی چیز ھی جو صحیح اور سچّا آلہ ' ان مختلف خیالوں کے تصفیہ یعنی صحیح اور غلط ' ٹھہرانے کا ھی اور جس سے نہایت یقینی اور مطمئن طور پر ' یہہ کہا جا سکتا ھی کہ یہہ خیال صحیح ' اور یہہ خیال غلط ' ھی اور وہ کیا ھی — یہی انسانی فطرت ' اور یہی نیچر — یہی محسوسات ' اور یہی بدیہات ھیں — انسان کے تمام خیالوں کی غلطی اور صحت یا یوں کہو کہ جھوٹائی ' سچّائی ' کی تمیز انھیں معیاروں سے ھوسکتی ھی اور اس میں کچھہ شبہہ نہیں کہ یہہ معیار نہایت سچے اور صحیح ھیں *

فی‌الواقع نیچر انسان کے خیال کی سچّائی ' جھوٹائی ' بتانے کے لئے بمنزلہ علم کیمیا کے ھی جیسے کیمیا کا عالم اپنے عمل کیمیاوی کے ذریعہ سے شی مرکبہ کو تحلیل کرکے اُسکے ھر ایک اجزا سے ھمکو مطلع کردیتا ھی اور یہہ بتلا دیتا ھی کہ اس دوا میں کوزا ' سونف ' پودینہ ' گلقند ' کی آمیزش ھی اور اُنکی یہہ مقدار ھی ویسہ ھی نیچر ' کسی خیال کو اُسکے چاروں طرف دیکھہ بھال ' ھر طرح سے کس ' پرکھہ ' کر یہہ بتلا دیتا ھی کہ اس خیال میں سچّائی کتنی ھی اور جھوٹائی کتنی — یہہ خیال کہاں تک صحیح ھی اور کہاں تک غلط — اس خیال میں نیچرل یعنی (قدرتی) خوبی کتنی ھی اور اس خیال میں توھمات کی کہاں تک آمیزش ھی — یہہ خیال رسم و رواج سے کتنا متاثر ھی اور اس خیال میں تعلیم و تربیت کا کتنا اثر پایا جاتا ھی - اس خیال میں وجدانیت کتنی ھی - یہہ خیال تقلید اور پیروی کے رسوں سے کہاں تک بندھا ھوا ھی — یہہ خیال اُس نور فطرت ' نور قلب ' سے نکلا ھی یا آس پاس کی چیزوں ' اور واقعات سے — اس میں کچھہ شک نہیں کہ تاوقتیکہ کوئی خیال اس جانچ میں صحیح نہ نکلے اُسکو ھرگز صحیح یا

سچ ' کہلانے کا استحقاق نہیں اور وہ خیال ہرگز کسی رتبہ کے لایق نہوگا گو لوگوں کے توہمات سے مدتوں واجب التعظیم ہی کیوں نرہا ہو ٭

اوکلدانیان کے اُس جوان کی یہہ بات " انی وجہت وجہی للذی فطرالسموات والارض حنیفاً و ما انا من المشرکین " کیوں ہمکو جان سے زیادہ پیاری ہی اسیوجہہ سے کہ وہ بالکل نور فطرت ' نور قلب ' سے نکلی ہی اور تعلیم ' تربیت ' سوسئیٹی ' صحبت ' رسم ' رواج ' کے بد اثروں سے بالکل پاک صاف ہی — ریگستان کے اُس بن ماں باپ بچے ' کا یہہ کہنا " افرء ایتم اللات والعزیٰ و مناۃ الثالثۃ الاخریٰ " اورتمام باتیں ' کیوں دل سے بہاتی ہیں اسی سبب سے کہ وہ اُسی مخرج سے ہیں جس سے انسان اور اُسکے تمام قواء ' ہیں اور خارجی ' بیرونی ' بد اثروں کا اُس میں کچھہ لگاؤ نہیں — اسلام کی تمام باتیں ' کیوں پیاری ہیں اسی باعث سے کہ اُنکا اور سچائی ' کا ایک مخرج ہی یہہ خیال کہ موالید ثلاثہ ' پر انسان کی قدرت کی وسعت انسان کا ایک اصلی مقصد ہی کیوں پسندیدہ ہی اسیوجہہ سے کہ وہ انسان ' اور دنیا کے نیچر ' کے بالکل مطابق ہی ٭

ہمکو اسبات کی بڑی خوشی ہی کہ ہم اپنے اسلام کی تمام باتوں کو فطرت انسانی ' اور نیچر ' کے مطابق پاتے ہیں اور اسیوجہہ سے ہم نہایت فخر سے کہتے ہیں کہ ہمارے اسلام کے تمام خیالات خواہ وہ تمدنی ' ہوں یا ملکی ' اخلاقی ' ہوں یا روحانی ' نہایت صحیح اور سچے ہیں — اب ہم اپنے دعوی کی تائید کے لیئے اپنے اسلام کے چند خیالات بیان کرتے ہیں ٭

ہمارے اسلام نے کہا ہی " فاقم وجہک للدین حنیفا فطرۃ اللہ التی فطرالناس علیہا لاتبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثرالناس لایعلمون " یعنی (سیدھا کر اپنا مونہہ خالص ہو دین اللہ کے لیئے وہ دین جسپر انسان پیدا کیئے گئے یعنی (نیچر) خدا کی پیدایش میں یعنی (نیچر) کے قاعدے میں کچھہ تبدیل نہیں ہی — یہی مضبوط ' مستحکم ' دین ہی ولیکن اکثر آدمی نہیں جانتے) پس کیا سوائے مذہب اسلام کے دنیا میں اور بہی کوئی مذہب ہی جو توہمات سے ' تخیلات سے ' انسانی ڈھکوسلوں سے ' دنیا کے عجایبات سے ' قطعاً چھوٹ کر اس بڑی حقیقت ' تک پہنچا ہو اور اُسنے فطرت اللہ ' نیچر ' ہی کو (جو حقیقت میں سچا دین ہی) دین ٹہرایا ہو — ہمارے اسلام نے بتایا ہی " الہکم الہ واحد " یعنی (تمہارا خدا ایک ہی) پس کیا دنیا میں اس سے بہی زیادہ کوئی صحیح مسئلہ ہی اور کیا صرف یہی ایک مسئلہ نہیں جو علم ' عقل ' نیچر ' کے بالکل مطابق ہی — ہمارا ہی مذہب ہی جو اُس ان دیکھے ' ان سمجھے ' کو نہ کسی عنصر میں بتاتا ہی نہ کسی قالب بشری میں بلکہ یوں پہچنواتا ہی " ہوالذی خلقکم " یعنی (تمہارا خدا تو وہی ہی جسنے تمکو پیدا کیا) " ہوالذی ینزل من السماء ماء " (وہی تو

ہی جو بادلوں سے پانی برساتا ہی) " ہوالذي یرسل الریاح " (وهي تو ہی جو ہوا چلاتا ہی) " ہوالذي یعلم الغیب " (وهي تو ہی جو غیب کي بات جانتا ہی) " ہوالذي خلق السموات والارض " (وهي تو ہی جسنے آسمان و زمین پیدا کیا) " ہوالذي یخرج من الارض ثمرات مختلفاً الوانها " (وهي تو ہی جو زمین سے مختلف قسم کے پھل اُگاتا ہی) — وهي تو ہی جسکو اونگھہ ' اور نیند ' نہیں آتي ' وهي تو ہی جو اگلي ' پچھلي ' سب باتوں کو جانتا ہی — وهي تو ہی جسکي آسمان اور زمین سب ملک ہی — وهي تو ہی جو بیجوں اور گٹھلیوں کو پھوڑ کر ہري ٹہني اُگاتا ہی — ہمارا ہي اِسلام ہی جسنے یہہ فرماکر " قد افلح من زکہا و قد خاب من دسہا " یعني (فلاح اُسي شخص کو ہی جسنے اپنے دل کو خراب ارادوں ' اور بُرے جذبوں ' سے پاک کیا اور وہ ضرور گنہگار ہی جسنے اپنے دلکو گناہ اور بُرے کاموں میں ' آلودہ کیا) روحاني تہذیب کا سچّا اور نہایت سچّا مسئلہ بیان کیا — اسلام نے کہا ہی " ان العزۃ للہ جمیعاً " یعني (تمام عزت خدا کو ہی) پس وہ شخص جو کارخانہ قدرت پر غور کرتا ہی اور دیکھتا ہی کہ نیچر کے تمام فواید ' دنیا کے تمام منافع ' عام ہیں اور گورے ' کالے ' شریف ' رذیل ' سب اُس سے یکساں مستفید ہوسکتے ہیں وہ کیونکر اسبات کا اقرار نہ کریگا کہ یہي ایک واقعي اور سچي بات ہی — اسلام نے فرمایا ہی " اللہ الغني و انتم الفقراء " یعني (خدا غني ہی اور انسان فقیر ہی) پس وہ شخص جو حالت انساني پر بہ تامل نظر ڈالتا ہی اور اُسکو لاکھوں چیزوں کا حاجتمند پاتا ہی اور ان چیزوں کو اُسکے بس سے خارج اور دیکھتا ہی کہ اگر صرف ایک ہوا ' ہي بند ہوجاے تو اس اترانے والي ہستي ' کا کیا حال ہوجاے کیا وہ اسبات کے کہنے پر کہ یہي ایک ٹھیک بات ہی مجبور نہوگا اسلام کا قول ہی " الا بذکراللہ تطمئن القلوب " یعني (خدا ہي یاد میں قلب کا اطمینان ہی) پس جسنے فطرت انساني پر بخوبي غور کیا ہو اور دیکھا ہو کہ انسان کسي حال میں خوش نہیں رہتا اور تمام آرزؤں کے پوري ہونیکے بعد بھي کسي نہ کسي آرزو کي دُم میں ہمیشہ پریشان رہتا ہی وہ صاف اسبات کا اقرار کردیگا کہ اطمینان قلب ' دلجمعي ' خوشي ' نہ مال میں ہی ' نہ دولت میں ' نہ صدرالصدوري میں ' نہ ڈپٹي کلکٹري میں ' نہ کوٹھي میں ' نہ بارہ دري میں ' بلکہ اطمینان قلب ' خوشي ' صرف خدا کي یاد یعني عمدہ ' اور غیر معصوم خیالات ' میں ہی — اسلام کا کلم ہی " ان اللہ یرفع عمل الصالح " یعني (خدا نیک کاموں کو فوقیت . برتري دیتا ہی) پس وہ شخص جسنے نیکي ' بدي ' اچھے ' بُرے ' کاموں کے نتایج میں کماحقہ فکر کیا ہو وہ ضرور اسبات کا معترف ہوگا کہ نیچر ' نے قانون قدرت ' نے صرف نیکي ' ہي کو دنیا میں ہمیشہ کي عزت اور برتري دي ہی اور نیکي گو کیسي ہي نا معلوم گوشہ اور پردے میں کیوں نہو آج نہیں کل ' کل نہیں ' پرسوں ' ضرور اپنے نوراني چہرے سے دنیا کو منور

کریگي † بےشک ھمکو لاکھوں نظیریں مل سکتي ھیں که وہ نیکیاں جو بدیوں کے غلبه سے بظاھر معدوم ھوگئي تھیں مدتوں کے بعد اُبھري ھیں اور قابل قدر اور شکرگذاري خیال کي گئي ھیں ٭

جس شخص نے کارخانه قدرت پر غور کیا ھو اور دیکھا ھو که مینھه سے پہلے ابر ضرور ھوتا ھی اور بغیر بوئے' کاٹنا ' ممکن نہیں آگ سے حرارت ' پاني سے رطوبت ' کسي وقت جدا نہیں ھوتي — زیادہ کھانا ' تمام رات جاگنا ' خدا پرست' خدا فراموش ' دونوں کو یکساں کسلمند کردیتا ھی وہ ضرور اسباب کي تصدیق کریگا که یہه باتیں بھي " لاتبدیل لخلق الله " یعني (فطرت الہي کے قاعدے میں تبدیلي نہیں ھوتي) ماتري في خلق الرحمن من تفاوت " یعني (نیچر کے قواعد میں تبدیلي دیکھي جاني ممکن نہیں) اُسیکي ھیں جسنے نیچر ' قانون قدرت ' کو بنایا ھی — جو شخص فطرت انساني پر غور کرتا ھی اور دیکھتا ھی که تمام انسان بلحاظ گھڑت ' بلحاظ فطرت' یکساں ھیں اور نیچر کے فایدوں سے یکساں مستفید ھوسکتے ھیں — ایک شریف بھي علم حاصل کرسکتا ھی اور ایک کمینه بھي — ایک سید بھي بو ' کرکات سکتا ھی اور ایک جولاھا بھي — ایک بڑے عابد — خداپرست کے کھود نے سے بھي پاني نکلتا ھی اور ایک بڑے گُنھگار کے بھي — وہ ضرور بول اُٹھیگا که اسباب کا کھنے والا " و ما اصابکم من مصیبة الا بما کسبت ایدیکم " یعني (تمام مصیبتوں کو انسان ھي کا ھاتھه کماتا ھی) لہا ماکسبت و علیھا مااکتسبت یعني (ھر ایک اپنے کرتوتوں کا جوابدہ ھی) ان الله لیس بظلام للعبید " یعني (خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا) اور اس خطاوار ھستي یعني انسان کا گھڑنے والا ایک ھي ھی — یہه کہکر لا یعلم الغیب الا ھو " یعني (سواے الله کے غیب کي بات کو اور کوئي نہیں جانتا) انسان کي اس شامت کو که کبھي وہ اپنا ھي سا ایک مخلوق اور اپنا ھي سا آنکھه ' کان ' ناک ' والےکو غیبداں ' سمجھنے لگتا ھی اور اُسکي بیجا تعظیم ' سے ایک سخت گمراھي' میں پڑجاتا ھی' اِسلام ھي نے مٹایا ھی — یہه فرماکر ولاتقف مالیس لک به علم یعني (جس بات میں علم نہیں اُس میں دخل درمعقولات مت کر) انسان کي اس خراب عادت کو که اکثر بن سمجھي بات ' میں مداخلت کرکے نقصان اُٹھاتا ھی اسلام ھي نے چھڑایا ھی — اسلام نے فرمایا ھی من شکر فانما یشکر لنفسه و من کفر فان الله غني حمید " یعني (جو شخص شکر گذاري کرتا ھی وہ اپني ذات ' اپني منفعت' کے لیئے کرتا ھی اور جو شخص کفران نعمت

---

† قدرت کے اسي مستحکم قاعدے کي روسے ھمکو اُمید ھی که ھمارے پیارے سید کي یہه کوششیں بھي جو قومي عزت' قومي ترقي' قومي بہبودي' کے لیئے ھورھي ھیں ایک دن ضرور قابل قدر و شکر گذاري ھونگي گو وہ آج کیسي ھي مخالفت کي نظر سے کیوں نه دیکھي جاتي ھوں — من مصنف

کرتا هی پس خدا ایک بےپرواہ ذات هی) پس کیا اسمیں کچھہ شک هی که تمام دنیاوی لذتیں ' تمام دنیاوی نعمتیں ' اسوقت لذتدار ' اسیوقت ذریعه خوشی ' هیں جب اُنکی سچی قدر ' یعنی (شکر گذاری) کیجاے — ناشکرے ' یعنی قدر نه کرنے والے انسان ' کے لیئے دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت بڑے سے بڑا فایدہ ' بهی کچھہ خوشی ' کچھہ مزہ ' نہیں دیتا — اسلام نے کہا هی " و ما اوتیتم من‌العلم الا قلیلا " یعنی (انسان کو ایک تهوڑا علم دیا گیا هی) پس کیا اسمیں کچھہ شبهہ هی که یهه بڑ بتی هانکنے والی هستی' باوجود همه‌دانی' پهر بهی کتنی نادان هی بجز اسکے که اوپر اوپر کی باتیں' اسکو معلوم هوں موجودات عالم' کے ایک ادنی سی چیز' کی بهی تو کامل حقیقت نہیں جانتا - یهه فرماکر " لیس‌البر ان تولوا وجوهکم‌قبل‌المشرق والمغرب ولکن‌البر من آمن بالله والیوم‌الاخر والکتب‌والنبیین واتی‌المال علی حبه ذوی‌القربی والیتمی والمساکین وابن‌السبیل والسائلین و فی‌الرقاب و اقام‌الصلوة واتی الزکوة والموفون بعهدهم اذا عاهدوا والصابرین فی الباسا والضراء و حین الباس اولئک الذین صدقوا و اولئک هم‌المتقون " یعنی (نیکی صرف یهی نہیں که مهنه پورب یا پچهم کرلیا بلکه نیکی ایمان لانا هی الله پر ' اور آخرت پر ' کتاب پر ' اور نبیوں پر ' اور مال کا دینا خدا کی محبت میں ' قریبوں کو ' یتیموں کو ' مسکینوں کو ' اور سائلوں کو ' اور غلام آزاد کرنے میں ' اور نماز پڑهنی ' اور زکواة دینی ' اور ایفاء عهد کرنا ' جب اقرار کیا جاوے — اور صبر کرنا سختیوں میں ' اور مصیبتوں میں ' اور وهی لوگ متقی هیں) صرف اسلام هی نے تهذیب روحانی ' تهذیب اخلاق ' اور همدردی' کو (جو اصل اصول هیں) اصل مقصد انسانیت کا قرار دیا هی - یهه کهکر ان اکرمکم عندالله اتقیکم " یعنی (انسانوں میں صرف اُسیکو بزرگی هی جو بلحاظ اتقا کے بزرگ هی) صرف اسلام هی هی جو نه ذات ' کو دیکهتا هی نه پات کو ' نه پیمبرزادگی ' کو نه دُهنا هونیکو ' نه دولت کو ' نه حشمت کو ' بلکه تمام انسانوں کو یکساں بتاتا هی اور اگر کچھہ امتیاز کرتا هی تو محض بلحاظ اعمال ' اور کرتوتوں کے ' بلحاظ سیویلزد ' اور ان سیویلزد ' کے — بلحاظ بدکاری ' اور نیکوکاری کے — اسلام هی هی جو یهه کهکر " یا ایها‌الذین امنوا جتنبوا کثیرا من‌الظن ان بعض‌الظن اثم کبیر " یعنی (اے ایمان والو بہت بدگمانیوں سے پرهیز کرو — بعض بدگمانی بڑی گناہ هیں) بدگمانیوں سے . شکوک سے . شبهات سے . توهمات سے جو فی‌الواقع انسان کی کامیابی اور ترقی کے نہایت سخت اور قوی مزاحم هیں چهوڑاتا هی — اسلام هی هی جو یهه فرما کر " دع‌ما یریبک الی ما یریبک " یعنی (شک والی بات کو به نسبت اُسکے جو شک میں نه ڈالے چهوڑدے) انسان کو اس غلطی سے که اکثر وہ توهمات میں پڑکر یقونی ' اور غیر مشتبهه امور کو بهی مشتبهه سمجهنے لگتا هی اور اُسکے منافع سے محروم رهتا هی ' نکالا هی — یهه کهکر " من لم یشکرالناس فمن‌لم یشکرالله " یعنی

(جو انسان کي شکر گذاري نهیں کرتا وہ خدا کي بهي شکر گذاري نهیں کرتا) اسلام هي هی جو شکر گذاري هي کو اصل بات بنا تا هی — یهه فرماکر " تخلقوا باخلاق‌الله " یعني (انسان خدا کے اخلاق پر پیدا کیا گیا هی) اسلام هي هی جو انسان کے اخلاق کو ایسا نوراني اور چمکیلا بنانا چاهتا هی جسٓ سے فرشتوں کو بهي رشک هو اس بات کے کهنے سے " ولا تمش فی‌الارض مرحا " یعني (زمین پر اتراتے مت چلو) اسلام هي یهه چاهتا هی که سادہ روي اور منکسرالمزاجي کے خوشیوں اور فایدوں سے بهي یهه اترانے والي اور ناعاقبت اندیش هستي ' محروم نهو - اسلام هي هی جسنے اس کم بین ' غافل ' خطاوار هستي ' کے اصلاح کے لیئے نه تلوار کو ذریعه ٹهیرایا نه کسي سختي کو بلکه یهي کہا ' ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة‌الحسنة " یعني (حکمت کي باتوں اور نصیحتوں کے ذریعه سے سچي یعني خدا کي راہ پر لاؤ) " جادلهم بالتي هي احسن " یعني (راہ راست پر آنے کے لیئے اُس طریق پر لڑو جو سب سے زیادہ احسن هو) — کیا اسکا فخر بجز اسلام کے کسي اور مذهب کو هوسکتا هی که اس بڑي حقیقت کو جسکي سچّائي سے دنیا میں کسیکو بهي انکار نهیں هوسکتا اور جسکي پیروي تمام دیني و دنیوي برکتوں کي ضامن هی ان دو لفظوں میں بیان کردیا " خیرالامور اوسطها " یعني (اعتدال سب سے بهتر چیز هی) — بهلا انسان کي سلامت حالي کے لیئے اس تدبیر سے بهتر بهي کوئي تدبیر هی جو ان پیارے لفظوں میں بتائي گئي " ولا تجعل یدک مغلولة الی عنقک ولاتبسطها کل‌البسط فتقعد ملوما محسورا " یعني (نه تو هاتهه بالکل گردن هي تک کهینچ لینا چاهیئے اور نه بالکل ایسا کهول هي دینا چاهیئے که غمگین اور پریشان بیٹهنے کي نوبت آوے — اسلام نے کیا بے انتها تمدني برکتیں ' انسان پر نازل کیں جب یهه فرمایا " التاجرالصدوق یحشر یوم‌القیامة مع‌الصدیقین والشهداء " یعني (سچّا سوداگر قیامت کے دن صدیقوں اور شهیدوں کے ساتهه محشور هوگا) " من طلب‌الدنیا حلالاً تعففاً عن‌المسئلة وسعیاً علی عیاله وتعطفاً علی جاره لقی الله ووجهه کا القمر لیلة‌البدر " (یعني جسنے دنیا کو وجهه حلال سے اسلیئے طلب کیا که سوال کرنے سے بچے اور اپنے بال بچوں کي خبر لے اور همسایه کے ساتهه همدردي کرے وہ خدا سے ایسي حالت میں ملیگا که اُسکا منهه چودهویں رات کے چاند کیطرح چمکتا هوگا) " ان‌الله یحب‌المومنین‌المحترف " یعني خدا پیشه ور مسلمان کو دوست رکهتا هی — " ان‌الله یحب‌العبد یتخذ‌المهنة لیستغني بها عن‌الناس " یعني (الله اُسکو دوست رکهتا هی جو نوکري اسلیئے کرتا هی که کسي کا محتاج نهو) ٭

اسمیں کچهه شبهه نهیں که اسلام کي تمام باتیں ' اسلام کے تمام خیالات ' نهایت سچّے اور صحیح هیں اور حرف حرف دنیا کے نیچر ' اور انساني فطرت ' کے مطابق هیں - افسوس یهه هی که ان تمام سنهري باتیں سنهري خیالات ' سے مسلمان کچهه مستفید نهیں هوتے —

افسوس صد افسوس ، حیف صد حیف ، جس اخلاق ، کو ایسے مسایل سکھلائے گئے ھوں — جن دل و دماغ ، کو ایسے خیالات تعلیم کیئے گئے ھوں — جس تمدن ، کو ایسی تدبیریں بتائی گئی ھوں ، اُسی اخلاق کا یهه حال هو که تمام بداخلاقیوں کا منبع ھو — اُنھیں دل و دماغ کی یهه کیفیت هو که تمام حیرت‌زدہ اور بھونچکی باتوں کی سرچشمه ھوں — اُسی تمدن کی یهه گت هو که لنگوٹا تک باقی نرکھے — مسلمانوں کی چال ڈھال ، حرکات سکنات ، اخلاق ، تمدن ، پر نظر کرکے کیا فی‌الواقع کوئی شخص کهه سکتا هی که یهه وهی قوم هی جسکی هدایت کے لیئے ایسی سچی ، اور روشن ، روحانی ، اخلاقی ، تمدنی ، ملکی ، مسائل موجود ھیں — کیا کسی زمانه میں انهیں برکت انگیز مسائل ، کی پیروی سے همارے قوم واقع میں خیرالامم ، نه تهی اور کیا اب انهیں کے ترک اور خیالات پرستی سے ، حقیقت میں بدترین اُمم ، بدترین کافه انام نهیں هی دولت ، حشمت ، علم ، فضل ، هنر ، کمال ، سچّائی ، راستبازی ، دیانت ، تقویٰ ، محنت ، جفاکشی ، محبت ، همدردی ، کیا کوئی صفت بهی اب همارے قوم میں باقی رهگئی هی —

بقول دشمن پیمان دوست بشکستی
به بیں که از که بریدی و باکه پیوستی

حقیقت میں تعلیمی ، تربیتی ، تقلیدی ، بلدشوں سے چُھٹنا ، اور اصل حقیقت ، تک پہنچنا نهایت هی مشکل کام هی اور یهه اُسی جوانمرد ، سے هوسکتا هی جو کافی طور پر دلی قوت ، اور نشر جرءت سے بهره‌یاب هو — تعلیم ، تربیت ، رسم ، رواج ، صحبت ، سوسئیٹی ، توهمات ، تخیلات ، سے متاثر هونے کے بعد کسی دل و دماغ ، کی اصلاح حقیقت میں اُتنی هی مشکل هی جتنی اُس معدے کی جو نه دوا کامتحمل هو نه غذا کا — مسلمانوں سے ان تمام سچے خیالوں کے چُھٹ جانے اور اُنکی اصلاح متعذر و محال هونیکی منحصر یهی وجهه هی که اُنکا دل ، اُنکا دماغ ، اُنکے گوشت ، اُنکے پوست ، اُنکی هڈیاں ، اُنکے رگ و ریشه ، رسم و رواج وغیرہ کے بداثروں سے بھر رهے هیں اور توهمات اور تخیلات نے اُس دلی قوت ، کو (جسکو قدرت نے هر انسان کی فطرت میں رکھی هی) اور جسکو مختلف لفظوں نور قلب ، نور ایمان ، بصیرت ، سے تعبیر کرتے هیں نهایت هی ضعیف کردیا هی *

انسان کی وہ حالت بهی کیا هی خوشنما هی جب انسان سچے خیالات ، سچے اخلاق ، صحیح تمدن ، سے کامیاب هو — انسان کی یهی حالت هی جو انسان کا اشرف‌المخلوقات و خلیفةالرحمن ، هونا ثابت کرتی هی — یهی حالت هی جو انسان کو اصلی خوشی ، اور حقیقی عزت ، کا مزہ چکهاتی هی — یهی حالت هی جو یهه بتاتی هی که انسان بهی

کیا هي عجیب هستي هی — یهي حالت هی جو اُن تمام پردوں کو اُٹھا دیتي هی جو اس سراپا نیاز اور اُس همه بےنیاز هستي کے درمیان واقع هیں ●

اے خدا هماري قوم کو بهي صحیح ۔ غلط ۔ سچے ۔ جهوٹے ۔ اچھے ۔ بُرے ۔ میں امتیاز کرنے ۔ اور انسان بنے ۔ کي توفیق دے آمین ●

راقـــــــــــم

مسکین احسان الله

ساکن قصبه مغذاره ضلع الهآباد

مدرسة العلوم مسلمانان واقع علیگڈه

جب کسي قوم کسي گروه کے دن پهرنے والے هوتے هیں تو اُسي قوم ' اُسي گروه ' میں جو تمام بد اخلاقیوں ' اور ناهنجاریوں — کا نمونه هی ایک ایسا شخص پیدا هوجاتا هی جو دل سے اُس گروه اُس قوم کي ابتریوں اور بدنصیبیوں پر روتا هی اور اُسکي اصلاح کي فکر کرتا هی — یهه شخص اُسي قوم اُسي گروه میں پیدا هوتا هی — اُسي غذا ' اُسي هوا ' میں پرورش پاتا هی لیکن اُس کي خواهشیں ' اُس کي آرزوئیں ' اُس کي خوشیاں ' اُس کي تمنائیں ' تمام قوم سے جدا اور تمام قوم سے الگ هوتي هیں - اُسکي تمنا محض اپني قوم کا اچهي حالت میں دیکهنا ' اُسکي آرزو محض اپني قوم کا پهولا پهلا هونا هوتا هی — تمام قوم مال — دولت — چمن — کوٹهي — فٹن — بگهي — سیر — شکار — یار — احباب وغیره دنیوي دولتوں سے مسرور هوتي هی مگر یهه محبت کا مارا ' نه چمن سے خوش هوتا هی نه فٹن سے نه مال سے نه دولت سے نه سیر سے نه شکار سے نه یار سے نه احباب سے — اسکي خوشي همیشه قوم کي ترقي ' قوم کي بهبودي ' میں منحصر رهتي هی — اسکا رونا همیشه قوم کے لیئے رونا هوتا هی — یهه شخص نه حوروں کے لالچ اور نه غلمانوں کي طمع سے بلکه دل کے بے چین کردینے والے اصرار ' سے رات دن اسي فکر میں رهتا هی که کیونکر قوم کی اصلاح هو — کیونکر قوم تهذیب و شایستگي کي دولتوں سے نهال هو — کیونکر قوم پهلے پهولے — کیونکر قوم قوم بنے — کهانے میں ' پهننے میں ' سونے میں ' جاگنے میں ' بات میں ' چیت میں ' اُٹهنے میں ' بیٹهنے میں ' هروقت اسي تصور میں غرق رهتا هی — کوئي لحظه نهیں جو قوم کي یاد میں نه گذرے — کوئي منٹ نهیں جو قوم کے خیال سے خالي هو — دنیا کي کوئي خوش‌نما چیز نهیں جو قوم کی بدنما حالت کا خیال دلاکر اُس کو گهنٹوں نه رلاتي هو — دوسري قوموں کے علوم — فنون — هنر — ایجاد — تهذیب ' شایستگي اور اپني قوم کي بےهنري ۔ بے علمي ' بد تهذیبي '

نا شایستگي ' دیکھکر کوني دن نہیں جو آٹھہ آٹھہ آنسو نہ روتا ہو -- یہہ شخص اپني قوم کي اصلاح کے لیئے سیکڑوں تدبیریں سوچتا ھی اور طرح طرح سے اُن تدبیروں کا اظہار کرتا ھی - اُسکا بیتاب اور غمخوار دل اُسکو اس بات پر مجبور کرتا ھی کہ قوم کي بھلائي کي باتوں کو کبھی التجا سے کہے --- کبھي آرزو سے --- کبھي غصہ سے --- کبھي ڈانٹ کر - کبھي کہتا ھی میاں میرے ' بھائي میرے ' اُٹھو ' دیکھو ' کیا حالت ھی --- کبھي کہتا ھی خدا کے لیئے ' اپني اولاد کے لیئے ' سوچو ' سمجھو ' کبھي قوم کي نالایقیوں سے تنگ آکر نہایت دلسوزي سے کہہ اُٹھتا ھی' جاؤ جہنم میں جاؤ ' مت سمجھو --- کبھي یوں حسرت بھرے دل سے ' بھلا ھماري قوم کیوں سمجھیگي --- یہہ کمبخت اِس بدلے میں کہ اپني قوم کو خواب غفلت سے جگاتا ھی ' اِس صلہ میں کہ اپني قوم کو تہذیب و شایستگي سے نہال کیا چاھتا ھی اپني ناعاقبت اندیش قوم سے لاکھوں صدمے ' ہزاروں ایذائیں ' اُٹھاتا ھی مگر اُف ' نہیں کرتا اور اپنے استقلال ' ثابت قدمي ' میں کچھہ فرق نہیں لاتا --- جب بالکل جان ھي کي نوبت آجاتي ھی تو صرف یہہ بات اُس کے حسرت ناک اور آرزو مند دل سے نکلتي ھی ---

بجرم عشق تو ام میکشند غوغا ئیست • تونیز برسر بام آ کہ خوش تماشائیست

نہ مرتے مرتے مونہہ پھیرا محبت سے کبھي میں نے
جفائیں اسقدر جھیلیں وفا پر اپني نازاں ہوں

اگرچہ اس قومي بہبودي کے بھوکے ' اور قومي ترقي کے پیاسے ' کو آغاز کار میں بہت سي مایوسیاں ھوتي ھیں اور بہت سے صدمے ھوتے ھیں اور ھر شجر ' حجر ' در ' و دیوار ' سے مخالفت کي صدا آتي ھی لیکن بالآخر اُس کا پاک ارادہ ' اُسکي سچي نیت ' اُسکي نہ ھارنے والي ھمت ' اُسکا مضبوط استقلال ' اُسکو کامیاب کردیتي ھی اور اُسکي پیاري قوم تمام دیني و دنیوي برکتوں سے نہال ھوجاتي ھی اور چند روز کے بعد یہي مردود ' یہي ملعون ' یہي دیوانہ ' یہي مجنون ' نہ صرف اپني قوم کا بلکہ تمام اِنسانوں کا نہایت ھي مشکور ھوتا ھی - اِسمیں کچھہ شبہہ نہیں کہ تمام قومیں ایسے ھي شخصوں کي بدولت اُبھري ھیں اور تمام اِنسان ایسے ھي انسانوں کي بدولت اِس شگفتہ حالت میں پھونچے ھیں --- یہہ برکتیں جو آج انساني سوسئیٹي میں دیکھي جاتي ھیں اور جن سے آنکھوں کو خیرگي ھوتي ھی انہیں اِنسانوں کي بدولت نازل ھوئي ھیں •

خدا کا شکر ھی کہ ھماري بد نصیب قوم میں بھي ایک ایسا شخص جو ھم لوگوں کي حالت زار پر روتا ھو اور دل سے ھماري اصلاح چاھتا ھو پیدا ھوگیا ھی اور شبانہ روز ھم لوگوں کي بھلائي میں کوشش کر رھا ھی --- تمام قوم اپنے اپنے دھندے ' اپنے اپنے کار و بار ' میں لگي ھی مگر یہہ قوم کا شیدا ' قوم کا فریفتہ ' گھر ' وطن ' ملک ' دیس ' اپنے ' یگانے ' تمام دنیا ' چھوڑکر ' رات میں ' دن میں ' اندھیرے میں ' اُجالے میں ' خارت میں '

جلوت میں ' اسي دھن میں هی که کیونکر هو که هماري بدنصیب قوم بهي دیني و دنیوي برکتوں سے نہال هو — کیونکر هو که هماري قوم بهي قوم بنے — اپنے مبارک ارادوں پاک کوششوں میں سرگرم و ثابت قدم اتنا هی که هر طرف سے مخالفوں کي سخت و همت توڑدینے والي آوازیں سنتا هی لیکن ممکن نہیں که سرگرمي اور اولوالعزمي میں ذرا بهي فرق آئے — هزاروں لعن ' هزاروں طعن ' هزاروں بےاعتنائیاں ' هزاروں صدمے ' اپني بد نصیب قوم سے اٹهاتا هی لیکن بجز اس کہنے کے که میري پیاري قوم کچهه نہیں سمجهتي ' ایک حرف بهي زبان پر نہیں لاتا — جانتا هی ' پوچهتا هی ' که میري قوم کي بد نصیبیاں اور ناهنجاریاں اسدرجه سے بڑه گئي هیں که اُنکي اصلاح خدا هي کرے تو هو لیکن دل کے اُٹهے هوئے شعلے ' سے بیتاب هوکر هر لحظه ' هر ساعت ' هر گهڑي ' هر وقت ' اسي فکر میں هی که کیونکر هو که میري پیاري قوم بهي ترقي میں آسمان کا تارہ هو — کیونکر هو که میري قوم بهي تہذیب و شایستگي میں ضرب‌المثل هو ' ایک دفعه ' دو دفعه ' دس مرتبه ' بیس مرتبه ' جان چکا ' سمجهه چکا ' که میري ناشدني قوم پنپنے والي نہیں لیکن دل کي آگ هوني سے مجبور هوکر بار بار بهي کہتا هی — اے بهائیو ' اے عزیزو ' سوچو ' سمجهو ' تم بهي بني آدم هو — تم بهي آنکهه ' کان ' دل ' دماغ ' رکهتے هو ●

اسي فنا في القوم کي کوششوں سے آج هم اپني بد نصیب قوم میں بهي ایک دارالعلم (یعني مدرسه) پاتے هیں اور ایسا که هماري تمام دیني و دنیوي اغراض کو رفع کرسکے — جب یهه خیال کیا جاے که دنیا میں کوئي قوم کیونکر پهولتي ' پهلتي ' ترقي کرتي ' هی اور علمي اور اخلاقي تنزل سے کسي قوم کا کیا حال هوتا هی تو اس میں کچهه شک نہیں معلوم هوتا که یهه مبارک مدرسه هماري قوم کي خوش‌نصیبي کي مبارک فال هی — افسوس یهه هی که هماري ناعاقبت اندیش قوم اس بڑي نعمت کي کچهه قدر نہیں کرتي — ابهي تک هماري قوم نے سمجها هي نہیں که اصلاح نسل آدم کیسي محال بات هی اور وہ کن کن تدبیروں سے هوسکتي هی تربیت کیا چیز هی اور انسان به نسبت علم کے اُسکا کتنا زیادہ محتاج هی انسان کي تمام ظاهري و باطني قواء کس علوم اور کس تربیت سے وہ ترقي ' وہ شگفتگي ' حاصل کرتے هیں جس سے انسان انسان ' بنتا هی اور سویلزڈ کا درجه پاتا هی — هماري قوم جانتي هي نہیں که عزت ' غیرت ' جرأت ' همت ' محبت ' همدردي ' محنت ' جفاکشي ' سچائي ' راستبازي ' کے سنہري قواء (جو اصل اصول انسانیت هیں) کس قسم کي تعلیم و تربیت سے ترقي کرتے هیں اور ناقص تعلیم و تربیت کا نتیجه انسان کے اُن قواء پر کیا هوتا هی — اے مسلمانو ' اگر تم چاهتے هو که تمهاري اولاد بهي تمام انساني خوبیوں کي نمونه هو اور تمهاري اولاد بهي دنیا کي ترقي‌یافته قوموں کي مانند دنیاوي برکتوں سے نہال هو تو ضرور هی که تم خود ایک ایسا گهر بناؤ جس میں تعلیم و تربیت کا

کافی سامان موجود هو — پس اگر بنظر انصاف دیکهو تو یهه گهر یعني (مدرسةالعلوم مسلمانان) ابهی ایساهي گهر هی جو تمهاري تمام دیني و دنیوي مقاصد کو پورا کرسکتا هی — اس مدرسه میں جیسے دنیاوي علوم کي تعلیم نهایت اعلی درجه کي دیجاتي هی ویسا هي دیني اور مذهبي امور بهی نهایت عمدگي سے سکهلائے جاتے هیں — اس مدرسه میں جیسا تعلیم ' کا عمده اهتمام هی ویساهي تربیت کا بهي •

راقـــــــم

مسکین احسان‌الله

ساکن قصبه منڈاره ضلع الهٰآباد

انسان و حیوان

لوگوں نے جاندار مخلوق کي دو قسمیں کي هیں ' انسان اور حیوان — مگر سوچنا چاهیئے که ان دونوں میں کیا فرق هی جسکے سبب دو قسمیں قرار دي هیں — کیا چیز ایک میں هی اور دوسرے میں نهیں ' یا دوسرے میں هی اور پهلے میں نهیں — فطرت نے هرایک جاندار کو کسي نه کسي چیز کا محتاج بنایا هی اور اُس احتیاج کے رفع کرنے کي تدبیر یا تمیز یا عقل اُسکو عطا کي هی — انسان کو خدا نے ننگا پیدا کیا اُسکو لباس بنانے ' سردي گرمي سے بچنے ' لباس کے لیئے عمده عمده نفیس سادے اور گلدار سنهري روپهلي کپڑے بننے کي تدبیر بتائی — حیوانوں کا لباس نهایت خوبصورت و نفیس رنگ برنگ سنهرا و روپهلا گلدار و پر بهار اُنکے ساتهه پیدا کیا — قدرت نے جاڑے گرمي کي پوشاک کي تبدیل کا خود ذمه لیا ' اُنمیں وه حاجت نه تهي جو اُس ننگے مخلوق میں تهي ' اسلیئے اُنکو وه تدبیر نهیں بتائي جو اُس ننگے مخلوق کو سکهائي ' گو ایک کو ایک تدبیر آئي اور دوسرے کو نه آئي مگر نتیجه میں دونوں برابر هیں ' بلکه پچهلا پهلے سے بهتر هی •

زندگي کے لیئے دونوں غذا کے محتاج هیں — ایک کے لیئے خود فطرت نے خوان الوان نعمت چن رکها هی ' دوسرا اپني عرق ریزي سے اُسے مهیا کرتا هی — اُسکو اُس عرق‌ریزي کي حاجت نه تهي اسلیئے اُسکو اُسکي کوئي تدبیر نه بتائي ' اور اُسکو عرق‌ریزي کي حاجت تهي اِسکو اُسکي سب تدبیریں سکهلائیں ' مگر نتیجه میں دونوں برابر هیں ' بلکه یهه اُس سے افضل هی •

کهتے هیں که پهلا ذي‌عقل هی — اگر عقل کے معني وه لو جو هر روز برتنے میں آتے هیں یعني وه شی جس سے حاجت روا هوتي هی تو وه تو دوسرے میں بهي پاتے هیں —

تمام حاجتیں جو فطرت نے اُس دوسري مخلوق میں رکھي هیں اُسکے ساتهه وه شی بهي رکهي هی جس سے اُن ضرورتوں کو رفع کرسکتا هی ' اور اسطرح رفع کرتا هی که پهلا یعني انسان اُسطرح رفع نهیں کرسکتا *

اُس شی کي کمي و بیشي کا دعویٰ که انسان میں زیاده یا کامل هی اور حیوان میں کم یا ناقص ایک بے معنی دعویٰ هی — کامل یا ناقص' کم یا زیاده ' نسبتي مقولات هیں جنمیں کمي و بیشي کا اطلاق نسبت کے مساوي هونے پر محض لغو هی - دس کو سو کے مقابل وهي نسبت هی جو ایک کو دس کے مقابل ' پهر یهه کهنا که دس زیاده هیں اور ایک کم بےمعنی بات هی *

کهتے هیں که انسان مدرک کلیات و جزئیات هی ' اگر هی تو اُسکو اِسکي بهي حاجت هی اور حیوان کو نهیں ' اس صورت میں بهي دونوں نتیجه میں برابر هوئے ' بلکه حیوان اچها رها *

دیندار کهتے هیں که اِنسان خاص عبادت کے لیئے بنایا گیا — اگر عبادت کے یهه معنی هیں که مخلوق وه کرے جسکے لیئے بنایا گیا هی تو تو شجر و حجر ' آب و خاک ' آتش و هوا ' چرند و پرند سے زیاده انسان عابد نهیں هوسکتا *

قومي همدردي بهي حیوانوں میں پائي جاتي هی — پس قومي همدردي بهي انسان کي خاصیت نهیں هی *

هاں ایک بات انسان میں هی جو حیوان میں نهیں که وه قومي همدردي کے ساتهه اُس قومي ضرورت کا تدارک بهي کرسکتا هی ' مگر حیوان نهیں کرسکتا - پس جو انسان که قومي همدردي نهیں کرتے وه تو حیوانیت سے بهي خارج هیں' اور جو همدردي کي صرف زباني باتیں بناتے هیں اور عملي طور پر اُسکو کام میں نهیں لاتے وه اُن جانوروں کي مانند هیں جو کائیں کائیں کرکے جمع تو هوجاتے هیں مگر کچهه کرتے نهیں *

اِس زمانه میں همارې قوم کا یهي حال هی که بعضے تو قومي همدردي کے نام سے بهي آشنا نهیں ' اور بعضے باتیں بهت لمبي چوڑي بناتے هیں مگر کرتے کچهه نهیں — خدا کرے که همارې قوم انسان بنے اور سمجهے که اُنکي قوم کس حالت میں مبتلا هی ' اور کس کس چیز کي علی‌الخصوص تعلیم کي اُسکو حاجت هی — پس مقتضاے انسانیت یهي هی که هم سب ملکر اُسمیں مدد دیں ' اور جن چیزوں کي قوم کو ضرورت هی اُنکو مهیا کریں *

راقـــــم

سید احمد

ذهانت اور آزادي

(ذهانت سے مراد هماري اُس قوت عقلي سے هی که جو نئي نئي منفعت کي چيزين اور مضامين اور خيالات جديد پيدا کرتي هی اور هر کام کو اعلی درجه کي خوش اسلوبي سے سرانجام ديتي هی — جب تک طالب علم يهه معني ذهن ميں اس مضمون کے پڑهنے ميں نهيں رکهيںگے تو اُسکو بهت جگهه غلط سمجهينگے) *

انسانوں ميں جو گروه اعلی درجه اور اشرف مرتبه کا هی اُسکو جيسي آزادي عزيز هوتي هی ايسي کوئي اور چيز دنيا کي پياري نهيں معلوم هوتي - وه دل و جان سے اُسير شيدا هوتا هی — جان اور مال اُسپر فدا کرتا هی — ديکهه لو که هزاروں نے اُس کے واسطے جانيں کهوئيں — لاکهوں نے اُسکے لئے کروروں آفتيں سرپر اوٹهائيں — اُنکا دل اُس تحسين اور آفرين سے شاد اور خرم هوتا هی جو اس آزادي کے حاصل کرنے پر کي جاے — واقعي آزادي هي هی ايسي چيز که جو کچهه اُس کے لئے کيا جاے تهوڑا هی - مگر اسکے ساتهه هي کوئي بات دنيا ميں ايسي نهيں که جسکے سمجهنے ميں اور کام ميں لانے کے اندر انسان نے ايسي غلطياں کي هوں جيسيکه آزادي کے باب ميں هوئي هيں - - اُسکي آڑ اور اوٹ ميں وه وه جرم اور گناه اُسنے کيئے هيں که خدا کي پناه — افسوس صد افسوس که ايسے مقدس نام سے هزاروں گناه دنيا ميں لوگ کرتے هيں اور اُنکو گناه بهي نهيں سمجهتے - - افسوس هی که هم آزادي کي کچهه بهي عزت نهيں کرتے اور نه اُسکو عزيز رکهتے هيں — اور ايسے غلط فهم هيں که بندگي اور غلامي کو اپني آزادي جانتے هيں — جن باتوں ميں که هم آزادي کو حاصل نهيں کرسکتے هيں اُن ميں بهي ناحق اپنے تئيں جکڑ بند کرليتے هيں — غلامي هماري عادت نهيں بلکه طبيعت هی — هم يهه نهيں سمجهتے هيں که اس آزادي کے نهونے سے هماري ذهانت پر کيا آفت آتي هی — برخلاف هماري عادت کے همارے فرمان روا اهل انگلستان هيں جو ايک زمانه قديم سے آزادي کو اپنا معبود جانتے هيں اور اس اپنے صنم کي عبادت اور پرستش ميں روز مره زياده سرگرم هوتے جاتے هيں — يهه آزاد طبع قوم آزادي کے هاتهه بک جانے کو اپنا فخر اور اعزاز سمجهتي هی — اب ذرا اوپر کي بات پر خيال کرو که آزادي کے نهونے سے هماري ذهانت پر کيا آفت آتي هی — آزادي اور ذهانت کے مابين کوئي رشته خيالي اور تصوري اور جبري نهيں باندها گيا هی نه کوئي شاعرانه مضمون کي تشبيهه اور استعاره کي خاطر سے کا خون اس رشته مندي سے کيا گيا هی بلکه پهولوں کے کهلنے کے لئے دهوپ کي ايسي ضرورت نهيں هی جيسيکه ذهانت کے لئے آزادي کي حاجت هی قواے عقليه کا چمن کهلتا هي نهيں جب تک آزادي کي ابياري نه کي جاوے — اُس ميں ذهانت کا نهال پهولتا پهلتا هي نهيں جب تک آزادي

کي روشني اُبھر نه چمکي اس ھمارے بيان کي صداقت پر دنيا کي تاريخ شہادت دے رھي ھي — ذھانت کے سارے جلوے قومي آزادي اور اولوالعزمي نے دکھائے ھيں — يہه ذھانت کا چشمه وھاں سے کبھي نکلا ھي نهيں جہاں ملکي غرور اور آزادمنشي کا ادب اور اعزاز نهيں ھوا اس چشمه کا يہه دستور رھا ھي که اگر ايک دفعه جاري ھوکر بند ھوگيا تو پھر دوباره نهيں جاري ھوا — کوئي تاريخ جس ميں دو ھزار برس کا حال دنيا کا لکھا ھوا ھي لے بيٹھو اور اُس ميں کسي قوم اور ملک کا حال نکال لو مثلاً يونانيوں — ايرانيوں — ھنديوں کا تو تو تمکو ايک خدا کي قدرت اُنکي ھر چيز سے نظر آئيگي — جسوقت يونانيوں کے علوم حکميه اور فلسفيه رياضيه ادبيه کو ديکھوگے تو عقل حيران ھوگي که کسي زمانه ميں کيا اُنکو ذھانت تھي که ايسے مضامين عاليه اُنھوں نے ايجاد کيئے — اگر اُنکي عمارت اور صنعت کے اشيا کا حال پڑھو يا اُنکے آثار شکسته کو آنکھوں سے ديکھو تو تمام تعجب پيدا ھوگا که کيا کيا باتيں اُنکي ذھانت نے اُن ميں اختراع کي ھيں — مگر جب اُنکي آزادي چھن گئي اور روميوں کے مطيع ھوگئے تو اُنکي ذھانت کے سارے کارخانے مليا ميٹ ھوگئے — اُنکے علموں کي کتابيں ھيمهٔ آتش دان بنيں — عمارتيں ڈھے کر خاک ميں مليں — سارا طبقه کا طبقه اُن کے مندروں کا اور عاليشان عمارتوں کا اور خوبصورت مورتوں کا اُلٹ پلٹ ھوگيا — جو اُنکي ذھانت کے کام پتھر پر تھے وہ نقش بر آب ھوگئے — جو سر پر تھے وہ ملک ھوگئے — جس علوم کي روشني سے وہ چمکتا رھا تھا وھاں اب اندھيرا ھوگيا *

اب روميوں کو ديکھو که جنکے ھاتھه سے يہه يونان کي کم بختي آئي تھي که جب اُنھوں نے ساري معلوم دنيا ميں اپنے علم فتح اور نصرت کے نصب کيئے اور سب اُنکي عصاء آھني کے محکوم ھوئے تو جس رات کو اُنکي دارالسلطنت پر گوتھه کي وحشي قوموں نے حمله کيا ھي تو کون سي عمده چيز تھي که اس دارالسلطنت ميں نه تھي کيسے کيسے عاليشان مندر اور اُنکے اندر کيسي کيسي مورتيں سندر — مکان رفيع الشان بلند پايه — غرض سب چيزيں ايسي تھيں که جنسے معلوم ھوتا تھا که اُنکے ذھن ميں کيا قدرت اور قوت تھي که يہه عمارات اختراع کي تھيں — کن کن کو ديوتا بنايا کيا کيا اُنکے اوصاف اپني ذھانت سے بڑھائے —

مگر اُس ايک رات کے حمله ھي نے سب ذھانت کا خاتمه کرديا — صبح کو جب آدمي خواب غفلت سے اُٹھے تو اُنکا دارالسلطنت وحشيوں کے ھاتھه ميں تھا — ذھانت نے بھي اُسي رات وھاں سے سفر اختيار کيا اور پھر اُنکا مُنھه نديکھا — نينوہ جسکے قصور محلات و در و بام و کوچه و بازار آج تين ھزار سال بعد اپنے کھنڈروں سے عالم بہار دکھاتے ھيں اور اُسکي جواني کے ايام ياد دلاتے ھيں جب اھل بابل کا تسلط وھاں ھوا تو وہ گرکر پھر نه اُبھرا — پھر بابل جسکي عظمت ضرب المثل ھي کيخسرو شاہ ايران کے ھاتھه سے تباہ ھوا

و پھر نه چمکا — اور اربیلا کی لڑائی میں جب دارا شاہ ایران کا تاج سر سے گرا اور یونانیوں کی جنگ کا غوغا اُسکی دارالسلطنت پرسی پولس میں مچا تو زر دشتیوں کا خاتمہ ہوا — ذہانت نے وہاں سے بھی سفر کیا — وہ شاہانہ شہر جلکے اندر ہزار جگہہ ذہانت خرچ ہوئی تھی پھر کبھی نے اُسکے قایم کرنے کے اپنے ہاتھہ بھی نہیں ہلایا — انقلاب دہر نے اُنکو ایسا فرسودہ کیا ہی که وہ پہچانے بھی نہیں جاتے جہاں پہلے باغ تھا وہاں اب ن ہی — جہاں محل تھا وہاں اب کھنڈروں کا ڈھیر ہی — ایک سیاح ابھی لکھتا ہی که میں ایران کے پہاڑوں اور جنگلوں کی سیر کرتا پھرتا تھا که ناگاہ مجھے ایک عمارت عالیشان اُس جنگل بیابان میں اکیلی سنسان کھڑی نظر آئی — اُسکے صاف صاف چمکتے ہوئے پتھر اور شکسته ستون اِدھر اُدھر تتر بتر بکھرے ہوئے پڑے تھے — تحقیق کرنے سے معلوم ہوا که اس عمارت کا نام چہل مینار تھا — اُسکو اہل عرب تو یہہ کہتے تھے که جنوں نے اُسکو بنایا ہی — وہ دارا کے قصر و محل تھے جو مرودشت میں اُسنے بنائے تھے اور سکندر نے وہاں کبھی اپنی مشعلیں روشن کی تھیں *

اے دخانی جہازوں کے پھرنے والو اور ریل گاری میں سوار ہونے والو تم ذرا ملک مصر کی عمارات کو تو دیکھو که وہاں کیا کیا سامان قوموں کی ذہانت کا موجود ہی وہاں عمارتوں میں وہ بڑے بڑے ٹکڑے چٹانوں کے لگے ہوئے ہیں جو عقل میں نہیں آتے که کونسی کلیں اُنکو کھینچکر لائی ہونگی — اُنہوں نے کیا کیا اپنے نام کے بقاء دوام کے واسطے ان عمارتوں میں اپنی ذہانت کو خرچ کیا ہوگا — مگر ایک آزادی کے جاتے رہنے نے یہہ کم بختی کے دن دکھائے *

اے علموں کے رات دن پڑھنے والے ہندوں کی کتابوں میں ذرا وید کو پڑھو منوں کے قانون کے ورقوں کو اُلٹو — راماین اور مہا بھارت کو مطالعہ کرو — بھاگوت گیتا کے مضامین پر غور کرو تو تمکو معلوم ہوجاویگا که جب ہندو آزاد تھے تو کہاں کہاں اُنکے ذہن پہونچے تھے اور ذہانت سے کیا کیا خیالات اور نئے تصورات اختراع کرتے تھے — وہ اب کیوں نہیں کرتے — اُنہیں کی نسل میں اب بھی ہندو ہیں که وہ ان کتابوں کو ٹھیک ٹھیک سمجھہ بھی نہیں سکتے — اُنکی ذہانت کی موت کس کے ہاتھہ سے آئی ؟ آزادی کے چلے جانے کے ہاتھہ سے *

ان امور کے تاریخی واقعات سے ثابت ہوتا ہی که تمام زمانوں میں یہہ دستور چلا آیا ہی که غیروں کی محکوم ہونے سے جیسی قوموں کی ذہانت میں فتور آتا ہی ایسا کسی اور چیز سے نہیں — یہہ ظاہر ہی که ایسا کوئی نہو مثلاً ایک شہر آزاد ہو اُسپر باہر سے غنیم دھمکاتے که لو میں آیا — پہلے توپ چھوٹنے میں ذہانت جو اپنے مطالعہ میں مصروف تھی وہ اُسے چھوڑ دیگی — اور دشمنوں کی دھواں دھار توپوں کے دھوئیں میں اُسکو کوئی نہا

خيال دکهائي نهيں ديگا - اسوقت وہ فقط قومي محبت اور ملکي عزت کي آواز ميں سنٹي کي اور کسيطرف کان نهيں لگائيگي — جب اُنميں تنزل آجاويگا تو وہ اپنے هاتهہ پير ڈهيلي کرديگي اور سست و کاهل هوجاويگي مگر مردہ نهيں هوگي — اس زمانہ ميں وہ تعمير عمارات کے مضمون اور اُنکي آراستگي کے خيالات کو زمين ميں دفن کرديگي اور سنگتراشي کے تيشه کو کند کرديگي اور اُسي ٹوٹي پهوٹي بهدي پيکر اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کي تراشيگي شاعري کے اور سارے رنگوں پر خاک ڈال ديگي مگر اپنے حمله اور فتح مندوں کي تحقير ميں لفاظي کو کام ميں لائيگي اور سوز و گداز اور اپنے حال زار کے نوحوں اور مرثيوں ميں شاعري کے رنگ کو چمکائيگي — آزادي جو ذهانت کي رفيق اور همدم هی وہ پهر غلامي کي حالت ميں پيدا نهيں هوگي — سارے پرانے زمانه کے بهادرانه اور مردانه کام اور وہ سيکڑوں برس کي حشمت و شوکت خواب و خيال هوجاويگي باپ دادا کے کار نامے اُس قوم کے دلميں ذرا بهي جوش اور اثر نهيں پيدا کرينگے — کبهي اُسکے دلميں يهه تمنا هي نهيں آئيگي که هم بهي وهي کام کريں جو همارے پهلے بزرگ کرگئے هيں *

وہ يهه سمجهينگے که هماري عوض ميں پهلے بزرگ کام کرگئے هيں — همکو کيا کرنے کي ضرورت هی — حال کي محکومي اور بے عزتي اور بےغيرتي کي ايسي کالي گهٹا اُنپر چها جائيگي که وہ اُنکو زمانه گذشته کے حال کو ديکهنے هي نهيں ديگي - اگر کسي آدمي کي عزت اور ثروت اور آزادي جاتي رهے اور کوئي آبرو باقي نه رهے تو يهه حالت اُسکے سرچشمه ذهانت کو ايسا خشک کرديگي که پهر اُسميں جاري هونے کي قابليت نهيں رهيگي - ايک غلام اپنا کام کرتا هی - زراعت تجارت حکومت کے کاموں کو سرانجام ديتا هی - مگر اُسکي نسبت يهه خيال بهي نهيں هوسکتا که کوئي ذهانت اُسکے کام ميں پائي جاتي هی — خدا نے تو ذهانت کو آزادي کے پيٹ سے پيدا کيا هی جسوقت يهه ما مدفن ميں دفن هوتي هی تو يهه بيٹي بهي اُسکے ساتهه هي قبر ميں پير لٹکاتي هی اور اماں جان کا ساتهه نهيں چهوڑتي *

ملکي غرور و نخوت — قومي عزت و غيرت کے جوش و خروش پهلے زمانه کي قوموں ميں بهت تهے — انکي آمد و رفت غير قوموں کے ساتهه هوتي نه تهي — وہ جوکچهه پيدا کرتے تهے اپني قوت بازو اور جودت طبع سے پيدا کرتے تهے — غيروں سے کسي چيز کے مستعار لينے کو ننگ عار سمجهتے تهے — شايستگي و تهذيب و تمدن و معاشرت کے اسباب جوکچهه پيدا کيئے وہ آپ هي پيدا کيئے اسليئے وہ اپنے تئيں فخر عالم اور روشني زمانه سمجهتے تهے اور غير قوموں کو وحشي اور جنگلي جانتے تهے — اور اُنسے نفرت قلبي رکهتے تهے — غيروں کے محکوم هوجانے سے زيادہ کسي کام کو بےغيرتي اور بےعزتي کا نه سمجهتے تهے — جب اُنپر وہ قوميں متسلط هوجاتي تهيں جو اُنکي نگاہ ميں ذليل اور حقير هوتي

تھیں تو اُنکا دل بالکل ٹوٹ جاتا تھا اور ہمت چھوٹ جاتی تھی اور وہ جانتے تھے کہ اب ہمارے برے دن آگئے ہمارا غرہ گرہ گیا — شان و شوکت خاک میں ملگئی — غرض غیروں کے حملوں اور فتحوں سے تو قومی اور ملکی ذہانت پر صدمہ پہونچتا ہی — مگر ذات کی اور نفس امارہ اور رسم و رواج اور مذہب کے جھوٹے مسائل کی پابندی سے شخصی ذہانت پر آفت آتی ہی — ذات کی پابندی آغاز تمدن انسانی میں فائدہ‌مند تھی — کیونکہ اُس سے انسان فرقوں میں تقسیم ہوتا تھا — تھوڑے آدمی ہوتے تھے اُنکو اُنہیں کاموں کی خبر ہوتی تھی جو اُنکے اندر یا اُنکے ہمسایوں میں ہوتے تھے — باپ بیٹے کو اپنے پیشہ کی باتیں خوب سکھلا دیتا تھا — مگر جب دنیا میں قوموں میں آمد و رفت ہوئی تو پھر ذات کی پابندی نے ذہانت کے پیر میں بیڑیاں ڈالدیں — اُسنے وہ علوم و فنون نہ سیکھنے دیا جو اور قوموں میں مروج تھے ذہانت کی جان تو علم ہی — اگر ذہانت کو جسم ٹھہرائے تو ضرور ہی کہ علم کو اُسکا خون کہئے — جسم کی سلامتی خون کی گردش پر موقوف ہی — پس جب علم ایک جگہہ مقید ہوکر ٹھیرگیا تو گویا جسم کا خون ٹھرگیا — پھر اُسمیں جان کہاں — ذہانت علم کے پر لگاکر اُڑنا چاہتی تھی — تمنے اُسکے پر کاٹکر قفس میں بند کردیا — بھلا وہ اس قفس میں بازو کٹواکر زندہ کب رہسکتی تھی — جب آزادی نہو تو ذہانت کہاں جب نفس نہو تو تنفس کہاں اب میں نے تمکو آزادی اور ذہانت کے تعلق کو دکھا دیا کہ اُنمیں کیا رشتہ رفاقت و ہمدمی مستحکم ہی —

اب طالب علموں ذرا اسکو سوچو کہ ہم غیر قوموں کے مطیع ہیں اسلیئے ملکی اور قومی ذہانت تو ہماری خواب میں بھی نہیں دکھائی دیتی وہ تو ایسی مرگئی ہی کہ کہیں اُسکی قبر کا پتا بھی نہیں لگتا کہ ہوا اُسکی خاک کو کہاں لیگئی — مگر ذہانت شخصی باقی ہی تو ذات و مذہب کے مسائل باطلہ و رسم و رواج کی حلقہ بگوشی سے اُسپر پتھر مت ڈالو — نفس امارہ کی پابندی سے اُسکے گلے میں رسی ڈال پھانسی ندو — ذہانت ظاہری اور باطنی آزادی کو چاہتی ہی — یاد رکھو جس شی سے انسان کی فطرت اصلی بلند ہوتی ہی اور اُسکو وہ پستی کی زمین سے بلندی کے آسمان پر چڑھاتی ہی وہی چیز اُسکی ذہانت کو پایہ رفیع پر پہونچاتی ہی — اگر تم جذبات نفسانی کے پابند ہوگے تو گویا تمنے اپنے قواء عقلیہ کو جکڑ کر محبس میں ڈال دیا — وہ تمکو ایک نہ ایک خرابی میں پھنسائیگی — پس اِن بلاؤں سے اپنے تئیں آزاد رکھو زمانہ حال و استقبال دونوں آپس میں حریف اور رقیب ہیں — اگر تم ایک کا پاس لحاظ کروگے تو دوسرے کو چھوڑنا پڑیگا اگر کسی برے کام میں حال کا مزا دیکھہ لیا تو استقبال تمسے عوض لیگا پس اول تمہارا کام یہہ ہی کہ بری قیدوں سے آزاد ہو — قومی اور ملکی آزادی کا حاصل ہونا تو ایسا ہی ناممکن ہی جیسے مردہ کا زندہ ہونا اسلیئے قومی ذہانت کا حاصل ہونا گویا پراگندہ کا

کا مسخر بننا ہی بس جہاں تک سعی اور کوشش کو دخل ہی وہ شخصی آزادی میں ہی — اگر بری قیدوں میں پھنس کر اُسے بھی کھودیا تو شخصی ذہانت کو بھی ناؤ میں بیٹھا کر ڈبویا جب ہم میں شخصی ذہانت ہی نہیں رہی تو ہم میں اور جانور میں کچھہ تھوڑا ہی سا فرق باقی ہی — جن صاحبوں کے ذہن میں ذہانت اور آزادی کے ٹھیک ٹھیک حقیقی معنی نہونگے تو وہ ہمارے اس مضمون کو ایک بڑ سمجھونگے کیونکہ یہہ ایک نئی طرز کا مضمون ہی جو اُنکے کانوں نے کبھی نہیں سنا ہوگا •

راقم

محمد ذکاءاللہ
پروفیسر میور کالج الہ آباد

ایتھی نیم کلب

لندن میں یہہ ایک نہایت نامی و معزز کلب ہی' اور خیال کیا جاتا ہی کہ اس سے زیادہ معزز کوئی کلب نہیں ہی - اس کلب میں جو کوئی ممبر ہوتا ہی اُس کے دوست اُس کو مبارک باد کی چٹھیاں لکھتے ہیں اور اُسکو ایسا فخر ہوتا ہی کہ ویسا فخر کسی خطاب کے ملنے سے بھی نہیں ہوتا •

اگر ہماری یاد میں غلطی نہو تو اس کلب میں یہہ قاعدہ ہی کہ کوئی شخص جو صاحب تصنیف نہو یا اَور کسی کمال میں مشہور نہو وہ اس کلب کا ممبر نہیں ہوسکتا — یہہ بھی قاعدہ ٹھہرایا ہی کہ اس کلب میں بارہ سو ممبر سے زیادہ نہونگے - سیکڑوں آدمیوں کی درخواستیں ممبر ہونے کے لیئے آتی ہیں کہ بروقت خالی ہونے کسی ممبری کے اُن کا تقرر ہو' اور اُن کا نام بطور اُمیدواران ایک رجسٹر میں مندرج ہوتا ہی - سنہ ۱۸۷۰ ع میں جبکہ ہم لندن میں تھے تین ہزار سے زیادہ اُمیدواروں کا نام رجسٹر میں مندرج تھا اور دس دس ؛ بارہ بارہ برس اُمیدواری پر گذر گئے تھے •

دوامی ممبروں کے سوا جنکی تعداد بارہ سو سے زیادہ نہیں ہوسکتی کوئی نامی اور مشہور شخص کسی میعاد معین کے لیئے آنریری ممبر ہوسکتا ہی - ہمکو دو دفعہ اُس کلب کے آنریری ممبر مقرر ہونے کی عزت حاصل ہوئی ہی' پہلے تقرر کی میعاد گذر جانے کے بعد دوسری دفعہ پھر تقرر ہوا ' اور جب تک ہم لندن میں رہے اس معزز کلب کے آنریری ممبر تھے — ایڈورڈ طامسن صاحب جو نہایت ذی علم اور نامی مصنف ہیں اور قدیم زمانہ کی تاریخی حالات کی تحقیقات میں اور قدیم سکوں اور کتبوں کے انکشاف حال میں ید طولی رکھتے ہیں اور اس کلب کے منتظم ممبروں میں ہیں وہ ہمارے آنریری ممبر ہونے کے باعث ہوئے تھے جنکی عزت ہمیشہ میرے دل میں رہیگی •

اس کلب کی روحانی خوبیوں کا لکھنا تو نہایت مشکل ھی مگر جو ظاھری باتیں ھیں اُن کا کسیقدر بیان کیا جاتا ھی گو اُس کا لطف بھی بغیر دیکھے حاصل نہیں ھوسکتا مثل مشہور ھی *

شنیدہ کی بود مانند دیدہ

ہال مال میں ایک نہایت عالیشان مکان دو منزلہ بنا ہوا ھی — ممبر جو وھاں جاتے ھیں اکثر حاضری کھاکر جاتے ھیں، اور رات کا کھانا کھاکر آتے ھیں — ممبروں یا آنریری ممبروں کے سوا اَور کسی کو وھاں جانے کا استحقاق نہیں ھی، جب اُس کے دروازہ میں داخل ھو تو نیچے کی منزل کا ایک کمرہ ملتا ھی جس میں فرش ھی اور دو تین کوچیں بچھی ہوئی ھیں اور اُس کے کونہ میں ایک چھوٹا سا کمرہ بطور حجرہ کے بنا ہوا ھی جس کی دیواریں آئینہ بندی کی ھیں، اُس میں ایک شخص بطور منیجر کے حاضر رھتا ھی جو تمام احکام ممبران کی تعمیل کرتا ھی — اس چھوٹے کمرہ کی دیواریں آئینہ بندی کی اسلیئے ھیں کہ جو شخص وھاں آوے منیجر کو معلوم ھو *

چونکہ اس کلب میں ممبر بہت دیر تک رھتے ھیں اور اُن کے دوستوں کو اُن کے گھر پر اُن سے ملنے کا بہت کم موقع ہوتا ھی اسلیئے اُن کے دوست بحالت ضرورت کلب ھی میں اُن سے ملنے آتے ھیں، اور اس ڈیوڑھی کے کمرہ میں ٹھیرتے ھیں، جو ملازم بطور چپراسی حاضر باش کے وھاں موجود ہوتا ھی اُس کو اپنا ٹکٹ دیتے ھیں اور وہ چپراسی اُس ٹکٹ کو اُس ممبر کے پاس پہونچا دیتا ھی جس سے وہ ملنے آئے ھیں، وہ ممبر وھاں آجاتا ھی اور مل کر چلا جاتا ھی — یہہ ملاقات گپ شپ کی ملاقات نہیں ھوتی ضروری بات سن لی جواب دیدیا چار پانچ منٹ سے زیادہ ملاقات میں صرف نہیں ھوتے *

اس ڈیوڑھی کے کمرہ کے داہنی طرف ایک نہایت وسیع کمرہ بطور ہال کے ھی — یہہ کمرہ اخباروں کے پڑھنے کا ھی، نہایت عمدہ فرش سے آراستہ ھی، عمدہ عمدہ کوچیں اور آرام چوکیاں بچھی ہوئی ھیں، بیچ میں درجہ دار گول میز لگی ہوئی ھی جسپر گویا تمام دنیا کے اخبار رکھے جاتے ھیں، چاروں طرف دیواروں میں عمدہ سے عمدہ جغرافیہ کے نقشے اس مناسبت سے لگے ہوئے ھیں کہ ایک ادنیٰ اشارہ سے کھل جاتے ھیں اور ادنیٰ اشارہ سے از خود لپٹ جاتے ھیں، جو ممبر اخبار پڑھنا چاھتے ھیں اس کمرہ میں آتے ھیں اور کوچوں اور آرام چوکیوں پر بیٹھے اخبار پڑھتے ھیں — اگر کسی خبر میں ایسا مضمون ہوا جس کے سمجھنے کو جغرافیہ کا نقشہ دیکھنا ضرور ھی ایک اشارہ ڈوری کا کیا نقشہ کھل گیا جب دیکھہ لیا چھوڑ دیا نقشہ از خود لپٹ گیا — کوئی شخص اس کمرہ میں آپس میں باتیں نہیں کرتا خاموش مثل تصویر اخبار پڑھتے ھیں جو کوئی آتا ھی نہایت آھستہ سے چلتا ھی کہ پاؤں کی آواز نہو اور دوسروں کے پڑھنے میں ھرج نہو اور دھیان نہ بٹے *

اس کے پہلو میں ایک اَوْر بڑا کمرہ ہی اُس میں لکھنے کا سامان ہر قسم کا موجود ہی' بیچ میں گول میز درجہ دار لگي ہوئي ہی' ہر قسم کا کاغذ اور چٹھیات لکھنے کے متعدد قسم کے کاغذ و لفافہ رکھے ہوئے ہیں' لکھنے کے خوبصورت مقام مہیا ہیں اور ہر جگہہ دوات و قلم موجود ہی' جس ممبر کو کچھہ لکھنا ہو اس کمرہ میں جاتا ہی اور لکھنے میں مصروف ہوتا ہی *

جو ممبر چٹھیات ڈاک کي روانگي کے لیئے لکھتے ہیں اُنہوں نے چٹھي لکھي اور اُسي میں ایک نل بنا ہوا ہی اُس میں ڈالدي وہ چٹھي اُس منیجر پاس پہونچي اُس نے اُس کا وزن کیا ڈاک کے محصول کے ٹکٹ لگائے اور روانہ کردي *

جو لوگ اس کلب کے ممبر ہیں اُن کے نام کي چٹھیاں اکثر اسي کلب کے پتہ سے آتي ہیں - جو لوگ وہاں موجود ہوتے ہیں منیجر اُن کو وہ چٹھیاں تقسیم کردیتا ہی' جو اَوْر ملک میں چلے جاتے ہیں وہ اپنا پتہ منیجر کو بتلا جاتے ہیں اور وہ اُس پتہ پر روانہ کردیتا ہی - ہر ایک ممبر کے لیئے ڈاک کا ایسا عمدہ انتظام ہی کہ شاید اُس سے بہتر نہیں ہوسکتا *

ڈیوڑھي کے کمرہ کے باثیں طرف ایک اور بہت وسیع کمرہ ہی - یہہ کھانے کا کمرہ ہی جو نہایت عمدگي سے کھانا کھانے کے سامان سے آراستہ ہی - تمام عمدہ سے عمدہ اشیاء کھانے و پینے کي یہاں موجود ہیں - خانساماں و خدمتگار نہایت خوبصورت وردیاں پہنے حاضر ہیں' جا بجا چھوٹي و بڑي میزیں لگي ہوئي ہیں' ہر وقت ہر چیز موجود ہی' جس ممبر کا دل چاہے اُس میں جاوے اور جو چاہے کھاوے اور پیوے' چرٹ بھي نہایت عمدہ اقسام کے موجود ہوتے ہیں' چرٹ پینے کے لیئے ایک علاحدہ کمرہ ہی جسکي دیواریں اور چھت بالکل آئینہ بندي کي ہیں اُس کے اندر سے باہر کا چمن پھولوں کا بالکل دکھائي دیتا ہی اُس کي چھت میں دھواں نکلنے کے لیئے ایک روشن دان ہی جس میں سے چرٹ کا دھواں نکل جاتا ہی *

لندن میں جو کہ سردي ہی اور اس سبب سے ہمیشہ کمروں کے کواڑ بند رہتے ہیں اس لیئے چرٹ پینے کے لیئے علاحدہ خاص کمرہ ہوتا ہی - ہر کمرہ میں چرٹ نہیں پي سکتے کیونکہ اُس کا دھواں باہر نہیں نکل سکتا ' اور کمروں کي دیواروں پر جو سنہرا و گلدار کاغذ لگا ہوتا ہی اُسمیں چرٹ کے دھوئیں کي بو ہو جاتي ہی' اور اس لیئے ہرجگہہ چرٹ پینا ایک بد تمیزي کي بات خیال ہوئي ہی' اور چرٹ پینے کا کمرہ علاحدہ بنایا گیا ہی *

اس کھانے کے کمرہ میں نہایت عمدہ انتظام ہوتا ہی اس میں ممبروں کو اختیار ہی کہ تنہا کھاویں یا چند ممبر جو آپس میں نہایت دوست ہیں ایک میز پر کھاویں -

وہ خانساماں کو حکم دیتے ھیں کہ پانچ آدمي یا چھہ آدمي یا زاید یکجا کھاوینگے' وہ فی‌الفور اُسي مقدار کي میز کو آراستہ کردیتا ھی — جو ممبر وھاں جاتے ھیں اکثر تفن اور رات کا کھانا وھیں کھاتے ھیں - رات کے کھانے میں آپس میں بولنے ھنسنے بات چیت کرنے کي کچھہ ممانعت نہیں ھی ٭

هم بھي اُس کمرہ میں چند دفعہ گئے ھیں' مگر ایک رات جبکہ ھمارے دوست ایڈورڈ طامسن صاحب نے بلایا تھا نہایت لطف تھا' قریب پندرہ سولھہ آدمیوں کے ایک میز پر تھے — اور اُس میز پر تین شخص ایشیا کے رھنے والے تھے ایک میں ایک حاجي محمد حسین خاں سفیر شاہ ایران اور ایک منشي صاحب جنکا نام اس وقت یاد نہیں ھی اور مدرسۃالعالیہ دارالسلطنت روس کے مدرس اول زبان فارسي کے تھے' اور اُسي زمانہ میں سینٹ پیٹرسبرگ سے لندن کي سیر کو آئے تھے - نہایت لطف سے وہ کھانا ھوا جس میں سوائے میرے اوٗر سب لوگ نہایت عالم و فاضل و نامي و گرامي اور ایک نہ ایک فن میں مشہور و کامل تھے ٭

اوپر کي منزل اس سے بھي زیادہ عجیب ھی ایک کمرہ نوکروں کے حاضر رھنے کا ھی' ایک کمرہ اسلیئے ھی کہ وھاں جاکر چرٹ پي سکیں یا ٹہل سکیں — علاوہ اس کے ایک نہایت وسیع کمرہ ھی سب کمروں سے زیادہ وسیع' اُس میں جابجا لکھنے پڑھنے کي میزیں لگي ھوئي ھیں' اور اُس کے پاس نہایت عمدہ و نفیس کتب خانہ ھی جسمیں داروغہ کتب خانہ حاضر رھتا ھی - جو ممبر کتابیں پڑھنا چاھتے ھیں' کوئي کتاب یا رسالہ تالیف کرتے ھیں' یا کوئي مضمون لکھنا چاھتے ھیں' یا کسي بات کي تحقیقات پر کچھہ لکھتے ھیں وہ اس کمرہ میں جاتے ھیں' اور جو جگھہ اُن کے لیئے تجویز ھوتي ھی وھاں بیٹھہ کر اپنا کام کرتے ھیں' جو کتاب درکار ھوتي ھی فی‌الفور کتب خانہ سے ملتي ھی - یہہ کمرہ درحقیقت تصویر کا عالم ھی - بات کرني یا آواز دیني تو درکنار کھانسنا بھي نامناسب خیال کیا جاتا ھی — اسقدر آھستہ سے اوٹھنا اور چلنا ھوتا ھی کہ ذرا آواز نہو بلکہ بقول شخصے کہ حرکت بھي نہ معلوم ھو - ھر ایک شخص اپنے خیال میں اور اپني دُھن میں ایسا مصروف ھوتا ھی کہ اُس کو دنیا و مافیھا کي خبر نہیں ھوتي - بڑے بڑے عالم دانشمند اپني فکر اور اپنے علم اور اپني تحقیقات کا نتیجہ قلم کي زبان سے اُس مقام پر دنیا کي اطلاع کے لیئے ظاھر کرتے ھیں — اُسي کمرہ میں ھم نے ڈین اسٹانلي کو دیکھا جو نہایت مشہور عالم لندن میں ھیں - وہ کسي امر کي تحریر میں مشغول و مستغرق تھے - پہلي دفعہ اُنھوں نے بے انتہا مہرباني ھم پر یہہ کي کہ کرسي پر سے اُٹھکر ھم سے ھاتھہ ملایا' اور پھر چپکے بیٹھہ گئے' یہہ پہلي ملاقات تھي — ھم خاموش ایک کونہ میں کھڑے ھوگئے اور چپکے اُن

عالموں کو دیکھا کیئے جو اپنے اپنے کام میں مصروف تھے — اُن کو دیکھکر خدا کی قدرت یاد آتی تھی ' اور عقل متحیر ہوتی تھی کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں *

لندن میں ایک اخبار چھپتا ہی جس کا نام پال مال گزٹ ہی - ہم کو شبہہ پڑگیا ہی کہ یہہ اخبار اسی کلب سے متعلق ہی یا اُس سے علاحدہ ' مگر اس میں کچھہ شک نہیں کہ اس کلب کے اکثر ممبروں کے مضمون اور آرٹیکل اُس اخبار میں چھپتے ہیں اور اسی لیئے وہ اخبار نہایت عمدہ اور نہی وقعت خیال کیا جاتا ہی *

ہمارے ہموطن اس مضمون کو پڑہ کر کسیقدر خیال کرسکینگے کہ یورپ میں کلب کس مقصد کے لیئے قایم ہوتا ہی اور کیا نتیجہ اُس کلب سے حاصل ہوتا ہی - ہندوستان میں اگر کوئی کلب قایم ہو تو اُس کا نتیجہ بجز اس کے کہ ایک مکان میں چند صورتیں جمع ہو جاویں اور حقہ کی گُڑ گُڑ بلند آواز ہو' اور پانوں کی تواضع کی جاوے ' اور آپس میں ملکر کچھہ کچھہ لغو و بیہودہ باتیں کریں اور قہقہہ اُڑاویں اور کیا ہوسکتا ہی - زیادہ ترقی ہو تو ایک دوسرے کو کچھہ سخت کہہ بیٹھیں' کیا عجب ہی کہ نوبت رنجش اور سخت کلامی و ہاتا پائی کی پہونچے - ان تمام چیزوں کے لیئے وہ لیاقت چاہیئے جس کے لیئے ایسے مجمعے موضوع ہیں — جب ہم میں ایسے لوگ ہی موجود نہیں ہیں جو ایسے مقاموں اور ایسے مجمعوں کے لایق ہوں تو کیا نتیجہ ہوسکتا ہی *

ہمنے علیگڈہ میں سوسائٹی قایم کی ' اُسکے لیئے ایسا عمدہ و عالی شان مکان بنایا جو اسوقت تک ہندوستان کے ہندوستانی مجمعوں کے لیئے نہیں ہی ' پھر اُس سے کیا نتیجہ ہی - ہم وہ آدمی کہاں سے لاویں جو اُس عالیشان مکان کو رونق دیں - ہم وہ آدمی کہاں سے لاویں جو اُس میں لکچر دیں — ہم وہ آدمی کہاں سے لاویں جو لکچروں کے سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہوں — ہم وہ آدمی کہاں سے لاویں جو اپنے ملک اپنی قوم کی بھلائی و ترقی کے لیئے کچھہ محنت اختیار کریں — اس کو جانے دو ہم کو تو ایسے دو چار آدمی بھی نہیں ملتے جو اُس مکان میں بیٹھہ کر اگر کچھہ نکریں تو اپنی قوم کی ابتر حالت پر روویں ہی *

ہاں اس مکان کا باغ ایسا عمدہ آراستہ ہی جو بہت ہی کم اپنا نظیر رکھتا ہی - وہ بھی کسی ہندوستانی کی سعی و کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک فیاض و عالی ہمت اور نیک دل نیک خصلت فرشتہ سیرت ہمہ تن نیکی و سرتاپا خیر مجسم یوروپین لیڈی کا نتیجہ ہی' جس نے اپنے شوق و محنت سے اُس کو آراستہ کردیا ہی - ہماری قوم میں تو اتنی بھی لیاقت نہیں ہی کہ اُس پر فضا باغ کی سیر کے بھی لایق ہوں - پس کسی قسم کا کلب یا سوسئیٹی قایم ہونے سے ہم کو کیا خوشی ہوسکتی ہی *

اے ہمارے عزیز ہموطنوں ہماری قوم کے جو لوگ بوڑھے ہیں وہ کئی دن کے ہیں اُن کو خدا جلد بہشت نصیب کریگا ، جو جوان ہیں اُن سے ہاتھ اُٹھاؤ جب درخت کی شاخ سخت ہو جاتی ہی وہ ٹوٹ جاتی ہی پر کسی طرف پھر نہیں سکتی ہاں اپنی اولاد کی جو چھوٹی پڑی ہی خبر لو ، اُن کی تعلیم و تربیت کا فکر کرو - تمہاری حالت تمہارے باپ دادا کی حالت سے زیادہ خراب ہی ، اور تمہاری اولاد کی حالت تمسے بھی بہت زیادہ بدتر اور ابتر ہوگی — اگر تم اُس کی فکر نکروگے تمہاری ارواح قبر میں اُن کے لیئے روویگی ◆

سکرٹری محمدن کلب الہ آباد نے اپنی رپورٹ میں مدرسۃالعلوم علیگڈہ کا ذکر کیا ہی - ہم نہایت سچے دل سے اور تمہاری نہایت خیر خواہی سے کہتے ہیں کہ صرف یہی ایک علاج ہی جو تمہاری اولاد کی بھلائی و بہتری کے لیئے ہوسکتا ہی - اے عزیزہموطنوں تمنے اُس مدرسہ کی نہایت ناشکری کی ہی ، اور بہت کچھ جھوٹ اور محض غلط باتیں اپنی بداعمالی اور بد قسمتی سے اُس کی نسبت کہیں ہیں - تمکو لازم ہی کہ تم تو اور اُس کی حالت دریکھو ، اور خود اپنی دریافت اور اپنی تحقیقات سے اُس پر راے قایم کرو ، اور اُس کی تکمیل پر ہمت باندھو — دیکھو سمجھو یہی تمہارے حق میں بہتر ہی — اس وقت تم جھوٹی باتیں بناکر ہنس لو ، قہقہے اُڑالو ، مگر یقین جان لو کہ اس کے بعد رونا اور دانت پیسنا ہی ◆

راقم

سید احمد

اُنس و محبت

وہ کیا چیز ہی جس سے ایک انسان دوسرے انسان سے ایک نہایت شورا شوری اور گرماگرمی سے تعلق رکھتا ہی ؟ وہ کیا چیز ہی جس سے انسان سی برتر ہستی ، جسکے اعلی خصال ، اعلی مذاق ، کے مطابق دنیا کی کوئی چیز نہیں ، دنیا اور اُسکی ادنی ادنی چیزوں پر ، دل گرفتہ ہوجاتی ہی ؟ — وہ کیا چیز ہی جس کی وجہہ سے ہم اکثر اس سو پردے میں چھپے ہوئے کو (جسکو دل کہتے ہیں) مقناطیس بنتے اور پہلو سے نکلتے پاتے ہیں ؟ - وہ کیا چیز ہی جسکو قدرت نے ہردلوں میں ڈالکر ، انسانوں میں باہم میل جول اور تعلق رکھنے کا ایک عام جوش دیا ؟ — وہ کیا چیز ہی جس سے کسیکے رونے کی آواز ، ہمکو تکلیف اور کسیکے خوشی کے نغمے ، ہمکو خوشی دیتے ہیں ؟ — وہ کیا چیز ہی جسکی بدولت یہہ عجیب مسافر ، جسکو نہ اسکی خبر ہی کہ کہاں سے آتا ہی اور نہ اسکا علم کہ کہاں جاتا ہی ، (اور جسکو انسان کہتے ہیں) اس چند روزہ و پر شور سراے میں ، نہایت سکھہ کی نیندیں سوتا اور آرام کرتا ہی ؟ — وہ اُنس و محبت ہی - قدرت نے انسان کے اس ننھے سے

دل میں ' جہاں اور بہت سے مادے رکھے ہیں وہاں اُنس و محبت کا بھی ایک مادہ رکھا
ہی — یہی مادہ ہی جو اس عجیب ہستي کے لیئے (جو تنہا آئي اور تنہا جائیگي)
ہزاروں مونس - ہزاروں غمخوار - ہزاروں دوست - ہزاروں احباب پیدا کردیتا ہی - یہی
چیز ہی جسکي وجہہ سے دنیا اور اُسکي چیزوں سے دلبستگي ہوتي ہی - یہی وہ مادہ ہی جو
اکثر بلاقصد ' بلا ارادہ ' بلا کہے ' بلا سنے ' اپنا عمل کرتا ہی اور انسان کو انسان ' زمین ' مکان '
باغ ' ویرانہ ' جھونپڑا ' محل ' سب سے دلگرفتہ کردیتا ہی — یہي وہ چیز ہی جو ایک
جھونپڑے ' کو بھی اُتنے ہي پیارا کردیتي ہی جتنا اُس عالیشان محل کو - یہي وہ مادہ
ہی جو اُس کھنڈر کے اردگرد کے بدنما درختوں اور جھاڑیوں ' کو بھی اُتناهي خوشنما بنادیتا
ہی جتنا ایک نہایت وسیع و پر فضا چمن کو — یہي وہ چیز ہی جو اُس پردیسي ' کو
جو پردیس میں ایک بڑے درجے پر پہونچا ہی اور شبانہ روز لُٹن ' بگھي ' چمن ' کوٹھي '
شہر ' جلسے ' کے مزے اوڑاتا ہی ایک مرتبہ اسپر آمادہ کرتي ہی کہ اُس ویرانے ' اُس
جھونپڑے ' کو بھی دیکھے جسمیں پیدا ہوا اور مہینوں برسوں بسرکي — یہي وہ مادہ ہی
جو اُس معزز دولتمند ' کو جسکے لیئے دن عید اور رات شب برات ہی ' اور جو رات دن اپنے
ہمسر دوستوں کي صحبت کا لطف اُٹھاتا ہی ایک مرتبہ اسپر مجبور کرتا ہی کہ وہ اپنے
اُن ہموطنوں سے بھی ملے جو نہایت ہی پہٹي حالت میں ہیں اور کسي زمانہ میں اُسکے
لنگوٹیا یار تھے — یہي وہ چیز ہی جسنے اُس بڈھے باپ کي ' روتے روتے آنکھیں سفید
کردیں — یہي وہ مادہ ہی جسکي بدولت اُس نیک نبي ' کو سیکڑوں برس اپني نادان
قوم سے مصیبتیں اُٹھاني پڑیں *

اس مادہ کو جیسا ہم اس عجیب و غریب ہستي یعني انسان میں پاتے ہیں ویسا
ہي حیوانوں ' اور جانوروں ' میں بھي دیکھتے ہیں - جیسے وہ صبح کا نکلا ' تمام دن مزدوري
کرکے شام کو نہ برسنے سے ڈرتا ہی اور نہ بجلي کے کڑکنے سے اور کوسوں کي راہ طی کرکے جھٹ پٹ
اپنے بال بچوں کے لیئے قوت لایموت حاضر کردیتا ہی ویسا ہي وہ پلچھي ' جو اپنے اور ننھے بچوں
کے بہت کے لیئے اشیانہ سے سیکڑوں کوس جدا ہوگئي ہی دن کہیں گذارے لیکن شام کو
میاں کي زحمتیں اُٹھاتے ' ہزاروں خطروں کا سامنا کرتے ضرور اپنے گھوسلے میں پہونچیگي *

اس عجیب و برکت انگیز مادہ کا جلوہ ہر گروہ و ہر درجہ کے انسانوں میں خواہ وہ
قصباتي ہوں یا دیہاتي — شہري ہوں یا جنگلي — امیر ہوں یا غریب - مہذب ہوں یا
غیر مہذب — فلاسفر ہوں یا نادان یکساں پایا جاتا ہی - جیسے وہ محبت کا مارا شہر کا
رہنے والا ' عمدہ عمدہ لباسوں سے اپنے نو نہال ' کو گلدستہ بناتا ہی ویسا ہي وہ جنگلي '
بھي درختوں کے خوشنما پتوں اور جانوروں کي نفیس ' کھالوں سے اپنے گل آرزو کي حسن
و جمال کو دو بالا رونق دیا چاہتا ہی — جس دلي محبت سے ' ایک دولتمند ' یہہ

چاهتا هی که میري اولاد جو کچهه کهاے ' پهنے ' جو کچهه خرچ کرے تهوڑا هی أسي سچي محبت سے' ایک غریب کو' بهي رات 'دن' یهه فکر هوتي هی که کهونکر هو که میري اولاد بهي سونے' چاندي کا لقمه کرے — جس خالص محبت سے ایک فلا سفر ' یهه چاهتا هی که اپني ساري دولت اپني اولاد کي تعلیم میں خرچ کرکے أسکے قواء خدا داد کے زرخیزي و شگفتگي کي بهار دیکهے أسي بے غل و غش محبت سے ایک نادان کو ' اسکي تمنا هوتي هی که وہ دن جلد آئے که میں اپني تمام دولت کو اپنے نور عین کي شادي میں خرچ کرکے آنکهوں کو روشني' اور کلیجه کو ٹهنڈک' پهونچاؤں — جس بے چین کردینے والي محبت سے ایک حکیم ' دانشمند 'یهه چاهتا هی که أسکا پیارا ' لندن جاے اور پانچ برس میں یونیورسٹي پاس کرکے فخر قوم ' فخر خاندان بنے ' أسي تڑپا تڑپا دینے والي محبت سے' وہ ناسمجهہ یهه کهتا هی که میرا لخت جگر گو جاهل هي رهے لیکن میري آنکهوں سے جدا هو یهه ممکن نهیں — جس سچي' مگر دانشمندانه محبت سے' قوم کا وہ شیدا 'قوم کا وہ فریفته' رات دن ' اس فکر میں گهلتا هی 'که أسکي پیاري قوم سوچے ' سمجهے ' قوم بنے 'أسي دلي ' مگر نادانانه محبت سے ' أسکے مخالف شبانه روز اس فکر میں هیں که أسکي پیاري قوم کے سد راہ هوں — جیسا أس لاکهوں پر هاتهه دینے هوئے کو ' اپني هري بهري دنیا' اپنا لق و دق جاہ و حشم ' اپني زرق برق کوٹهي' اپني سنهري روپیلي فٹن' پیاري هی أتنے هي أس غریب بڑهیا کو أسکا پرانا بندهنا ' بوسیدہ بوریا ' ٹوٹا پهوٹا جهونپڑا عزیز هی *

جهانتک غور کیا جاتا هی معلوم هوتا هی که محبت هي ایک اصل چیز هی اور قدرت نے دنیا کے تمام فائدیں' تمام خوشیوں کو اسي عجیب چیز یعني محبت هي پر رکها هی ' اور أسي کے صحیح استعمال پر تمام دنیوي برکتیں مبني هیں — چنانچه یهي وجهه هی که جس گروہ ' جس سوسیٹي ' میں اسکا جتنا زیادہ نشان ملتا هی أتنا هي وہ گروہ ' وہ سوسیٹي' زیادہ خوشحال اور مالامال ملتي هی شایسته قومیں جنکو هم آج تمام دنیوي دولتوں سے مالامال پاتے هیں أسکي محض یهي وجهه هی که أن میں اس برکت انگیز چیز یعني محبت کا زیادہ نشان ملتا هی اور نهایت صحیح طور پر مستعمل هورهي هی *

افسوس یهه هی که شامت اعمال سے اکثر انسانوں کا خون سپید هوجاتا هی اور یهه نور برسانے والي چیز جسکا پیارا نام محبت هی اور جسکو قدرت نے اس هونهار هستي کي فطرت میں أسکے پهولنے پهلنے ' کے لیئے رکها هی کسي قوم ' کسي گروہ ' میں ایسي کم هوجاتي هی که وہ بمنزله معدوم هوجانے کے هوتي هی' چنانچه اسوقت هماري قوم کا ٹهیک یهي حال هی *

جب کسي قوم ' کسي گروہ کا خون سپید هوجاتا هی اور یهه پیاري چیز أس سے نکل جاتي هی تو کوئي بدنصیبي نهیں جو أس ناهنجار قوم میں نهو — کوئي شامت

نهيں جو أس بدنصيب قوم ميں نباني جاے — انسانيت ، اخلاق ، حكمت ، تمام عمدہ چيزيں ، تمام عمدہ باتيں، أس قوم سے نكل جاتي هيں — خون سپيد هونے كے بعد ، وهي انسان ، جسكو پتوں كے گرنے ، جانوروں كے چوٹ پانے سے بے چيني هوتي تهي ، انسانوں كو ، اپنے بهائيوں كو ، سخت مصيبتوں أٹهاتے ديكهتا هى مگر ذرابهي نهيں سمجهتا — وهي انسان، جسكو غيروں كي تكليف كي تاب نه تهي ، اپنوں كو ، عزيزوں كو، جان بلب هوتے، پاتا هى، مگر أف تك نهيں كرتا — وهي دل، جو قومي محبت سے سرشار تها اپني آنكهوں سے ديكهتا هى كه قوم كا لدا پهندا ، جهاز ، ڈوب رها هى ، ليكن خيال تك نهيں كرتا وهي طبيعت ، جو قومي محبت سے چور تهي اپني نظروں سے ديكهتي هى نه قوم كي هري بهري پهولواري ، أجڑ رهي هى ليكن ذرا بهي نهيں سنكتي — وهي قوم ، جو قوم پر نثار اور نهايت دور انديش و انجام بين هي ديكهتي هى ، پالتي هى ، كه وہ بڈها (جو اس دنيا ميں دودن كا مهمان هى ، اور جسكو نه اسكي توقع هى نه اپني كوششوں كا نتيجه ديكهے اور نه اسكي أميد كه قوم كي سرسبزي كي خوشياں منائے) نه كسي ذاتي غرض ، نه كسي شخصي مطلب سے بلكه محض قومي بهلائي ، قومي ترقي كي غرض سے يهه چاهتا هى كه ايك مدرسه قايم كركے قوم كے هاتهوں ميں قومي ترقي كا ايك مستحكم ذريعه ديدے ليكن بجاے اسكے كه أسكي اس نهايت بے بها كوشش كي قدر و شكر گذاري كرے سيكڑوں مخالفتيں ، هزاروں بدگمانياں ، كرتي هى — وهي قوم ، جو عمدہ كوششوں اور عمدہ كاموں كي دل سے قدر كرتي تهي ، جانتي هى ، بوجهتي هى كه مدرسةالعلوم ميں تعليم و تربيت كا بقدر حوصله قوم نهايت اچها اهتمام هى اور قواے عقلي و اخلاقي ، دماغي و جسماني ، كي شگفتگي ، و ترقي ، كے جيسے وهاں اسباب هيں شايد كهيں هوں ، ليكن أسكي مخالفت كرنے اور خلاف تحريروں كے چهپوانے ميں خدا سے ذرا بهي نهيں ڈرتي — وهي شخص ، جو نهايت سمجهه دار اور عاقبت انديش تها جانتا هى كه زمانه بدل گيا . دنيا ألٹ گئي . سركار . دربار كا كچهه اور حال هوگيا . بدون انگريزي پڑهے دس روپيه كي نوكري ملني ممكن نهيں ليكن أسي شامت و بد اقبالي سے جو أس قوم كے سرپر سوار هوتي هى هرگز يهه نهيں هوسكتا كه أس عزيز كو (جسكو وہ جان سے بهي زيادہ عزيز ركهتا هى) اسكول بهجوائے اور أسكا عشر عشير بهي خرچ كرے جو ادني ادني تقريبوں ميں خرچ كرڈالتا هى - وهي شخص، جسكي همدردي كي عجيب غريب حكايتيں مشهور تهيں، ديكهتا هى كه وہ بڈها ، قوم كي حالت زار ديكهكر مضطر هوگيا هى اور خدا پر بهروسه كركے أسكي اصلاح كے لئے اكيلا هى، أٹهه كهڑا هوا هى ليكن اتنا بهي نهيں هوسكتا كه صرف هاں هي هاں كهكر تقويت دے *

اسمیں کچھ شبہہ نہیں کہ تمام بداقبالیاں کسی گروہ میں اسی بیماری چیز کے نکلجانے سے آتی ہیں اور تاوقتیکہ کوئی قوم محبت و ہمدردی سے (جو اصل اصول ہیں) کامیاب نہو کوئی فلاح' کوئی ترقی میسر نہیں ہوسکتی - پس اے عزیز ہموطنوں' اے عزیز ہمقوموں' اگر تمکو قوم کی حالت زار پر واقعی دل سے افسوس ہی اور اگر تم کو قوم کی ناہنجاریوں اور بد نصیبیوں کے دور کرنے کی فی الحقیقت دل سے فکر ہی تو اُسکی دوا نہ ممبروں پر بیٹھکر لمبے لمبے خطبے پڑھنا ہی ' نہ اخباروں میں بڑی بڑی آرٹکلیں لکھنا ہی — نہ رسالے چھپوانا ہی نہ کلب بنانا ہی بلکہ ایک ایسا دل ' پیدا کرنا ہی جو قوم کی مصیبتوں سے ذرہ برابر متاثر ہو . ایک ایسی طبیعت ' پیدا کرنی ہی جسمیں ایک جو برابر قومی دکھہ درد کا خیال ہو . ایک ایسی آنکھہ ' بنانی ہی جو یہہ دیکھے کہ میری کمبخت قوم کا کیا حال ہورہا ہی — ایک ایسا کان ' بنانا ہی جو یہہ سنے کہ میری بد نصیب قوم کیا آہ و فغان کررہی ہی . دیکھنا ہی . بھالنا ہی ' اور دل سے ' زبان سے ' ہاتھہ سے ' پاؤں سے ' جسم سے ' جان سے ' گوشت سے ' پوست سے ' مال سے ' دولت سے ' قوم پر نثار ہوجانا ہی

بني آدم اعضاے یک دیگر اند • کہ در آفرینش ز یک جوهر اند
چو عضوے بدرد آورد روز گار • دگر عضوها را نماند قرار

اُس قوم ' اُس گروہ میں جسکا خون سپید ہوگیا ہو . اور جسکو چوبیس گھنٹے میں ایک منٹ بھی اپنی بد نصیب قوم کا خیال نہ آتا ہو . جسکو بجز اپنے تدحہ کے خیر کے بھولے سے بھی اپنے عزیزوں ' اپنے بھائیوں ' کی حالت زار نہ یاد آتی ہو - جو اپنے بھائیوں' اپنے ہموطنوں کو ' آنکھوں سامنے ذلیل . رسوا . خراب . خستہ ہوتے دیکھتا ہو اور نہ سنتا ہو — جسکے روبرو قومی جہاز پاش پاش ہو اور اُسکو خبر نہو ' جسکی رہی سہی بچی کُھچی محبت و ہمدردی بھی ایسی وحشیانہ طور پر استعمال ہوتی ہو کہ بجاے نفع کے اُس سے ضرر ہو ' ایسے شخصوں کا وجود ' بھی نہایت ہی قابل قدر و شکر گذاری ہی جنکے دماغ ' میں ذرہ برابر بھی اپنی بد نصیب قوم کا خیال ہو جنکی زبان ' سے سچ یا جھوٹ ' قومی قومی نکلے - جنکے دل ' میں اُن بھڑیوں اُن خیالوں سے جسکی بدولت قوم کی بہہ گت ہو نکلنے کی ایک جو برابر جرأت ہو — جنکو چوبیس گھنٹے میں ایک منٹ بھی یہہ خیال ہوجاتا ہو کہ ہاے میری قوم کی کیا حالت ہی •

خوشا وہ دل کہ ہو جس دل میں آرزو تیری
خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری

کیا ہی قابل قدر و شکر گذاری مسلمانوں کا وہ سچا خیر خواہ ' سچا فلاح جو ہی جو قوم کی حالت زار پر آٹھہ آٹھہ آنسو روتا ہی اور رات دن اِس دھن میں ہی کہ کیونکر اپنی بد نصیب ' ناہنجار قوم کو بھی عرش پر پہونچادے — کیا ہی قابل قدر ہمارے وہ

نوجوان هموطن هیں جو دیس ' ملک . گهر ' وطن ' والدین . عزیز ' یار . احباب چهوڑ کر لندن یونیورسٹیوں میں پڑه رهے هیں اور عنقریب هماري قوم کي ترقي کے عمدہ خمیر بننے والے هیں *

کیا هي قابل قدر و شکر گذاري همارا وہ معزز . عالیدرجه . پیارا هموطن † هی جو نه اخباروں میں آرٹیکل لکهتا هی اور نه ممبروں پر وعظ کهتا هی لیکن قوم پر ' وطن پر ' ننبے پر ' جان نثار هی — اپنے میں ' پرائے میں ' یگانے میں ' بیگانے میں ' شهري میں ' دیهاتي میں ' شریف میں ' رزیل میں ' جنمیں ذرا بهي اوبهرنے ' هونهار هونے کا مادہ دیکهتا هی بیقرار هوجاتا هی اور اپني عزت ' اپني دولت کو بے اختیار اُسکي بهبودي ' اُسکي ترقي میں صرف کرتا هی — وہ اپنے فضل . کمال . عزت . آنر . بلند پائیگي . عالي رتبتي . کا سب سے بڑا یهي نتیجه سمجهتا هی که اپني جان بلب رسیدہ قوم کي کسیقدر بهبودي کا عملاً باعث هو — بڈهوں پر شفقت کرنے ' جوانوں کو بقدر اُنکي استعداد متعلق کرادینے ' بچوں کو تعلیم دلادینے سے رات دن حُب قومي کي دولتوں سے دامن بهر رها هی اور ٹهیک وهي رسته چل رها هی جو دنیا میں بڑے بڑے انسان دوست چلے — اُسکے تمام افعال و خیالات بزبان حال یهه آواز دے رهے هیں *

ما قصه سکندر و دارا نخوانده ایم
از من بجز حکایت مهرو وفا مپرس

جسوقت میں ایک معزز عالي دماغ بي اے بي ایل کے اسبات کو نه یهي وہ شخص هی " جو احسان کرتا هی اور پهر اُسکو بهول جاتا هی " یاد کرتا هوں تو بے اختیار میرے دل سے یهه دعا نکلتي هی که ' اے خداے پاک تو اس عالیجاہ ذرہ نواز قبله و کعبه کو همارے سروں پر قیامت تک قایم رکهه کر اُسکو اُسکے تمام مقاصد و آرزو میں کامیاب کر اور همکو توفیق دے که اُسکے ان بے مثل و خدا داد خوبیوں سے مستفید هوں — آمین *

راقم ——————
مسکین احسان الله ساکن قصبه
منڈارہ ضلع الهآباد

---

† یعني جناب مولوي سید فریدالدین احمد خانصاحب بهادر —

رفارمر

دعوی تو سب کرتے ھیں پر ھوتا وھي ھی جسکو خدا کرے — دنیا میں اکثر تین قسم کے انسان ھوئں جو اس مبتلاے بلا اور حیرت زدہ مخلوق یعني انسان کي مشکلوں اور حیرتوں کے رفع کرنے اور اُسکو راہ پر لگانے کا دعوی کرتے ھیں اور اسمیں کنچھ شبھ نہیں نہ یھ تمام تبدیلیاں جو اِنسان کے خیالات ' افعال ' حرکات ' سکنات ' معاملات ' عبادات میں ھوتي ھیں اکثر انہیں کوششوں کي نتیجہ ھوتي ھیں •

ایک تو وہ ھوتا ھی جس میں انسان کي اصلاح کا خلقتاً ایک مادہ ھوتا ھی اور جسکو قدرت خاص اسي لیئے گھڑتي ھی — یھ شخص اُسي قوم ' اُسي گروہ میں پیدا ھوتا ھی ' اُسي غذا ' اُسي ھوا میں پرورش پاتا ھی لیکن اِسکا دل ' اِسکا دماغ ' اِسکي طبیعت ' اسکي فطرت تمام قوم ' تمام دنیا سے الگ ھوتي ھی — اسکي گھڑت ھي کنچھ اور ھوتي ھی — اسکي فطرت کو انسانوں کي فطرت سے کنچھ علاقہ ھي نہیں ھوتا - بن بتائے جانتا ھی' بن سمجھائے سمجھتا ھی — کہتا ھی' مگر نہ اپنے دل سے — بولتا ھی ' مگر نہ اپني زبان سے " و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحي یوحی " یھي وہ بات بتاسکتا ھی جو ٹھیک ھو - یھي وہ رستہ نکال سکتا ھی جو اس گم کردہ راہ کو منزل مقصود پر پھونچادے — اِسي سے اس دو ھاتھ دو پاؤں والي مخلوق ' کي ساري مشکلیں آسان ھوسکتي ھیں — اسي سے اس مختلف الخیال ' مختلف المذاق ' مختلف الفھم ' مختلف العقل ھستي کا کافي اطمینان ھوسکتا ھی — اِسي میں یھ قدرت ھوتي ھی کہ راز فطرت ' راز نیچر ' کو ایسے طور پر سمجھاے کہ عالم ' جاھل ' فلاسفر ' نادان ' وحشي ' شھري ' دیھاتي ' قصباتي ' محلوں کا سونے والا ' کھنڈروں کا رھنے والا ' کرسیوں کا زیب دینے والا ' اونٹوں کا چرانے والا ' تمام دنیا سمجھ سکے اور اُسپر عمل کرنے سے یکساں مستفید ھو — اِسي میں یھ طاقت ھوتي ھی کہ دلوں کا ' طبیعتوں کا ' سمجھ کا ' خیالوں کا بالکل کایا پلٹ کردے — اِسکا یھ کام ھوتا ھی کہ طبیعت انساني کے ھر حصہ میں جاے اور اس نرالي ھستي کے لیئے (جو ماھیت میں گو یکساں کیوں نہو لیکن رنگ میں ' روپ میں ' شکل میں ' صورت میں' خیال میں ' مذاق میں ' دماغ میں ' دل میں' سمجھ میں' بوجھ میں ' گھڑت میں ' بناوٹ میں ' بالکل ایک دوسرے سے جدا ھی) جوکنچھ مناسب ھو اُسکي تجویز کرے — اِسیکو یھ آتا ھی کہ اس ھستي کو (جسکي نظر باوجود اس بلند نظري کے ھمیشہ ایک ھي جانب رھتي ھی' جب اوپر دیکھتا ھی تو نیچے کي خبر نہیں اور جب نیچے دیکھتا ھی تو اوپر کي نہیں جانتا . جب گذشتہ کا خیال کرتا ھی تو موجودہ کو بھلا دیتا ھی اور جب آیندہ کا تصور باندھتا ھی تو گذشتہ سے آنکھ بند کرلیتا ھی) کامیابي کي سب سے عمدہ تدبیر بتائے — اِسیکا وہ قول ھوتا ھی جسکي تصدیق ھردل کرتے

ھیں — اِسي کي وہ باتیں ھوتي ھیں جسکي سچائي کي شہادت ھر شجر ' حجر ' در و دیوار سے ملتي ھی یہي وہ بات کہتا ھی جو دنیا اور اِنسان کے نیچر کے بالکل مطابق ھوں - اِسي کي بات ایسي معني خیز ھوتي ھی کہ کتني ھي مختلف نگاھوں سے دیکھونے لیکن رھي ٹھیک اُترے - اسیکا شور ایک عالم کو جگا دیتا ھی - اِسیکا جبروت تمام عالم کے وطبایع پر قایم ھوتا ھی *

وہ بجلي کا کڑکا تھا یا صوت ھادي * زمیں جسنے ساري عرب کي ھلادي
نئي ایک لگن سارے دل میں لگا دي * بس اک آن میں سوتي بستي جگادي

یہي وہ ھوتا ھی جسکو دنیا میں بجز اصلاح کے اور کوئي کام نہیں ھوتا - یہي وہ ھوتا ھی جسکو مارو ' کاٹو ' لیکن ایک منٹ بھي اپنے کام سے باز نہیں رھنے کا — یہي بزبان حال یہہ پڑھتا ھی —

در پس آئینہ طوطي صفتم داشتہ اند * آنچہ اُستاد ازل گفت بگو می گویم

اُسي کو نبي یا پیغمبر کہتے ھیں *

دوسرے وہ ھوتا ھی جسکے دل میں ایک خاص روشني اس قسم کي ھوتي ھی جس سے وہ اس پہلے شخص کے تمام منشاؤں اور ارادوں کو سمجھ جاتا ھی اور دل سے یہہ چاھتا ھی کہ میري 'پیاري قوم پیارے ھادي کے مبارک ارادوں اور کوششوں سے کماحقہ کامیاب ھو — ایک زمانہ گذرنے کے بعد جب اُن سچے اور روشن خیالوں میں جو اُس پیارے کے بدولت میسر ھوئے ھیں توھمات کي آمیزش ھو جاتي ھی اور باطل کي بھرمار سے حق چھپ جاتا ھی تو اسي روشن ضمیر کا یہہ کام ھوتا ھی کہ حق کو باطل سے - جوھر کو عرض سے - سچ کو جھوٹ سے - کھوٹے کو کھرے سے جدا کرے - جب زمانہ بدل جاتا ھی اور تمدني اور ملکي اُمور میں ایک بڑا انقلاب ھوجاتا ھی تو اسي عالي دماغ میں یہہ قابلیت ھوتي ھی کہ اپني قوم کے لیئے ایک ایسي تجویز کرے جو زمانہ کے بھي مطابق ھو اور اُس پیارے کے حکموں کے بھي — جب علم و حکمت کي ترقي ھوجاتي ھی اور منشاے قدرت زیادہ واضح طور پر معلوم ھوجاتے ھیں تو اُنھیں لفظوں سے جنسے اونٹوں اور بکریوں کے چرانے والوں کی اصلاح کي گئي ھی اور جو بلاشبہہ دنیا اور انسان کی ھرحالت کے مناسب ھیں' اُس تعلیم یافتہ کا جو بغیر علم کے ایک تنکا بھي نہیں توڑتا ' کافي اطمینان کردینا اسي معني فہم کو آتا ھی - کفر و الحاد کے فتووں سے نڈرنا اور صحیح کو غلط سے جدا کرنے میں بے اختیار ھونا - مصنوعي بندشوں کا توڑنا اور ایک دنیا کے اختلاف کي پرواہ نہ کرنا اسي جوانمرد سے ھوسکتا ھی — گالیاں کھانا - صدمے سہنا اور اپني بدنصیب قوم کو اُسي ڈھرے پر لگانا جسپر اُس پیارے ھادي نے لگایا تھا اِسیکا کام ھی - ایذائیں اُٹھاني - تکلیفیں سہني اور پھر قوم پر نثار رھنا اِسي سے ھوسکتا ھی — وہ رنگ رنگنا جو اُس پیارے کو بھاتا تھا اِسیکو آتا ھی — اُس

چمن کي آبیاری جسکو اُن نازک هاتهوں نے لگایا هی اسي سے هوسکتي هی — اِسهکو اس کہنے کا حق هوتا هی —

درکفی جام شریعت درکفی سندان عشق ٭ هر هوسناکے نداند جام و سنداں باختن

یہي هی جسپر لوگ رشک کرتے هیں اور وہ کہتا هی —

این سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خداے بخشندہ

یہي سچا رفارمر . یہي سچا مصلح کہلاتا هی - هادي عالم اور نیچر انساني کے بڑے واعظ نے اسي کي شان میں فرمایا هی "العلماء اُمتي کالانبیاء بني اسرائیل" ٭

تیسرا وہ هی جو نہ معني سے غرض رکھتا هی نہ مطلب سے صرف صورت اور ظاهر پرستي پر مرتا هی — اُسکو نہ اسکي خبر هوتي هی کہ صداقت کیا چیز هی اور وہ کہاں سے پیدا هوتي هی اور نہ اسکا علم کہ فطرت انساني اور نیچر کا کیا مقتضا هی — دنیا سے انسانوں سے اُس چھپے شعبدہ باز کا کیا منشا هی - اِن بهانمتیوں سے اُسکا کیا نفع اُهی - یہہ بندشیں کیوں باندهي گئیں - اِن خیالات میں سے کتنے اُس بیچارے کے هیں اور کتنے زید - بکر - خالد عمر کے - چوہر . عرض . کہوتا . کورا . مہتیا . کڑواسب کا گڈمڈ کرنا اور ایک ایسا معجون بنانا جس سے دلوں کا ' طبیعتوں کا ' سمجهہ کا ' خیالوں کا ستیاناس هوجاے اُسکا کام هوتا هی — رسم رواج کا . مصنوعي بندشوں کا مضبوط کرنا اور اُسپر تہیں چڑهانا اُسکا منشا هوتا هی — وہ سمجهتا هی کہ انسان کي کامیابي انسان کي بہبودي صرف اسي میں هی نہ رسم . رواج . سوسئیٹي . خاندان کي بیڑیوں سے نہ نکلے اور جہاں تک ممکن هو اُسي میں جکڑبند رهے — زمانہ کتنا هي ترقي کرجاے لیکن وہ اپني حالت موجودہ سے نہ کهسکے — حقایق اشیا کا علم کتنا هي بڑہ جاے لیکن وہ اپني وهمي اور خیالي هي باتوں پر غش رهے - دنیا آگے بڑهتي جاے اور وہ پیچهے هٹتا جاے - انسانیت کا . سولزیشن کا . خدا کا . رسول کا کیسا هي مقصد کیوں نہ فوت هو لیکن اُس لکیر سے باهر قدم نہ نکالے جو باپ دادا نے اُسکے واسطے کهینچ دي هو — آنکهہ بهي رکهتا هو لیکن ندیکهے . کان بهي رکهتا هو لیکن نہ سنے . دیکهتا هو کہ دن هی لیکن یہہ خبط هو کہ شاید کہیں رات نہو - وحشي هو . صورت مسخ هوگئي هو لیکن یہہ گمان هو کہ غالباً یہي وہ حالت هو جسکو اُس بڑے حکیم نے پسند کیا هو — ناعاقبت اندیشیوں پر هر طرح سے مرتا هو — خدا کے اس صریح و مستحکم مقصد کے فوت کرنیمیں کہ مخلوقات عالم روز بروز ترقي کرتے جائیں ' اور اُسکي صنعتیں روز بروز زیادہ ظاهر هوتي جائیں ' کوئي دقیقہ فرو گذاشت نکرتا هو — اُسکي تمام کوششوں کا یہہ نتیجہ هو کہ قوم جیسي جاهل هی ویسي جاهل رهے جیسي اندهي هی ویسي اندهي رهے - یہہ شخص اگرچہ کیسا هي رفارمري کا دعوي کیوں نکرے لیکن حقیقت میں یہہ ایک ایسا نادان هی جسکي برابر دنیا میں کوئي نادان نہیں — انسان کا ' دنیا کا

انسانیت کا ' ترقي کا ' عزت کا ' دولت کا ' تہذیب کا ' شایستگي کا ' خدا کا ' رسول کا اسکي برابر واقع میں کوئي دشمن نہیں — کچھہ شبہہ نہیں —

خوالات نادان خلوت نشین ٭ بہم برکند عاقبت کفر و دین

یہي وہ شخص هی جو سوسئیٹي کے تمام شامت اعمال میں قابل گرفت هی - یہي وہ شخص هی جو قوم کي جہالت کے تمام بدنتیجوں کا جوابدہ هی ٭

کسي قوم کسي گروہ کے لیئے کیسا هی ڈھکوسلے گھڑنے والا ' کیسا هي بیڑیاں ڈالنے والا ' کیسا هی دنیا چھوڑانے والا ' کیسا هی افلاس کا تمغہ دلانے والا ' کیسا هي قواء انساني کا بربادکرانے والا ' کیسا هی عقلي باتوں کا مٹانے والا رفارمر کیوں نہ درکار ہو لیکن اُس قوم اُس مذهب کے لیئے] جسکی بنا بالکل عقل و حکمت پر هو اور جسکا باني پکار کو یہہ کہتا هو " † و من یوت الحکمة فقد اوتي خیراً کثیرا " — جسنے نہ دنیا کے عجائبات کو ' نہ انساني ڈھکوسلوں کو ' بلکہ صرف نیچر هی کو ' فطرت هي کو ' واقع کو ' حقیقت هی کو دین ٹھرایا هو اور علانیہ یہہ کہہ رہا هو " ‡ فاقم وجہک للدین حنیفا فطرة الله التی فطر الناس علیها لاتبدیل لخلق الله ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لایعلمون " جسکے فیضان عام سے بجز مشرک کے اَوْر کوئي بھی مستثنی نہوا هو — جسکی رحمت میں یہہ عجیب غریب وسعت هو کہ نہ گورے پر بند هو نہ کالے پر ' نہ عیسائی پر نہ موسائی پر . نہ هندي پر نہ عجمی پر اور برملا یہہ کہدیا هو " § من اسلم وجهه لله و هو محسن فله اجرہ عند ربه ولاخوف علیهم ولاهم یحزنون " — جو یہہ کہکر " ‖ لایکلف الله نفساً الاوسعها " اُتنے هي کا طلبگار هو جتنا فطرت میں رکھا هو — جو یہہ فرما کر " ¶ وله اسلم من في السموات و الارض طوعا وکرها والیه ترجعون " صورت سے . ظاهر سے قطعاً نظر اُٹھاکر بالکل معنی هی کو . حقیقت هی کو دیکھا هو - جسنے اس پتلے کو نہایت هي محبت و پیار کی نگاهوں سے دیکھہ کر ذرہ برابر بھی اسکی تکلیفوں کا روا دار نہو اور صاف یہہ کہدیا هو

---

† جسکو حکمت دي گئي اُس کو بہت نیکی دی گئی -

‡ سیدھا کر اپنا منہہ خالص کردین الله کے لیئے وہ دین جسپر انسان پیدا کیئے گئے یعني (نیچر) خدا کي پیدایش میں یعني (نیچر) کے قاعدے میں کچھہ تبدیل نہیں هی — یہي مضبوط مستحکم دین هی ولیکن اکثر آدمي نہیں جانتے -

§ جس نے اپنی ذات کو خدا کے لیئے فرماں بردار کیا پس خدا اُسکے اجر کا ذمہ دار هی اور اُس کو خوف اور غم نہیں هی -

‖ الله کسیکو اُس کي بساط سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا -

¶ وہ تمام چیزیں جو آسمان و زمین میں هیں طوعاً یا کرهاً (بلحاظ فطرت) خدا هي کي فرماں برداري کرتي هیں اور اُسي کیطرف راجع هیں -

† ان اللہ یریدبکم الیسر ولا یریدبکم العسر " ‡ ماجعل علیکم فی الدین من حرج " جسنے صرف اس نہنے هي پر بس نکیا هو بلکہ یہہ فرما کر " § لارهبانیت فی الاسلام " اس هستي کو اپني تمام جایز خوشیوں اور اُمنگوں سے مستفید و نہال هونیکي تاکید بهي کي هو — جسکا پیارا رهنما نہ هر بات میں اپني هي مداخلت چاهتا هو اور نہ هر کام میں اپنا هي دخل بلکہ دنیا اور انسان کے نیچر پر بخوبي غور کرکے صاف صاف یہہ کہہ رها هو " ‖ ماآتاکم من امر دینکم فخذوه وما نہاکم عنہ فانتہو ومااُمرتکم برای فانا بشر مثلکم " — جسکا پیارا باني نہ جنت بیچتا هو نہ بهشت کي دوکان رکهے هو بلکہ نہایت عجز سے مگر اُمید بهرے هوئے دل سے علانیہ یهي پکار رها هو " ¶ لااعلم مایفعل بي ولا بکم " — جسنے اُکلدانیاں کے ایک جوان کا قصہ بتاکر جو اُس اندیکهے ' کي تلاش میں پهلے چاند پر رکا اور پهر سورج پر اور جب دونوں کو ڈوبتے دیکها تو چونکا اور بول اُٹها " • اني وجهت وجهي للذي فطرالسموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین " یہہ چاهاهو کہ هم مصنوعات هي سے اُس ' چهپے ' کا ' بازیگریوں هي سے اُس بازیگر کا سراغ لگائیں — جس کا پیارا خدا اپنا یوں پتہ دے " هم تو وهي هیں جو زمین سے اناج • پهل • پهول • سبزه اُگاتے هیں — هم تو وهي هیں جو بیجوں کو • گٹهلیوں کو توڑکر هري ٹہني نکالتے هیں — هم تو وهي هیں جو پاني برساتے هیں — هم تو وهي هیں جو هوا چلاتے هیں | تو ایک ایسے هي رفارمر کي ضرورت هی جو اُس خاص و آزاد روشني سے کماحقہ بہره یاب هو اور اِن تمام باتوں کو جو جامع راز فطرت هیں اور دیکهنے • بهالنے • سوچنے • سمجهنے والے کے لیئے کافي سبق هیں بخوبي سمجهہ سکے — اُس قوم کے لیئے تو ایک ایسے هي رفارمر کي حاجت هی جو اُس پیارے کي (جس کي بدولت یہہ نعمتیں میسر هوئیں) نہ صرف ایک هي ادا کا بلکہ ساري اداؤں کا دیوانہ هو — جهاں اُس کي ظاهري سختیوں پر نظر کرے وهاں اُس کي اُس شفقت پر بهي لحاظ رکهے جس سے اُس کا نوراني دل مالا مال تها — جهاں اس کي نظیریں ڈهونڈے کہ کیا کیا قیود قایم کیئے گئے وهاں

---

† خدا تمکو خوش رکها چاهتا هی اور تکلیف نہیں دیا چاهتا —

‡ دین میں خدانے کوئي تنگي نہیں کي —

§ اسلام میں جوگي پن نہیں هی —

‖ دین کے امور میں میں جس بات کے لیئے کہوں اُس کو اختیار کرو اور جس بات سے منع کروں اُس کو چهوڑدو اور جب میں اپني رائے سے کوئي بات کہوں تو میں محض مثل تمہارے ایک انسان هوں —

¶ میں نہیں جانتا کہ میں کیا اپنے لیئے کرتا هوں اور کیا تمہارے لیئے —

• میںنے اپنے منهہ کو اُس کي طرف متوجهہ کیا جس نے آسمان اور زمین پیدا کیا اور میں مشرکوں سے نہیں هوں —

یهه بهي دیکه لے که وہ آزادي پر بهي کتنا مرتا تها — نه صرف یهي دیکهے که اسکے وقت میں قوم کي کیا حالت تهي بلکه یهه بهي که قوم کا کس حالت میں هونا اسکي مبارک خواهش کا منشا تها اور قوم کي وہ کونسي حالت هے جو اسکي آنکهوں کو نور اور سینے کو سرور دیسکتي هے — همارا هادي ' پیارا رهنما ' اپني بنائي چمن سے کس بهار کا متوقع تها . اپنے لگائے پودوں سے کس قسم کا پهل چاهتا تها — اسکي رفارمر کو تو ضرور هے نه دیکهے ' بهالے ' سوچے ' سمجهے ' اور وهي راہ چلانے جو اس پیارے نے چلایا تها — اسکو تو نه بهت سے قیود قایم کرنا چاهیئے اور نه بهت سے ڈهکوسلے گهڑنا — اسکي رفار مري اسکي اصلاح کا تو صرف یهي مقصد هونا چاهیئے که پورب سے . پچهم سے . اوتر سے . دکهن سے کهیں سے آئے مگر وهیں پهونچے جهاں پهونچنا اس پیارے کا مقصود تها — سرخ . زرد . سپید . سیاہ کوئي رنگ هو مگر اسي رنگ میں ڈوبا هو جو اسکو دل سے بهاتا تها — عربي . فارسي . هندي . انگریزي کوئي زبان هو مگر وهي ترانه هو — نوکري چاکري . کهیتي باري . تجارت . مزدوري کوئي کام هو مگر وهي دهن هو — یار . احباب . دوست . جلسه . کوئي حالت هو مگر وهي خیال هو — جهونپڑا . ویرانه . کوٹهي . محل کوئي مقام هو مگر وهي دل هو — جاکٹ . پتلون . چهري . کانٹا کوئي چیز هو مگر وهي طبیعت — تجرد . تعلق . آزادي . قید کوئي حالت هو مگر وهي بات —

در عمل کوش وهرچه خواهي پوش ● تاج بر سر نه و علم بر دوش
اے درونت برهنه از تقوی ● کز برون جامه ریا داري
تاچه خواهي خریدن اے مغرور ● روز در ماندگي بسیم دغل

اس گڑهے سے جسمیں بدنصیب قوم گري هے نه نکلنے دینا . انسان کے عضو عضو ' رگ رگ کو جکڑبند کردینا . علوم کي روشني نه پهونچنے دینا . خیالي دوزخ هاتهوں میں لیکر تحقیق حق کي تمام جرأتیں چهین لینا . مریدوں کے حلقے میں بیٹهکر انا و لاغیري کا دم مارنا . دوچار پهبتیاں کهکر واہ واہ کي آواز سے دلخوش کرلینا " الدنیا سجن المومنین کا وعظ کهکر بدنصیب قوم کے افلاس کا روز بروز ترقي دینا . خیالي خوشي اور خیالي نیکي میں مست هوکر وجد کرنا . بهشت کو اپنے باپ دادوں کا ترکه سمجهکر ناهنجاریوں میں دلیر هوجانا . رسم و رواج و غلط خیال کے طرفدار هوکر عوام کا الانعام کي تعریفوں سے جهولي بهرنا . اس روشنضمیر کو جسکے دلکي آنکهیں خدانے کهولدي هوں دیوانه اور مجنون کهدینا . تعصب اور خود بیني کا پردہ آنکهوں پر ڈالکر کسي کے کمال اور قابلیت کا تسلیم نکرنا اور ضمناً خدا کي داد اور فیض سے انکار کرنا . یهه کهنا که هم اسکي باتیں مانیں (گو وہ کیسا هي سچ کیوں نهو) اور کسي کے مشابه هونا نهایت آسان هے اور هرایک انسان سے هوسکتا هے لیکن اس بدنصیب قوم کو اس گڑهے سے جسمیں وہ گري هے نکالنا اور مرهم پٹي سے

أسکے زخموں کا درست کرنا أسی قوي دست اور دردمند کا کام هی جو خاص اسي غرض سے أس بدنصیب قوم میں پیدا کیا جاتا هی — بہت سي باتیں بنانی . بہت سے ڈهکوسلے گهڑنا نہایت سہل هی اور قریباً هرانسان کو آتا هی لیکن أسوقت جب دنیا میں انقلاب عظیم هوگیا هو اور آب . هوا . غذا . مزاج . طبیعت . ضرورت . احتیاج . تمنائیں . آرزوئیں . خوشیاں . صدمے . خیالات . تصورات . تمام مادي و خیالي چیزیں بدل گئی هوں . علوم کي روشنی تمام دنیا میں پهیل گئی هو ' وہ نسخہ لکهنا جو زمانہ . وقت . قوم کے بهی مناسب هو اور روح کے أس بڑے طبیب کے حکموں کے بهی . أسیکا کام هی جسکو أسي پیارے . أسي ازلی کے اندروني فیض کا کچهہ سہارا هو — رسم و رواج کی طرفداري . باپ دادا کے دستوروں کی حمایت هرانسان کو آتي هی لیکن راز فطرت . کا أس پیارے کے مقصدوں کا سمجهنا اور پهر عملی طور پر اپنی قوم میں پهیلانا . جو نایقہ قوم کي صرف زبان هي پر هو أسکا حلق سے نیچے أوتارنا جوهر کو عرض سے . صحیح کو غلط سے جدا کرنا . أسی سے ممکن هی جسکا علم نہ مدرسہ سے نکلا هو نہ خانقاہ سے بلکہ أسی روشنی کے ایک ذرہ برابر عکس سے جسنے موجودات سے . محسوسات سے . ممیزات سے . مخصوصات سے تمام سے قطع نظر کراکر بےاختیار یہہ کہلادیا " اني وجهت وجهي للذي فطرالسموات والارض حنيفاً وما أنامن المشركين " — زید کی ' بکر کي ' خالد کي ' عمر کي ' هر کوئي راہ چلا سکتا هی لیکن أس أمي کے أس بني سعد کي بکریاں چرانے والے کي (دل و جانم فداے نامش باد) راہ چلنا أسي شخص کا کام هی جو خاص اسي غرض سے بنایا گیا هو —

نہ هرکہ چهرہ برافروخت دلبري داند ٭ نہ هرکہ آئینہ سازد سکندري داند
نہ هرکہ طرف کلہ کج نهاد و تند نشست ٭ کلاہ داري و آئین سروري داند

هم ' تم ' وہ ' وے ' دعوی تو سب کرتے هیں پر [نہ اپني محنت سے اور نہ اپني مهنت سے بلکہ محض خدا کي دین سے] یہہ تو کچهہ أسي کو آتا هی جس کو صدمے پهونچاتے هو ' جس پر پهبتیاں کہتے هو ' جس کو وحشي بتاتے هو ' جس کو دیوانہ کہتے هو ' وقالوا ان هذا لمجنون ٭

راقم

مسکین احسان اللہ ساکن قصبہ
منگلورہ ضلع الہ‌آباد

ترکیب بند حالي بر مدرسة العلوم

جھٹ پٹے سے وقت گھر سے ایک مٹي کا دیا • ایک بڑھیا نے سر رہ لاکے روشن کردیا
تاکہ رہ گیر اور پردیسي کہیں ٹھوکر نہ کھائیں • راہ سے آساں گذر جائے ہر ایک چھوٹا بڑا
یہہ دیا بہتر ہی اُن جھاڑوں سے اور اُس لمپ سے • روشني محلوں کے اندر ہي رہے جنکي سدا
گر نکل کر ایک ذرا محلوں سے باہر دیکھئے • ہی اندھیرا گھپ در و دیوار پر چھایا ہوا

سرخ رو دریا میں وہ حاجت روا مینار ہیں
روشني سے جنکے ملاحوں کے بیڑے پار ہیں

ہمنے اُن عالي بناؤں سے کیا اکثر سوال • آشکارا جن سے اُن کے بانیوں کا ہی جلال
شان و شوکت کي تمھاري دھوم ھی آفاق میں • دور سے آ آ کے تمکو دیکھتے ہیں باکمال
قوم کو اس شان و شوکت سے تمھاري کیا ملا • دو جواب اس کا اگر رکھتے ہو یاراے مقال
سرنگوں ہوکر وہ سب بولیں زبان حال سے • "ہوسکا ہم سے نہ کچھہ الانفعال الانفعال

بانیوں نے تھا بنایا اس لیئے گویا ہمیں
ہمکو جب دیکھیں خلف اسلاف کو رویا کریں

شوق سے اس نے بنایا مقبرہ ایک شان دار • اور چھوڑا اُس نے ایک ایوان عالي یادگار
ایک نے دنیا کے پودے باغ میں اپنے لگائے • ایک نے چھوڑے دفینے سیم و زر کے بے شمار
اک محب قوم نے اپنے مبارک ہاتھہ سے • قوم کي تعلیم کي بنیاد ڈالي استوار
ہوگي عالم میں کہو سرسبز یہہ پچھلي مراد ؟ • یا وہ اگلوں کي اُمیدیں لائینگي کچھہ برگ و بار ؟

چشمہ سر جیون ہی جو بہتا رہیگا یہاں وہي
سب اوتر جائینگي چڑھکر ندیاں برسات کي

دور سے اُمید نے جھلکي سي ایک دکھلائي ہی • ایک کشتي ڈوبتے بیڑے کو لینے آئي ہیٰ
قوم کے پیر و جواں سب ہوگئے اتھے مردہ دل • دردمندي جوش میں چند اہل دل کولائي ہی
پاؤگے تاریخ میں ہرگز نہ تم اُسکي مثال • سلطنت نے قوم کي جو یہاں مدد فرمائي ہی
غیر قوموں نے بھي کي ہی شرط ہمدردي ادا • یہہ ہوا چلتي ہوا تک کو بھي دل سے بھائي ہی

آؤ ہم بھي اے عزیزو مغتنم سمجھیں اسے
اک ضروري کام اپنا کم سے کم سمجھیں اسے

یہہ مبارک گھر نزول خیر و برکت ھی جہاں • جسکي پیشاني سے ظاہر ہیں سعادت کے نشانٰ
یہہ نہال تازہ جسکو اک زمین شور میں • خرم و سر سبز کرنا چاہتے ہیں باغباں
یہہ مسیحائي علاج اُس درد بے درمان کا • لا دوا ٹھہرا چکے جسکو اطباے زماں
یہہ نمونہ اُس عزیز مصر کا جسنے ستم • جنکے ہاتھوں سے سہے تھي قحط سے اُنکو اماں

عہد و پیماں اے عزیزو تم سے کچھ لینے کو ہے
قوم کو پھر برکتیں بے انتہا دینے کو ہے

آرہی ہے اس مکاں کے گوشہ گوشہ سے صدا * قوم اگر سمجھے تو ہوں میں قوم کا حاجت روا
ہے کوئی اکسیر دنیا میں تو ہوں اکسیر میں * اور اصل کیمیا کچھ ہے تو میں ہوں کیمیا
ہاتھ آجاتا سکندر کو اگر میرا سراغ * چھوڑ دیتا جستجوئے چشمۂ آب بقا
میرے جو حامی ہیں اُنکی یوں پھلینگی کوششیں * ایک دانہ سے ہوں خوشے جسطرح بے انتہا

ہے عبث گر قوم نے بے وقت پہچانا مجھے
برکتیں اُن پر جنہوں نے وقت پر جانا مجھے

اُنسے کہدو قوم میں ہیں جو کہ عالی خاندان * یا جنہیں جاگیر و منصب پر ہے ناز بیکراں
کیا لئے بیٹھے ہو فخر منصب و جاگیر کو * منصب و جاگیر ہیں سب کوئی دن کے مہماں
تم نہیں رتبہ میں بڑھکر تغلق و تیمور سے * تنگ ہے آج اُنکی نسلوں پر زمین و آسماں
چھوڑ جاؤ واسطے اولاد کے کوئی سپر * ورنہ وار اپنا کریگی گردش دور زماں

آؤ باندھو عہد مجھ سے اور میرا ساتھ دو
میرا سودا نقد ہے اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو

میں تمہیں پستی سے پہنچاؤنگا تا اوج کمال * میں تمہیں دیکھونگا جب گرتا ہوا لونگا سنبھال
میں بتاؤنگا تمہارے کام سب بگڑے ہوئے * میں سجھاؤنگا زمانہ کی تمہیں سب چال ڈھال
جو کرینگے آج میرے دست و بازو سے مدد * میں سدا کرتا رہونگا اُنکی نسلوں کو نہال
قوم کا حامی ہوں اور اسلام کا یاور ہوں میں * لوگ دارالکفر سمجھیں مجھکو یا دارالضلال

میں دکھا دونگا جو دشمن تھے میرے نام کے
تھے حقیقت میں وہ دشمن قوم اور اسلام کے

ملک میں عزت سے رہنا میں سکھاؤنگا تمہیں * سلطنت کا معتمد بننا بتاؤنگا تمہیں
قابلیت تم میں بڑھنے کی ہے دیکھوں کسقدر * بڑھ سکوگے جسقدر اُتنا بڑھاؤنگا تمہیں
تب یہ سمجھوگے کہ ہم سوتے تھے کب کے بیخبر * دفعتاً جب خواب غفلت سے جگاؤنگا تمہیں
یاد ہوگا تمکو وہ کھویا ہوا اپنا خطاب * پھر مخاطب "خیر امۃ" کا بناؤنگا تمہیں

مجھکو دیکھو گر میرے دعووں میں ہو کچھ اشتباہ
روز روشن آپ اپنی روشنی پر ہے گواہ

بارک اللہ اے ریاض علم اے عین الحیات * ہے ہمارے بخت و دولت کی عناں اب تیرے ہاتھ
ہو تو ہو روشنی تیری دلیل کارواں * چار سو کالی گھٹا چھائی ہے اور کالی ہے رات
قوم سے تو بھی یونہیں جہل اور تعصب کو مٹا * جسطرح دین حنیفی سے مٹے لات و منات
چھوڑ جائینگے جہاں میں جو کہ تجھ جیسے نشاں * چھوڑ جائینگے وہی کچھ باقیات الصالحات

ایک باھمت جماعت جبسے تیرے ساتھه هی
هم سمجھتے هیں تیرے سر پر خدا کا هاتھه هی

تو سدا آباد رہ اے قوم کے اُمید گاہ * اے یگانوں اور بیگانوں کے یکساں خیر خواہ
دیکھتے هیں غیر حیرت اور تعجب سے تجھے * قوم نے اب بھي اگر سمجھا نه تجھکو آہ آہ
اپنے حامي آپ پیدا کر که کوہ سر بلند * اپني پونجي سے هی آپ اپنے لوئے پشت و پناہ
خیر کي اُمید رکھني هی عبث اُسقوم سے * آپ کو جسنے کیا هو اپنے هاتھوں سے تباہ

چارہ آخر کچھه نهیں حالي بجز صبر و سکون
کر دعا اب اهد قومي انهم لا یعلمون

راقـــــــــــــم
خاکسار الطاف حسین حالي از دهلي

دعوت

هاتھه کونئیں اگر اس مضمون کے پیرایه میں چھري کانٹے یا میز کرسي کی طرف اشارہ بھي مقصود هو یهه تو ایسي چیزیں هیں جو هرایک شخص کي آنکھه کے سامنے هیں اور اُسکی برائي یا بھلائي مشاهدہ سے متعلق هی اور ایک بدیهي امر هی پس جو لوگ کسي فعل کي بھلائي یا برائي کے لحاظ سے اُس فعل کے اختیار یا ترک کرنے کي جرأت رکھتے هیں اور جو ملکي یا قومي رسم و رواج کو اپني مردانه همت کے مقابله میں کوئي مضبوط روک خیال نهیں کرتے جن کے قدم ترقي کي طرف بڑہ گئے هیں وہ خود ان اُمور کا فیصله اچھي طرح کرسکتے هیں *

میرا مطلب اسوقت صرف اُن قابل اصلاح دستوروں پر توجهه دلانے کا هی جنکو هندوستان کے مسلمان شریف خاندانوں میں رسم و رواج کے طور سے دعوت کے جلسوں میں برتا جاتا هی — میرے اس مضمون کا میزبان نه کوئي ایسا شخص هی جس کے ذاتي بخل یا کنجوسي کي مجھکو شکایت هی نه میں اس مضمون میں کسي اوچھي طبیعت کے مهمان کا شاکي هوں میں نے اپنے میزبان کو ایک فیاض طبع میزبان اور اپنے مهمان کو ایک مستغني المزاج مهمان فرض کیا هی اور اُس کے بعد اُن کارروائیوں کي نسبت بحث کي هی جو ایسي شریفانه طبیعت والے انسانوں سے صرف رسم و رواج کي وجهه سے سرزد هوتي هیں وہ مذموم دستورات جن سے اس مضمون میں بحث هی وہ نئي تهذیب اور پراني تهذیب کے جھگڑوں سے کچھه تعلق نهیں رکھتے وہ پرانے زمانه کي روشني میں بھي بشرطیکه رسم و رواج کي دھندلي عینک سے اُن کو نه دیکھا جاوے ویسے هي بد نما معلوم هوتے هیں جیسے نئي روشني میں پس میں اپني ان چند سطروں پر

جیسی نئی روشنی والوں کی توجهه کی اُمید رکهه سکتا هوں ویسا هی اُن بزرگواروں کی طرف سے بهی جو پرانی روشنی کے لوگ کہلاتے هیں *

جن مکروه رسموں کی نسبت میں نے اس مضمون میں اشاره کیا هی وه وه هیں جن کا مجهکو اب تک ذاتی علم هوا هی یهه تمام رسمیں اس ملک کے مختلف حصوں میں مختلف طور سے جاری هیں کوئی رسم ایک حصه ملک میں هی اور دوسرے میں نہیں هی کسی کا وجود ایک هی حصه ملک کے قصبات میں پایا جاتا هی اور بڑے بڑے شہر اُس سے مستثنی هیں کوئی رسم بڑے بڑے شہروں میں هی اور قصبات میں نہیں هی کسی رسم کا رواج کسی خاص قوم یا فرقه میں هی اور اور قوم یا فرقوں میں وه رائج نہیں هی غرض که جن جن رسموں اور دستوروں کا بیان اس مضمون میں هوگا ضرور نہیں هی که وه هر ایک جگهه اور هر ایک فرقه سے یکساں متعلق هوں اور یهه میں نے مناسب نہیں سمجها که هر ایک مروجه دستور کا ذکر کرتے وقت اُن مقامات کو بهی نشان دوں جہاں وه دستور رائج هیں *

هرایک عام بحث میں کچهه صورتیں اور حالتیں همیشه مستثنی هوتی هیں اسی طرح همارے اس مضمون میں بهی اُن میزبانوں اور مہمانوں کی خاص خاص کارروائیاں عام قواعد کی پابندی سے همیشه مستثنی سمجهه لینی چاهیئیں جن کے باهم نہایت اعلی درجه پر یگانگت اور بے تکلفی هو اور اُس باهمی اتحاد کی وجهه سے میزبان اور مہمان کی کوئی امتیاز باقی نه رهتی هو *

اب میں اُن خراب دستوروں کا ذکر شروع کرتا هوں جو دعوتوں سے متعلق هیں *

دعوت کے وقت کے تعین میں بلکه یوں کہنا چاهیئے که هماری هر ایک تقریب اور جلسوں کے تعین اوقات میں اس قدر سخت ابتری هی که العظمت لله دعوت کے رقعوں میں جو وقت مقرر کیا جاتا هی کوئی مہمان ٹهیک اُس وقت پر نہیں آتا اور اگر کسی نئی روشنی والے نے اپنے میزبان کی تحریر کا ادب کیا اور ٹهیک وقت پر پهونچ گیا تو اور بزرگواروں کے انتظار میں اُس کو اپنا اس قدر وقت کهونا پڑتا هی اور اس قدر کوفت وه برداشت کرتا هی که دعوت کا سب لطف خاک میں مل جاتا هی اور اگر میزبان کے هاں بهی اُسی وقت پر سب اهتمام هوگیا هی تو اب کهانا جدا مٹی هورها هی علاوه اس کے هم کهه سکتے هیں که جو لوگ وقت پر آگئے هیں اور اب اُن کو دوسروں کے انتظار میں سوکهنا پڑتا هی وه اُنکی ایک علانیه توهین هی پهر اُس وقت میزبان کی روح پر جو صدمه هوتا هی وه قلم سے ادا هونے کے قابل نہیں هی هر ایک شخص کا دل هی اُس کو خوب جانتا هی *

یہہ تو مہمان صاحبوں کي کارروائي کا ذکر تھا اب میزبان صاحبوں کا حال سنئے اُن کي کارروائي بھي بعض اوقات اُنہیں مہمانوں کي سي کارروئي ہوتي ہی اگر دن کي دعوت ہی تو رقعہ میں دس بجے کا وقت لکھا گیا لیکن گیارہ بج گئے اور کھانا ندارد ہی بارہ کا گجر بجا اور یہاں ابھي ہاتھہ تک نہیں دھلائے گئے ایک ایک بجے اور دو دو بجے تک خدا خدا کرکے کہیں نجات ملتي ہی اگر شب کي دعوت ہی تو رقعہ میں حسب معمول تحریر ہی کہ بعد نماز مغرب قدم رنجہ فرمائیے لیکن ہماں آش در کاسہ دس دس گیارہ گیارہ بجے کہیں چھٹکارہ ہوتا ہی مہمان جو بلائے گئے ہیں اُن میں کوئي ہی جو اول وقت کھانا کھانے کا عادي ہی اور کوئي ہی جو اول وقت سوجاتا ہی بعض لوگوں کو اتني دیر تک مقید بیٹھے رہنے کي عادت نہیں ہی — پھر جو تکلیفیں ان لوگوں کو انتظار کي حالت میں گذرتي ہیں اُن کو اُنہیں کا دل جانتا ہوگا — اب کیا کوئي شخص کہہ سکتا ہی کہ ایسي دعوتوں سے میزبان اور مہمان خوش ہوسکتے ہیں کیا ایسي کارروائیوں سے باہم محبت بڑھتي ہی ہرگز نہیں •

بعض جگہہ یہہ دستور ہی کہ کسي نے دعوت کي ہی اور ٹھیک وقت سے بھي اپنے مہمانوں کو اطلاع دیدي ہی لیکن جب تک دوبارہ کوئي رقعہ یا آدمي عین وقت پر میزبان کي طرف سے مہمانوں کے بلانے کے واسطے نہیں آتا تب تک میزبان کے یہاں جانے میں اپني کسر شان سمجھتے ہیں جو محض ایک بیہودہ رسم اور لغو رواج ہی •

کبھي کبھي میزبانوں کا یہہ برتاؤ پایا جاتا ہی کہ وہ باصرار اپنے دوستوں کي دعوت کرتے ہیں (جنکو میں عزیز مہمان کہنے میں تامل کروں گا) اور خود شریک طعام نہیں ہوتے کبھي یہہ عذر ہوتا ہی کہ طبیعت اچھي نہیں ہی اور کبھي یہہ کہکر معافي چاھتے ہیں کہ ابھي میرے کھانے کا وقت نہیں آیا ہی مگر یہہ دونوں عذر نہایت لغو ہوتے ہیں اگر اُنکي ایسي حالت نہیں ہوتي کہ وہ اپنے مہمانوں کے ساتھہ شریک ہوسکیں تو اُن کو کسي بھلے آدمي کا اپنے یہاں کھانے پر بلانا ہي کچھہ ضرور نہیں ہی اُن کي مثال ایسي حالت میں ایک بیمار کي سي ہوگي جس سے کوئي دعوت نہ کرنے کي شکایت نہ کریگا •

پھر یہہ مذموم طریقہ اُس وقت اور بھي زیادہ نفرت کے قابل اور نا قابل عفو ہوجاتا ہی جب کہ میزبان کي وہ علیحدگي مہمان کے ساتھہ کسي طبعي نفرت یا کسي خارجي مصلحت نہ کسي مذھبي مجبوري پر مبني ہوتي ہی ہم اپنے ایک ھندو دوست کے یہاں جو اپني مذھبي مجبوري سے ھمارے ساتھہ دسترخوان پر شریک نہیں ہوسکتا نہایت خوشي اور پوري مسرت کے ساتھہ مہمان کے طور پر بغیر اُس کي شرکت کے کھانا کھاسکتے ہیں لیکن ایک مسلمان یا ایک اہل کتاب کے یہاں جہاں کوئي مذھبي مجبوري میزبان کو ھمارے ساتھہ شریک طعام ہونے میں نہیں ہی اسطرح پر ایک لقمہ بھي ھمارے حلق

سے نہیں اُتر سکتا اور اسي طرح جب کہ ہم ایسے لوگوں کے میزبان ہوں جنکے ساتھہ کہانا کہانے میں ہمکو یا ہمارے ساتھہ کہانا کہانے میں ہمارے مہمان کو کوئي مذھبي مجبوري نہیں ھی تو ضرور ھی کہ ہم بھي اُسي اُصول کا خیال رکہیں جیسا کہا گیا ھی کہ اُنچہ بر خود نہ پسندي بر دیگراں ھم مپسند ــ میرے بعض ایسے مسلمان دوستوں نے جن کو میں جانتا تھا کہ یہہ انگریزوں کے ساتھہ کہانا کہانے میں (گو کہ کسي وجہہ سے ھو) تامل کرتے ھیں جب کبھي مجھہ سے یہہ مشورہ کیا کہ ہم اپنے فلاں انگریز دوست کي دعوت کرنا چاھتے ھیں تو میں نے اُن کو یہي صلاح دي کہ اگر تم اُن کے ساتھہ کہانا کہانے میں تامل کرتے ھو تو اس خیال ھي سے درگذر کرو *

دعوت کي ایک اَوْر قسم بھي دیکہنے میں آئي ھی کہ مدعو کے واسطے کہانا اُن کے دولت خانہ یا فرودگاہ ھي پر بھیجدیا جاتا ھی اور یہہ سمجھہ لیا جاتا ھی کہ دعوت ادا ھوگئي یہہ طریقہ اور مذکورہ بالا طریقہ قریب قریب یکساں کے ھی اور بجز اس کے کہ داعي ایک ایسا شخص ھو جو مذھبي مجبوري سے اپنے مدعو کے ساتھہ شریک طعام نہیں ھوسکتا باقي ھرایک حالت میں یہہ طریقہ بھي اُسي طرح نفرت کے قابل ھی جسطرح وہ پہلا طریقہ یہہ طریقہ اکثر اُسوقت برتا جاتا ھی جبکہ داعي اپنے نزدیک یہہ تسلیم کرلیتا ھی کہ مدعو کومیرے مکان تک آنے میں بہت زیادہ تکلیف ھوگي یا کہ مدعو کا رتبہ اسقدر مجھہ سے اعلی ھی کہ میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمانا اُن کي شان کے برخلاف ھی لیکن اگر مدعو کو داعي کے یہاں آنے میں بہت زیادہ تکلیف کا احتمال ھی یا دونوں کے رتبہ اور مرتبہ میں در حقیقت اُس قسم کا فرق ھی تو اُس حالت میں داعي کو دعوت کا خیال کرنا ھي بے موقع ھی *

بعض جگہہ یہہ دستور ھی کہ میزبان نے کوئي دعوت کي ھی اور اُس میں اپنے کسي عزیز یا دوست کو مدعو کیا ھی تو اب یہہ عزیز مہمان مجاز ھیں کہ اپنے ساتھہ اپنے بیٹوں اور بھانجوں اور بھتیجوں کو یا اَوْر اپنے کسي دوست کو یا مصاحب کو اپنے ساتھہ لے جاتے ھیں جن کي تعداد کا اندازہ میزبان کو پہلے سے کچھہ نہیں معلوم ھوتا اور یہہ ایک ایسي ناقص کارروائي ھی کہ علاوہ ایک معیوب اور مذموم ھونے کے کسي انتظام کو درست نہیں ھونے دیتي نہ کہانے کي تعداد اطمینان کے لایق مقرر کي جا سکتي ھی نہ کہانا کہانے کي جگہہ نہ دسترخوان کي ترتیب ٹھیک ھو سکتي ھی غرض انہیں مجبوریوں کي وجہہ سے یہہ ایک عام قاعدہ قرار دیا گیا ھی کہ اگر دس آدمیوں کي دعوت کي جاتي ھی تو بیس آدمیوں کے لایق کہانا تیار کیا جاتا ھی اور بعض اوقات معلوم ھوتا ھی کہ ضرورت سے زیادہ اھتمام کیا گیا لیکن قطع نظر اس بات کے کہ میزبان کو مہمانوں کي اس کارروائي سے ایک سخت خلجان برداشت کرنا پڑتا ھی خود یہہ امر کس قدر معیوب ھی کہ جن

لوگوں کو (گو کہ وہ مدعو کے بیتے اور بھائي هي سهي) نهيں بلایا اُن کو دعوت ميں شريک کیا جاوے *

کھانوں کي تقسيم کے باب ميں مختلف طريقے هيں کهيں پورا پورا حصہ هر ايک قسم کے کھانے کا هر ايک مهمان کے لیئے دسترخوان پر علحدہ علحدہ چنا جاتا هی اور کهيں وہ کھانا ايک یا چند ظروف ميں مهمانوں کي تعداد کے مناسب دسترخوان پر لایا جاتا هی اور کھانے والوں کے سامنے خالي ظروف هوتے هيں اور هر ايک شخص کو اختيار هوتا هی کہ جس کھانے ميں سے جسقدر چاهے لے لیوے اور کهيں يہہ معمول هی کہ بعض قسم کے سالن وغيرہ علحدہ علحدہ چن ديئے جاتے هيں اور بعض کھانے يکجائي طور سے دسترخوان پر آتے هيں اور اُن کي تقسيم مذکورہ بالا طريقہ پر کھانے والوں کي خواهش کے بموجب هوتي هی — همکو ان ميں سے کسي طريقہ پر اعتراض نهيں هی ليکن اگر يہہ جايز هی کہ ايک کارروائي کے چند طريقوں ميں سے کوئي ايک طريقہ جو سب ميں عمدہ هو اختيار کيا جاوے تو هم کہہ سکتے هيں کہ اول الذکر طريقہ کي نسبت آخرالذکر دو طريقوں ميں سے کوئي سا طريقہ غالباً زيادہ عمدہ هی *

دس برس سے زيادہ عرصہ هوا جب کہ ميرے ايک نهايت بے تکلف دوست عليگدہ ميں ميرے هاں مهمان تھے کھانا جب آيا تو اسي آخرالذکر طريقہ ميں آيا همارے وہ دوست جو نهايت پرهيزگار اور متقي شخص هيں اس نئے طريقہ کو ديکھہ کر نهايت ناراض هوئے اور اپنے نزديک اُنهوں نے اس طريقہ کو ايک طريقہ نا مشروع سمجھکر صاف کها کہ اگر يہہ طريقہ آپ موقوف نہ کرينگے تو آج سے ميں کبھي آپ کے هاں مهمان نہ هونگا — مجھکو چونکہ اُن کي خاطر هر طرح عزيز تھي ميں نے اُسي وقت اُس طريقہ کو بدل ديا ليکن معلوم هوتا هی کہ دس برس گذشتہ کے زمانہ نے طبيعتوں ميں بہت کچھہ اصلاح کردي هی اب همارے اُنهيں دوست کے وہ خيالات نهيں هيں اور اب جب کہ وہ اس مضمون کو پڑھينگے تو غالباً بہت هي هسينگے *

بعض جگهہ اور ميں کہہ سکتا هوں کہ بڑے بڑے دولتمندوں کے هاں ايک اسقدر مذموم طريقہ جاري هی کہ مجھکو اُس کے بيان کرنے ميں بھي شرم معلوم هوتي هی اور وہ يہہ هی کہ ايک هي دسترخوان پر کھانے والوں کي حالت اور وجاهت کے لحاظ سے کھانوں کي اقسام ميں فرق کيا جاتا هی — مياں کے هاں جب کوئي دعوت هوتي هی تو مياں کے معزز ملازم اور مصاحب وغيرہ بھي نهايت مهرباني کي راہ سے دسترخوان پر شريک کرليئے جاتے هيں ليکن جو ذلت اُن بيچاروں کي اُس وقت هوتي هی خدا دشمن کو بھي نصيب نہ کرے مياں اور مياں کے عزيز مهمانوں کے سامنے اگر مرغ کا قورمہ اور مختلف قسم کے کباب هيں تو اُن غريبوں کے سامنے ارويوں کا اور آلو کا سالن اور ماش کي دال هی مياں کے لیئے نهايت

نفیس اور جھلکتے ہوئے گلاسوں میں برف کا یا شورہ کا پانی ہی تو اُن کے لیئے وہي ٹین کے یا تانبہ کے گلاس یا کٹورے اور گھڑوں میں کا معمولي پاني — اسي طرح ہر ایک چیز میں فرق روا رکھا جاتا ہی جس کي تفصیل کي کچھہ حاجت نہیں ہی *

نوکر اور مصاحب وغیرہ جن کي اس طرح پر تذلیل ہوتي ہی وہ تو میاں کے ساتھہ صرف دسترخوان پر شریک ہونے ہي میں اپني عزت سمجھتے ہیں اور اپني نگاہ میں اپنے آپ کو حقیر نہیں جاننے میں بھي اُن بیچاروں پر رحم کرنا چاہتا ہوں اور اُن کو عصہ کي نگاہ سے دیکھنا نہیں چاہتا کیوں کہ اُن کي حالت ہي مجبوري کي ہوتي ہی لیکن بلا شبہہ میں اُن آقاؤں اور میزبانوں کو ہرگز عزت کي نگاہ سے نہ دیکھونگا جو ایسي نالایق کارروائي کے مرتکب ہوتے ہیں میرے نزدیک جس قدر تذلیل ایسے موقع پر ہوتي ہی وہ اُن آقاؤں ہي کي ہوتي ہی نہ اُن غریب نوکروں وغیرہ کي جو نوکري سے ہاتھہ دھوئے بغیر ایسے ذلیل دسترخوان کي شرکت سے انکار نہیں کرسکتے کھانا کھلانے میں اس سے بدتر کوئي اَور کارروائي نہیں ہوسکتي کہ ایک دسترخوان پر حالت اور حیثیت کے فرق سے ہر ایک کے کھانوں کي اقسام میں فرق کیا جاوے اگر اس قدر مقدور یا ہمت نہیں ہی نہ وہ سب لوگوں کو جو دسترخوان پر شریک کیئے جاتے ہیں ایک سا کھانا کھلاویں تو نہایت آسان اور نہایت ضرور اور موزوں یہي ہی کہ اُن باقي لوگوں کو دسترخوان پر شریک ہي نہ کیا جاوے اور بہت سے ثواب کي جگہہ تھوڑے ہي ثواب پر قناعت کي جاوے *

پھر مہمانوں کے ساتھہ جو خدمتگار ہوتے ہیں اُن کے کھانے کي نسبت بھي مختلف دستور ہیں --- کہیں تو یہہ معمول ہی کہ جب مہمان کھانا کھا چکتے ہیں تو اُس کے بعد نوکروں کو علیحدہ کھانا کھلایا جاتا ہی اور کہیں اُسي اُجڑے ہوئے دسترخوان پر جس پر سے مہمان اوٹھے ہیں ویسا ہي جھوٹا کھانا کھلانے کے لیئے خدمتگار لوگ بٹھلا دیئے جاتے ہیں کسي جگہہ یہہ دستور ہی کہ مہمانوں کے کھانا کھا چکنے کے بعد وہ کل کھانا جو ہرایک مہمان کے سامنے بچتا ہی عجب گھبراہٹ اور بے ترتیبي کے ساتھہ اُن کے نوکر باندھ لیجاتے ہیں نہیں کسي کپڑے میں سے شوربا ٹپکتا جاتا ہی کہیں چاول بکھر رہے ہیں روٹیوں کے ٹکڑے گرتے جاتے ہیں اور بعض جگہہ نوکروں کو کھانا کھلانا کچھہ ضرور نہیں سمجھا جاتا *

میں چاہتا ہوں کہ ناظرین ان چاروں طریقوں پر غور کریں کہ آیا ان میں کونسا طریقہ مناسب ہی جو لوگ نوکروں کو کھانا کھلانے کے مؤید ہیں اُن کا یہہ عقیدہ ہی کہ چاہے آقا کي مہمانداري میں کچھہ قصور ہوجاوے لیکن نوکروں کي خاطرداري میں کوئي قصور نہ ہو اور سب قسم کے عمدہ عمدہ کھانے اُن کو کھلائے جاویں کیونکہ باہر جاکر یہي لوگ ہماري تعریف کرینگے اور جو لوگ نوکروں کو کھانا کھلانا ضرور نہیں سمجھتے وہ کہتے ہیں کہ یہہ ایک فضول اور لغو حرکت ہی اور صرف اپني نیکنامي اور شہرت کي نیت سے اُسکو

عمل میں لانا اور بھي زیادہ معیوب هی — میں ان دونوں بحثوں کا فیصلہ صرف ناظرین پر چھوڑتا ہوں تاکہ جسکو جو امر پسند ہو وہ اُسپر کاربند ہو لیکن نوکروں کو کھانا کھلانے کے باب میں جو خرابیاں میري نگاہ میں ھیں اُن کو میں بیان کیئے دیتا ہوں●

اول تو یہي مشکل هی کہ کھانے والوں کي تعداد محدود نہیں هوسکتي اور اُسکي وجہہ سے صاحب خانہ کو اپنے انتظام میں خلجان باقي رھتا هی دوم سب سے بڑي دقت یہہ هی کہ اول الذکر اُن تین طریقوں میں سے جنکا اوپر بیان ھوا هی کوئي سا طریقہ نوکروں کو کھانا کھلانے کا اختیار کیا جاوے لیکن یہہ تسلیم کرنا چاھیئے کہ هرایک حالت میں اُن لوگوں کو وهي دسترخوان پرکا بچا ھوا جھوٹا کھانا نصیب ھوتا هی یا ایک ادنی قسم کا کھانا اور یہہ نہایت نا مناسب هی اور علاوہ اُس سے ایک قسم کي توھین اپنے بني نوع کي نکلتي هی جسوقت ایک انسان کسي انسان کے دسترخوان پر هی تو وہ اُس کا ایک عزیز مہمان هی پس اگر کسي شخص میں یہہ همت نہیں هی کہ وہ اُس کو عزیز مہمان کي طرح دیکھے تو بہتر هی کہ ایسي مہمانداري هي سے کنارہ کرے●

میں خیال کرتا ہوں کہ جن خراب دستوروں کا میں نے ذکر کیا هی اُن کي خرابي پر بہت سے لوگ ہونگے جو اتفاق کرینگے مگر اس میں بہت شک هی کہ آیا اُن خرابیوں کي اصلاح پر کتنے شخص آمادہ ہونگے — خراب سے خراب رسم بھي کوئي ایسي نہیں هی جس کي اصلاح کے وقت بعض لوگ اُن اصلاح کرنے والوں کو برا نہ کہیں پس جب تک کوئي شخص اپني طبیعت میں اُسقدر استقلال بہم نہ پہونچا لیوے کہ جاهل آدمیوں کے ناواجب برا کہنے کي کچھہ پرواہ نہ کرے اور " لایخافون لومت لائم " کا مصداق نہ بنے تب تک وہ کسي بدتر سے بدتر رسم کي اصلاح پر بھي جرأت نہیں کرسکتا انسان کبھي کوئي ترقي نہیں کرسکتا جب تک وہ اُس پراني رسم و رواج کے ترک کرنے پر قادر نہو جو اُس کے نزدیک خراب و مضر ثابت ہوجاوے اور وہ قدرت بغیر اس کے حاصل نہیں هوسکتي کہ عوام الناس کے بیجا طعن و تشنیع کي طبیعت پر کوئي اثر نہ ہونے دے سچ کہا هی جس نے کہا هی کہ —

جنہیں ہو خوف بدنامي کا اپني اهل دنیا سے
بھلا کیا خاک دل کا اُن کے کوئي حوصلہ نکلے

راقم
مشتاق حسین

مزاح

مزاح جسکو غلطي سے مذاق کہنے لگے ھیں انسان کي ایک جبلي خاصیت ھی جو کم و بیش تمام افراد انساني میں پائي جاتي ھی — مزاح کو عربي فارسي اُردو میں تین مختلف القاب دیئے گئے ھیں یعني مطائبہ — خوش منشي — خوش طبعي — یہہ تینوں لقب اسبات پر دلالت کرتے ھیں کہ مزاح کا موضوع لہ خوشي کے سوا کوئي أور چیز نہیں ھی — روزانہ محنت و مشقت جو ھر انسان کا فرض ھی اُسکے بعد ھر شخص ایسے مشغلے ڈھونڈھتا ھی جن سے تھوڑي دیر دل بہلے اور دن بھر کي کوفت رفع ھو اور ایسے اوقات میں کوئي مشغلہ مزاح سے بہتر نہیں ھی — ھم اپني زبان میں مزاح کا ترجمہ ھنسي — چہل — دل لگي — ٹھٹھول وغیرہ سے کرسکتے تھے مگر افسوس ھی کہ اب ھماري زبان میں یہہ الفاظ مزاح کے مترادف نہیں رھے بلکہ لچپن — شھدپن — مسخرگي — فحش — دشنام — بیحیائي — دھول دھپہ — جوتي پیزار کو بھي شامل ھیں *

مزاح جب تک مجلس کا دل خوش کرنے کے لیئے نہ کسیکا دل دُکھانے کے لیئے کیا جاے ایک ٹھنڈي ھوا کا جھوکا یا ایک سہاني خوشبو کي لپٹ ھی جس سے تمام پژمردہ دل باغ باغ ھوجاتے ھیں — ایسا مزاح فلاسفہ و حکما بلکہ اولیا و انبیا نے بھي کیا ھی — اس سے مرے ھوئے دل زندہ ھوتے ھیں اور تھوڑي دیر کے لوئے تمام پژمردہ کرنے والے غم غلط ھوجاتے ھیں — اس سے جودت اور ذھن کو تیزي ھوتي ھی اور مزاح کرنے والا سب کي نظروں میں محبوب اور مقبول ھوتا ھی — برخلاف اس کے جب وہ اس حد سے بڑھنے لگتا ھی تو دمبدم ھولناک ھوتا جاتا ھی اور آخر کو اُس سے بجاے محبت کے دشمني اور بجاے خوشي کے غم پیدا ھوتا ھی وہ اخلاق کو اسطرح کہا جاتا ھی جیسے لوھے کو زنگ یا لکڑي کو گُھن - مزاح کرنے والا ایسا بے دید ھوجاتا ھی کہ غیروں کے ھنسانے کے لیئے ایک اپنے عزیز دوست کا خاکا اوڑانے لگتا ھی وہ ایسا بیباک ھوجاتا ھی کہ خدا و رسول پر بھي اُسکي ایک آدہ پھبتي ھوئے بغیر نہیں رھتي - وہ ایسا کذاب ھوجاتا ھی کہ بري خبریں جنکو سنکر خاص یا عام لوگوں کو رنج ھو نہایت خوشي سے اوڑاتا ھی — وہ ایسا بے غیرت ھوجاتا ھی کہ اُسکو سخت سے سخت گالي بھي ناگوار نہیں گذرتي - وہ ایسا مفسد ھوجاتا ھی کہ باتوں باتوں میں لڑائي کرادیني اُسکے نزدیک ایک بات ھوتي ھی — غرض تمام دنیا کے عیوب مزاح کي زیادتي سے انسان میں پیدا ھوجاتے ھیں *

مزاح کے بڑھنے کے مختلف اسباب ھوتے ھیں مگر ھم یہاں وہ خاص سبب بیان کرنا چاھتے ھیں جس کي وجہہ سے مزاح کسي خاص قوم میں رفتہ رفتہ تمسخر و استھزا بلکہ فحش و دشنام کے درجہ کو پھونچکر انساني خصلت سے ایک قومي خصلت بن جاتا ھی اور اس قدر عام ھوجاتا ھی کہ اُس کي برائي اور عیب نظروں سے ساقط ھوجاتا ھي *

هم دیکھتے هیں که آج کل هنسي اور چہل میں جو امتیاز هماري قوم کو حاصل هی وہ تمام هندوستان میں کسي قوم کو حاصل نہیں هی - جتنے ضلع پھکڑ بولنے والے اور پھبتیاں کہنے والے پیدا هوتے هیں اسي قوم میں پیدا هوتے هیں جتني گالیاں ایک مسلمان شریف زادے کو یاد هوتي هیں کسي کو نہیں هوتیں - تمام هندوستان میں جتنے پنچ اخبار هیں اُن کے اڈیٹر اور پروپرائٹر اور کارسپانڈنٹ اسي قوم کے زندہ دل هیں — هندوستاني امیروں اور امیر زادوں کي مجلسوں میں جتنے مسخرے اور رونق محفل پاؤگے اسي قوم کے پاؤگے - واعظوں میں جتنے لطیفه گو اور بذله سنج دیکھوگے اسي قوم کے دیکھوگے — فحش اور بے حیائي کي کتابوں میں ایک بھي ایسي نہوگي جس کا مصنف مسلمان نہوگا - مناظرہ کي کتابیں اسي قوم کے عالموں کي ایسي نکلینگي جس میں ستم ظریفي کا حق ادا کیا گیا هوگا — شاعروں میں کوئي هاجي — هزل گو — ریختي گو — اور گندہ دهن ایسا نہوگا جو قوم کا مسلمان نہو — داستان کہنے والوں میں صرف ایک شخص ایسا سنا گیا هی جو اصل میں قوم کا مسلمان نه تها لیکن آخر اُس کو بھي مسلمان هونا پڑا - الغرض اس قوم کي فصاحت ذهانت اور فضیلت جس قدر مزاح میں صرف هوتي هی ویسي کسي اور کام میں نہیں هوتي پس یہاں نہایت تعجب کے ساتھ یہه سوال پیدا هوتا هی که یہه کمینه خصلت اسي قوم کے حصه میں کیوں آئي هی — شاید اس کا یہه جواب دیا جاوے که تنزل کے زمانه میں هر ایک قوم کے فضائل رذائل کے ساتھ بدل جاتے هیں اور تمام کمینه خصلتیں اور سفله عادتیں خاص و عام میں خود بخود پیدا هو جاتي هیں لیکن غور کرنے کے بعد یہه جواب ناکافي معلوم هوتا هی کیونکه ابھي یہه بات غیر منفصل هی که قومي تنزل اخلاق کے بگڑنے کا باعث هوتا هی یا اخلاق کا بگڑنا قومي تنزل کا باعث هوتا هی پس وهي سوال اب بھي باقي رهتا هی ٭

البته ایک اور جواب همارے خیال میں آتا هی جو غور کے قابل هی — ادنی توجهه سے یہه بات واضح هوتي هی که مزاح کو جس قدر تعلق زبان اور الفاظ سے هی ایسا اور کسي چیز سے نہیں هی — خاص خاص صورتوں کے سوا همیشه هنسي اور چہل الفاظ هي کے پیرایه میں کي جاتي هی - پس اُس زمانه میں جبکه انسان کي اخلاقي تعلیم طفولیت کي حالت میں تهي اور اُس کي منهه زوري اور بد لگامي کا چنداں انسداد نہوا تها ضرور هی که مزاح اور ظرافت نے اُن قوموں میں زیادہ رواج پایا هوگا جن کي زبان میں اُس کي زیادہ قابلیت تهي — اور جہاں تک همکو معلوم هی هم کہه سکتے هیں که جاهلیت کے زمانه میں عرب کي زبان اُسوقت کي تمام زبانوں کي نسبت اسبات کي زیادہ قابلیت رکھتي تهي اُسمیں ایسے الفاظ کثرت سے تهے جو ذو معني رکھتے هوں اور دونوں ایک دوسرے کے ضد هوں جیسے مولی که آقا اور غلام دونوں کو کہتے هیں - اُس میں ایسے

الفاظ بھي بہت کثرت سے تھے جو بہت سے مختلف معنوں کے لیئے وضع کیئے گئے ہوں جیسے عین کہ آنکھہ — چشمہ — ذات اور سونے کو کہتے ھیں — اُس میں مترادف الفاظ بھي بے شمار تھے یعني ایک ایک معني کے لیئے کئي کئي لفظ مستعمل ہوتے تھے جیسے اسد - لیث - غضنفر وغیرہ اُسوقت عرب میں شاعري کا زور بھي اسقدر تھا کہ دنیا کي کسي زبان میں نہ تھا اور اس سبب سے مجاز — کنایہ — استعارہ کا وہاں سب جگہہ سے زیادہ برتاؤ تھا اور یہہ تمام باتیں ایسي ھیں جو اہل زبان کو مزاح کي طرف خود بخود مائل کرتي ھیں کیونکہ مزاح میں زیادہ تر ایسے ھي لفظوں کا استعمال ہوتا ھے ٭

مزاح میں جو خوشي متکلم اور مخاطب کو حاصل ہوتي ھے وہ ایک طبعي بات ھے پس اگر اُس کي مزاحمت نہ کي جاے تو ضرور رفتہ رفتہ وہ حد اعتدال سے متجاوز ہوجائیگا اور تمسخر و استہزا بلکہ فحش و دشنام تک نوبت پہونچ جائیگي — عرب کا بھي ایسا ھي حال ہوا — جس وقت خدا تعالی نے اُس قوم میں خاتم‌النبیین کو مبعوث کیا اُس وقت یہہ ذمیم خصلت اُن میں حد سے زیادہ پھیلي ہوئي تھي — اُن کے ہاں سب و شتم و قذف کا کچھہ عیب نہ تھا — اُن کے مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے تمسخر اور استہزا کرتے تھے — وہ ایک دوسرے کو برے ناموں اور برے القاب سے یاد کرتے تھے — اُن کے اشعار میں ہجو اور فحش کثرت سے ہوتا تھا چنانچہ بہت سي آیتیں قرآن میں اور بہت سي حدیثیں صحاح میں ایسي موجود ھیں جن سے معلوم ہوتا ھے کہ مزاح - سخریت - استہزا - سب - لعن - قذف - فحش - بذاءت - لمز اور تنابز بالالقاب اُن کے ہاں شدت سے رائج تھا — مگر آنحضرت کي پاک تعلیم سے جیسا کہ آگے ذکر کیا جائیگا چند روز میں یہہ تمام برائیاں نیست و نابود ہوگئیں اور صرف اُس قدر مزاح باقي رہ گیا جو سوسئیٹي کے لیئے باعث زینت ھے - خلافت راشدہ کے زمانہ میں بھي یہي حال رہا بلکہ جو لوگ صاحب ہیبت و وقار تھے وہ اُس پسندیدہ مزاح کو بھي پسند نہ کرتے تھے چنانچہ ایک بار عمر فاروق کے سامنے چند صحابیوں کے نام لیئے گئے جو اُس وقت خلافت کے لایق سمجھے جاتے تھے اُنہوں نے ہر ایک کي نسبت کچھہ کچھہ اعتراض کیئے اور حضرت امیر کے نام پر صرف یہہ کہا کہ ہو رجل کثیرالدعابۃ یعني اُنکے مزاج میں مزاح بہت ھے - جب خلافت راشدہ کا زمانہ گذر گیا اور اسلام میں شخصي سلطنت کي بنیاد پڑي اور وہ وقت آیا جسکي نسبت مخبر صادق نے ثم یصیر ملکا عضوضاً کہا تھا اب تمام طبقات انام کو ایک خاص شخص کي مرضي اور راے کا تابع ہونا پڑا - فقیہوں نے خلفا کے جذبات نفساني پورے کرنے کے لیئے شرعي حیلے تراشنے شروع کیئے — شعرا کو فاسق و فاجر بادشاہوں کي مدح میں قصائد غرا انشا کرنے پڑے مسخرہ اور ندیم بجاے مشورہ اور صلاح نیک کے لطائف و مضحکات سے اُنکے دل لبھانے لگے — چونکہ مزاح اور ظرافت عرب کے خمیر میں تھي گو

وہ نبي برحق كي تعليم سے ايک مدت تک اُسکو بهولے رهے ليكن جب زمانه كي حالت خود اُسكي متحرک هوئي پهر اپني اصلي خاصيت پر آگئے تاهم اُمويه كے عهد ميں بسبب قرب عهد رسالت كے مزاح اور ظرافت محدود رهي ليكن عباسيه كے زمانه ميں اُس نے خوب رونق پائي - بذله سنج مصاحبوں كي جماعت بهي سامان عيش و نشاط كا ايک جزواعظم قرار پائي — بغير اُنكے شبستان خلافت سونا سمجها جاتا تها — سفر اور مقام ميں مصاحب اور نديم خليفه كے همراه رهتے تهے — پهر جسقدر اُن كي فتوحات بڑهتي گئيں يهه رنگ بهي اُنكے ساتهه ساتهه پهيلتا گيا مگر اُمويه اور عباسيه كے آخير زمانه تک ظاهرا فحش اور هزل نے مسلمانوں ميں چنداں رواج نه پايا تها — البته ايران ميں جاكر بعض اسباب ايسے جمع هوئے كه مزاح حداعتدال سے بهت بڑه گيا چنانچه سعدي شيرازي كے مطائبات اور انوري و شفائي كے اهاجي و هزليات اور سب سے زيادہ فارسي مصطلحات كي كتابيں اس كي گواہ هيں - وهاں هنسي اور چهل اس درجه كو پهنچ گئي تهي كه اصحاب فضيلت اُسكي مشق بهم پهنچاتے تهے تاكه اُسكے ذريعه سے تقرب سلطاني حاصل كريں - وهاں فحش اور هزل كا نام مطائبه ركها گيا تها چنانچه مطائبات سعدي مشهور هيں - وهاں لفظ ظرافت جسكے معني عربي ميں زيركي اور دانائي كے هيں هنسي اور چهل كے معنوں ميں مستعمل هونے لگا تها (جيسا كه آج تک هندوستان ميں بهي مستعمل هے) يعني بڑے لايق و فايق وهي لوگ سمجهے جاتے تهے جو هنسي اور چهل ميں كمال ركهتے تهے - يهي رنگ چغتائيه كے عهد ميں فارسي زبان كے ساتهه ايران سے هندوستان ميں آيا ●

اگرچه اسلام كي سلطنت شخصيه ميں بهي بهت سے بادشاہ جنكو مهمات سے فرصت كم ملي يا جنكے مزاج ميں قدرتي هيبت اور وقار تها نهايت سنجيدہ گذرے هيں جن كے دربار ميں كسيكو بيهودہ گوئي كي مجال نه تهي مگر اكثر اُن كے برخلاف تهے خصوصاً وہ جن كا ملک كئي كئي پشت سے خارجي حملوں سے محفوظ تها اور نهايت اطمينان كے ساتهه عيش و عشرت ميں زندگي بسر كرتے تهے - انساني نسلوں كي قديم سے يهه خاصيت رهي هے كه جنكو دولت يا سلطنت وراثتاً بغير سعي و كوشش كے هاتهه لگي هے اور بغير كسي مزاحمت كے وہ اپني حالت پر چهوڑ ديئے گئے هيں اُنهوں نے كبهي اُس عطيه غيبي كي كچهه قدر نهيں كي — وہ اُس كي نگهداشت اور محافظت سے غافل هوكر عيش و عشرت ميں ايسے منهمک هوئے هيں كه دنيا و ما فيها كو فراموش كرديا — جب وہ عيش كرتے كرتے تهک جاتے هيں تو اُس ميں كوئي نيا اختراع كرنا چاهتے هيں اور جب اُس نئے اختراع سے بهي طبيعت سير هوجاتي هے تو اُس سے اور آگے بڑهنا چاهتے هيں يهاں تک كه وہ نيچرل لذتوں سے گذر كر اَن نيچرل لذتوں كے طلبگار هوتے هيں اب اُن كي حالت چوپايوں اور جانوروں سے بهي بدتر هو جاتي هے اور اُن كے تمام فضائل مبدل

به رذائل هوجاتے هیں — أنكي جرأت بيحيائي هوجاتي هى أنكي سخاوت اسراف هوجاتا هى أن كي شجاعت بيرحمي هوجاتي هى — أنكي اولوالعزمي بوالهوسي بن جاتي هى — أن كے مذاق ايسے فاسد هوجاتے هيں كه جو لذت روح كو پند و حكمت سے هوني چاهيئے وهي لذت أنكو فحش اور هزل سے حاصل هوتي هى - جب خود مختار بادشاهوں كي ايسي حالت هوجاتي هى تو ملك كے خاص و عام كو وهي روپ بهرنا پڑتا هى جو أن كے درخور مزاج هو خصوصاً وہ فرقه جو مذهب و ملت كي رو سے بادشاه كا همقوم هوتا هى اور جسكو به نسبت اور قوموں كے تقرب اور حضوري كا زيادہ موقع ملتا هى يا زيادہ أميد هوتي هى أسكو سب سے زيادہ دربار داري اور مصاحبت كي وہ تمام لياقتيں حاصل كرني پڑتي هيں جو بادشاه كے نزديك لياقتيں سمجهي جاتي هيں اگر أسكو گانے بجانے كا شوق هى تو هزاروں بهلے مانس گانا بجانا سيكهتے هيں اگر أسكي طبيعت حسن پرستي اور هوا و هوس كي طرف مائل هى تو هزاروں اهل علم غزل واسوخت مثنوي لكهنے ميں كمال بهم پهنچاتے هيں — اگر وہ خود پسند اور خوشامد پسند هى تو شعرا كو بهاٹ بننا پڑتا هى اور قصيدہ گوئي ميں يدطولى حاصل كرتے هيں — اگر أس كو هنسي اور چهل سے رغبت هى تو هزاروں سنجيدہ اور متين آدمي مسخرہ پن اختيار كرتے هيں - يهي حال خاندان چغتائيه كے آخري دورہ ميں هوا — هنسي اور ٹهٹهول كي چشم بد دور اوپر هي سے بنياد جمتي چلي آتي تهي يهاں تك كه عالمگير جيسے روكهے اور متشرع بادشاه كے دربار ميں بهي نعمت خاں جيسا ظريف اور بذله سنج موجود تها — مگر محمد شاه كے عهد ميں ظرافت يهاں تك بڑهي كه منجر به تمسخر و استهزا هوگئي — بادشاه ملك كا انتظام اوروں پر چهوڑ كر آپ همه تن عيش و عشرت ميں مستغرق هوگيا — ناچ رنگ اور شراب و كباب كے سوا كوئي شغل نه رها — تمام اعيان سلطنت بادشاه عهد كي طبيعت كا ميلان ديكهكر أسي رنگ ميں رنگے گئے — اميروں ميں باهم نوك جهوك هونے لگي — مردوں ميں نواب اميرخاں اور عورتوں ميں نور بائي ايك ايك پر پهبتياں كهتے تهے يهاں تك كه برهان الملك اور آصف خاں جيسے سنجيدہ آدميوں پر بهي أنكے وار چلتے تهے اور أنكو بهي كبهي كبهي اپني وضع كے خلاف جواب دينا پڑتا تها — يهه رنگ رفته رفته خاص و عام ميں پهيل گيا اور تمام امرا كي مجلسوں ميں مسخرہ پن هونے لگا اور اسطرح محمد شاه رنگيلے كي بدولت تمسخر اور استهزا اعلى سے ادنى تك تمام طبقوں ميں پهيل گيا - پهر جب نواب سعادت عليخاں كے ساتهه دلي كي زبان لكهنؤ ميں گئي تو زبان كے ساتهه هي ساتهه يهه رنگ بهي وهاں پهونچا — لكهنؤ ميں أس نے اور بهي زيادہ ترقي پائي وهاں كے اكثر كار فرما ايسے هوئے جو تعيش و كامراني ميں محمد شاه پر بهي سبقت ليگئے أن كے هاں بهي مسخرہ پن كا بازار خوب گرم رها يهاں تك كه نواب سعادت عليخاں ثاني جيسے

مدبر اور هوشمند کو بهي سید انشاءالله خاں بغیر چین نه آتا تها — الغرض جسقدر مسلمانوں کي زبان یعني اُردو هندوستانکے اطراف میں پهیلتي گئي اُسي قدر یهه خصلت بهي پهیلتي گئي کیونکه مزاح اور زبان جیسا که اوپر بیان کیا گیا هی لازم و ملزوم هیں اور چونکه دهلي اور لکهنؤ کي زبان اُردو کے لحاظ سے تمام هندوستان پر ترجیح هی اسلیئے یہہ دونوں شهر هنسي اور چهل کے لحاظ سے بهي اور شهروں سے بالاتر رهے ●

ان تمام خرابیوں پر بهي جب تک مسلمانوں میں تهوڑي بهت تعلیم و تربیت رهي تب تک تمسخر اور استهزا نے ایک حد معین سے تجاوز نهیں کیا اور شرفا اور خواص کي مجالس میں زیاده تر بذله سنجي اور لطیفه گوئي هي پر قناعت رهي مگر جب نکبت اور ادبار کي گهٹا چاروں طرف چهاگئي اور بے علمي و جهالت کا بازار گرم هوا تو شریف زادوں کو وه صحبتیں ملنے لگیں جهاں گالي گلوچ دهول دهپه جوتي پیزار هي کا نام دل لگي تها رفته رفته یهه لچپن اور بیحیائي ادنی سے اعلی تک تمام خاندانوں میں وبائے عام کي طرح پهیل گئي اور اُس کي برائي کا خیال کم هوتے هوتے تقریباً تمام قوم کے دل سے بالکل جاتا رها — پهلے ساري مجلس میں ایک آده آدمي بذله سنج هوتا تها کیونکه اُس وقت بذله سنجي کے لیئے ذهانت اور جودت طبع کے علاوه کسي قدر علم و فضل بهي درکار تها چنانچه محمد شاه کے دربار میں صرف نواب امیر خاں هي ایک ایسا شخص تها جو اس خدمت سے عهده برا هوتا تها مگر اب هر مجلس میں ایک مجمع ظریفوں کا هوتا هی کیونکه اب بات بات میں محل بے محل فحش اور هزل بکنا ہي داخل ظرافت سمجها جاتا هی اور اعلی درجه کي ظرافت صرف چند باتوں پر منحصر هی — مثلاً کوئي ایسا فحش بکنا جو حضار مجلس نے پهلے کم سنا هو — یا فحش سے بهري هوئي واهي تباهي نقلیں بیان کرني — کوئي ایسا لفظ بولنا جس کے سننے سے شرم آئے — کوئي ایسي حرکت کرني جسے دیکهه کر هنسي آئے — کسي دوست کے جهوٹے سچے عیب ظاهر کرنے یا کوئي ایسي چبهتي هوئي بات کهني جس سے ایک دوست کا دل دُکهے اور باقي سب لوگ هنسیں — کسي نئے آدمي پر جس سے شناسائي نهو کوئي پهبتي کهني — یا اُس کي صورت دیکهکر خواهي نخواهي قهقهه لگانا — کسي مقدس آدمي کو جس کا نام همیشه تعظیم سے لیا جاتا هو گالي سے یاد کرنا — کوئي ایسي خبر اُڑاني جسے سنکر سخت رنج هو — کوئي ایسي عجیب روایت کرني جو عادةً محال هو — غرض هنسنا هنسانا دل دُکهانا یا بیحیائي کا نام اب ظرافت رکها گیا هی اور چونکه غریب اور محنتي آدمیوں کو دو چار گهڑي هنسنے بولنے کي مهلت بهت کم ملتي هی اس سبب سے فحش و دشنام اور بیهوده باتیں زیاده تر آسوده اور مرفه‌الحال لوگوں میں سني اور دیکهي جاتي هیں ●

اس ذمیم خصلت کي بدولت اُردو زبان نے جو که خاص مسلمانوں کي زبان کهلاتي

هی بہت کچھہ وسعت پیدا کی هی — غالباً دنیا میں کوئی زبان ایسی نہوگی جس میں
ہماری زبان کی برابر گالیاں اور فحش و بے شرمی کے الفاظ اور محاورات بھرے ہوئے ہوں —
ایک فاضل انگریز نے انہیں دنوں میں اُردو زبان کی ایک ڈکشنری انگریزی میں لکھی
هی جس پر انگریزی اخبار نویسوں نے یہہ اعتراض کیا تھا کہ اس ڈکشنری کو فوربس اور
شکسپیر پر اس کے سوا کوئی ترجیح نہیں هی کہ اُس میں ہزاروں گالیاں اور فحش کے
محاورے ایسے ہیں جو اُن میں نہیں ہیں لیکن مصنف نے ایک مختصر جواب دیکر
سب کو ساکت کردیا — اُس نے کہا کہ فوربس اور شکسپیر صرف لغات اُردو کی ڈکشنریاں
ہیں اور ہماری کتاب لغات اُردو کے سوا ہندوستانیوں کی طبیعت کا بھی آئینہ هی جسمیں
اُن کے اخلاق اور خصائل اور جذبات نہایت عمدہ طور سے نظر آتے ہیں اگرچہ مصنف نے
اس مقام پر ہندوستانیوں کا عام لفظ لکھا هی مگر حقیقت میں اُس کتاب سے زیادہ تر
مسلمانوں هی کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں کیونکہ جہاں تک ہمکو معلوم هی اُس میں فحش
اور بیہودگی کے وهی الفاظ ہیں جو مسلمانوں کی بول چال سے مخصوص ہیں اور جو
خاص اُنہیں کی سوسئیٹی میں وضع ہوئے ہیں ●

افسوس هی کہ یہہ ذمیم خصلت اب اس درجہ کو پہونچ گئی هی کہ واعظ جو اپنی
مجلس وعظ کو گرم کرنا چاہے اُس کو ضرور هی کہ آیتوں اور حدیثوں کی ضمن میں
کچھہ تمسخر کی چاشنی بھی دیتا رہے — اخبار کا مالک جو اپنے پرچہ کو رونق دینی
چاہے اُس کو اس کے سوا کچھہ چارہ نہیں کہ اپنے اخبار کو پنچ بنائے مصنف جو کوئی
کتاب لکھکر اُس کے حق تصنیف سے فائدہ اُٹھانا چاہے اُس کا فرض هی کہ اپنی کتاب کی
بنیاد ہنسی اور ٹھٹول پر رکھے — شاعر جو مشاعرہ کو گرم کرنا چاہے اُس کی تدبیر
یہی هی کہ فحش اور ہزل سے اُسکا کوئی مصرع خالی نہو — اہل مناظرہ کی بڑی
کامیابی یہہ هی کہ اُنکی تحریر میں اعتراض اور جواب کی جگہہ فریق مخالف پر
نئی پھبتیاں اور آوازے توازے ہوں ●

دنیا کی تمام قوموں کی تفریق مذہب و ملت کے لحاظسے کی گئی هی جیسے ہندو —
مسلمان — پارسی — یہودی — عیسائی — پس جو اچھی یا بری خصلت کسی خاص
قوم کے ساتھہ مخصوص ہوجاتی هی اُس سے یہہ خیال پیدا ہوسکتا هی کہ اُس قوم کی
مذہبی تعلیم کا مقتضا یہی ہوگا اور اس سے صاف ظاہر هی کہ جو قوم خوش نصیبی سے
کسی نیک خصلت میں ضرب المثل ہوجاتی هی وہ نہ صرف اپنی قوم کو بلکہ اپنے مذہب
کو بھی نیک نام کرتی هی اور جو قوم بد نصیبی سے کسی بری خصلت میں انگشت نما
ہوجاتی هی وہ نہ صرف اپنی قوم کو بلکہ اپنے مذہب کو بھی بدنام کرتی هی — اسلام نے
انسان کی تہذیب اور اصلاح میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا اُس نے مزاح کو صرف

وهیں تک جائز رکھا هی جس سے خوشی حاصل هوتی هی اور اخلاق پر برا اثر نهیں هوتا - آنحضرت فرماتے هیں که میں بهی مزاح کرتا هوں مگر کوئی بات بیجا نهیں کهتا - آپ خود بهی کبهی مزاح فرماتے تهے اور اگر دوسرا شخص کوئی لطیف مزاح کرتا تها تو مسکراکر خاموش هوجاتے تهے لیکن هروقت یا بهت مزاح کرنے کو ناپسند کرتے تهے اور سخریت و استهزا سے سخت ممانعت کرتے تهے یعنی کسیکی حقارت یا پرده دری کرنی جسپر لوگ هنسیں یا کسیکی نقل اوتارنی یا کوئی اور ایسی بات کرنی جس سے دوسرا شخص ذلیل هو اور فحش اور سب ولعن کو نهایت مبغوض سمجهتے تهے یهانتک که بتوں تو بهی سب کرنے سے منع فرماتے تهے - ایکبار کچهه لوگ مخالفین کے مقتولوں کو جو بدر میں مارے گئے تهے برائی سے یاد کر رهے تهے آپ سنکر ناراض هوئے اور انکو سخت ممانعت کی - آپ نے یهه بهی فرمایا هی که طعن کرنے والا - لعنت کرنے والا — فحش بکنے والا اور بیهوده گو مومن نهیں هی آپ کی ممانعت کا ایسا موثر طریقه تها که کتب حدیث میں اکثر مثالیں ایسے لوگوں کی موجود هیں جنهوں نے ایکبار کی ممانعت پر تمام عمر فحش وغیره زبان سے نهیں نکالا — مثلاً آپ نے ایکبار فرمایا که اپنے ماں باپ کو گالی دینا گناه عظیم هی لوگوں نے عرض کیا که حضرت ایسا کون هوگا جو اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتا هوگا — فرمایا جو شخص کسیکو ماں باپ کی گالی دیکر اس سے اپنے ماں باپ کو گالیاں دلواتا هی حقیقت میں وهی ان کا گالیاں دینے والا هی ٭

اسلام کی یهه تعلیم عرب میں استدر پهیلی که فحش اور بے شرمی کی باتیں وهاں سے گویا بالکل مفقود هوگئیں - قرآن میں ایسی چیزوں کے بیان میں جنکے نام لینے سے نفرت یا شرم آتی هی مجازاً اور کنایتاً برتا گیا هی مثلاً جاے ضرور کے لئے غائط کا لفظ لایا گیا هی جس کے معنی گهڑے یا نشیب کی زمین کے هیں جهاں عرب حاجت ضروری کے لئے جایا کرتے تهے - یا مثلاً هم بستری کے لئے ملامسة - مس - اور اتیان وغیره کے الفاظ استعمال کئے گئے هیں جنکے معنی چهونے یا آنے وغیره کے هیں - عرب کے لئے جو که لطف زبان اور استعاره و کنایه پر جان دیتے تهے یهه ایک نهایت عمده تعلیم تهی — چنانچه اسی بنا پر انکے هاں صدها استعارے ایسے لفظوں کی جگهه مستعمل هونے لگے جیسے وقاع کے لئے لمس — مسیس - مس - دخول - صحبت وغیره اور بول و براز کے لئے قضاے حاجت تغوط - تبرز وغیره اور عورتوں کے لئے فی العجب - من وراء الستر - ام الاولاد - وغیره - اس قسم کی تهذیب عرب میں ایسی پهیلی تهی که جتنا بدن کپڑوں سے اکثر ڈهکا رهتا هی اسکا نام لینا خلاف شرم و حیا سمجها جاتا تها - ایکبار خلیفه عمرابن عبدالعزیز کی بغل میں کچهه نکلا تها لوگ انکی عیادت کو گئے اور پوچها که من این خرج - خلیفه نے جواب میں صاف بغل کا نام نه لیا بلکه یهه کها که خرج من باطن البدن — مزاح و ظرافت بهی عرب میں

خلفاے اُمویہ کے عہد تک بہت کم رہا لوگ اپنی اولاد کو مزاح سے بھی ایسا ہی منع کرتے تھے جیسے اور برائیوں سے — بہرحال اسلام نے اس باب میں بھی ہدایت و ارشاد کا حق پورا پورا ادا کردیا تھا اور ایک ایسی قوم سے جنکی سرشت میں ظرافت اور مزاح پیدا کیا گیا تھا اُس کو گویا کہ بالکل نیست و نابود کردیا تھا لیکن بدنصیبی سے وقتاً فوقتاً ایسے اسباب جمع ہوئے کہ یہہ خصلت مسلمانوں میں بڑھتے بڑھتے انتہا کے درجہ کو پہونچ گئی اور جس قوم کو نبی برحق نے اُس سے ہمیشہ کے لیئے پاک کرنا چاہا تھا وہ داغ بدنامی بنکر ہمیشہ کے لیئے اُن کی پیشانی پر لکھی گئی اور پورا ہوا وہ جو کلام الٰہی میں ارشاد ہوا تھا کہ انک لا تہدی من احببت و لکن اللہ یہدی من یشاء (یعنی اے نبی تو اپنے پیاروں کو ہدایت نہیں کرسکتا بلکہ خدا جس کو چاہتا ہی ہدایت کرتا ہی) •

یورپ کی قوموں نے جس طرح اور تمام اخلاقی برائیوں کی اصلاح کی ہی اسی طرح اُنہوں نے اس برائی کو بھی مٹایا ہی اُن کے ہاں فحش اور ہزل اس قدر مفقود ہوا ہی کہ لغت کی کتابوں میں بھی اُس کا پتا نہیں لگتا — اُنہوں نے مشرقی کتابوں کے ترجمے جو اپنی زبانوں میں کیئے ہیں اُن میں جہاں فحش و ہزل کا موقع آگیا ہی اُس مطلب کو ایسے لطیف پیرایہ میں ڈھال کر لکھا ہی جس میں فحش باقی نہ رہے اور مدعا بخوبی ادا ہو جاوے اُن کی مجلسوں میں یا اُن کی تحریروں میں اگر مزاح کی باتیں ہوتی ہیں تو اس قدر لطیف اور دقیق ہوتی ہیں کہ ہم لوگ اُس کو مشکل سے مزاح کہہ سکتے ہیں — جنگ روم و روس کے آغاز میں ایک نہایت لطیف مطائبہ وزیر ہند اور اُن کی لونڈی کا کسی اخبار میں نقل کیا گیا تھا اُس کو سنکر ہمارے ایک مسلمان دوست سخت متعجب ہوئے اور فرمایا کہ اس میں کونسی بات ظرافت کی ہی — اُنکی ہنسی اور چہل کا سب سے بڑا نمونہ پنچ اخبار ہوتے ہیں جن میں وہ حد سے زیادہ ظرافت خرچ کرتے ہیں مگر اُن کی ظرافت صرف اس غرض سے ہوتی ہی کہ کسی قانون کی اصلاح ہو یا کوئی غلط پالسی گورنمنٹ کی بدل جاے یا کسی باب میں قوم کو غیرت دلائی جاے — ایسی ظرافت ہمارے نزدیک عین حکمت ہی اور ہماری قوم کے بعض ریفارمر جو کبھی کبھی مزاح کے پیرایہ میں کوئی مضمون لکھتے ہیں گو وہ بالفعل نا عاقبت اندیشوں کو ناگوار گذرتے ہیں لیکن بہت جلد وہ زمانہ آنے والا ہی کہ اُن کی نہایت تعظیم کی جائیگی اور اُن کے دلدوز فقرے اور دل شکن طعنے شفیق اُستاد کی زد و کوب سے زیادہ قدر کے لائق سمجھے جائینگے •

راقم ————

خاکسار الطاف حسین حالی از دہلی

عزم جزم

يهي ايک شی هی جو انسان کو دين و دنيا دونوں ميں کامياب کرتي هی — مگر يهه ايک دوسري چيز کا نتيجه هوتا هی جسکو مستر فاستر نے " دسيشن آف کريکتر " يعني تصفيةالعمل سے تعبير کيا هی — يعني اسبات کا فيصله که ميں کيا هونگا اور کيا کرونگا — درحقيقت انسان کے ليئے اسکا فيصله نهايت ضرور هی' بلکه جب انسان بچپن کي حالت ميں هوتا هی اور اس امر عظيم کا خود فيصله کرنيکے لايق نهيں هوتا تو اُسکے مربيوں کا فرض هی که وه خود اُسکے ليئے اُسکا فيصله کريں — اور جب وه خود اس امر کے فيصله کے لائق هو تو اُسکو اختيار هوگا که خواه اُسي فيصله کو بحال رکهے اور چاهے منسوخ کر کے خود اُسکا فيصله کرے — تمام سويليزد ملکوں ميں ايک عام رواج هی که جب بچا تعليم پانيکي عمر کو پهونچتا هی تو اُسکے مربي اس امر کا فيصله کرتے هيں اور اُس فيصله کے مطابق اُسکي تعليم و تربيت کا بندوبست کرتے هيں' مگر افسوس هی که همارے ملک اور بالتخصيص هماري قوم کے بزرگوں کو اسبات کا که وه اپني اولاد کے ليئے اس امر عظيم‌الشان کے فيصله کي تدبير کريں کچهه بهي خيال نهيں هی — وه پيشه‌ور جنکو هم نهايت حقارت سے ديکهتے هيں اسبات کا بخوبي تصفيه کرچکے هيں که جو هم هيں وهي وه هونگا بقول شخصے *

ميراث پدر خواهي علم پدر آموز

مگر هماري قوم کے اُن لوگوں کا کيا حال هی جو اپنے تئيں اشراف (نسبي اشراف نه حقيقي اشراف) يا دولت مند صاحب جاه و حشم سمجهتے هيں' کيا اُنکا بهي يهه خيال هی که جو هم هيں وهي وه هوگا ! ! اگر يهي هو تو وه نهايت غلطي پر هيں *

کوئي زمانه انسان پر ايسا نهيں گذرتا که اُسکو اُس امر کے تصفيه کي حاجت نهو صرف اتنا فرق هی که جسطرح رفته رفته يهه امر عظيم‌الشان هوتا جاتا هی اُسکے موافق اُسکا تصفيه بهي عظيم‌الشان هوجاتا هی — ايک اهل پيشه کا لڑکا ابتدائي عمر سے هي اُسکا فيصله کرليتا هی که ميں وهي هونگا جو ميرا باپ هی اور وهي کرونگا جو ميرا باپ کرتا هی — ايک طالب علم جو ابتدائي تعليم شروع کرتا هی جب تک وه اسکا فيصله نکرلے که ميں کيا هونگا اور کيا کرونگا اُسوقت تک اُسکو تعليم ميں بهي کبهي کاميابي نهيں هوتي — بهت سے طالب علموں کو هم ديکهتے هيں که کسي قسم کي تعليم شروع کرتے هيں اور پهر اُس سے ادهورا کر چهوڑ ديتے هيں' اسکا سبب درحقيقت يهي هوتا هی که اُنهوں نے اسبات کا که وه کيا هونگے اور کيا کرينگے بخوبي فيصله نهيں کيا اور اسي سبب سے اُن ميں عزم جزم پيدا نهيں هوا جو تمام مشکلات کا آسان کرنے والا اور هرايک موانع پر غالب آنے والا هی *

اس زمانہ کے بعد انسان پر ایک ایسا زمانہ آتا ھی جس میں اس امر کا تصفیہ زیادہ تر عظیم‌الشان ھوجاتا ھی – جب وہ اپنی ضروری تعلیم و تربیت سے فارغ ھوتا ھی اور ایک قسم کی تمیز اور سمجھہ حاصل کرتا ھی تب اُسکو خود اپنے سے آپ پوچھنا ھوتا ھی کہ میں کیا ھونگا اور کیا کرونگا ' اُسوقت اس امر کا تصفیہ بلاشبہہ نہایت نازک اور عظیم‌الشان ھوجاتا ھی – اگر وہ اس کے تصفیہ پر قادر نہیں ھوتا تو ھمیشہ خراب و خستہ رھتا ھی اور اگر بخوبی تصفیہ کرلیتا ھی اور تصفیہ میں کچھہ غلطی بھی نہیں کرتا تو اُس میں عزم جزم پیدا ھوتا ھی اور ضرور بالضرور وہ اُس میں کامیابی حاصل کرتا ھی — اس سے ثابت ھوتا ھی کہ جو انسان اسبات کا فیصلہ نہیں کرلیتا کہ وہ کیا ھوگا اور کیا کریگا دنیا میں محض لاشی ھی *

بہت سے لوگ ھیں جو اس تصفیہ کا مدار عارضی امور پر رکھتے ھیں جیسےکہ ھماری قوم کے رئیسوں اور دولت مند لوگوں کا حال ھی' وہ خیال کرتے ھیں کہ جو اتفاقیہ ریاست اور دولت ھمارے ھاتھہ آگئی ھی وہ ھمیشہ ھمارے ھاں رھیگی' اُن کی اولاد سمجھتی ھی کہ ھمکو ایسی موروثی جائداد ھاتھہ آنے والی ھی کہ جس عیش و آرام سے ھم بسر کرنا چاھینگے بسر کرسکینگے' اور اسپر وہ یہہ فیصلہ کرتے ھیں کہ ھمکو کچھہ نہونا چاھیئے ھم امیر ھونگے رئیس ھونگے تعلقدار ھونگے اور اُنھی کے سے کام کرینگے' اسی خیال نے ھماری قوم کے رئیسوں اور رئیس زادوں اور تعلقداروں اور تعلقدار زادوں کو ڈبودیا ھی' مگر وہ اس خیال میں بڑی غلطی پر ھیں' امور عارضی کو نہ قیام ھی اور نہ وہ ایک حال پر رھتے ھیں اور نہ وہ اس امر کے تصفیہ سے کہ میں کیا ھونگا اور کیا کرونگا کچھہ علاقہ رکھتے ھیں — یہہ سوال عارضی امور سے علاقہ نہیں رکھتا بلکہ انسان کی ذات سے تعلق رکھتا ھی' وہ یہہ پوچھتا ھی کہ میں کیا ھونگا یعنی کیا چیز اپنے میں پیدا کرونگا — اور پھر جو چیز مجھہ میں پیدا ھوگی اُس سے کیا کرونگا *

بہت سے لوگ ھیں جو ھرایک چیز کا نتیجہ فائدہ مندی قرار دیتے ھیں اور اسمیں کچھہ کلام نہیں کہ فائدہ مندی ھرایک چیز کا ضروری نتیجہ ھونا چاھیئے' مگر وہ لوگ فائدہ مندی کے لفظ کو خاص معنوں میں محدود کرتے ھیں اور جب وہ دیکھتے ھیں کہ ایک شخص کو جسنے اپنا اور اپنے عمل کا کچھہ بھی تصفیہ نہیں کیا تھا اتفاقیہ دولت ھاتھہ آگئی ھی اور جسنے اپنا اور اپنے عمل کا بخوبی تصفیہ کیا تھا اور اُس میں کامیاب بھی ھوا تھا اُس کو کچھہ نتیجہ اُس کا نہیں ملا ھی' تو وہ سب امور کو تقدیر پر منحصر کرتے ھیں اور اسبات کے تصفیہ کی کہ میں کیا ھونگا اور کیا کرونگا کچھہ ضرورت نہیں سمجھتے' اسی خیال نے ھماری قوم کے لوگوں کو پست ھمت کردیا ھی اور عزم جزم کا مادہ اُن میں سے کھو دیا ھی' اس مقام پر میں اس مسئلہ سے بحث کرنا نہیں چاھتا مگر یہہ کہتا ھوں کہ اگر

یہی ہو تو بھی دو جداگانہ باتوں کو غلطی سے مخلوط کردیا جاتا ہی — میں کیا ہونگا اور کیا کرونگا ایک جداگانہ امر ہی اور اُس سے کیا پاؤنگا جداگانہ سوال ہی پس اگر پچھلا سوال تقدیر ہی پر محمول ہو تو پہلے سوال کو پچھلے سوال سے کچھہ تعلق نہیں ہی *

فائدہ مندی کے معنوں کو محدود کرنا سب سے پہلی غلطی ہی بڑی فائدہ مندی اسی میں ہی کہ انسان اس امر کا تصفیہ کرلے کہ میں کیا ہونگا اور کیا کرونگا — ایک بڑے فلاسفر کا قول ہی کہ دنیا میں سب سے زیادہ خوش زندگی سور کی سی زندگی ہی اور سب سے زیادہ رنجیدہ زندگی سقراط کی سی زندگی ہی مگر میں اُس خوش زندگی کے مقابلہ میں اُس رنجیدہ زندگی کو پسند کرتا ہوں — جو لوگ کہ اپنا اور اپنے عمل کا تصفیہ نہیں کرلیتے اور اتفاقیہ دولت کو پہونچ جاتے ہیں بلاشبہہ خوش زندگی بسر کرتے ہیں مگر اُن کی وہ خوش زندگی سور کی سی خوش زندگی ہی جس کو بجز سور کے اور کوئی انسان پسند نہیں کرسکتا' سقراط کی زندگی جس کو رنجیدہ زندگی سے تعبیر کیا ہی در حقیقت وہی خوش زندگی ہی' اُس زندگی اور دوسری قسم کی زندگی میں ایسا ہی فرق ہی جیسا کہ روحانی اور جسمانی چیز میں ہی' پس ہر انسان کو اس پچھلی خوش زندگی حاصل کرنے میں کوشش کرنی اور اُس پہلی خوش زندگی سے پرہیز کرنا واجب ہی *

قطع نظر اس کے انسان خواہ سور کی سی خوش زندگی اختیار کرے خواہ سقراط کی سی رنجیدہ زندگی دونوں کے لیئے اس امر کا تصفیہ کہ میں کیا ہونگا اور کیا کرونگا ضرور ہی بغیر اس کے انسان کچھہ کرہی نہیں سکتا نہ وہ سور کی سی خوش زندگی حاصل کرسکتا ہی نہ سقراط کی سی رنجیدہ زندگی — دنیا میں بہت بڑے بڑے خدا پرست گذرے ہیں جنہوں نے اپنا عیش و آرام جان و مال اپنی دانست میں خدا کے لیئے صرف کیا ہی' دنیا میں بہت بڑے بڑے بادشاہ گذرے ہیں جنہوں نے عظیم‌الشان فتوحات حاصل کی ہیں' دنیا میں بہت بڑے بڑے نبی علم گذرے ہیں جن سے دنیا نے بے انتہا فائدہ حاصل کیا ہی' دنیا میں بہت بڑے بڑے رفارمر گذرے ہیں جنہوں نے اپنی قوم کی بھلائی و اصلاح میں اپنی جانوں کو بھی ضایع کیا ہی' دنیا میں ایسے بے رحم اور قاتل سفاک غارت گر گذرے ہیں جنہوں نے ایسے ایسے بے رحم کام کیئے ہیں جن کو سنکر انسان حیران رہ جاتا ہی' مگر اُن میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس نے یہہ تصفیہ نکر لیا ہو کہ میں کیا ہونگا اور کیا کرونگا' پس سعادت اختیار کرنی چاہو یا شقاوت سب کی جڑ اسی امر کا تصفیہ کرلینا ہی کہ میں کیا ہونگا اور کیا کرونگا *

مسٹر فاسٹر نے کیا عمدہ بات کہی ہی کہ جس شخص میں اُس امر کے فیصلہ کرنے کی قوت نہیں ہی وہ ان دو سوالوں کا کہ تم کیا ہوگے ؟ تم کیا کروگے ؟ کچھہ جواب

نہیں دیکھتا انسان جب کوئی کام کرنا چاھتا ھی تو مختلف حالتیں اُس کو پیش آتی ھیں ' کبھی وہ یہہ سوچتا ھی کہ یہہ کام اختیار کرنا چاھیئے کبھی کہتا ھی کہ نہیں ' جب وہ اُس کی خوبیوں پر خیال کرتا ھی تو اُس کے کرنے کا ارادہ کرتا ھی ' اور جب اُس کی مشکلات پر خیال کرتا ھی تو ڈگمگا جاتا ھی اور قوت فیصلہ نہونے سے اُس کے اختیار کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ نہیں کرسکتا — کبھی ایسا ھوتا ھی کہ چند امور اُسکے سامنے ھوتے ھیں وہ ھر ایک کی بھلائی برائی پر غور کرتا رھتا ھی مگر قوت فیصلہ نہونے سے اُن میں سے کسی کو بھی اختیار نہیں کرسکتا ●

سب سے زیادہ مشکل اُس کو اُس وقت پیش آتی ھی کہ جب وہ اُس گروہ کی جس میں وہ ھی کسی رسم و رواج کی برائی پر مطلع ھوتا ھی اور اُس کو ترک کرنا یا تبدیل کرنا چاھتا ھی ' ادھر تو اُس کے دل میں اُس رسم و رواج کی برائی کے خیالات پیدا ھوتے ھیں اور اُدھر اپنے لوگوں کی لعن و طعن اور دوستوں کی ھنسی اور اغیار کی دل لگی اور اپنے حالات کو نقل محفل ھونے اور نا مہذبوں کی پھبتیوں اور بدطینتوں کی دشنام دھی کے خیال سے اُسکا دل گھبرا جاتا ھی اور قوت فیصلہ کی کم زوری سے اپنے لیئے کچھہ فیصلہ نہیں کرسکتا اور وہ نہیں جانتا کہ میں کیا ھونگا اور کیا کرونگا – پس ھماری خواھش اپنی قوم سے اور اپنی قوم کے نو جوانوں سے یہی ھی کہ وہ بخوبی اسکا تصفیہ کرلیں کہ وہ کیا ھونگے اور کیا کرینگے کیونکہ بغیر اس امر کے تصفیہ کے اُنکو کسی قسم کی کامیابی نہیں ھوسکتی ●

راقم
سید احمد

قادر ذوالجلال نے بلي نوع انسان پر نئي دنيا ظاهر کرنے کے ليئے اور اپني قدرت کے بے انتہا خزانے کهولنے کے ليئے جنيوا ميں کولمبس کو پيدا کيا تها اور وہ اپني پرزور دليلوں اور زبردست حجتوں سے ملکہ هسپانيه کے تمام دربار پر غالب آيا تها اسي طرح اُس نے هماري بهبودي کے ليئے هندوستان ميں ايک اولوالعزم اور عالي همت آدمي پيدا کيا هى جو باوجود قوم کي سخت مخالفتوں اور مزاحمتوں کے آجتک اپنے ارادہ پر ثابت قدم هى هم "مدرسةالعلوم کے اُس وسيع ميدان ميں عين دهوپ کے وقت ايک پير مرد سفيد ريش نوراني صورت عالي دماغ آدمي کو باوجود کبرسن اور آسودہ حالي اور اپنے بهاري بهرکم بدن کے جوکہ هندوستانيوں کے حق ميں چلنے پهرنے کے ليئے مانع قوي هيں نهايت ذوق و شوق اور جوش و خروش کے ساتهہ گهنٹوں گهنٹے پيادہ پا پهرتے ديکهه آئے هيں اور اِس کے سوا همنے رات اور دن اُس کو اسي دهن ميں سرگرم پايا هى اور اس سے صاف يهه ظاهر هوتا هى کہ خدا کو اس شخص سے يهه عظيم الشان کام لينا هى نہ رئيسوں اور تعلقہ داروں کي بے پروائي اُس کے ارادوں کو روک سکتي هى اور نہ زيد و عمرو کي مخالفت اُس کي همت کو توڑ سکتي هى — خدا نے اپنا کام لينے کے ليئے اُس کو کچهہ يار و مددگار بهي ديئے هيں جن ميں سے بعض نے اپنا گهربار چهوڑ کر وهيں بود و باش اختيار کي هى اور اکثر اپنے اپنے مقام پر دل و جان سے اعانت و امداد ميں سرگرم هيں ٭

اگرچہ قوم کي پست همتي کے سبب ابهي تک کوئي مسجد اصل نقشہ کے مطابق تيار نهيں هوئي ليکن عارضي طور پر چند روز کے ليئے ايک خوبصورت پختہ چبوترہ نماز پڑهنے کے ليئے بنا ليا گيا هى همنے بهي طالب علموں اور مدرسوں کے ساتهہ ايک جماعت کي نماز وهاں پڑهي ـ اتفاق اور همدردي اور قومي محبت کے انوار و برکات جو کہ جمعہ و جماعت کے خاص مقاصد هيں اگر سچ پوچهيئے تو همنے اسي چبوترہ اور اسي نماز ميں ديکهے هيں اور اسلام کي آيندہ شوکت کا اگر پتا لگتا هى تو ايسے هي اجتماع سے لگتا هى ٭

همنے حيدرآباد اور مدراس تک کے صغير سن لڑکے بهي يهاں پائے اور اُنکو اسقدر خوش و خورم اور مطمئن اور فارغ البال ديکها کہ شايد اپنے گهر پر اپنے پيارے ماں باپ کے پهلو ميں بهي اسقدر خوش حال نهونگے وهي اولوالعزم پير مرد جسوقت اُنکے سر پر ماں اور باپ سے بهي زيادہ شفقت بهرا هاتهہ پهيرتا هى اور اُنکو چمکارتا هى اور طرح طرح سے اُنکا جي بهلاتا هى تو اُنکے دل باغ باغ هوجاتے هيں اور وہ اپنے کنبہ اور ديس کو بالکل بهول جاتے هيں — همنے جس نفاست اور صفائي اور تميز کے ساتهہ يهاں کے طالب علموں کو بورڈنگ هوس ميں رهتے ديکها اور جس لطافت کے ساتهہ اُنکا دستر خوان چنا هوا پايا اور جس خاموشي اور متانت و وقار کے ساتهہ اُنکے کهانا کهانے کا طريقہ سنا هى همکو اميد نهيں هى کہ هندوستاني اُمرا اور رؤسا اور علما کي اولاد کو اسطرح رهنا اور کهانا پينا نصيب هوسکے — يهاں کے طالبعلموں

نے کرکٹ میں بھی نہایت ترقی کی ہی علیگڈہ کے تمام جلیل القدر انگریز اور انکی معزز لیڈیاں کرکٹ میں انکے ساتھہ شریک ہوتے ہیں اور سب انکے ساتھہ مربیانہ اور دوستانہ برتاؤ برتتے ہیں — طالب علموں کے چال چلن اور ضبط اوقات اور لباس و طعام اور نماز پنجگانہ اور دیگر امور کی نگرانی کے لیئے نہایت دیانت دار مدبر اور ذی علم لوگ مقرر ہیں اور تعلیم سے زیادہ انکی تربیت میں کوشش اور اہتمام کیا جاتا ہی — الغرض ہندوستان میں جہانتک ہمکو معلوم ہی کوئی عام تدبیر مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کی اسوقت سے جبکہ مہلب اور محمد بن قاسم نے اس ملک میں قدم رکھا آجتک نہیں کی گئی [illegible] کہ اس اندھی اور بے تمیز دنیا میں ایسے عجیب و غریب کاموں کی قدر [illegible] نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ اسوقت ہوتی ہی جب جوان مرد لوگ زمانہ کی [illegible] جھیلتے اور یگانوں اور بیگانوں کے طعنے سنتے سنتے آخر ہوگئے ہیں — سچ [illegible] باغ دنیا کے پودے کبھی سر سبز نہوتے اگر شہیدوں کے خون سے اسمیں آبپاشی نہ کی جاتی اور اگر ہر شخص اپنی محنت کا ثمرہ اور اپنی کوشش کی قدردانی اپنی زندگی میں چاہتا تو یہہ کھیتی کبھی پروان نہ چڑھتی اے خدا تونے جن لوگوں کو بنی نوع کی بھلائی کے لیئے پیدا کیا ہی انکی عمر میں برکت دے اور انکی سعی کو مشکور کر اور انکی ہمت اور استقلال کو آخر دم تک قایم رکھہ آمین ●

راقم

خاکسار الطاف حسین حالی

اشتہار

قیمت تہذیب الاخلاق

سالانہ قیمت تہذیب الاخلاق جو مجدداً جاری ہوا ہی مبلغ چھہ روپیہ پیشگی قرار پائی ہی ●

جن صاحبوں کو خریدنا منظور ہو کامل سالانہ قیمت مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب آنریری سکرتری سین تہلک سوسئیٹی علیگڈہ کے پاس بھیجدیں ●

بلا وصول سالانہ قیمت کے کوئی پرچہ کسی صاحب کی خدمت میں روانہ نہ کیا جاویگا ●

ہر ایک خریدار کو ضرور ہوگا کہ پورے سال کے پرچے جو ماہ شوال سے شروع اور رمضان پر ختم ہوتا ہی خرید کرے ●

جن صاحبوں سے دس روپیہ پیشگی بابت قیمت تیرہ سال کے حسب اشتہار مندرجہ سابق وصول ہوئے ہیں انکا بھی حساب اسی قیمت تخفیف شدہ سے لگایا جاویگا اور زر زاید سال آیندہ کے حساب میں مجرا دیا جاویگا ●

راقم

سید احمد